اسیرِ محبت

عبدالاحد بٹ رائٹس

مکمل ناول

（ Decent Heroes,One rude out of four, Innocent+Strong heroines, Contract Marriage, Forced Marriage,Vani, Kidnapping Multi couple Based Romantic Novel ）

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

یہ منظر دو گاؤں کے درمیان بیٹھی ایک پنچائت کا تھا!! جہاں ایک طرف ایک گاؤں سے شہزاد ملک اوران کے عزیز واقارب بیٹھے ہوئے تھے وہی مخالفت میں مخالف گاؤں سے عباس چوہدری تھے۔۔۔!!

" مجھے میرے بیٹے کے قتل کے عوض عباس چوہدری کی بیٹی ازاچوہدری چاہئیے۔۔۔ " !!

شہزاد ملک نے عباس چوہدری کی دکھتی رگ پکڑی اور اپنے بیٹے کے ہوئے قتل کے بدلے عباس چوہدری کی بیٹی کا مطالبہ کیا۔۔۔ "!!

وہ بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے کہ عباس چوہدری کے لیے ان کی بیٹی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔!! وہ اس دنیا میں اگر ماں باپ کے بعد اگر کسی سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ ان کی بیٹی "نور چوہدری" ہے !!

" آپ کچھ اور مانگ لیں جائیداد وغیرہ کچھ بھی " !!!

عباس چوہدری نے اس مطالبے پر اعتراض کرنا چاہا کیونکہ یہ ان کے لیے مشکل ہی نہیں ناممکن سا تھا !!

" نہیں ہمیں اور کچھ بھی نہیں چاہیئے ہم تمھاری بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ کر کے ونی میں اسے لے کر جائے گے۔۔۔۔۔ " !!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

شہزاد ملک نے اس کے اعتراض پر شیطانی مسکراہٹ کو دبائے ہوئے کہا۔۔!! وہ اس کی گھبراہٹ کو اچھے طریقے سے بھانپ چکے تھے !!!

" اب دیکھو نا تم لوگوں نے قتل کیا ہے ہمارے بھائی کا تو اس کے بدلے کچھ تو گنوانا پڑے گا۔۔۔ " !!

اب کی مرتبہ شہزاد ملک نہیں بلکہ ان کا بڑا بیٹا ارحم ملک بولا۔۔۔ جس پر عباس چوہدری نے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے بیٹے وقاص چوہدری کو دیکھا جس نے آج سے کچھ دن پہلے شہزاد ملک کے بیٹے فائق ملک کا دوستوں کی آپسی لڑائی میں قتل کر دیا۔۔۔۔۔

آج اس بیٹے کی وجہ سے ان کی پھول جیسی بچی کو ونی میں جانا پڑ رہا تھا!!!

ان کے لیے بہت ہی مشکل سماع تھا نا وہ بیٹی کو کھو سکتے تھے اور نا ہی وہ بیٹے کو کھو سکتے تھے !!!

لیکن اب جو جرم انھوں نے کیا تھا اس کی سزا تو انھیں بھگتنی ہی تھی نا "

" عباس تمھیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اس سے " !!

سرپنچ صاحب نے سمجھانے والے لہجے کو اپناتے ہوئے کہا!

" ٹ۔۔ھیک ہے میں ت۔۔یار ہوں اپنی بیٹی کے ن۔۔کاح کے لیے " !!!

عباس چوہدری کے بکھرتے الفاظوں کو سنتے ہوئے ارحم ملک اور شہزاد ملک کو بہت اچھا لگا ان کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔ "

جبکہ ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے کایان ملک کو یہ سب کچھ بہت ہی برا لگ رہا تھا۔۔۔۔!! اسے اپنے کزن کے قتل کا دکھ بہت زیادہ تھا!! بہت مشکل تھا اس کے قتل کو قبول کرنا۔۔۔ پورے خاندان کے لیے۔۔۔ سب ہی بہت بڑے ٹروما سے گزرے تھے۔۔۔۔۔۔

پل پل اس کی یاد انھیں ستاتی تھی۔۔۔ اب سے برا حال تو فائق ملک کی ماں کا تھا !!

لیکن وہ ان چیزوں کو بہت ہی برا سمجھتا تھا۔۔۔۔ معافی بھی تو جائز ہے نا اسلام میں !!

شائید اس وجہ سے کہ وہ کبھی اتنا یہاں رہا ہی نہیں ماں کے انتقال کے بعد وہ اٹلی اسٹڈی کے لیے چلا گیا۔۔۔۔!! اور تقریباً سات سال بعد وہ واپس آیا تھا۔۔۔۔ "

یہ سب باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی "!!!

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇ�additionalⓉⒺⓈ

" ارحم ہم تمھارا نکاح کرنا چاہتے ہیں ازاچوہدری کے ساتھ " !!

شہزاد ملک نے تھوڑی کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنے بڑے بیٹے ارحم سے کہا۔۔۔۔!! جس پر وہ طیش میں آیا!!

" بابا میں اس غلیظ خون سے نکاح نہیں کروں گا!!! جس نے میرے بھائی کا قتل کیا۔۔ "

ارحم نے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔

" اگر آپ کو نکاح کرنا ہی ہے تو کایان کا نکاح کروادے اس لڑکی کا!! اور ویسے اگر میں ایسا کچھ بھی کروگا تو یہ غلط ہوگا کیونکہ آپ لوگ ہی مجھے پہلے بھی ایک رشتے کے بندھن میں باندھ چکے ہیں!!! اور یہ سراسر ربعیہ کے ساتھ ناانصافی ہوگی " !!

ارحم نے کہا تو شہزاد ملک کو اس کی بات کسی حد تک سہی لگی!! ارحم خاندان کا پہلا وارث تھا جو شہزاد ملک کی دوسری شادی کے دو سال بعد ہوا۔۔۔۔

پہلی شادی ان کی سات سال تک رہی لیکن اولاد نا ہونے کی وجہ سے انھوں نے دوسری شادی کی!! تو اس لحاظ تقریباً نو سال بعد ارحم کی پیدائش ہوئی اور باقی سب اس سے چھوٹے تھے !!

اس کو بہت لاڈ پیار سے پالا گیا۔۔۔اس کی ایک ایک بات کو سر آنکھوں پر رکھا جاتا۔۔۔اور اسی بے جا لاڈ پیار نے اسے بگاڑ دیا تھا۔۔۔"لیکن اب بھی اس کی ہر فضول بات تک کو مانا جاتا تھا "!!!!

" بالکل ٹھیک کہہ کر رہا ہے میرا بیٹا،، آپ اس ازاسے کایان کا نکاح کروادیں۔۔۔!!(میرا بیٹا کیوں اس منحوس کے گلے لگے؟) "

شہناز (ارحم، رہان کی والدہ) نے اپنے بیٹے ارحم کا ساتھ دیتے ہوئے کہا !!!

" ٹھیک ہے " !!

شہزاد ملک اس کی بات مان گئے۔۔۔

" واٹ پرتایا جان میں کیسے یہ نکاح کر سکتا ہوں؟ "

جب شہزاد ملک نے کایان سے ازاچوہدری سے نکاح کی بات کی تو اس کا ردعمل یہ تھا۔۔۔۔

" کیا مطلب کیسے کر سکتے ہو؟؟ بیٹا اپنے بھائی فائق کے لیے تمھیں یہ نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔۔!!

اور ہمیں انکار نہیں سننا۔۔۔۔ "

شہباز بیگم نے ٹانگ اڑائی۔۔۔۔!" کایان اپنے مرحوم کزن بھائی کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

" ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔۔۔"

کایان نے کہا۔۔۔۔

اس نے اعتراض کرنا چاہا لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ہاں کر دی کہ کبھی نا کبھی تو شادی کرنی ہی ہے نا

؟؟ تو پھر ازاچوہدری سے کیوں نہیں؟؟

اس کے گھر والے بھی تو یہی چاہتے تھے !!!

" کیا؟؟ بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟م۔۔۔یرا نکاح " !!!

عباس چوہدری نے گھر پہنچ کر سب کو ساری حقیقت بتائی۔۔۔۔۔یہ سن کر کہ ازاکا نکاح مخالف گاؤں میں کیا جارہا ہے اس کی ماں کا دل دہل گیا۔۔۔۔

جبکہ ازانے حیرانگی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔ "

" بیٹا!! مجھے معاف کردو!! میں تمھارے ساتھ بہت غلط کر رہا ہوں۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔

اس کے علاؤہ ان لوگوں نے کوئی اور شرط رکھی ہی نہیں تھی " !!

عباس چوہدری بیٹی کے سامنے بہت شرمندہ تھے۔۔۔۔۔جسے انھوں نے ہمیشہ پھول کی طرح رکھا آج خود ہی اسے جہنم میں دھکیلنا پر رہا تھا انھیں۔۔۔۔ !!

عباس نے ازا کے سامنے ہاتھ باندھے جسے دیکھ ازا کا دل دہل گیا وہ سختی سے لب بھینچ گئی !!!!!

" نہیں بابا یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟اور ویسے بھی میں آپ کے، بھائی کے کام نہیں آؤ گی تو کیا فایدہ؟

بھائی کی جان بچانے کے لیے اگر مجھے اپنی جان بھی قربان پڑی تو میں کر دوں گی۔۔۔اور شائید خدا نے میری قسمت میں یہی لکھا ہے " !

ازانے بہت بڑے پن کا مظاہرہ کیا۔۔۔!اس کی باتیں سنتے ہوئے اس کا بھائی وقاص چوہدری جو اس کے پاس کھڑا تھا سختی سے آنکھیں میچ گیا !!

" میں تیار ہوں اس نکاح کے لیے " !!

وہ اپنے رونے پر بامشکل قابو کر پا رہی تھی۔۔۔۔!لیکن آنسو بھی آنکھ سے رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے !!!

" مجھے معاف کر دینا ازا!! یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے "!!

وقاص نے بھی اس سے معافی مانگی۔۔۔چاہے ان کی بنتی نہیں تھی پھر بھی بہن کے درد کا احساس ہی اسے تڑپا رہا تھا !!!!

" کوئی بات نہیں۔۔۔سوائے ایک،، کہ میں آپ سب کو بہت مس کروں گی " !!

اس نے آنکھوں سے نکلتے آنسو صاف کرتے ہوئے باپ کے سینے سے لگتے ہوئے کہا !!

ازا کی زندگی اس شخص سے جڑی تھی جس کے متعلق نا اس نے کبھی سنا اور نا ہی کبھی اس شخص کو دیکھا!!

کیا وہ شخص ازا کے حق میں اچھا ثابت ہونے والا تھا۔۔۔؟؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" ازا چوہدری ولد عباس چوہدری آپ کا نکاح کایان ملک ولد زوریز ملک کے ساتھ بعوض حق مہر شرعی کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

مولوی صاحب کے سوال پر ازا نے آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔۔!! اسے تو نام بھی اب معلوم ہو رہا تھا اس شخص کا۔۔۔ !!

" ق۔۔۔بول ہے " !!!

یہ کہتے ہوئے ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا ہوا گال پر بہہ گیا۔۔۔۔ !

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

ازا کے بعد مولوی صاحب کایان سے متوجہ ہوئے اور یہی سارے سوالات اس سے کیے۔۔۔

"کایان ملک ولد زوریز ملک آپ کا نکاح ازاچوہدری ولد عباس چوہدری کے ساتھ بعوض حق مہر شرعی کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے۔۔۔۔ " !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

کایان نے تینوں مرتبہ سنجیدگی سے "قبول ہے" کہہ کر اسے اپنا بنالیا تھا۔۔۔!! اب ازاچوہدری سے وہ ازاکایان ملک بن چکی تھی۔۔۔۔ !!

اس کی زندگی اب ایک نئے موڑ پر چل گئی تھی۔۔۔!!! کیا اس نے مشکالات کا سامنا کرنا تھا؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

پاکستان کی زمین پر اس نے آج پہلی مرتبہ قدم رکھا تھا۔۔۔وہ بچپن سے ہی لنڈن میں رہی تھی۔۔۔۔!!! آج انوشا پہلی مرتبہ پاکستان کی سرزمین پر آئی تھی !!

وہ ائیر پورٹ پر پہنچتے ہوئے اس شخص کو ڈھونڈنے لگی۔۔اسے تجسس تھا کہ اسے ائیر پورٹ سے لینے کون آیا ہے؟؟

جب ہی اسے ایک شخص وہاں پر نظر آیا جو اس کے نام کا بورڈ لیے کھڑا تھا۔۔۔!!!انوشا اس شخص کی طرف بڑھی۔۔۔۔ !!

" شائید آپ کسی کو لینے آئے ہیں۔۔۔ " !!

اس شخص کے قریب جاتے ہوئے انوشا نے آہستگی سے کہا تو زریر جو موبائل استعمال کرنے میں بیزی تھا۔۔۔

اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

" جی اور مجھے لگتا ہے کہ وہ آپ ہی ہیں۔۔۔" !!!

زریر نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو چہرے پر غصہ سجائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔ !!

" جی۔۔۔اور میں کب سے تمھیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔اور تم یہاں موبائل یوز کر رہے ہو۔۔۔ " !!!

انوشا نے غصے سے کہا تو زریر نے گھور کر اسے دیکھا کہ وہ کس حق سے اس پر چلا رہی تھی۔۔۔۔

" اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟؟ یہ سامان پکڑو اور چلو کتنی گرمی ہے یہاں۔۔۔۔۔ " !!

اس سے پہلے کہ زریر کچھ بھی بولتا وہ کافی روڈ ہوتی ہوئی اس سے کہتی ہوئی ہاتھ سے خود کو ہوا دیتی وہاں سے نکلی۔۔۔۔اور ایک بیگ وہاں چھوڑ گئی۔۔۔

زریر نے اسے دیکھتے ہوئے اپنے غصے پر قابو پایا۔۔۔۔اس کی اتنی ہمت کہ وہ اس پر حکم چلائی گی؟؟ زریر سختی سے بیگ کو زمین پر پٹکا اور اسے گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔۔

گاڑی کے پاس پہنچ کر زریر نے بیگ کو گاڑی ڈگی میں رکھا اور اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

" میں پیچھے بیٹھو گی۔۔۔۔ " !!

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی پیچھے کا دروازہ کھولتی وہاں پر بیٹھ گئی۔۔۔۔زریر کو ایک مرتبہ پھر سے اس پر غصہ آیا۔۔۔۔

" یہ سمجھتی کیا ہے خود کو؟؟ اس کی عقل ٹھکانے لگانی پڑے گی۔۔۔ " !!

غصے سے وہ سوچتا ہوا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوا گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔!! جبکہ انوشا پیچھے بیٹھ اپنی تھکاوٹ اتارنے کے لیے سو چکی تھی،،،

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" ارحم ملک اور رہان ملک "دونوں سگے بھائی تھی۔۔۔یہ دونوں شہزاد ملک کے بیٹے تھے۔۔۔۔

اور ان میں ارحم سے چھوٹا تھا کایان ملک۔۔۔ !!

جو شہزاد ملک کے چھوٹے بھائی زوریز ملک کا بیٹا تھا۔۔۔اس کی پیدائش کے تقریباً ساڑھے سات سال بعد کایان کی والدہ کا انتقال کینسر کی بیماری کی وجہ سے ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے بعد کایان اپنی خالہ کے ساتھ اٹلی شفٹ ہو گیا۔۔۔اور جب وہ چودو سال کا ہوا تو والد بھی اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔اس کے لیے یہ بالکل بھی قابل برداشت نہیں تھا۔۔ لیکن وہ صبر کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

لیکن جانے سے پہلے اپنا سارا کاروبار اور حویلی کا حصہ اس کے نام کے گئے۔۔۔اس دوران وہ دو سال تک یہاں رہا لیکن پھر واپس اٹلی چلا گیا۔۔۔

اور اپنی اسٹڈیز کانٹینو کی۔۔۔اور اب جب وہ پچیس سال کا ہو گیا تو اپنی پڑھائی مکمل کر کے اپنے والد کے بزنس کو سنبھالنے کے لیے حویلی واپس آ گیا۔۔۔

اور سب حویلی والے اس بات سے بہت زیادہ خوش بھی تھے۔۔۔

اب اگر ہم بات کریں شہزاد ملک کے سب چھوٹے بھائی جو زوریز ملک سے بھی چھوٹے تھے "باسط ملک "جن کی ایک چاند سی بیٹی تھی "ربعیہ ملک "

جس کا رشتہ انھوں نے بڑے بھائی کے کہنے پر اپنے بیٹے ارحم کے ساتھ کر دیا تھا۔۔۔!! لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ فیصلہ اس معصوم کے لیے کتنا برا ثابت ہونے والا ہے۔۔۔

ربعیہ تقریباً اکیس سال کی تھی جبکہ ارحم ملک اٹھائیس سے زیادہ عمر کا شخص تھا۔۔۔رہان ملک چوبیس سال کا تھا۔۔۔ "

لیکن اس عمر میں بھی وہ ایک میچور شخصیت سے کم نا تھا۔۔۔ !!!

اور اگر ہم بات کریں ازاچوہدری کی تو وہ بائیس سال کی عمر میں ہی ونی میں جا چکی تھی۔۔۔۔ !!

زمہ داریوں کا بوجھ اس کے سر پر آن پڑا تھا۔۔۔!! نا جانے وہ یہ سب کیسے سنبھالے گی؟ یقیناً یہ سب اس کے لیے بہت زیادہ مشکل ہونے والا تھا۔۔۔ !!

تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ لوگ ملک مینشن کے سامنے آرہے تھے۔۔۔۔ازا کایان کے ساتھ اس کی گاڑی میں آئی تھی۔۔۔۔پوری راہ ازا کبھی کبھی اس کی طرف نظر دوڑاتی تو اس کے چہرے پر سنجیدگی کو پاتی۔۔۔۔

اس کے ذہن میں کئی سوالات کھلبلی مچا رہے تھے کہ کایان ملک کیسا ہوگا؟؟اس کا رویہ کیسا ہوگا؟؟اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا؟؟کیا وہ یہ ظلم سہہ پائے گی؟؟

یہ سوالات کو اس کے ذہن میں چل رہے تھے وہ اس کے دل و دماغ میں خوف پیدا کرتے جا رہے تھے۔۔۔۔!!!وہ اندر ہی اندر سینتیس جا رہی تھی۔۔۔۔ !!

جیسے ہی گاڑی ملک مینشن کے سامنے رکی تو کایان فوراً گاڑی سے اترتا ہوا اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔باقی سب لوگ پہلے ہی اندر تھے۔۔۔۔ !

ازا بھی ڈری ہوئی سہمی ہوئی سی گاڑی سے باہر نکلی۔۔۔۔۔"اور آہستگی سے قدم بڑھاتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

کایان جیسے ہی دروازے میں آکر رکا تو سامنے ہی پورے خاندان کو پایا۔۔۔۔۔!!! سب کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ !!!

" وہ لڑکی کہاں ہے؟؟ "

شہباز بیگم کی طرف سے سوال کیا گیا۔۔۔۔ !!

" یہاں ہی ہے۔۔۔۔ " !!

شہناز بیگم نے جیسے ہی کہا تو ازاجو ہلکے ہلکے قدم لے کر اندر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ منظر عام پر پہنچی۔۔۔۔

اسے دیکھ کر کایان نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور جیسے ہی کایان نے قدم اندر رکھے اس کے پیچھے ازانے بھی قدم اندر کی طرف رکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔

" خبردار جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا۔۔۔۔ " !!!

جیسے ہی ازانے قدم اندر کی طرف بڑھائے تو ایک تیز دھاڑ نے اس کے قدموں کو وہی منجمند کر دیا۔۔۔۔ !!

" کیا ہوا؟؟ "

کایان نے سوال کیا۔۔۔۔۔

" یہ لڑکی اس مینشن میں نہیں رہے گی؟؟ "

ارحم ملک کی دھاڑ پر ازا جو پہلے ہی سہمی ہوئی تھی وہ مزید سہمی اور کایان کے پیچھے ہوتی گئی۔۔۔۔ !!!

" کیوں؟؟ "

ارحم کی بات پر کایان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔۔!!اس نے سوالیہ لہجے میں کہا تو ارحم نے گھور کر اسے دیکھا !!!

" کیونکہ یہ سرونٹ کوارٹر میں رہے گی۔۔۔۔!!یہ غلیظ خون ہمارے ساتھ اس گھر میں نہیں رہے گی۔۔۔۔ !

یہ ونی میں آئی ہے۔۔۔۔اس کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ اس عالی شان گھر میں رہے۔۔۔ " !

ارحم نے ازا کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے اسے اندر نالانے کی وجہ بتائی تھی !!!

" بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔!!یہ لڑکی ونی میں آئی ہی کیوں نا ہو؟لیکن آئی تو میری بیوی کی حثیت سے ہے !!

ازاکایان ملک ! ! تو یہ وہی رہے گی جہاں میں رہوں گا ! اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس سے کسی بھی کو اعتراض ہونا چاہئیے۔۔۔۔

یہ یہی رہے گی میرے ساتھ میرے کمرے میں۔۔۔۔ " ! !

کایان نے ازاکا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔ازانے ایک نظر اسے اٹھا کر دیکھا تو اپنے سامنے پایا۔۔۔۔ اس گھر میں اسے اپنے لیے صرف یہی محافظ محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

" اعتراض ؟ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہو ؟ "

ارحم ملک نے ایک مرتبہ پھر غصے سے کہا۔۔۔۔اسے کایان کی بات سن شدید غصہ آیا تھا ! !

" بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ارحم یہ لڑکی اس گھر میں نہیں رہے گی "!!

ارحم کی والدہ نے کایان کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔انھیں ازا میں اپنے بیٹے کا قاتل دکھائی دیتا تھا ! !

" سب سے پہلی بات کہ یہ لڑکی اس گھر میں میرے نام سے آئی ہے۔۔۔اس کا نکاح مجھ سے کروایا گیا ہے ! !

اگر یہ نکاح ارحم بھائی سے ہوتا تو ایک الگ بات تھی وہ جو کرنا چاہتے تھے اس کے ساتھ کر سکتے تھے۔۔۔۔

مجھے کوئی اعتراض نا ہوتا۔۔۔ لیکن اب یہ یہاں میرے نام سے آئی ہے ! ! میری بیوی کی حثیت سے !!

تو اس کے سارے فیصلے میں خود کر لوں گا۔۔۔ آپ لوگوں کو پریشان ہونے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ !!

اور آپ سب پر فرض ہے کہ آپ لوگ ازاکایان ملک کی عزت کرے ! ! وہ اس کی گھر کی بہو اور میری بیوی ہے " !!

کایان کے الفاظ ازا کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیلا گئے تھے۔۔۔ جبکہ ارحم کی والدہ سختی سے لب بھینچ گئی۔۔۔۔ "باقی سب حویلی والے یونہی ہی کھڑے رہے " !!!

" ہم اور اس کی ع۔۔۔۔ " !!

" ششش۔۔۔ ! ! بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے کایان۔۔۔۔ ازا اس کی بیوی ہے۔۔۔ اور ہم اس کا نکاح کروا کے کر یہاں لائے ہیں۔۔۔

تو کایان جیسا بھی سلوک کرنا چاہے اس کے ساتھ کر سکتا ہے۔۔۔!!! ہم ازا کی زندگی کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔۔۔ " !!

شہناز بیگم کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ جب ہی شہزاد ملک نے ان کی بات کو درمیان میں سے کاٹتے ہوئے اپنے الفاظ ادا کیے جس پر وہ دونوں ماں بیٹا اور ساتھ ہی ان کی بیٹی صائمہ حیران رہ گئے۔۔۔!!!

" بابا آپ بھی؟؟ "

ارحم حیران ہوا۔۔۔

" مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اس موضوع کو یہی پر ختم کر دینا چاہیئے۔۔۔!! اب مزید اس پر بحث کرنا فضول ہے۔۔۔!!

ربعیہ بچے کیا تم ازا کو میرے کمرے میں چھوڑ آؤ گی۔۔۔؟ "

کایان نے کہا تو ارحم سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔۔اور قہر برساتی نگاہوں سے ازا کو دیکھا۔۔۔

" جی بھائی۔۔۔ " !!

ربعیہ نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

" رکو ربعیہ میں چھوڑ آتی ہوں۔۔۔ " !!

صائمہ نے کہاتو ربعیہ نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔جب صائمہ نے غصے کی نگاہ سے ازا کو دیکھااور اس کے بازو کو زور سے تھامتے ہوئی اسے کایان کے کمرے کی طرف لے جانے لگی۔۔۔۔

" یہ تو کیا کر رہا ہے؟ پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟ "

ازا کے جاتے ہی ارحم تو جیسے بیچارے کایان پر برس ہی پڑا ہو۔۔۔وہ تیز قدموں سے اس کی طرف بڑھااور غصے سے دھاڑا۔۔۔۔

" مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں " !!!

کایان نے شائستگی سے جواب دیا۔۔۔

" وہ ہمارے بھائی کے قاتل کی بہن ہے۔۔۔۔ " !!!!

ارحم اس کی ازا کے لیے ہمدردی جو اسے بالکل بھی پسند نہیں آرہی تھی اسے مد نظر رکھتے ہوئے کایان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

" قاتل کی بہن ہے!! قاتل نہیں۔۔۔۔ " !!

کایان ایک مرتبہ پھر سے کہاتو ارحم کو مزید غصہ آیا۔۔۔

" میں نے کہہ دیا نا کہ وہ غلیظ خون اس گھر میں نہیں رہے گا تو بس۔۔۔۔!! وہ نہیں رہے گی سمجھے تم۔۔۔۔ " !!

ارحم نے فیصلہ سنایا۔۔۔

" آپ کا کہا کیا پتھر پر لکیر ہو گیا؟؟ آپ ہوتے کون ہیں میری بیوی کی زندگی کا فیصلہ کرنے والے؟؟

ارحم بھائی آپ کے لیے یہی بہتر ہے آپ دوسروں کی بجائے اپنی زندگی پر توجہ دیں۔۔۔۔!! ازاسی گھر میں رہے گی میرے ساتھ۔۔۔۔ "

اب کی مرتبہ کا یان کا لہجہ نہایت ہی سرد تھا۔۔۔۔ وہ اپنی بات کا پکا تھا۔۔۔ اپنا فیصلہ سناتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔!!!!

" شہزاد صاحب۔۔۔۔ " !!

اس کے جاتے ہی شہناز بیگم نے شہزاد ملک کو بے یقینی سے دیکھا۔۔۔ یہاں تو بازی ہی پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

اس سے اچھا تو وہ دولت ہی لے لیتے عباس چوہدری کی۔۔۔۔ لیکن اب وقت گزر گیا تھا۔۔۔۔

" میں کچھ بھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔اس کے لیے جو فیصلہ کرے گا۔۔۔وہی کرے گا۔۔۔ "

شہزاد ملک کہتے ہوئے صوفے کر ڈھے گئے اور سر میں اٹھتے درد کو کم کرنے کے لیے سر پر انگلیاں مسلنے لگے۔۔۔۔

جبکہ کایان کے جاتے ہی ارحم غصے سے وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ربعیہ،اسما اور ربعیہ کے والدین بھی اپنے کاموں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

صائمہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور جیسے ہی قدم اندر رکھے توازا کو زور سے زمین کی جانب پٹکا۔۔۔ !!

جس سے اس معصوم کا سر بیڈ کی سائیڈ سے جا ٹکرایا۔۔۔زیادہ زور سے نہیں لگا تھا لیکن پھر بھی زخم پڑ گیا۔۔۔اور وہاں سے خون بھی بہنے شروع ہو گیا۔۔۔۔۔۔ازا کو شدید تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ درد سے کراہ اٹھی۔۔۔

" یہی ہے تیری جگہ۔۔۔!! تیری اوقات!!! یہ زمین اور ہاں یہ مت سمجھنا کہ کایان بھائی نے تمھارا ساتھ دیا ہے۔۔۔۔لیکن صرف اس مرتبہ وہ روز روز تمھارا ساتھ نہیں دے گے۔۔۔۔

یہ صرف وقتی ہے۔۔۔۔ایک دفعہ وہ سیدھے ہو گئے تو تمھاری طرف تو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرے گے۔۔۔۔ !!

سمجھی۔۔۔۔ " !!

صائمہ نے شدید غصے سے اس سے کہا اور کمرے کا دروازا زور سے بند کرتے ہوئے، وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔اس کی باتیں سن کر ازاا ہم سی گئی۔۔۔۔

اگر واقع کایان نے اس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا تو؟؟تو پھر نا جانے اس کا کیا ہو گا؟؟

ازا کے ذہن میں سوالات پیدا ہوئے۔۔۔۔ !!

وہ ڈرتی ہوئی وہی پر خود کو سمیٹ سی گئی۔۔۔۔پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایسا کبھی بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

اسما اور صائمہ۔۔۔۔۔!!!!دونوں سگی بہنیں تھی۔۔۔۔۔!!اور یہ دونوں ہی شہزاد ملک کی چھوٹی صاحب زادیاں ہیں۔۔۔۔

ارحم کے بعد رہان اور اس کا جڑواں بھائی فائق اور اس کے بعد وہ دونوں بہنیں تھیں جن میں صائمہ بڑی اور اسما چھوٹی تھی۔۔۔۔۔

صائمہ اور اسما دونوں ہی دل کی بہت اچھی تھی لیکن بھائی کے قتل نے صائمہ کے دل میں ازا کے لیے نفرت پیدا کر دی تھی۔۔۔۔

دوسری طرف تھی اسما جس کے دل میں یقیناً ازا کے لیے کوئی بھی نفرت یا کچھ بھی برا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اسے اس سے ہمدردی تھی۔۔۔۔اس نے بھائی کے قتل کو جزبات کا کھیل نہیں بنایا بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھ کر اس پر صبر کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

کیونکہ جو اللہ کرنا چاہے اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا ہے۔۔۔۔ "!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" داداجان۔۔۔۔!! کتنے سست ڈرائیور رکھے ہیں آپ نے۔۔۔۔ "

انوشا نے گھر میں داخل ہوتے داداجان کو پایا اور ان سے ملی۔۔۔۔حال احوال پوچھنے کے بعد اس نے بیزاریت سے کہا !!

" ڈرائیور؟ "

لہجے میں سوال تھا۔۔۔۔!!

" جی ڈرائیور۔۔۔۔۔پورے تین گھنٹے لگائے اس نے مجھے گھر لانے میں۔۔۔۔اور باہر اتنا ٹریفک تھا کہ کیا بتاؤ میں آپ کو " !!!

انوشا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔!! جبکہ دوسری طرف جو اس کا سامان لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔وہ خود کو ڈرائیور جیسے القابات سے نوازتے ہوئے سن وہی رکا اور انوشا کو گھور کر دیکھا۔۔۔

" Excuse me ?? "

زریر کی آواز کر وہ پیچھے مڑی اور اسے دیکھا۔۔۔

وہ اب تک اسے ڈرائیور ہی سمجھ رہی تھی کیا؟ زریر کے ذہن میں سوال آیا۔۔۔

" ہاں یہ سامان اندر رکھ دو۔۔۔ " !!

انوشا نے خود سے ہی اندازہ لگایا تھا کہ اس نے اسے کیوں بلایا ہو گا؟ جس پر زریر نے قہر برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔اس نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے غصے کر قابو پایا۔۔۔

" تمھارے ہاتھ بھی ہیں۔۔۔!! خود رکھ لوں۔۔۔ "

زریر نے مسکراتے ہوئے اس کی انسلٹ کی تو انوشا نے حیرانگی سے اپنے دادا جان کی طرف دیکھا۔۔۔وہ ہنوز انھیں ہی دیکھے جا رہے تھے۔۔۔!!

" دادا جان یہ ڈرائیور تو سست ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بدتمیز بھی ہے " !!!

انوشا نے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔جس پر زریر کا پارا مزید ہائی ہو گیا۔۔۔

" داداجان میرے پاس اس فضول بکواس کے لیے وقت نہیں ہے میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں،،، "

وہ غصے سے کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

" آپ نے اسے اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے؟ پھر تو بڑا ہی احسان فراموش ڈرائیور ہے۔۔۔۔!! اسے تو میں۔۔۔۔ " !!

" انوشا بیٹا۔۔۔۔!! وہ ڈرائیور نہیں ہے۔۔۔۔!! بلکہ وہ تمھارے تایا جان کا بیٹا ہے زریر عباس۔۔۔۔!!! ڈرائیور نہیں ہے۔۔۔ " !!

انوشا جو ہنوز یہی سمجھ رہی تھی کہ زریر ڈرائیور ہے اپنے داداجان کی بات سن کر وہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔

" واٹ؟ تایا جان کا بیٹا،،، زریر " !!

وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

" جی بچے۔۔۔۔آپ کے فضول میں ہی اسے ناراض کر دیا " !!!

داداجان نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

" اچھا چھوڑیں دادا جان ! ہم اندر چلتے ہیں۔۔۔۔ "

وہ اس بات کو بالکل لائٹ لیتے ہوئے کہتی اپنے دادا جان کو ساتھ لے کر اندر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔ !

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇ�especially ⓉⒺⓈ

" امی جان مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔ "

وہ ماں کے لیے ناشتہ بنا کر میز پر ان کے سامنے رکھ رہا تھا جب ہی اس کی والدہ نے اس سے اس کی شادی کی بات کی تو اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔۔

" کیا مطلب شادی نہیں کرنی ؟؟ میں نے کہہ دیا کہ شادی کرنی ہے تو اس کا مطلب ہے کرنی ہے۔۔۔۔

میں نے ایک چاند سی لڑکی ڈھونڈی ہے تمھارے لیے حماد۔۔۔۔ " !!

حماد کی والدہ نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

" جی مجھے یاد ہے پچھلی مرتبہ والی چاند سی لڑکی آپ زیور چرا کر بھاگنے والی تھی۔۔۔۔ " !!!

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی والدہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ "

" بس بھول بھی جانا اب بات کو !!! تین مہینے گزر گئے۔۔۔۔!! حماد بس میری خاطر ایک مرتبہ اس لڑکی کے راضی ہو جا۔۔۔۔ " !!

اس کی امی نے پہلے روٹھے لہجے میں کہااور پھر مسکرا کر کہا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے " !!!

وہ ماں کے چہرے کی مسکراہٹ چھیننے نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔اس لیے ان کی خوشی کے لیے مان گیا۔۔۔۔

رات کے گہرے سائے ڈھل چکے تھے۔۔۔۔ہر طرف بادل ہی بادل تھے۔۔۔۔۔!! تیز ٹھنڈی ہوائیں شہر میں ہر طرف چل رہی تھی۔۔۔۔

ایسا لگتا تھا کہ تیز بارش ہو گی۔۔۔۔۔بہت تیز طوفان آئے گا۔۔۔۔جیسے جیسے رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔ہواؤں کی روانی بھی تیز ہوتی جا رہی تھی!!!

ازا کمرے میں زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی رونے میں مصروف تھی۔۔۔۔!! سر میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جن کو وہ مسلسل اگنور کر رہی تھی!!! سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہاں سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔!!
خون کی لڑیاں اس کے ماتھے سے ہوتی ہوئی اس کی گالوں سے ہوتے ہوئے اس کی گردن تک جا رہی تھی!!!!!

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہاں کیسے رہے گی؟؟اس کی آنے والی زندگی میں کیا ہونے والا ہے؟؟
وہ سوچوں میں گم تھی جب ہی کایان کمرے کا دروازہ کھولتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔
جیسے ہی کایان کمرے میں داخل ہوا تو اسے کسی کی سسکیاں سنائی دی۔۔۔کایان نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔جو زمین پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔۔۔۔

کایان اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

" ازا؟ کیا ہوا آپ زمین پر کیوں بیٹھی ہو؟؟اور رو کیوں رہی ہیں؟؟ "

اس نے نہایت ہی احترام سے اس سے کہا۔۔۔۔اور آہستگی سے اس کے بازوؤں کو تھامتے ہوئے کھڑا کیا!!وہ جو سر جھکائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

جیسے ہی کھڑی ہوئی تو اس کے سر پر لگی ہوئی چوٹ کایان کے سامنے عیاں ہوئی۔۔۔۔!!!!تو کایان نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" What is this ??

یہ چوٹ کیسے لگی؟؟"

کایان نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔تو ازا نظریں جھکا گئی!! کیا کہتی وہ اسے؟؟ کہ یہ صائمہ نے کیا ہے !!

" آپ بیٹھو ادھر پٹی کرنی پڑے گی۔۔۔!! میں فرسٹ ایڈ باکس کے کر آتا ہوں۔۔۔ !!

"

کایان نے ازا کو بیڈ کی دائیں جانب بیٹھاتے ہوئے اس کی فکر کرتے ہوئے کہا اور خود بیڈ کی بائیں جانب والے سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس نکالنے اس جانب بڑھا۔۔۔

ازا ڈری سہمی سی وہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

(" اگر اس لڑکی کی کہی ہوئی بات سچ ہوئی تو؟؟ ")

اس بات کو ذہن میں لاتی ہوئی وہ مزید سہم گئی۔۔۔ !!

جب ہی وہ فرسٹ ایڈ باکس لیتا ہوا اس کی جانب آیا اور بیڈ پر اس کے سامنے کچھ فاصلے سے بیٹھتا ہوا فرسٹ ایڈ باکس سے کچھ پھولنے لگا۔۔۔

" آپ نے بتایا نہیں کہ یہ چوٹ کیسے لگی آپ کو؟؟ "

فسرٹ ایڈ باکس سے روئی نکالتے ہوئے اس نے پائیوڈین سے اس کے ماتھے سے بہتا ہوا خون صاف کرتے ہوئے آہستگی سے اس سے کہا۔۔۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس وہ محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے ہر انداز میں اس کے لیے فکر تھی۔۔۔۔!!!ازانے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔۔ !!

" وہ غلطی سے پاؤں سلپ ہو گیا۔۔۔۔۔ " !!

ہڑبڑی میں وہ جھوٹ بول گئی۔۔۔۔

" How would you so care less ??

دھیان سے چلا کریں۔۔۔۔"

کایان نے تھوڑا سیا سنجیدہ پڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔!!!اور اسے آیندہ خیال رکھنے کی تاکید کی۔۔۔۔۔!!

جس پر وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔

" آپ ایک کام کرو سو جاؤ رات بہت ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ کپڑے چینج کر کے سو جاؤ آپ۔۔۔۔۔ " !!

کایان نے اس کے سر پر مرہم لگا کر فرسٹ ایڈ باکس کو اس کی جگہ پر رکھتے ہوئے کہا تو ازا نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

" وہ۔۔۔وہ میرے پ۔۔۔۔اس کپڑے نہیں ہ۔۔۔ی۔۔ں " !!

ازا نے جھجکتے ہوئے آہستگی سے کہا کہ اس کے پاس کپڑے موجود نہیں ہیں۔۔۔۔!!! تو کایان کے ذہن میں بھی یہ بات گھومی کہ کپڑے کیسے ہونگے ؟ جن حالات میں نکاح ہوا تھا اسے خود کی ہوش نہیں تو کپڑے کی کیسے ؟

" کوئی بات نہیں !!! آپ سو جاؤ ہم اس کے بارے میں سوچتے ہیں کچھ۔۔۔۔!! آپ ریسٹ کرو۔۔۔۔ تھک گئی ہو گی آپ۔۔۔۔ "

کایان نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔۔ !!

" میں کہاں سو گی ؟؟ "

ازا کے سوال پر وہ حیران ہوا۔۔۔۔

" کیا مطلب ہے یہی سوئے گی آپ اسی کمرے میں آپ بیڈ پر سو جانا اور میں صوفے پر سو جاؤ گا " !!!

کایان نے اسے کہا کہ بھئی یہ کیسا سوال ہوا بھلا؟؟ ظاہر سی بات ہے کہ وہ یہی سوئے گی اسی کمرے میں۔۔۔۔۔

اس نے یہ بھی کہا کہ وہ بیڈ پر سو جائے اور وہ صوفے کر سو جائے گا۔۔۔۔!!! جس پر ازا نے بغیر کوئی بھی سوال کیے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔ !!

جب ہی وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔ازا بیڈ پر سیدھی ہوتی ہوئی کنفرٹر خود پر چڑھاتی ہوئی ماں باپ کے خیالات میں کھو گئی۔۔۔۔۔

اب وہ ان سے کبھی بھی مل نہیں سکتی تھی؟؟ اس کی آنکھ سے آنسو بہا اور پھر آنسو بہنا شروع ہو گئے۔۔۔۔ !!

سر میں شدید درد تھا۔۔۔۔ جس۔ وجہ سے نیند جلد اس پر غالب ہو گئی۔۔۔۔ازا کی آنکھ کب لگی اسے خود معلوم نہیں تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" مجھے ازا کو ان سب مظالم سے بچانا ہو گا۔۔۔۔! اس کا تو اس میں کوئی قصور نہیں ہے !!!

کیا اس نے مارا تھا فائق کو۔۔۔۔یا اس کے قتل میں کہیں بھی اس کا ہاتھ تھا؟؟ نہیں!! بالکل بھی نہیں !!

اس نے تو شائید کبھی فائق کو دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔!! مجھے اس کے ساتھ کھڑا ہونا ہو گا۔۔۔۔

کیونکہ اگر میں نے اس کا ساتھ نا دیا۔۔۔۔اس کی حفاظت نہیں کی تو یہ دنیا اسے نوچ کھائے گی!!!

مجھے اس کا محافظ بننا ہے۔۔۔۔۔

اسے ہر ظلم اور ہر زیادتی سے بچانا ہو گا!! وہ اس سب کے اہل نہیں تھی۔۔۔وہ اس طرح یہ سب کچھ ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کا کوئی بھی قصور نہیں ہے۔۔۔۔ " !!

باہر گاڑدن میں آتے ہوئے تیز ہواؤں میں کھڑے ہو کر اس نے ایک ایک حرف ادا کیا۔۔۔۔اس کے ہر حرف میں ازا کے لیے پریشانی تھی۔۔۔۔۔

اس کی خالہ نے اسے بچپن میں سیکھایا تھا کہ ظلم برداشت نہیں کرنا چاہئیے کیونکہ ظلم برداشت نہیں کرنا چاہئیے!! کیونکہ ظلم برداشت کرنے سے بڑھتا ہے ختم نہیں ہوتا !!

اسے ہی مد نظر رکھتے ہوئے وہ ازا کی حفاظت کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔اسے ہر ظلم۔سے بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔اس کی حفاظت کرنا اس کا فرض تھا۔۔۔۔!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" امی!! میں نے آپ سے کہانا مجھے شادی نہیں کرنی تو اس کا مطلب ہے کہ مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔ " !!!

اسمانے غصے سے ماں کو اس شادی سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

" کیوں؟ کیوں نہیں کرنی ہے شادی؟؟ "

شہباز بیگم نے اس سے وجہ معلوم کرنی چاہی کہ آخر وجہ کیا ہے جو اسما شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔

" کیونکہ امی۔۔۔۔!! میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔!!! میں کچھ بننا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔!! میں ان شادی کے چھمبیلوں میں نہیں پڑ سکتی۔۔۔۔۔ " !!!!!!!!

اسمانے کہا تو شہباز بیگم نے سے غصے سے دیکھا۔۔۔۔۔"

" خبر دار اسما۔۔۔۔۔!! جو یہ بات تم نے اپنے منھ سے کسی کے بھی سامنے نکالی ورنہ تمھاری جان نکال دوں گی میں تمھاری۔۔۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔

اور اگر زیادہ چوں چاں کی نا تم نے تمھارا نکاح بھی میں ربعیہ اور ارحم کے نکاح والے دن ہی کروا دوں گی۔۔۔۔ " !!!

شہناز نے غصے سے کہا۔۔۔۔اسما کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ کیوں کر رہی ہیں؟"

" پرامی۔۔۔ " !!

" خبر دار جو ایک لفظ بھی منھ سے نکالا ورنہ تمھاری زبان گدھی سے کھینچ لوں گی میں۔۔۔۔۔

اپنے والد صاحب کے سامنے جا کر چپ چاپ اس رشتے کے لیے ہاں کہہ دو ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

شادی نہیں کرنی انھیں۔۔۔۔!! پڑھنا ہے۔۔۔ہہہ۔۔۔ " !!

شہناز بیگم ایک مرتبہ پھر سے اس پر چلائی۔۔۔۔۔اور آخری جملہ انھوں نے طنزیہ کہا اور کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

دوسری طرف اسما وہی غصے سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔!! اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سارے کمرے کا خشر نشر کر دے۔۔۔۔ "

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" یہ کیسے کپڑے پہن رکھے ہیں تم نے ؟؟ "

زریر آفس سے ابھی واپس آیا تو گارڈن میں انوشا کو ایک عام سا ٹراؤزر شرٹ پہنے پایا تو اسے شدید غصہ آیا۔۔۔۔

"وہ کیسے اتنی لاپرواہ ہو سکتی تھی ؟؟ اسے اپنے لباس کا خیال خود رکھنا چاہیئے !! وہ بچی تھوڑی ہے۔۔۔۔

جوایسے کپڑے پہن رہی ہے۔۔۔!!!گھر میں میل ملازم بھی ہوتے وہ کیا سوچے گے اس کے متعلق ؟؟"

یہی سب کچھ سوچتے ہوئے زریر غصے سے اس کی طرف بڑھا اور غصے سے ہی کہتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا۔۔۔

" کیا مطلب ہے کیا مسئلہ ہے ان کپڑوں میں ؟؟ "

انوشا نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔اپنے لحاظ سے وہ سہی تھی کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہی لندن رہی تھی اور وہاں ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا۔۔۔

" یہ لندن نہیں ہے۔۔۔پاکستان ہے۔۔۔!! یہاں ایسے کپڑے نہیں پہنتے ہیں۔۔۔ سمجھی جاؤ ابھی جا کر یہ سب چینج کرو۔۔۔ " !!

زریر نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔جب ہی انوشا نے اسے غصہ سے دیکھا۔۔۔

" تم کون ہوتے ہو مجھے حکم دینے والے ؟؟ مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا پہننا ہے اور کیا نہیں !! تمھیں مجھے آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم۔۔۔ " !!

انوشا نے اس سے غصے سے کہتے ہوئے اس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی۔۔۔۔ !!!

" میں تمھارا۔۔۔۔ " !!

اس نے مشکل سے ہی اپنے غصے پر قابو پایا!

" ڈرائیور ہوں۔۔۔ " !!!!

وہ اسے بھسم کر دینے والے انداز میں کہہ گئی۔۔۔

" اور ایک اور بات!! کسی کا بھی کوئی بھی حکم انوشا کر نہیں چل سکتا سمجھے تم۔۔۔!!! انوشا اپنی مرضی کی مالک ہے " !!

وہ اسے وارننگ دینے والے انداز میں ڈھکے چھپے الفاظ میں یہ سمجھانا چاہتی تھی کہ وہ اس پر اپنا حکم نہیں چلا سکتا۔۔۔

اس لیے زریر کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس سے دور رہے۔۔۔!!! "وہ کہتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جب ہی زریر نے اسے اکڑو لڑکی کی پشت کو گھورتے ہوئے اپنا مٹھیاں سختی سے بھینچ لی۔۔۔ !!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ربعیہ پڑھتے ہوئے ہال میں آئی۔۔۔ وہ اپنی پڑھائی میں اتنی مصروف تھی کہ اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ ہال میں آگئی ہے چلتے چلتے۔۔۔ !!!

وہ کچن کی طرف بڑھ رہی تھی لیکن ہال میں موجود صوفے سے اس کی ٹانگ ٹکرا گئی۔۔۔۔اس کی کتاب اس کے ہاتھ سے نکلتی صوفے پر گڑی جبکہ وہ کسی کی مظبوط پناہوں میں جھول گئی۔۔۔۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچ کی تھی لیکن خود کو کسی کی باہوں میں پا کر اس نے آنکھیں کھولیں تو رہان کو پایا۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہوئے وہ شرم سے فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔!! وہ نظریں جھکائے اس کے سامنے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

" Are you Ok ?? "

رہان نے آہستگی سے نہایت ہی ادب سے اس سے پوچھا۔۔۔۔!!!! تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔

" Yes !! "

ربعیہ نے آہستگی سے کہا۔۔۔اور وہاں سے اپنی کتاب پکڑتے ہوئے وہاں سے بھاگنے والے انداز میں نکلی۔۔۔۔ !!

رہان اپنی راہ پر چلا گیا۔۔۔۔

فجر کی اذان سے ازا کی آنکھیں کھلی تھی۔۔۔۔۔!! وہ آہستگی سے اٹھی۔۔۔۔ وہ خود کو فریش محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔!!! کیونکہ نیند پوری ہو جانے کی وجہ سے اب اس کی ساری تھکان دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی گھڑی پر نظر پڑی تو دیکھا کہ صبح کے ساڑھے چار بج رہے تھے وہ بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔۔۔ اس نے کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے کایان کہیں بھی نظر نہیں آیا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی اس کی نظر صوفے پر پڑی تو وہاں پر ایک تکیہ پڑا ہوا نظر آیا۔۔۔۔ جس سے وہ یہ جان گئی کہ کایان رات کو کمرے میں ہی تھا۔۔۔۔۔ !!

لیکن ابھی وہاں پر وہ موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔ ازا آہستگی سے اٹھی اور فریش ہو کر وضو کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وضو کر کے اس نے نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز بچھایا اور نماز شروع کی۔۔۔۔ نماز مکمل کرنے کے بعد اس نے تسبیح کر کے خدا سے دعا مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔۔۔ پہلے درود شریف پڑھا اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

" اے میرے اللہ۔۔۔!! تو غفور الرحیم ہے تو ہی ہمارا مالک ہے!! یا اللہ میری زندگی میں جو بھی ہو رہا ہے بے شک وہ تو نے ہی میری قسمت میں لکھا تھا۔۔۔

یا اللہ میرے میں تجھ سے صرف اتنا چاہتی ہوں کہ تو میرے والدین کو صبر عطا فرمانا۔۔۔ یا اللہ میری ہر مشکل کو آسانی میں بدلنا۔۔۔ بے شک تو نہایت رحم کرنے والا اور بخشنے والا مہربان ہے!! آمین ثم آمین"

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے اس نے اپنی پوری کی۔۔۔ اس کی آنکھ سے آنسو بہا لیکن اس نے ہمت کرتے ہوئے اسے صاف کر دیا۔۔۔۔ !!

اور اٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت شروع کی۔۔۔۔۔ "قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد وہ قرآن پاک کو اس کی جگہ پر واپس رکھ گئی۔۔۔

ازانے جیسے ہی نظر دوبارہ گھڑی کی طرف دوڑائی تو دیکھا کہ وقت چھ کے قریب تھا۔۔۔ لیکن کایان ابھی تک لوٹا نہیں تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟ باہر کہ نا جائے!! اس کا حلیہ بھی بہت خراب تھا اس نے کل سے ہی ایک جوڑا پہنا ہوا تھا۔۔۔"!!!!!!

کایان نے کہا تھا کہ وہ ان کے بارے میں بعد میں بات کرے گے ؟؟ لیکن اب وہ کیا کرے ؟ وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

" کیا فرق پڑتا ہے کہ میں ان کپڑوں میں جاؤ یا کسی اور کپڑوں میں۔۔۔۔۔ میں اس حویلی کی بہو تھوڑی نا ہوں۔۔۔۔ میں تو ونی میں آئی ہوں۔۔۔۔ " !!

ازانے مایوسی سے کہا۔۔۔۔۔

" فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔!!! حویلی کی بہو ہیں آپ تو یہ کپڑے کچھ سوٹ نہیں کر رہے آپ پر۔۔۔۔ آپ چینج کر لیں۔۔۔۔۔ " !!!

اس کی بات سن کر پیچھے کھڑے شخص نے کہا تو ازا اس کی طرف مڑی۔۔۔۔ کایان کو اس کا شفاف چہرہ چمکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔ اور حجاب جو اس نے دوپٹے کا ہی کیا ہوا تھا اس کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

" یہ لیں میں آپ کے لیے کپڑے لے آیا ہوں۔۔۔۔ آپ ان میں سے کوئی بھی اچھا سا جوڑا پہن لیں۔۔۔۔ " !!!

کایان نے پانچ سے چھ بیگ اس کے سامنے رکھے جو کپڑوں سے بھرے پڑے تھے۔۔۔ازانے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ وہ اتنی صبح اس کے لیے کپڑے لینے گیا تھا؟

" یہ میرے لیے ہیں۔۔۔۔ " !!!

ازانے حیرانگی سے کہا۔۔۔

" ظاہر سی بات ہے میں تو لڑکیوں والے کپڑے نہیں ناپہن سکتا!!!تو یہ آپ کے لیے ہی ہیں۔۔۔۔ " !!

کایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔اس کی بات کر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

" پر یہ تو بہت مہنگے ہیں۔۔۔" !!

ازانے معصومیت سے کہا۔۔۔

" آپ ان چیزوں کو چھوڑیں اور یہ والا ڈریس پہنے۔۔۔ " !!!

کایان اس کی معصومیت پر مسکرایا اور اسے ایک نیلے رنگ کا خوبصورت ڈریس نکال کر دیا۔۔۔!!!

اور کہا کہ ازا یہ والا ڈریس پہنے!!

ازا آہستگی سے سر ہاں میں ہلاتی ہوئی وہ کپڑے لیتے ہوئے وہاں سے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کپڑے چینج کر کے جیسے ہی وہ نکلی تو سامنے ہی کایان کو پایا۔۔۔کایان جو فون یوز کرنے میں بیزی تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو نگاہوں سے جھکنے سے انکار کر دیا۔۔۔۔۔۔

ازابلیو کلر کے جوڑے میں نہایت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ایک لمحے کے لیے تو کایان کا دل کیا کہ یہ لمحہ یہی رک جائے۔۔۔۔۔اور یونہی وہ اسے دیکھتا رہے۔۔۔۔۔

بغیر میک اپ کے۔۔۔۔بغیر زیورات کے بھی وہ کسی آسمان سے اتری ہوئی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔اس کی جھکی نظریں کایان کے دل کو چھو رہی تھی۔۔۔۔

لیکن پھر وہ ان خیالات سے باہر نکلا۔۔۔

" چلیں؟؟ "

کایان نے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔۔

" جی۔۔۔۔"

ازانے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔ "

ازا کا جواب سنتے ہی وہ اسے لیے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔!!!ازا کو اس بات کی بہت خوشی تھی کہ چاہے پورا خاندان اس کے خلاف ہی کیوں نا تھا،،، لیکن اس کے شوہر نے اس کا ساتھ دیا تھا،،،اور اسے امید تھی کہ آگے بھی وہ ہمیشہ اس کا محافظ بن کر رہے گا اس کے سامنے۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" کہاں جا رہی ہو؟؟ "

کایان ازا کے ساتھ باہر نکلا ہی تھا کہ اسے آفس سے ایک نہایت ہی اہم فون کال آگئی تھی۔۔۔۔۔ جس کو اٹینڈ کرنے کی غرض سے وہ باہر بڑھ گیا۔۔۔ازا ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب ہی شہناز بیگم کی نظر اس کر پڑی تو انھوں نے غصے والے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

" وہ کایان۔۔۔۔ " !!

وہ کچھ کہنے ہی لگی کہ شہناز بیگم نے اس کی بات کاٹی۔۔۔۔

" کیا کایان؟؟اور یہ تمھیں کپڑے کس نے لا کر دیے؟؟مت بھولو نوکرانی ہو۔۔۔بہو رانی نہیں۔۔۔۔جو یہ کپڑے پہنیں ہیں۔۔۔۔

ابھی کے ابھی یہاں سے دفع کو جاؤ اور جا کر ان کپڑوں کو چینج کرو سمجھی۔۔۔۔ " !!!

انھوں نے غصے سے کہا۔۔۔۔

" جی ٹھیک ہے پر وہ کایان۔۔۔ " !!

ازا کچھ کہنے ہی لگی۔۔۔

" کیا کایان؟؟؟ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔ آگے سے زبان چلا رہی ہو تم؟؟

شہناز بیگم کے سامنے " !!!

وہ غصے میں آپے سے باہر کو گئی۔۔۔ جب ہی ان کا ہاتھ ازا پر اٹھا۔۔۔ ازا نے آنکھیں فوراً بند کر لی۔۔۔

لیکن شہناز بیگم کا ہاتھ کسی نے ہوا میں ہی روک دیا تھا۔۔۔۔!!! وہ کوئی اور نہیں کایان تھا۔۔۔۔ جو ابھی ہی فون کال سن کر ازا کے پاس آیا تھا۔۔۔!! جب ازا نے آنکھیں کھولیں تو اسے سامنے پایا۔۔۔ !!!!!

شہناز بیگم نے غصے سے اپنا ہاتھ کایان نے ہاتھ سے چھڑایا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں غصے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔!!!

" کایان تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ روکنے کی؟؟ "

شہناز بیگم نے غصے سے کہا۔۔۔۔

" آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی ؟؟ "

دوبدو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا گیا۔۔۔

" تم اس منحوس کی وجہ سے مجھ سے سوال کر رہے ہو کایان۔۔۔؟؟؟"

شہناز بیگم نے حقارت بھری نگاہ سے ازا کی طرف دیکھا جو کایان کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔۔ !!!

" یہ منحوس نہیں اس حویلی کی بہورانی اور میری بیوی ہے۔۔۔" !!!

کایان نے ان کے لہجے میں ہی کہا تو شہناز بیگم نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!!

" یہ اس گھر کی بہو نہیں میرے بیٹے فائق کے قاتل کی بہن ہے۔۔۔۔۔جب بھی میں اسے دیکھتی ہوں تو مجھے میرے فائق کی لاش دیکھائی دیتی ہے۔۔۔میرا دل کرتا ہے کہ میں اسے مار دوں۔۔۔ " !!

انھیں نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے کہا اور آخری جملہ اتنی شدت سے کہا جیسے اگلے کہ لمحے وہ ازا کی جان لے لیں گی۔۔۔

" ازا آپ روم میں جائیں۔۔۔۔ " !!

شہناز بیگم کی حالت کو دیکھتے ہوئے کایان کو یہی صحیح لگا تو اس نے ازا سے بڑے احترام سے کہا۔۔۔اس کی بات سن کر ازا فوراً وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔!!!! شہناز بیگم نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

" کیا آپ کے بیٹے کا قتل ازا نے کیا ہے؟؟ "

کایان نے ماتھے پر بل ڈالے ہوئے سوال کیا۔۔۔

" نہیں۔۔۔!! لیکن آئی تو یہ میرے بیٹے کے قتل کے عوض ہی ہے نا "!!

شہناز بیگم کی آنکھ سے آنسو بہا۔۔۔۔وہ منظر بار بار ان کی آنکھوں کے سامنے آ رہا جب ان کے بیٹے کی لاش ان کے سامنے لائی گئی تھی۔۔۔۔

" کیا فائق تمھارا بھائی نہیں تھا؟ کیا تمھارا دل نہیں کرتا اس کے قتل کا بدلہ لینے کا۔۔۔۔!! کیا تمھیں اس کی یاد نہیں آتی؟؟ "

شہناز بیگم نے اسے ایموشنل بلیک میل کرنا شروع کیا۔۔۔تاکہ وہ ازا کا ساتھ دینا چھوڑ دے۔۔۔

" تائی جان۔۔۔۔!! بدلہ اس انسان سے لیا جاتا جس نے آپ کا کچھ بگاڑہ ہو۔۔۔۔۔لیکن وہ شخص جس نے آپ کو اپنی زندگی میں کبھی دیکھا بھی نا ہو تو اس سے بدلہ کیسا؟؟ "

کایان نے آرام سے انھیں سمجھایا تو وہ چپ کر گئی۔۔۔۔

" کیا قرآن میں کہیں بھی یہ لکھا گیا ہے کہ بدلہ لینا جائز ہے؟ نہیں۔۔۔۔ کیا کبھی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے کو صحیح کہا ہے؟ نہیں۔۔۔۔

بلکہ وہ تو ان چیزوں کو بہت معیوب سمجھتے تھے۔۔۔۔۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلہ سے زیادہ معافی کی اہمیت بیان کی ہے۔۔۔۔!!!!

جب انھوں نے اتنی عظیم الشان ہستی ہو کر کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا تو ہم تو پھر عام سے انسان ہیں۔۔۔۔

ہم کون ہوتے ہیں بدلہ لینے والے؟؟ مجھے آپ خود بتائیں جو کچھ بھی میں نے کہا کیا اس میں سے کچھ بھی غلط ہے؟؟؟ "

کایان نے قرآن و سنت کا حوالہ دیتے ہوئے شہناز بیگم کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔ کایان کی باتیں سن کے شہناز بیگم خاموش ہو گئیں۔۔۔۔ کیونکہ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ جو کچھ بھی کایان کہہ رہا تھا وہ سب کچھ سچ ہی تھا۔۔۔۔۔ !!

کچھ لمحات کے لیے وہاں ہر خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

" جو بھی ہے اس لڑکی کو میں کبھی بھی اس گھر کی بہو نہیں مانو گی۔۔۔۔۔ سمجھے " !!

کچھ لمحات تک جب شہناز بیگم خاموش رہی تو فائق کا خون سے لت پت جسم ان کی نظروں کے سامنے آ گیا۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہے۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد شہناز بیگم نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔۔۔۔!!!اور ناراض لہجے میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

" پر میں آپ کو ازا کو کوئی بھی تکلیف نہیں پہنچانے دو گا تائی جان۔۔۔۔۔۔کیونکہ اب میں وہ سات سال کا چھوٹا بچہ نہیں جسے آپ ڈرا کر کمرے میں بند کر دے گی۔۔۔۔!!!!اور میں ڈر جاؤ گا۔۔۔۔" !!

کایان کے ذہن میں اس کے بچپن کی تلخ یادیں ڈوری تو اس نے شہناز بیگم کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" ارحم آپ نے کہا تھا کہ آپ میرے گھر رشتہ بھیجے گے ہم ایک ہو جائیں گے۔۔۔۔ " !!!!

ہوٹل کے کمرے میں وہ شرٹ لیس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جب ہی حوریں کپڑے پہنتی ہوئی واش روم سے نکلی۔۔۔۔ارحم کے لباس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ایک حسین رات اس کے ساتھ گزار چکا ہے۔۔۔۔ جب ہی حورین نے آہستگی سے کہا۔۔۔اس کی بات کو سنتے ہوئے ارحم نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔ !

" کونسا رشتہ ؟؟ میں نے کب کہا؟؟ اور رہی بات ایک ہونے کی تو ہم ایک ہو تو گئے۔۔۔۔!!

اور کیا چاہئیے؟ "

اس کی سرد لہجے میں کہی گئی باتیں حوریں کو دھنک کر گئی تھی۔۔۔۔!! سارا کچھ خود کہنے کے باوجود وہ اپنی ہی بات سے مکر گیا تھا۔۔۔ !!

" ارحم۔۔۔۔!! آپ مزاق کر رہے ہیں نا؟؟؟ "

حوریں نے اس بات کو مزاق لیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرایا۔۔۔۔

" ڈئیر ارحم ملک کو مزاق کرنے کی بالکل بھی عادت نہیں ہے " !!

اس کے یہ الفاظ حورین کی زندگی برباد کر گئے تھے۔۔۔۔۔!! جبکہ وہ پر سکون انداز میں شرٹ پہنتا ہوا وہاں سے نکلنے لگا۔۔۔

" ارحم آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟؟ اگر آپ کو مجھ سے شادی نہیں کرنی تھی تو میرے قریب کیوں آئے؟؟

کیوں آپ نے میری زندگی برباد کی۔۔۔۔ " !!!

حوریں نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کی تو ارحم نے اس کا بازو جھٹک دیا۔۔۔۔

" میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میرے قریب تو تم آئی تھی۔۔۔ "

ارحم نے چہرے پر ایسے تاثرات ظاہر کیے جیسے اسے اس کی کوئی بھی پرواہ تھی ہی نہیں۔۔۔"

" اور فکر نہیں کرو۔۔۔ تمھیں تمھاری پوری رقم موصول ہو گی۔۔۔بیڈ کے دائیں سائیڈ ٹیبل کے دراڑ میں دو لاکھ روپے پڑے ہیں جاؤ ایش کرو۔۔۔ !!

اور اب مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش بھی کر کرنا کیونکہ میری کچھ ہی دنوں میں شادی ہے۔۔۔ !!

"

اس نے حوریں سے آہستگی سے کہا۔۔۔ حوریں کو دھچکے پر دھچکے لگ رہے تھے۔۔۔!!!اس ہر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔۔۔

" یہ تم نے اچھا نہیں کیا ارحم ملک۔۔۔!! تمھارے قریب میں نہیں آئی تھی تم میرے قریب آئے تھے اور تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے شادی کرو گے۔۔۔!!

لیکن تم نے میری زندگی برباد کر دی۔۔۔پر یاد رکھنا خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔۔۔میں تمھیں بد دعا دیتی ہوں ارحم ملک کہ تمھیں کبھی بھی محبت نصیب نا ہو۔۔۔

تمھیں کہیں بھی چین نا ملے۔۔۔!! تم روتڑپو پر تمھارے پاس کوئی بھی نا ہو۔۔۔ تم خدا سے موت کی بھیگ مانگو پر تمھیں موت بھی نا آئے۔۔۔!!! یہ بد دعا ہے تمھیں میری ارحم ملک اب دیکھ خدا کیا کرتا ہے " !!!

حوریں کی باتیں اسے بہت فضول لگی۔۔۔ارحم نے اس کی طرف پشت کر کے ہی اس کی باتیں سنی اور ان پر مسکرایا۔۔۔اور مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

جبکہ وہ زمین پر بیٹھتی ہوئی روانگی سے رونے لگی۔۔۔ !!

" کایان کی حرکتیں دیکھ رہی ہیں آپ ؟اس منحوس کو آئے ابھی ایک دن بھی نہیں ہوا اور اس کے ارد گرد گھوم رہا ہے " !!

ارحم گھر آیا تو سیدھا ماں کے پاس آ گیا۔۔۔راستے میں اسے ایک نوکر ملا جو کسی کے لیے ناشتہ لے کر جا رہا تھا اس کے پوچھنے پر اس نوکر نے اسے بتایا کہ وہ یہ ناشتہ کایان صاحب کے کہنے پر ازابی بی کے لیے کے کر جا رہا ہے تو ارحم کا میٹر شارٹ ہوا۔۔۔اور ماں کے پاس آتے ہوئے اس نے غصے سے کہا جہاں صائمہ بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

" دیکھ رہی ہوں۔۔۔ کیا کر سکتی ہوں میں؟ پتہ نہیں کیا جادو کر دیا ہے اس منحوس نے ایک ہی رات میں کایان پر؟ "

شہناز بیگم نے ازا کے لیے منحوس کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا تو ارحم اور صائمہ کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیل گئے۔۔۔

" امی!!! ہمیں کچھ بھی کر کے کایان کو ازا سے دور کرنا ہو گا۔۔۔۔ میں اپنے بھائی کے قاتل کی بہن کو اس گھر کی بہو کبھی بھی تسلیم نہیں کرو گی یاد رکھیے گا آپ میری یہ بات " !!!

صائمہ نے غصے سے کہا۔۔۔ تو شہناز بیگم طنزیہ مسکرائی۔۔۔

" تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔۔ ہمیں کچھ نا کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔۔۔۔!! یوں اس لڑکی کو اس گھر کی مالکن تھوڑی مان سکتے ہیں ہم۔۔۔ "

شہناز بیگم نے کہا تو صائمہ اور ارحم نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

" اور ارحم تم بھی زرار بعیہ کی لگامیں کھینچو۔۔۔ بہت ہوا میں اڑ رہی ہے پڑھائی کی اجازت جو مل گئی ہے۔۔۔ نکاح کے بعد اس کی یہ پڑھائی رکواؤ اور گھر داری کی تاکید کرواسے۔۔۔ سمجھے " !!

شہناز بیگم نے ارحم کو الٹی سیدھی پٹیاں پڑھانا شروع کر دی۔۔۔

" جی امی۔۔۔۔ " !!!

وہ سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔۔"صائمہ اٹھتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇ�additionalⓉⒺⓈ

کایان ناشتہ کرنے کے بعد آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔!!!ازا کمرے سے باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے ہی صائمہ کو کھڑا ہوا پایا۔۔۔۔ "

" رانی صاحبہ اگر آپ کے نکھرے ختم ہو گئے ہوں نا تو یہ پکڑو کپڑے اور انھیں پریس کر کے دو مجھے۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔!!! یہاں سے لیفٹ پر جاؤ تو پریسنگ روم ہو گا "

صائمہ اس کے ہاتھ میں کچھ کپڑے تھماتی ہوئی بولی تو ازا اس کے حکم پر سر ہاں میں ہلاتی ہوئی لیفٹ سائیڈ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

آئرن اسٹینڈ پر آتی ہوئی وہ کپڑے پر پریس کرنے لگی۔۔۔۔دوپٹہ پریس کرتے ہوئے اچانک ہی اس کے ذہن میں اس کے ماں باپ کا خیال آیا۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے فوراً آنسو بہا۔۔۔۔۔!!!اور وہ ماں باپ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات میں ایسی کھوئی کہ اسے علم ہی نہیں ہوا کہ نیچے سے ڈوپٹہ جل چکا ہے۔۔۔۔

" ازا۔۔۔۔۔۔ " !!!

ہوش میں تو وہ اس وقت آئی جب ایک زوردار چیخ کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔۔!!! وہ اچانک ہونے والے اس عمل سے ڈر سی گئی تھی۔۔۔۔۔ !!!

جب ہی صائمہ نے اسے پیچھے دھکا دیا اور آئرن اسٹینڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا۔۔۔ تو دیکھا کہ وہ کافی حد تک جل چکا تھا۔۔۔ جب ہی اس ڈوپٹے پر ازا کی نظر پڑی تو اسے اپنی انجانے میں ہوئی غلطی کا احساس ہوا!!!!!

" کہاں کھوئی ہو تم؟؟ دھیان سے کام نہیں کر سکتی ہو؟؟ ایک کام دیا تھا میں نے تم سے وہ بھی نہیں ہوا"

صائمہ نے غصے سے ڈوپٹہ آئرن اسٹینڈ پر پھینکا اور غصے سے ازا پر چلائی۔۔۔۔!!!! ازا نظریں جھکائے مزید سہم گئی۔۔۔۔

" س۔۔۔ سوری غ۔۔ لطی سے ہو گیا۔۔۔۔ "

ازا نے اس سے معافی مانگنی چاہی۔۔۔

" کیا سوری؟؟ تم معافی کے نہیں سزا کے لائق ہو!!! اور تمہیں میں ضرور سزا دوں گی۔۔۔۔۔ "

صائمہ نے غصے سے کہا کہ اسے معافی نہیں سزا ملے گی۔۔۔!!اور اگلے ہی لمحے اس نے آئرن اسٹینڈ سے استری اٹھائی۔۔۔

" نہ۔۔۔یں پل۔۔۔یز بس ا۔۔۔یک دفع معا۔۔۔ف کر۔۔دیں۔۔۔"

ازا اس کے ارادے بھانپتی ہوئی اس سے معافی کی بھیگ مانگنے لگی۔۔۔۔!!لیکن صائمہ پر اسکا کوئی اثر بھی نہیں ہوا۔۔۔اس نے ازا کا بازو پکڑتے ہوئے استری کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

" آہہہ۔۔۔۔ " !!

ازا سسک پڑی آنکھوں سے آنسو تیز روانی سے نکل پڑے۔۔۔۔!!!!اس نے بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن صائمہ نے یہ ممکن نا ہونے دیا۔۔۔۔!!!!دو لمحات بعد صائمہ نے اس کا بازو سے استری سے ہٹایا۔۔۔ازا نے فوراً چھونک ماری اسے اس قدر تکلیف ہو رہی تھی جو اس کی برداشت سے باہر تھی۔۔۔۔!!!!!!!

" مجھے لگتا ہے کہ یہ کافی ہے تمھاری عقل ٹھکانے لگانے کے لیے۔۔۔۔"!!

صائمہ نے غصے سے کہا اور وہاں سے باہر نکل گئی جبکہ اس کے جاتے ہی ربعیہ جو ازا کی سسکیاں سن کر اس طرف بڑھی تھی وہاں پر پہنچی تو ازا کا بازو ایک طرف سے جلا ہوا پایا۔۔۔

ازا تیز روانی سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

" بھابھی یہ کیسے ؟؟ صائمہ نے کیا ہے یہ " !!!

پہلے ربعیہ نے سوال پوچھنا چاہا لیکن پھر صائمہ کے غصے کو دیکھتے ہوئے اس نے خود سے ہی اندازہ لگایا۔۔۔۔

اس کا جلا بازو، اس کی آنکھوں سے نکلتے ہوئے آنسو، اور تکلیف کو دیکھتے ہوئے ربعیہ کی آنکھیں بھی نم ہوئی۔۔۔۔

" بھابھی آئے میرے ساتھ میں آپ کے زخم پر ٹیوب لگا دیتی ہوں اس سے زیادہ درد نہیں ہو گا آپ کو آئیں۔۔۔۔ " !!

ربعیہ نے آہستگی کا لہجہ اپناتے ہوئے ازا سے کہا اور اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگی۔۔۔۔ تاکہ وہ اس کے زخم پر مرہم لگا سکے۔۔۔۔ جبکہ ازا سے یہ تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" بھابھی !! آپ نے کیوں صائمہ کی یہ حرکت برداشت کی ؟؟ آپ نے کیوں نہیں روکا اسے ؟ کایان بھائی بھی تو آپ کے ساتھ ہیں !! یہ ظلم برداشت مت کریں۔۔۔ " !!!

ربعیہ ازا کو سمجھا رہی تھی۔۔۔۔کہ وہ یہ ظلم برداشت مت کریں اگر صائمہ نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی تو اسے روکنا چاہئیے تھا اسے۔۔۔۔

ربعیہ نے اس کے زخم پر ٹیوب لگادی۔۔۔۔۔اب ازا کو زخم کا کافی آرام تھا۔۔۔۔!!!!اور جلن بھی کافی کم ہو گئی تھی۔۔۔۔

" میں کچھ بھی نہیں کر سکتی ہوں ربعیہ یہ سب ظلم برداشت کرنا میری قسمت میں لکھا ہے۔۔۔۔" !!

ازا نے مایوسی سے کہا۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔!!!!یہ ظلم آپ کی قسمت میں نہیں لکھے گئے ہیں یہ سب ظلم مظالم آپ جان بوجھ کر برداشت کر رہی ہیں۔۔۔۔ !!!

اگر یہ آپ کی قسمت میں لکھے ہوتے نا تو کایان بھائی کبھی بھی آپ کا ساتھ نا دیتے۔۔۔۔۔آپ سمجھے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے بھائی کو آپ کا محافظ بنایا ہے۔۔۔۔ " !!!!

ازا کی مایوسی والی باتیں سن کر ربعیہ کو بہت زیادہ دکھ ہوا۔۔۔۔۔ربعیہ نے اسے سمجھایا کہ یہ دکھ درد تکلیفیں وہ برداشت نا کرے۔۔۔۔۔اس کے ساتھ کایان کھڑا ہے ہمیشہ اس کا محافظ بن کر۔۔۔۔

" Hello Girls!! "

اس کی بات سنتے ہوئے ازا کچھ دیر کے خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔جب ہی کایان نے دروازہ ناک کیا اور انھیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ !!!

اور ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔جیسے ہی بیڈ کی طرف بڑھا تو اسے کا ازا کا بازو ایک طرف سے جلا ہوا دیکھائی دیا جاے وہ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

" ازا۔۔۔۔!! یہ کیا ہوا آپ کے ہاتھ پر؟؟ یہ کیسے جلا؟؟ "

کایان نے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھاما تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا بازو جلا ہوا ہے۔۔۔۔اس کے سوال پوچھنے پر ازا کو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے؟

" وہ۔۔۔۔غ۔۔لطی۔۔۔۔س۔۔۔ے " !!!

" نہیں بھابھی!! آپ بھائی سے مت چھپائے!! سچ بتائیں کہ یہ کس نے کیا ہے۔۔۔۔؟؟ "

ازا نے اس سے بات چھپانی چاہی تو ربعیہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر کایان حیران ہوا کہ کس نے کیا ہو گا یہ؟

" بتاؤ مجھے ربعیہ بچے کہ یہ کس نے کیا ہے۔۔۔۔؟؟ "

کایان نے غصے ہر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ !!!

" بھائی صائمہ نے ازابھا بھی کو کچھ کپڑے پریس کرنے کے لیے دیے تھے۔۔۔۔اور وہ بھا بھی سے غلطی سے جل گئے۔۔۔!!!اور صائمہ نے غصے میں بھا بھی کا بازو استری کے ساتھ لگا دیا۔۔۔۔ "

اس کی بات سن کر کایان اپنا ضبط کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔جب اس نے ایک مرتبہ ان سب کو کہہ دیا تھا کہ وہ ازا کوئی تکلیف نہیں دے گے،،،،تو پھر صائمہ کی یہ ہمت کیسے ہوئی یہ سب کچھ کرنے کی؟؟؟؟؟

وہ غصے سے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔ازا نے اسے پریشانی سے دیکھا اور دل اس کا گھبراتا گیا۔۔۔نا جانے اب کیا ہو گا؟؟ کیونکہ کایان بہت غصے میں کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔

ربعیہ اور ازا اس کے پیچھے گئی۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" داداجان یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟؟آپ کو معلوم ہے کہ مجھے اس شادی وغیرہ میں کوئی بھی انٹرسٹ نہیں ہے !!!

اور اگر کبھی میں نے شادی کی بھی تو میں انوشا سے کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔۔آپ نے دیکھا نہیں کہ کتنی بدزبان ہے۔۔۔؟میں اس بدزبان لڑکی سے کبھی بھی شادی نہیں کرو گا۔۔۔۔ "

آج انوشا کو یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔اس کے اس زاہد صاحب (زریر، انوشا کے دادا ابو) نے زریر سے اس کی شادی کی بات کی انوشا کے ساتھ۔۔۔۔ !!!

" بیٹا۔۔۔۔!!! وہ کبھی اس ماحول میں نہیں رہی ہے۔۔۔۔!!! اس وجہ سے اس ماحول میں فوراً تھوڑی ڈھل سکتی ہے،،، اور جب اس کی شادی تم سے ہو جائے گی تو وہ مسلسل یہی رہے گی اور یہاں کے رنگ میں ڈھل جائے گی۔۔۔۔ " !!!!

اس کے دادا جان نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اس اکڑو لڑکی سے کبھی بھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

" دادا جان جو کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔میں اس لڑکی سے شادی کبھی بھی نہیں کرو گا۔۔۔۔۔۔" !!!

زریر نے صاف طور پر اس رشتے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔

" بیٹا۔۔۔۔میں نے تو صرف اس وجہ سے کہا تھا کہ ایک تو اس معصوم کے ماں باپ بھی اس دنیا میں نہیں رہے۔۔۔۔

اور میں بھی آج ہوں کل نہیں رہوں گا۔۔۔ایسے میں وہ معصوم کہاں جائے گی؟؟لیکن تم اپنی انا کی تسکین کے لیے میری اتنی بھی بات نہیں مان سکتے !!!

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ " !!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

انھوں نے زریر کو ایموشنل بلیک میل کیا تو زریر نے گھور کر انھیں دیکھا کہ صرف اس لڑکی سے شادی کی ہاں کے لیے وہ یہ سب کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔۔ !!!

" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ " !!!

اس نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ساری بات ایک ہی سانس میں کہہ دی جو اس کے دادا ابو کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔۔۔۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم میری بات کبھی بھی نہیں ٹالو گے۔۔۔۔!!! اب میں انوشا سے بھی بات کر لیتا ہوں۔۔۔۔۔ " !!!

ان کی بات سن کر زریر کو حیرانگی ہوئی۔۔۔۔۔ !!!

" آپ نے ابھی تک اس سے بات نہیں کی (شکر ہے اب اللہ کرے وہ خود ہی اس شادی سے انکار کر دے۔۔۔۔!!) "

اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔

" نہیں لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ وہ میری بات ضرور مانے گی اور رشتے کے لیے ہاں کر دے گی۔۔۔۔ " !!

انھوں نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے نکل گئے جب ہی زریر سر ہاتھوں میں دے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" اب ہمیں ارحم اور ربعیہ کی شادی کے بارے میں بھی سوچنا چاہئیے۔۔۔۔ " !!!

شہناز بیگم نے سامنے بیٹھے ہوئے شہزاد ملک سے کہا تو انھوں نے سر ہاں میں ہلایا اور کسی کام کے عوض وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔اب وہاں ہر شہناز بیگم، صائمہ، اور ربعیہ کی والدہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کایان غصے سے وہاں پر پہنچا اور ان سب کے سامنے آ رکا۔۔۔۔۔!! اس کے پیچھے ہی ازا اور ربعیہ بھی آ رکی۔۔۔۔

" صائمہ تم نے ازا سے بد تمیزی کیوں کی؟؟ "

اس نے بڑے ضبط سے سوال کیا تھا۔۔۔۔اس کی تربیت میں یہ شامل نہیں تھا کہ وہ کسی سے بھی برے لہجے میں سوال کرے۔۔۔۔

" صرف بد تمیزی نہیں میں نے اس کا ہاتھ جلایا تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے میرا دوپٹہ جلا دیا۔۔۔۔۔۔ " !!!

صائمہ نے بڑی ہی ڈھٹائی سے کہا۔۔۔۔کایان کا ضبط اب ٹوٹ رہا تھا"

" تمھارے ہاتھ ٹوٹ گئے تھے کیا؟خود استری نہیں کر سکتی تھی کیا کپڑے؟ "

ربعیہ نے اس کی ڈھٹائی کو دیکھتے ہوئے کہا تو شہناز بیگم نے اور صائمہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" اووتو تم بھی اب ان محترمہ کا ساتھ دو گی!!!ایک کم تھا کیا۔۔۔۔اب یہ لڑکی ہمارے گھر والوں کو ہمارے ہی خلاف کر رہی ہے۔۔۔!!!میرا تو دل کرتا ہے کہ میں اسے جان سے ہی مار دوں۔۔۔۔ "

صائمہ نے غصے سے کہا اور غصے سے ازا کی طرف اسے مارنے کے ارادے سے بڑھی۔۔۔۔

" چٹاخ۔۔۔۔ " !!!

ایک زوردار مردانہ تھپڑ صائمہ کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔ !!

" اگر اسے خلاف ہی کرنا ہوتا تو کل رات ہی مجھے بتا دیتی کہ اس کے سر پر دیا گیا زخم بھی تمھاری وجہ سے ہی ہے۔۔۔۔۔ " !!!!

کایان کے الفاظ پر ازا حیران ہوئی کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ صائمہ کی وجہ سے اس کے سر پر چوٹ لگی تھی۔۔۔جبکہ صائمہ اپنے پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔!!!

"اگر اسے خلاف ہی کرنا ہوتا تو کل رات ہی مجھے بتا دیتی کہ اس کے سر پر دیا گیا زخم بھی تمھاری وجہ سے ہی ہے۔۔۔۔۔۔ " !!!!

کایان کے الفاظ پر ازاحیران ہوئی کہ اسے کیسے معلوم ہوا کہ صائمہ کی وجہ سے اس کے سر پر چوٹ لگی تھی۔۔۔۔ جبکہ صائمہ اپنے پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔!!!

" کایان تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟ جو اس منحوس لڑکی کی وجہ سے اپنی بہن پر ہاتھ اٹھا رہے ہو۔۔۔۔۔!!! یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔!! صائمہ ایسی نہیں ہے۔۔۔۔ "

شہناز بیگم کایان کا غصہ دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔ اس وجہ سے فوراً آگے بڑھتی ہوئی وہ صائمہ کا ساتھ دینے لگی۔۔۔۔

" چلیں مانا کہ ازانے جھوٹ بولا اور اس نے جھوٹ ہی بولا کہ اس کا بازو غلطی سے جلا تھا۔۔۔۔۔!!! لیکن مجھے تو حقیقت سے آگاہ ربعیہ نے کیا۔۔۔۔ " !!

یہ بات سن کر شہناز بیگم نے غصے سے ربعیہ کو گھورا۔۔۔۔

" (ایک مرتبہ ارحم اور ربعیہ کا نکاح ہو جائے پھر بتاؤ گی اس کو اس کی اوقات۔۔۔۔ (!!!
"

ربعیہ کو گھورے ہوئے شہناز بیگم نے غصے سے دل میں ہی سوچا!!!

" معافی مانگو ازا سے " !!!

کایان نے غصے پر قابو پاتے ہوئے مٹھیاں بھینچتے ہوئے صائمہ سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔۔

" میں مر کر بھی اس سے معافی۔۔۔۔ " !!!!

" معافی مانگو ازا سے۔۔۔۔ " !!!!

صائمہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ کایان کی گرجتی ہوئی آواز اس کا منہ بند کروا گئی تھی۔۔۔۔۔

" دیکھ کیا رہی ہوں مانگ لے معافی ازا سے۔۔۔۔اس کو ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔۔۔ لیکن کایان کا غصہ تو ٹھنڈا ہو۔۔۔۔ "

کایان کا غصہ دیکھتے ہوئے شہناز بیگم نے صائمہ کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کہ ابھی یہی صحیح ہے کہ وہ ازا سے معافی مانگ لے بعد میں وہ اس کے ساتھ جو مرضی کر لیں گی۔۔۔۔۔

" آئم سوری۔۔۔۔۔ " !!!

صائمہ نے یہ معافی بھی غصے کی انتہا کو چھوتے ہوئے مانگی۔۔۔۔۔تو شہناز بیگم کی سانس میں سانس آئی آج کایان کا غصہ دیکھ کر وہ بہت ڈر گئیں تھیں۔۔۔۔

" یہ بات میں نے آپ سب کو پہلے بھی کہی تھی اور ایک مرتبہ پھر سے میں آپ سب کو سمجھا رہا ہوں کہ ازامیری بیوی اور اس گھر کی بہو ہے اس کی عزت کرنا آپ سب کا فرض ہے۔۔۔۔اور خبر دار کسی نے اسے تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو۔۔۔"

کایان نے اپنی بات دہرائی اور ازا کو لیے ہوئے وہاں سے نکل گیا!!! صائمہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔ربعیہ بھی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

" اس لڑکی کا تو واقع ہی کچھ کرنا پڑے گا لیکن کچھ دن ٹھہر کر۔۔۔۔ " !!

سب کے جاتے ہی شہناز بیگم نے خود سے کہا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کایان کی بات پر عمل کرتے ہوئے یونہی دن اپنے معمول پر گزرنے لگے۔۔۔اور ربعیہ اور ارحم کے نکاح کا دن بہت قریب آگیا۔۔۔۔!!

رات کا پہر تھا۔۔۔سب لوگ اپنے کمروں میں تھے۔۔۔!!کایان واش روم میں چینج کر کے آیا۔۔۔!!!تو ازا کو کمرے میں ناپا کر پریشان ہوا۔۔۔"!!!!

اگلے ہی لمحے وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

" کہاں گئی تھی آپ؟ "

کایان نے اس سے سوال کیا۔۔۔

" وہ کچن سے پانی لینے گئی تھی میں۔۔۔۔۔ " !!!

اس کا زخم کافی حد تک بہتر ہو گیا تھا۔۔۔ان تین دنوں میں کایان نے کا اس کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔۔

جس وجہ سے اب وہ بہت بہتر تھی۔۔۔۔۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔!! آپ اب سو جائیں رات کافی ہو چکی ہے۔۔۔ "

وہ کہتا ہوا کمرے سے نکلنے لگا۔۔۔۔!! جب ہی ازا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔۔۔

" آپ کمرے میں ہی س۔۔وجائیں۔۔۔۔ " !!

ازا کی آواز پر کایان رکا۔۔۔وہ روز رات کو گیسٹ روم میں سونے کے لیے چلا جاتا۔۔۔پر آج ازا نے اسے یہی رکنے کا کہا۔۔۔

" آپ کمفرٹیبل ہو کے سو جائیں میں گیسٹ روم میں سو جاؤ گا نو پرو بلم۔۔۔۔ " !!

کایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

" نہیں وہ بات نہیں ہے۔۔۔۔دراصل رات میں اکیلی ہوتی ہوں تو ڈر جاتی ہوں۔۔۔۔آپ پلیز یہی رک جائیں۔۔۔۔ !!

میں صوفے پر سو جاؤ گی۔۔۔۔۔!! مجھے کوئی پرو بلم نہیں ہے۔۔۔۔" !!!

ازانے اسے بتایا کہ وہ رات کو اکیلی ہونے کی وجہ سے ڈر جاتی ہے اس لیے وہ چاہتی تھی کہ وہ یہی پر رک جائے۔۔۔۔۔

" نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔صوفے پر میں سو جاؤ گا۔۔۔۔!!!اور اگر یہ بات تھی تو آپ مجھے پہلے بتا دیتی۔۔۔۔" !!

کایان نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔۔جب ہی کایان بیڈ سے ایک تکیہ اٹھاتا ہوا صوفے پر جا کر لیٹ گیا اور ازا بیڈ پر ایک طرف لیٹ گئی۔۔۔۔

" ویسے میں سوچ رہا تھا کہ ہم کل کہیں چلتے ہیں " !!

کچھ لمحات تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی اس کے بعد کایان جو سیدھا لیٹا ہوا تھا کچھ الفاظ کہتا ہوا اسے اپنی طرف متوجہ کر گیا۔۔۔۔۔!!!

" کہاں؟ "

ازانے سوال کیا۔۔۔

" دیکھیں کل سب گھر والے شادی پر جا رہے ہیں۔۔۔۔!! میں تو جاؤ گا نہیں کیونکہ آفس کی اہم میٹینگ ہے۔۔۔۔ تو میں اس میٹینگ کے بعد حویلی آ جاؤ گا۔۔۔۔!!!

آپ ریڈی رہنا۔۔۔۔ میں آپ کو کل گاؤں گھمانے کے لیے لے جاؤ گا۔۔۔۔!! ویسے بھی آپ نے ہمارا گاؤں نہیں دیکھا۔۔۔!! تو آپ کل تیار رہنا۔۔۔ "

کایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تو ازانے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے۔۔۔۔ " !!

ازانے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا گیا۔۔۔۔۔ کایان بھی اس کا جواب سنتا ہوا مسکرایا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

صبح حویلی کے سب لوگ سوائے ازا، کایان، ربعیہ اور ارحم کے شادی پر چلے گئے۔۔۔۔ وہ شادی شہزاد ملک کے کزن کے بیٹے کی تھی۔۔۔۔۔

ربعیہ کا پیپر تھا وہ اس وجہ سے رک گئی ارحم اور کایان آفس کے کام کی وجہ سے نہیں گئے اور ازا کو ساتھ لے کر جانے سے شہناز بیگم نے صاف منع کر دیا تھا۔۔۔۔

کایان بھی ارحم کے ساتھ آفس چلا گیا۔۔۔۔!!! ربعیہ اور ازانے ایک ساتھ ناشتہ کیا اور پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ازا کایان کے کہے مطابق کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ ربعیہ اپنے کمرے پیپر کی تیاری کرنے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کایان آفس کا کام نپٹاتے ہوئے حویلی واپس آیا۔۔۔۔اور سیدھا کمرے میں آگیا۔۔۔۔ جیسے ہی کمرے کا دروازا کھولا تو سامنے اسے تیار پایا۔۔۔۔۔ !!!

کایان نے جیسے ہی نظر اس کی طرف دوڑائی تو نظروں نے اس پر سے ہٹنے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔۔ !!!

ازانے بلیک کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ چہرہ اس کا میک اپ سے بالکل پاک تھا۔۔۔۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔اس کے سر پر موجود ڈوپٹہ جو اس کے جسم کو ڈھک رہا تھا اس کی خوبصورتی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔

" وہ مجھے پوچھنا یہ تھا کہ کیا ہمارا جانا صحیح رہے گا؟؟ وہ دراصل ربعیہ گھر پر اکیلی ہو گی؟" ازانے کایان سے سوال کیا۔۔۔۔

" اس کی فکر مت کریں ارحم بھائی بھی کچھ دیر تک حویلی آجائے گے۔۔۔!! ہمیں چلنا چاہئیے۔۔۔ "

کایان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی اور وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے۔۔۔۔ !!!

کایان نے گاڑی کے پاس جاتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔ تو وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کایان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا ہوا گاڑی کو حویلی سے باہر نکال گیا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رات ہو چکی تھی۔۔۔۔ اس وقت سارے نوکر سرونٹ کوارٹر میں تھے جبکہ ربعیہ اپنے کمرے میں تھی۔۔۔۔ اور اس کے علاوہ گھر پر ارحم تھا۔۔۔ جو قدم اس کے کمرے کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔!!

کمرے کے دروازے پر جاتے ہی اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ دروازے پر دستک سن کر ربعیہ نے ڈوپٹہ سیٹ کیا اور اٹھتے ہوئے دروازہ کھولا۔۔۔!! تو سامنے ارحم کو کھڑا ہوا پایا۔۔۔!!!

" آپ یہاں؟ "

ربعیہ کے لہجے میں سوال تھا۔۔۔!!!

" کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا؟ "

ارحم اس کے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

" نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا کیا کوئی کام تھا آپ کو؟؟ "

ربعیہ نے جھجکتے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔۔۔۔

" کام تو ہے اور تم سے ہے " !!!

اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔اور قدم ربعیہ کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

" ک۔۔یا کام؟ "

ربعیہ تھوڑا سا سہمی۔۔۔۔

" اب تم اتنی بھولی بھی نہیں ہو کہ میرا مطلب نا سمجھو اور شرمانے کی کیا بات ہے اب تو ہم ایک رشتے میں بندھ چکے ہیں۔۔۔۔ " !!

وہ ربعیہ کے قریب ہوتا ہوا بولا۔۔۔ربعیہ کو اس کے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔وہ فوراً پیچھے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

" ارحم یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟؟آپ پلیز مجھے سے دور رہیں!! ابھی ہمارا صرف اور صرف رشتہ ہوا ہے۔۔۔۔! شادی نہیں اور نا ہی نکاح۔۔۔۔ !!

تو آپ مجھ سے جتنا دور رہے گے آپ کے لیے اتنا ہی اچھا ہو گا " !!!

ربیعہ نے جیسے ہی ارحم کی بات سنی تو خوف اس کے دل میں پیدا ہوا۔۔۔ لیکن اس خوف کو دل سے نکالتے ہوئے ربعیہ ہمت پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔!!

" اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ شادی تو تمھاری مجھ سے ہی ہونی ہے نا؟ ہم نے ایک نا ایک دن تو ایک ہونا ہی ہے تو پھر آج رات کیوں نہیں جب موقع بھی ہے۔۔۔ " !!

ربعیہ اس شخص کے چہرے کے پیچھے چھپے ہوئے جانور کے ارادوں کو بھانپ گئی تھی۔۔۔۔!!

اب اسے ارحم ملک سے خوف آنے لگا۔۔۔ "

" دیکھیں آپ پلیز مجھے سے دور رہیں۔۔۔۔۔!!اور چار قدم کے فاصلے پر ہی رہ کر مجھ سے بات کرے تو زیادہ اچھا ہو گا۔۔۔۔ " !!

ربعیہ نے اس سے خوف زدہ ہوتے ہو کہا۔۔۔

" اب تم مجھے بتاؤ گی کیا سہی اور کیا غلط؟؟ارحم ملک کو؟ "

لہجے میں سوال تھا۔۔۔۔!! جس پر ربعیہ کو مزید خوف آیا!! اگلے ہی لمحے ارحم اس کی طرف اور ہاتھ سے اپنی طرف کھینچا جب ہی ربعیہ نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔۔ "

" خبردار جو مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی کی ہو تو " !!!!

ربعیہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔۔وہ اس پر چیخی۔۔۔جسے دیکھ کر ارحم کو شدید غصہ آیا۔۔۔"

" تمھاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔ " !!

ارحم نے شدید غصے سے کہا۔۔۔۔!! جب ہی ربعیہ وہاں پر موجود بھانس اس کے سر پر مارتی ہوئی وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

ارحم ملک درد سے کراہ اٹھا!! بھانس اتنی زور سے نہیں مارا گیا تھا اسے اس وجہ وہ ہوش و حواس سے بے گانہ نہ ہوا اور اس کی طرف بھاگا۔۔۔۔ "!!!

ربعیہ باہر کی طرف بھاگی اور بھاگتے بھاگتے ہال میں پہنچ گئی۔۔۔۔!! جب ہی ہال میں کسی چوڑے سینے سے ٹکرا گئی۔۔۔۔ !!

وہ بہت زور سے اس سے ٹکرائی تھی جس وجہ سے سامنے والا بھی پیچھے دھکیلا گیا تھا۔۔۔"

ربعیہ نے جوں کی نظریں اٹھا کر دیکھا،،، سامنے کالے رنگ کی پیٹنٹ اور سفید رنگ کی شرٹ اس کے اوپر ویسکوٹ اور کوٹ جو اس کے بازو پر لہرا رہا تھا میں ملبوس شخص کھڑا دیکھائی دیا۔۔۔

جسے ربعیہ کی جان میں جان آئی۔۔۔ "

" کیاہوار بعیہ ؟؟آپ اتنی پریشان کیوں ہیں ؟؟ "

اس کے سامنے کوئی اور نہیں رہان ملک کھڑا تھا۔۔۔رہان نے اس کے چہرے پر چھائی ہوئی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!ربعیہ کے جسم سے اس کا دوپٹہ جدا ہو گیا تھا۔۔۔

شائید راستے میں ہی گر گیا۔۔۔۔۔ !!

" رہان۔۔۔۔!!و۔۔وہا۔۔ر۔۔حم نے می۔۔۔رے س۔۔اتھ زبر "

وہ کہتے کہتے رو پڑی۔۔۔۔رہان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔!!رہان نے اس کی بات کا یقین کیا کیونکہ اس کے پاس بہت وجوہات ایسی جس سے وہ اس کی بات پر یقین کر سکے۔۔۔

سب سے پہلے یہ کہ اس کی حالت اور دوسرے نمبر پر یہ کہ گھر میں ان دونوں کے سوا کوئی بھی نہیں تھا!!اور وہ جھوٹ کیوں بولے گی ؟؟

رہان نے اپنے بازو پر پڑے ہوئے اس کوٹ کو اس کے کندھوں پر رکھا۔۔۔۔!!ربعیہ کی آنکھوں سے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے!!اس وقت ہی وہاں پر ارحم آ گیا۔۔۔

ارحم کی آہٹ محسوس کرتے ہوئے وہ اس کی طرف مڑی۔۔۔۔!!جب ہی وہ اس کی طرف بڑھا گیا۔۔۔۔۔ !!

لیکن قدم تو اس وقت رکے۔۔۔۔جب اس کے راستے میں رہان ربعیہ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ "

" رہان تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ ہٹو میرے راستے سے " !!!

اسے اپنے سامنے پاتے ہوئے ارحم کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔۔ "

" میں نہیں ہٹو گا۔۔۔۔!! آپ ہٹو۔۔۔۔ "

رہان نے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

" میں تیرے حکم کا پابند نہیں ہوں ہٹ میرے راستے سے "

ارحم نے غصے سے کہتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔

" How dare you?? "

ارحم نے غصے سے کہتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک زوردار پنچ مارا۔۔۔۔!! جسے دیکھ کر ربعیہ کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کی روانگی مزید تیز ہوئی۔۔۔۔ !!!

لیکن رہان کی ڈھال اب بھی اس کے سامنے موجود رہی۔۔۔اگلے ہی لمحے رہان نے ارحم کے چہرے پر پنچ مارا۔۔۔ !!

جسے کھاتے ہی ارحم زمین بوس ہوا۔۔اس نے بے یقینی سے رہان کو دیکھا اور غصے سے اس کی طرف بڑھا !!

" تو اس لڑکی کی وجہ سے میری اوپر ہاتھ اٹھائے گا" !!

ارحم غصے سے بولا !

" یہ لڑکی کوئی اور نہیں اس گھر کی عزت ہے!!! اور آپ نے اس گھر کی عزت پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت کی ہے۔۔۔۔ !!

شرم آنی چاہئیے آپ کو " !!

رہان نے اس کے دونوں کالرز کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔جب ہی سارے گھر والے وہاں پر پہنچے۔۔۔۔

ربعیہ اب بھی رہان کے پیچھے کھڑی اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔۔!!"وہ اس کے محافظ سے کم ثابت نہیں ہوا تھا۔۔۔!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

" یہ لڑکی کوئی اور نہیں اس گھر کی عزت ہے!!! اور آپ نے اس گھر کی عزت پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت کی ہے۔۔۔۔۔ !!

شرم آنی چاہیئے آپ کو " !!

رہان نے اس کے دونوں کالرز کو ہاتھوں میں لیتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔جب ہی سارے گھر والے وہاں پر پہنچے۔۔۔۔۔

ربعیہ اب بھی رہان کے پیچھے کھڑی اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔!!"وہ اس کے محافظ سے کم ثابت نہیں ہوا تھا۔۔۔۔!!

" رہان یہ کیا حرکت ہے؟ "

شہزاد ملک نے اپنے ہی چھوٹے بیٹے کا بڑے بیٹے کے ساتھ یہ رویہ دیکھا تو انھیں بہت غصہ آیا اور اسی غصے کے عالم میں انھوں نے رہان سے کہا۔۔۔

" آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ حرکت کیا ہے؟اس گھٹیا شخص سے نہیں پوچھے گے کہ اس نے کیا ہے؟ یہ اتنے نیچ ہوں گے میں نے کبھی بھی یہ سوچا نہیں تھا۔۔۔ !!!

آج انھوں نے گھٹیا پن کی ہر حد پار کر دی ہے۔۔۔۔ " !!!

رہان نے جب اپنے والد کی بات سنی تو ڈھکے چھپے الفاظ میں کہتے ہوئے غصے کی نگاہ سے اس نے ارحم کو دیکھا اور ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔۔۔

" آخر کیوں تم اتنے آگ کے شعلے بنے پھر رہے ہو؟ ہمیں بھی تو پتہ چلا کہ آخر بات کیا ہے ؟؟؟ کیا کیا ہے میرے بیٹے نے؟؟ "

شہناز بیگم بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر تلملا اٹھی۔۔۔اور غصے سے رہان سے سوال کیا۔۔۔ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ آخر کیا بات ہے؟؟ کیوں رہان غصے میں تھا؟

" آپ کے اس ہونہار بیٹے نے اس حویلی کے عزت کے ساتھ ک۔۔۔ ھلواڑ کرنے کی کو۔۔۔ شش ک۔۔ی ہے۔۔۔ "

رہان کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ کہے گئے الفاظ سب کے چہروں پر حیرانگی و پریشانی کے تاثرات پھیلا گئے۔۔۔

" جھوٹ ہے یہ سب۔۔۔!! یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔اسے میں چھوڑوں گا نہیں " !!

ارحم غصے سے کہا کہ رہان کے کہے گئے الفاظ جھوٹ ہے کیوں کہ اس سے ربعیہ نے جھوٹ بولا ہے۔۔۔ربعیہ کی والدہ اس کے پاس کھڑی تھی اس کے سامنے رہان کی ڈھال تھی۔۔۔

لیکن ان سب باتوں کو اگنور کرتا ہوا ارحم قدم ربعیہ کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔

" چٹاخ۔۔۔۔ "

اس نے قدم ربعیہ کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ جب ہی پیچھے سے کسی نے اس کا رخ اپنی طرف کیا اور وہ آدمی اپنے ہاتھ کی چھاپ ارحم کے چہرے پر چھوڑ گیا۔۔۔۔

وہ آدمی کوئی اور نہیں بلکہ ارحم ملک کا اپنا ہی باپ "شہزاد ملک" تھا۔۔۔ارحم نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرانگی سے اپنے باپ کو دیکھا جن کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔۔

" کاش!! یہ تھپڑ میں نے تمھیں بہت پہلے ہی مار دیا ہوتا تو آج یہ نوبت نا آتی۔۔۔۔۔ " !!!

شہزاد ملک کو احساس ہوا کہ انھیں ارحم کو اتنے بے جا لاڈ پیار میں رکھنا ہی نہیں چاہیئے تھا،،،اس کی ہر جائز ناجائز خوائش کو ماننے کی غلطی نہیں کرنی چاہیئے تھی تو آج ان کے پاس یہ نوبت کبھی بھی نا آتی۔۔۔۔۔!!!

" شہزاد صاحب جوان پر بیٹے پر ہاتھ " !!!

" بکواس بند کرو اپنی تم بھی،،، تمھارے اسے بے جا لاڈ پیار نے بگاڑ دیا ہے اسے۔۔۔۔۔!!!

خبر دار جواب ایک لفظ بھی منھ سے نکالا۔۔۔تم نے تو۔۔۔۔!! ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا " شہناز بیگم نے کچھ کہنا چاہا تو شہزاد ملک کی گرجتی ہوئی آواز اس کا منھ بند کروا گئی تھی۔۔۔۔۔ !!!

" اور تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔!!! اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔۔۔ "

شہزاد نے غصے کے عالم میں ارحم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ چہرے سے ہاتھ ہٹاتا ہوا ایک قہر برساتی نگاہ رہان کے پیچھے کھڑی ربعیہ پر ڈالتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔۔

جب ہی ازا اور کایان بھی گھوم پھر کر واپس آئے تھے۔۔۔ جب کایان اور ازا حویلی داخل ہوئے تو ارحم شدید غصے میں وہاں سے جا رہا تھا کایان نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ نا رکا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔!!

وہ دونوں اندر پہنچے تو سارے خاندان کو اکٹھا پایا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پایا کہ کیا ہوا؟

" آ گئی یہ جوڑی کہاں گئے تھے آپ لوگ ویسے بتانا پسند کرے گے ؟؟ کایان صاحب۔۔۔ "

شہناز نے طنزیاتی لہجے میں کہا ان سب کو دیکھتی ہوئی ازا ڈرتی سہمتی ہوئی کایان کے پیچھے ہوئی۔۔۔

" میں ازا کو باہر لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔!!! لیکن یہاں کیا ہوا ہے ؟"

ان کا لہجہ دیکھتے ہوئے کایان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔!!!

" رہان میں تمھارا شکر گزار ہوں کہ تم نے وقت پر اس گھر کی عزت کو بچا لیا۔۔۔۔!!! اگر آج تم نا ہوتے گھر پر تو شائید آج کیا ہو جاتا؟ "

شہزاد ملک نے رہان کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ربعیہ ماں کے ساتھ وہی ہر کھڑی تھی۔۔۔۔ حالت اب اس کی کافی بہتر تھی۔۔۔۔رونق بند کر گئی تھی وہ"

" اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے؟ یہ میرا فرض تھا "

اس کی بات سن کر شہزاد ملک مسکرائے وہ چھوٹا تھا اور ہو کر اس قدر سلجھ گیا تھا اور ارحم بڑا ہو کر اس قدر بے شرم تھا !!

" بھائی جان۔۔۔۔۔!! مجھے نہیں لگتا کہ اب اس رشتے میں کچھ بھی بچا ہے۔۔۔میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں اپنی بیٹی کا رشتہ ارحم جیسے بگڑے لڑکے کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ لیکن آپ کے اسرار کرنے پر میں مجبور ہو گیا۔۔۔اور میں مان بھی گیا۔۔۔لیکن اب اگر آپ کا بیٹا ارحم سونے کا بھی بن جائے تو میں اس کے ساتھ کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ "

باسط ملک (ربعیہ کے والد) جو کب سے اپنے غصے پر قابو پا رہے تھے۔۔۔۔!! اب ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو بول پڑے۔۔۔۔

" یہ کیا بات ہوئی باسط؟؟ نکاح میں صرف دو دن باقی ہیں اور اب یہ رشتہ کیسے ختم ہو سکتا ہے؟ "

شہناز بیگم نے ہر دفعہ کی طرح اب بھی اس بات میں اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھا۔۔۔

" بھابھی آپ کو اب بھی لگتا ہے کہ آپ اس بے غیرت بیٹے کے ساتھ میں اپنی بیٹی کا رشتہ جوڑو گا؟؟؟ "

باسط نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھتے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" باسط بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ ربعیہ کی شادی ارحم سے نہیں ہو گی۔۔۔ " !!!

شہزاد ملک کی بات سن کر وہاں ہر موجود ہر شخص حیرانگی میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ کایان کو بھی اب اسمانے حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔۔ !!!

" شہزاد صاحب !! یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ؟؟ سارے کارڈز بانٹے جا چکے ہیں۔۔۔ خاندان والوں کو کیا منہ دکھائے گے ہم ؟ "

شہناز بیگم نے شہزاد ملک کے دوبدو آتے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ ایک گہری سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

" تو کس نے کہا کہ دو دن بعد نکاح نہیں ہو گا ؟ "

شہزاد ملک نے کہا تو سب حیران ہوئے۔۔۔۔

" پر بھائی ؟ "

باسط نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔!!

" ربعیہ کا نکاح میں رہان کے ساتھ کروں گا۔۔۔اور مجھے امید ہے کہ رہان کو اس رشتے سے کوئی بھی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ "

شہزاد ملک کی آواز پر سب چونک اٹھے۔۔۔۔!!!ازا، کایان، شہناز بیگم، رہان، ربعیہ، باسط ملک سمیت سب کے چہروں پر حیرانگی کے تاثرات پھیل گئے۔۔۔۔

" واٹ؟ "

رہان حیران ہوا۔۔۔۔

" بیٹا۔۔۔!! جیسے تم نے ربعیہ کی حفاظت کی۔۔۔۔اس کے لیے تم سے بہتر جوڑ کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔۔اور مجھے امید ہے کہ ربعیہ اور باسط کو بھی اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا!!اور رہان بیٹا تم بھی پلیز مجھے مایوس مت کرنا۔۔۔۔ " !!!

وہ کہتے ہوئے رہان کو لاجواب کر گئے تھے۔۔۔۔!!!رہان نے کچھ کہنا چاہا مگر باپ کی بات سن کر چپ ہو گیا۔۔۔۔!!!

" کیوں باسط کیا تمھیں اس رشتے سے اعتراض ہے؟ "

انھوں نے اپنے چھوٹے بھائی سے سوال کیا۔۔۔

" بھائی مجھے رہان اور ربعیہ کے رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے " !!!!

باسط کی بات سن کر ربعیہ نے اپنے باپ کو دیکھا،،،رشتہ اس کا کیا جارہا تھا اور پچھلی مرتبہ کی طرح اس سے ایک مرتبہ بھی پوچھا نہیں گیا۔۔۔

" رہان میں چاہتا ہوں کہ تم اس رشتے کے لیے ہاں کردو۔۔۔ "

شہزاد ملک نے رہان کو قائل کرنے کی کوشش کی۔۔۔

" ٹھیک ہے۔۔۔ " !!!

کئی لمحات سوچنے کے بعد وہ کسی نتیجے پر پہنچا تو باپ کی بات مان ہی گیا۔۔۔ باقی سب کو بھی یہی بہتر لگا۔۔۔۔ کایان نے بھی شہزاد ملک کا ساتھ دیا۔۔۔۔ شہناز نے کچھ کہنا چاہا مگر شہزاد نے اشارے نے اس کی بولتی بند کردی۔۔۔۔!! جبکہ ربعیہ سے کسی نے بھی سوال نہیں کیا۔۔۔ اس سے پوچھا تک نہیں گیا اور اس کا رشتہ رہان سے جوڑ دیا گیا۔۔۔ رہان نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔ ربعیہ اور رہان کا رشتوں کی الجھنوں سے بنا یہ رشتہ نا جانے لے گا کیا موڑ؟؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" اتنا سب ہو گیا؟ مجھے ربعیہ کے لیے بہت برا لگ رہا ہے "

ازااور کایان کمرے میں آئے توازانائٹ ڈریس پہنے کے لیے چینجگ روم میں چلی گئی۔۔۔کپڑے تبدیل کر کے واپس آئی تومایوسی سے کایان سے کہا۔۔۔جو موبائل یوز کرنے میں مصروف تھااس کی طرف سن کراس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

" ازایہ توخوشی کی بات ہے!!کہ ربعیہ کی زندگی برباد ہونے سے بچ گئی۔۔۔اور وقت پر ہی ہم سب کے سامنے ارحم کی حقیقت کھل گئی۔۔۔ورنہ اس معصوم کی زندگی برباد ہو جاتی " !!!

کایان نے ازاکی مایوسی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ " !!!

ازانے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

" خیر آپ ان باتوں کااپنے ذہن پر دباؤمت ڈالیں۔۔۔ "

کایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

" میں آپ کاشکریہ ادا کرناچاہتی تھی۔۔۔آپ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔اور آج بھی دن بیت خوبصورت گزراجو آپ کے ساتھ کے بغیر کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ " !!!!

ازانے اس کاشکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

" شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔آپ کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔۔۔۔۔ " !!!

کایان نے کہا تو وہ مسکرا گئی۔۔۔۔جبکہ وہ کسی کام سے باہر نکل گیا۔۔۔!!!!

اس کے جاتے ہی ازابیڈ پر لیٹتی ہوئی آج کے دن کے گزرے ہوئے لمحات میں کھو سی گئی۔۔۔۔۔

وہ لمحات بہت حسیں تھے اور بہت خوبصورت تھے۔۔۔۔ "!!

ⒶⒷⒹⓊⓁ ⒶⒽⒶⒹ ⒷⓊⓉⓉ ⓌⓇ�especially ⓉⒺⓈ

" What?? What are you saying dada jan ? you want to say that I will marry that guy ? "

" کیا؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ دادا جان؟ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں اس لڑکے سے شادی کرلو " (!!)

انوشا اپنے دادا جان کی بات سن کر بہت حیران رہ گئی۔۔۔۔وہ اس بات سے بالکل بھی زخمت نہیں تھی۔۔۔۔وہ اس بات سے بھی انجان تھی کہ زریر باہر کھڑا ہو کر ان کی ساری باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔

" بیٹا میں کوئی عجیب بات تو نہیں کر رہا کیا ایسا ہے؟ کبھی نا کبھی تو تمھیں شادی کرنی ہے نا تو پھر بیٹا زریر سے ہی کیوں نہیں؟ پھر تم میرے پاس یہی رہنا پاکستان میں۔۔۔۔ "

اس کے دادا جان زاہد صاحب نے سمجھانا چاہا۔۔۔!! پر وہ کچھ سمجھنے کے موڈ میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔

" داداجان پلیز۔۔۔!!!!مجھے یہاں رہنے کے لیے کسی بھی رشتے ناطے کی ضرورت نہیں ہے!اور شادی اس کے بارے میں میرا ابھی کوئی خیال نہیں ہے اور ہو سکتا کہ میں کبھی بھی شادی نا کرو۔۔۔۔

اور وہ بھی اس لڑکے سے کبھی بھی نہیں!!مجھے تو وہ ویسے ہی بالکل بھی اچھا نہیں لگتا،،،مجھے تو اسے دیکھتے ہی غصہ آجاتا ہے۔۔۔اس جیسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔۔۔ بہت اکڑ ہے اس شخص میں۔۔۔آپ بھی اس کے لہجے سے واقف ہوں گے کہ کس قدر بدتمیز ہے وہ !!!تو پلیز آپ یہ خیال اپنے ذہن سے نکال دیں۔۔۔۔ "

اس کا ایک ایک لفظ سن کر زریر کو غصہ آرہا تھا وہ شخص جو کچھ دیر پہلے تک یہ کہہ رہا تھا کہ کاش وہ انکار کر دے۔۔۔۔اب انکار سنتے ہی غصے پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا!!

" میری انسلٹ کر کے تم نے اچھا نہیں کیا " (!!)

غصے سے مٹھیاں بھینچتا ہوا سوچ کر وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔اس کے نکلتے ہی انوشا بھی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔زاہد صاحب نے پریشانی سے انوشا کی طرف دیکھا جو تیز قدم لیے وہاں سے جا رہی تھی۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" تم نے دادا جان کو اس شادی سے انکار کیوں کیا؟؟ "

خوش ہونے کی بجائے اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔کہ انوشا نے شادی سے انکار کیوں کیا؟؟انوشا قدم گارڈن کی طرف بڑھا رہی تھی جب ہی وہ اس کے سامنے آرکتا ہوا اس سے سوال کرنے لگا۔۔۔۔

" میری زندگی میری مرضی " !!!

اس کے سوال کی اسے سمجھ نہیں آئی کہ اس کے سوال کا کیا مطلب ہوا؟اس کی مرضی تھی تو اس نے انکار کر دیا۔۔۔

" وہ تو تمھاری مرضی؟لیکن میری انسلٹ کرنے کا کوئی خاص مقصد؟ "

وہ اس کے سامنے آتا ہوا ہاتھ سینے پر باندھتا سوال کرنے لگا تو انوشا نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

" تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟ "

انوشا نے حیرانگی سے پوچھا!!

" اتنے بھی مینرز نہیں ہیں کہ کسی کی باتیں چھپ نہیں سنتے؟"

انوشا نے اسے مینرز سیکھاتے ہوئے کہا تو زریر کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔!!!اس نے غصے پر بامشکل ہی قابو کیا۔۔۔

" یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔۔۔ " !!!

زریر نے غصے سے کہا۔۔۔

" میں نے پہلے ہی جواب دے دیا ہے تمھارے سوال کا!!!اور اب زیادہ میرے ارد گرد مت گھومو سمجھے

Stay Away from Me !!! "

انوشا غصے سے کہتے ہوئے مڑی۔۔۔۔

" اتنی بھی کوئی تم حسن پری نہیں ہو؟ "

زریر کی طنزیہ بات سنتے ہی وہ مڑی۔۔۔۔

" تو تم کونسا حسن پرے ہو؟؟تم بھی تو باقی لڑکوں کی طرح بہت چیپ ہو۔۔۔!!بد تمیز ہو!!اور تم جیسے شخص شادی کے قابل نہیں ہوتے میرا خیال اپنے ذہن سے نکال دو۔۔۔۔!!اور ویسے تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے شادی کے بارے میں سوچنے کے لیے بھی؟یو تھنک میں تم سے شادی کروں گی ؟؟ "

اس کی انسلٹ کرتے ہوئے وہ جا چکی تھی جبکہ زریر نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔۔!!!انوشا نہیں جانتی تھی کہ یہ اس کی کتنی بڑی غلطی تھی۔۔۔۔!!اس نے زریر کے بارے میں بہت غلط رائے قائم کر لی تھی۔۔۔۔۔!!

" یہ آپ کیا کر رہی ہیں؟؟ "

ازاجو کچن میں کھڑی شائید کچھ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔جیسے ہی کایان کی نظر اس پر پڑی تو وہ کچن میں داخل ہوا اور تجسس سے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

" وہ کھانا بنانے لگی ہوں۔۔۔۔ "

اس کی تجسس سے کیے گئے سوال پر ازانے مڑ کر اسے دیکھا تو وہ اس پر ہی نظریں گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔۔۔!!!!اس کے سوال کا جواب دیتی ہوئی ازا پھر سے اسی پوزیشن میں واپس چلی گئی۔۔۔

" کس نے کہا آپ سے کھانا بنانے کے لیے؟؟ "

اس کے سوال پر کایان کو ہلکا سا غصہ آیا۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئی کہ اسے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟جب گھر پر نوکر چاکر موجود ہیں۔۔۔۔

" وہ تائی جی نے ہمیں بلوایا تھا اور انھوں نے کہا کہ اب جب میں اس گھر میں آ گئی ہوں۔۔۔اور جب سب مجھے اس گھر کی بہو اور کایان کی ملک کی بیوی مانتے ہیں تو مجھے اپنی زمہ داری سنبھال لینی چاہیئے۔۔۔انھوں نے مجھ یہ کہا کہ آج سے رات کا کھانا میں بنایا کروں گی۔۔۔اور گھر کی صاف صفائی کا بھی خیال رکھا کروں گی میں۔۔۔مجھے بہت خوشی ہوئی کہ وہ مجھے کچھ کام سونپ رہی ہیں اور مجھ سے انکار نا ہو سکا!! میں نے ان سے کہا کہ ٹھیک ہے میں یہ کام باآسانی نبھالوں گی۔۔۔ " !!

ازانے معصومیت بھرے لہجے میں ایک ایک جملہ ادا کیا تھا۔۔۔آخری جملے پر جیسے ہی وہ پہنچی تو ہلکی سی پر جوش مسکراہٹ اس کے چہرے پر رونما ہوئی جسے دیکھ کر کایان بھی مسکرایا۔۔۔

" وہ سب تو ٹھیک ہے!! لیکن کیا آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟ "

کایان اس سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ اس نے خوشی سے ہاں تو کہہ دی تھی شہناز بیگم کو لیکن کیا اسے کھانا پکانا آتا ہے؟

" نہیں۔۔۔!!! کھانا بنانا تو نہیں آتا ہمیں۔۔۔ "

اس کے سوال پر ازا ایک گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔۔!!! دو لمحات کے بعد وہ اس سوچ سے باہر نکلی اور اسے معصومیت و مایوسی سے بھرے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

" کیاآپ نے کبھی بھی کچھ بھی نہیں بنایا؟؟؟؟ "

اس کی بات سنتے ہوئے کایان حیران ہوا کہ اسے کھانا بنانا نہیں آتا!!اور پھر بھی وہ شہناز بیگم کی بات مان گئی تھی۔۔۔۔۔

" دراصل میرے بابا نے مجھے کبھی بھی کچن میں جانے ہی نہیں دیا۔۔۔۔۔وہ میرے کام کرنے کے سخت خلاف تھے۔۔۔۔۔انھیں بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا کہ میں گھر کے کسی بھی کام کو ہاتھ لگاؤ۔۔۔۔ایک مرتبہ امی زبردستی مجھے کچن میں لے گئی اور چائے بنانے کے لیے کہا۔۔۔لیکن اس وقت چائے میرے ہاتھ پر گرنے کی وجہ سے میرا ہاتھ جل گیا۔۔۔۔بابا کو جب یہ معلوم ہوا کہ میرا ہاتھ کیوں جلا ہے تو وہ بہت برہم ہوئے۔۔۔۔وہ تقریباً میری والدہ سے ایک ہفتے تک ناراض رہے تھے۔۔۔۔اس کے بعد انھوں نے ایک طرح سے میرے کچن میں داخل ہونے پر پابندی لگا تھی۔۔۔۔ میری امی ہمیشہ یہی کہتی تھی کہ اسے کچھ سیکھ لینے دے کل کو پرائے گھر جائے گی تو وہاں پر جا کر یہ لڑکی کیا کرے گی؟؟اور بابا ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ کل ہی ہم کل ہی دیکھے گے۔۔۔۔!!میرے بابا کو بھی کھانا بنانا آتا تھا وہ مجھے اپنی ہاتھوں سے کھانا بنا کر کھلاتے تھے۔۔۔۔!!لیکن آج جب مجھے ان کی ضرورت ہے تو وہ یہاں پر نہیں ہیں۔۔۔۔ "

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے ازا کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔اس نے کایان کو اپنے باپ کی شفقت کے بارے میں بتایا جس سے اب وہ محروم ہو گئی تھی۔۔۔اس کی باتیں سن کر کایان بہت دکھی ہوا کیونکہ وہ بھی اپنے والدین کے لیے بہت تڑپا تھا۔۔۔والدین سے جدائی کا غم اس سے بہتر کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا۔۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا اس کا دکھ۔۔۔۔ !!

" بابا نہیں ہیں تو کیا ہوا؟ میں تو ہوں نا۔۔۔۔۔ " !!!

کچھ لمحات تک وہاں ہر خاموشی چھائی رہی۔۔۔۔کچھ دیر تک ازا اپنے والدین کے ساتھ گزرے لمحوں کو یاد کرتی ہوئی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کرتی رہی جب ہی کایان نے اپنے بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے اس کی گالوں سے اپنے انگلیوں سے آنسوؤں کو صاف کیا۔۔۔نا جانے اسے ازا کا رونا کیوں برا لگا تھا؟ ایک لمحے کے لیے تو ازا کے دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔پر یہ عمل کایان کی طرف سے بھی بے ساختہ کیا گیا تھا۔۔۔۔!!!

" آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟؟ "

ازا کے گالوں سے آنسو صاف کر کے کایان نے اپنا ہاتھ فوراً پیچھے کی جانب بڑھا لیا تھا۔۔۔اس کی بات سن کر ازا کو تھوڑا سا حوصلہ ملا۔۔۔!! کہ اسے شہناز بیگم کے سامنے شرمندہ تو نہیں ہونا پڑے گا۔۔۔۔

" نہیں "!!

ازا نے کایان سے سوال کیا کہ کیا اسے کھانا بنانا آتا ہے تو کایان نے اسے جواب دیا کہ اسے کھانا بنانا نہیں آتا جس کو سنتے ہی ازا کے چہرے کی مسکراہٹ ہوا ہو گئی تھی۔۔۔۔

" تو پھر؟ "

ازا اس کا جواب سن کر تھوڑا سا مایوس ہو گئی تھی کہ اب وہ کیا کرے گی؟ جبکہ کایان کے چہرے پر بھی دبی دبی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

" تو پھر یہ کہ انٹرنیٹ کا دن کام آئے گا؟؟ "

کایان کا جواب سنتے ہی وہ مسکرا اٹھی تھی،،،،اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر کایان بھی مسکرایا اور یوٹیوب سے ریسپی نکال کر خود بھی اس کے ساتھ کمربستہ ہو گیا۔۔۔آج اسے معلوم ہوا تھا کہ کھانا بنانا بہت

مشکل کام ہے!!!لیکن ان دونوں نے مل کر کر کام کیا۔۔۔۔ازانے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اگر آج وہ کایان کو وسیلہ بنا کرنا بھیجتے تو نا جانے وہ کیسے کرتی یہ سب کچھ اکیلی؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" آپ نے کیوں ہاں کی اس شادی کے لیے؟ "

وہ جو دکھ ختم کرنے کے لیے ٹیرس پر آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔کافی دیر تک کھڑا ہوا کر سانسیں بحال کرنے میں مصروف رہا۔۔۔جب ہی اسے پیچھے سے کسی کی باریک آواز سنائی دی جسے سنتے ہی وہ پہچان گیا کہ وہ کوئی اور نہیں "ربعیہ" ہے۔۔۔۔

" مجھے بابا نے بہت امید سے پوچھا تھا ربعیہ،،،ان کی آنکھوں میں بہت امید تھی کہ میرا جواب ہاں ہو گا۔۔۔!!!اور میں منع کر کے ان کی امید،ان کو بھرم نہیں توڑ سکتا تھا۔۔۔جو پہلے ہی ان کا ایک بیٹا توڑ چکا تھا۔۔۔۔ " !!!!

رہان کا جواب سن کر ربعیہ سختی سے لب بھینچ گئی تھی۔۔۔۔!!!

" ان کا بھرم ناٹوٹے اس کے لیے اپنی محبت کا گلا دبا دے گے؟؟"

ربعیہ نے اس کی بات سن کر اس سے سوال کیا کہ اس کی اس محبت کا کیا جو وہ کسی اور سے کرتا ہے؟؟کیا یہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں ہو گا۔۔۔۔!!جس سے وہ محبت کرتا ہے؟

" کونسی محبت؟ "

اس کی طرف رخ موڑتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔ربعیہ کی نگاہیں جیسے ہی اس کی نگاہوں سے ٹکرائی تو اسے رہان کی ہیزل نگاہوں میں درد کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ تھی۔۔۔جیسے بہت آنسو بہے ہو،،،آنکھوں کے گرد نمایاں حلقے صاف بتا رہے تھے کہ وہ کئی دنوں سے صحیح طریقے سے سو یا تک نہیں۔۔۔۔

" آپ پلیز مجھے سے مت چھاپیں باقی چاہے حویلی میں کسی کو بھی اس کا علم نا ہو لیکن آپ یہ بات جان لیں کہ مجھے اور اسما کو سب معلوم ہے کہ آپ کسی کو پسند۔۔۔۔۔ " !!!

ربعیہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کرتی ہوئی اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔۔!!!! نظریں جھکاتے ہی اس نے رہان کو اس چیز سے واقف کروایا کہ وہ سب جانتی ہے!! لیکن رہان نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔

" اس کی منگنی ہو چکی ہے اس کے کزن کے ساتھ۔۔۔۔ "

رہان کے دکھ سے بھرپور کہے گئے یہ الفاظ اسے چپ کرنے پر مجبور کر ہی گئے تھے۔۔۔!ربعیہ یہ سن کر بہت حیران ہوئی تھی کہ اس لڑکی نے کسی اور سے منگنی کر لی۔۔۔جبکہ وہ تو رہان سے محبت کرتی تھی۔۔۔۔ !!!

" وہ صرف میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہی تھی۔۔۔اور میں !! میں بیوقوف تھا۔۔۔جو کچھ سمجھ ہی نہیں پایا۔۔وہ ہمیشہ یوز کرتی رہی استعمال کرتی رہی اور جب شادی کی باری تو اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا!!!اور جانتی ہو اس نے مجھ سے آخری مرتبہ کیا کہا؟

اس نے کہا تھا کہ یہ محبت، یہ دیوانگی یہ سب کچھ وقتی ضرورت تھی اس کی۔۔۔اور شائید میری بھی۔۔۔لیکن ایسا تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔لیکن وہ مجھے چیٹ کرتی رہی اور مجھے بھنک بھی نا پڑی !!

اب اگر مجھے باباجان مجھے یہ بھی کہے گے نا کہ آج ہی شادی کر لو تو میں ان کی بات ضرور مانو گا۔۔۔

کیونکہ میں سمجھ گیا ہوں کہ جو فیصلے ماں باپ کرتے ہیں ان سے بہتر فیصلہ کوئی بھی اور شخص آپ کے لیے نہیں کر سکتا ہے "

اس سے پہلے کہ ربعیہ رہان سے پوچھتی کہ یہ سب کب کیسے اور کیوں ہوا؟اس نے خود ہی ساری حقیقت کھول کر اس کے سامنے رکھ دی۔۔۔اپنی بات کو مکمل کرتا ہوا وہ ٹیرس سے چلا گیا۔۔۔

لیکن ربعیہ وہی ٹیرس پر چلتی ہوئی ٹھنڈی ہواؤں کے درمیان کھڑی رہی۔۔۔۔رہان کے کہے گئے آخری الفاظ اس کے دل کو چھو گئے۔۔۔۔کہ جو فیصلہ ماں باپ کرتے ہیں اس سے بہتر کوئی بھی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ !!!

اس کے رہان کے ساتھ نکاح کا فیصلہ بھی تو اس کے والدین نے ہی کیا تھا۔۔!!!!تو کیا اسے ان کی بات مان لینی چاہئیے ؟اور پھر کل جس طرح رہان نے اس کی حفاظت کی ؟"

ربعیہ عجیب کشمکش کا شکار ہو گئی تھی۔۔۔۔۔!!!وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھی "

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" تم نے دیکھا تھا آتش اس اکڑو لڑکی کا رویہ ؟کس طرح وہ بات کر رہی تھی ؟مجھ سے زریر عباس سے ؟؟؟ہمت کو داد دینے پڑی گی اس کی " !!

زریر کا غصے سے میٹر شارٹ کو چکا تھا۔۔۔۔دو مرتبہ اس کل کی آئی انوشا نے زریر عباس کی انسلٹ کر دی۔۔۔۔!!جو اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

" Bro why are you taking it so serious ? "

(بھائی تم اسے اتنا سنجیدہ کیوں لے رہے ہو ؟")

اس کے پاس کھڑے آتش کاظمی نے کہا تو زریر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔ !!

" You are saying Why I am taking it so serious? You know there is no even a single person in my life who has Insulted me !! and that girl !! "

") تم کہہ رہے ہو کہ میں اسے اتنا سنجیدہ کیوں لے رہا ہوں؟؟ تم جانتے ہو کہ میری زندگی میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جس نے میری بے عزتی کی ہو!! اور وہ لڑکی (" !!

اب انوشا کی کہی گئی باتیں اس کی برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔۔۔۔اس نے غصے سے آتش کو کہا کہ زریر عباس کی پوری زندگی میں کسی بھی شخص نے اس کی انسلٹ نہیں اور اس لڑکی نے زریر کی انسلٹ کرنے کی ہمت کی ہے۔۔۔۔

" تو کیا ہو گیا؟ چل کچھ نہیں ہوتا معاف کر دے اسے " !!!

اس کے بڑھتے ہوئے غصے کو دیکھ کر آتش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔

" معافی نہیں دیتا زریر عباس کسی کو بھی اس لڑکی کو میری بے عزتی کرنے کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی ہو گی " !!

آتش کو زریر کے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے!!

" بھائی تم کیا کرنے کی سوچ رہے ہو؟ "

اس کے چہرے پر پھیلتی ہوئی اس شیطانی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے چہرے پر سوالیہ تاثرات لیے ہوئے سوال کیا۔۔۔

" جو تم سوچ بھی نہیں سکتے؟ "

زریر کے چہرے پر پھیلتی ہوئی مسکراہٹ مزید پھیلتی جارہی تھی۔۔۔۔!!!اس کے ذہن میں بہت بڑا پلین بسیرا کر چکا تھا جسے اسے انجام دینا تھا۔۔۔آتش نے اسے حیرانگی سے دیکھا،،وہ سمجھ نہیں پایا کہ وہ کیا کرنے جارہا ہے؟؟ "

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے شیشے کے سامنے جا کر اپنا چہرہ اس میں دیکھا جو میک اپ سے بھرا پڑا تھا۔۔۔۔!!!اور اپنے چہرے کی طرف دیکھ کر وہ مسکرادی۔۔۔

" کایان ملک مجھے امید ہے کہ تم مجھے دیکھ کر حیران رہ جاؤ گے۔۔۔!! یا دکھ میں آجاؤ گے۔۔۔یا شائید خوشی ہو گی۔۔۔۔

I am so Excited "

" شنائل "نام تھااس کا۔۔۔۔۔۔اس نے شیشے میں نظر گھماتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ چہرے لیے ہوئے کہا،،،

" بہت جلد شنائل واپس آرہی ہے کایان ملک تمھاری زندگی میں تمھیں اپنا بنانے کیونکہ تم میرے ہی ہو " !!!!

شنائل نے مسکراتے ہوئے کہااور قدم اس ہوٹل کے اپارٹمنٹ سے باہر نکال گئی۔۔۔۔!!!کیا رشتہ تھااس لڑکی کا کایان سے ؟کیا یہ جس مقصد سے جارہی تھی اسے پورا کر پائے گی ؟

❤️🦋💓

" ازاریڈی ہو جائیں ہمیں کہیں جانا ہے " !!

ازا کمرے میں ابھی چند لمحات پہلے کمرے میں آکر بیٹھی تھی۔۔۔!!وہ کچھ دیر پہلے ہی ربعیہ کے ساتھ ڈھیر ساری باتیں کر کے آئی تھی۔۔۔جب ہی کایان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

" کہاں ؟ "

وہ سر بیڈ سے لگائے ہوئے بیٹھی تھی جیسے ہی کایان کمرے میں داخل ہوا تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھی،،،اور اس کی بات کو سنتے ہوئے ازا نے کایان سے سوال کیا۔۔۔

" کہاں مطلب ؟آپ جانتی ہیں کہ ربعیہ اور رہان کا نکاح ہے ! ! اور آپ نے اب تک کوئی شاپنگ نہیں کی اور نا ہی مجھ سے کہا۔۔۔تو ہم شاپنگ مال جائیں گے۔۔۔۔آپ شادی کی شاپنگ بھی آج ہی کر لیجئے گا۔۔۔ "

کایان نے اس کے سوال کو سن کر اسے بتایا کہ ربعیہ اور رہان کا نکاح کل ہے اور اس سلسلے میں اس نے کوئی بھی شاپنگ نہیں کی،،اور ایک ہفتے بعد ہی ان دونوں کی شادی بھی تھی۔۔۔!!! تو وہ آج ہی شاپنگ کر کے ساری کی ساری۔۔۔

" نہیں۔۔۔!!! اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔میرے پاس کپڑے ہیں میں پہن لوں گی۔۔۔آپ تکلف مت کریں۔۔۔۔ "!

ازاا اس کی بات سن کر مسکرائی اور اس کی آفر کو تکلف کا نام دیتے ہوئے کہا تو کایان کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

" تکلف کیسا؟؟ میں نے اپنی بھی شاپنگ کرنی ہے !!! اور آپ بھی کر لیجئے گا۔۔۔۔!!

بیویاں مرتی ہیں شوہروں کے ساتھ باہر جانے کے لیے۔۔۔۔اور ایک آپ ہیں جب شوہر خود آفر کر رہا ہے اور تو تکلف کا نام دے کر منع کر رہی ہیں " !!

کایان آگے بڑھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کھڑا کیا۔۔۔اور ایک ایک لفظ اس نے پر جوش لہجے میں کہا جبکہ ازا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" پر کایان؟ "

" کوئی بات بھی نہیں سنو گا میں آپ کی،،،اب چپ چاپ میرے ساتھ چلیں آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ شوہر کی بات کو مانتے ہیں اور آپ اسے میرا حکم ہی سمجھے۔۔۔۔ " !!!!

ازا نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کایان اس نے کہا کہ وہ اس کی کوئی بھی بات نہیں سنے گا اور ازا کو اس کے ساتھ جانا ہی ہو گا،،، آخر میں اس نے اپنے شوہر ہونے کا حق جتاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

کایان اس کا بازو تھامے ہوئے اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لے کر گیا اور اسے گاڑی میں بیٹھاتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی حویلی سے نکال کر اسے شہر کی راہ پر ڈال دیا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کایان نے گاڑی شہر کے ایک خوبصورت شاپنگ مال کے سامنے روکی۔۔۔!!!اور ازا کے لیے ہوئے اس مال کے وسط میں موجود حصہ کی طرف لیے ہوئے بڑھا۔۔۔

" ازا یہ ڈریس دیکھے!!آپ پر سوٹ کرے گا۔۔۔ " !!

ازاا پنے لیے اتنی شاپنگ نہیں کر رہی تھی جتنی کہ اس کے لیے شاپنگ کایان کر رہا تھا وہ اسے دو سے تین ڈریس دیکھا چکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن وہ سب پر منع کر رہی تھی اب بھی کایان نے اس کے لیے ایک ریڈ کلر کا ڈریس پسند کیا تھا۔۔۔ کایان نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو ازاا اس کی طرف مڑی اور وہ جیسے ہی مڑی تو کایان نے وہ سوٹ اس کے ساتھ جوڑا۔۔۔

" یہ کافی ڈارک کلر ہے؟ "

ازا نے مزید ایک بہانہ بنانا چاہا اسے نا جانے کیا ہو گیا تھا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ کچھ بھی لینے کے لیے۔۔۔ کایان نے منہ بنا کر دیکھا۔۔۔

" ڈارک ہو یا لائٹ آپ یہی سوٹ پہنے گی!! یہ عجیب بات ہے جو ڈریس بھی پسند کرو کوئی نا کوئی بہانہ بنا لیتی ہیں آپ!!! لیکن اب نہیں یہ ڈریس ہم لیں گے اور آپ یہی ڈریس پہنے گی۔۔۔ "

کایان نے ناراضگی والا لہجہ اپناتے ہوئے، ضد پر اترتے ہوئے کہا تو ازا نے معصومیت سے بھرے چہرے پر پریشانی لیے ہوئے اس دیکھا۔۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔!!! لیں لے یہی ڈریس پہن لوں گی میں۔۔ "

ازا کے مانتے ہی وہ جو لبوں پر افسردگی سجائے بیٹھا تھا اس کی بات سنتے ہی مسکرا اٹھا جس کو دیکھتے ہی ازا کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔

ازا کے لیے اس نے چار ڈریس لیے اور پھر وہ دونوں جینٹس سائیڈ کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔ وہاں پر کافی پیاری ٹی شرٹس لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔!!! ازا کو ان میں سے ایک پسند آئی تو وہ اسے لیے ہوئے کایان کی طرف بڑھی۔۔۔۔ !!

" کایان یہ کیسی ہے؟ "

اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔ کایان اس کی طرف پلٹا اور مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ !!!

" بہت پیاری ہے کروالیں اسے بھی پیک " !!

کایان نے مسکرا کر کہا اسے وہ شرٹ واقع ہی پسند آئی تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ ازا کی پسند جو تھی۔۔۔۔ اس نے اسے پیک کروانے کے لیے کہا۔۔۔ جس پر ازا مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

" کیوں نا ہم کہیں لنچ کرنے کے لیے چلیں؟؟ "

ان دونوں کی شاپنگ آلموسٹ مکمل ہو گئی تھی جب ہی کایان پیمنٹ کرتا ہوا اس کے پاس آتا ہوا آہستگی سے کہا۔۔۔

" نہیں کایان!! بہت دیر ہو گئی حویلی چلتے ہیں۔۔۔ "

ازانے صاف طور پر منع کرتے ہوئے کہا تو کایان نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ !!!

" بالکل بھی نہیں ہم حویلی جانے سے پہلے لنچ کرے گے۔۔۔اسی مال کے بیک سائیڈ کھانے کا ارینجمینٹ ہے ہم لنچ کر کے جائیں۔۔۔

کایان نے ضدی لہجہ ایک مرتبہ پھر سے اپنایا تو ازانے منھ بناتے ہوئے اسے دیکھا،،وہ اس کی بات ماننے کے علاہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔!! وہ دونوں مال کی بیک سائیڈ کی طرف لنچ کرنے کے لیے بڑھے۔۔۔!!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" یہ ابھی تک ڈرائیور کیوں نہیں آیا؟"

انوشا کچھ سامان لینے کے لیے مال آئی تھی ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔اسے چھوڑ کر ڈرائیور کسی کام کے تحت گیا تھا۔۔۔اب انوشا اپنا سامان پورا کر کے مال کے باہر کھڑی تھی اور اب تک انوشا کئی مرتبہ اسے فون کر چکی تھی لیکن وہ آ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

" کہاں رہ گیا یہ؟ "

انوشا کو اب پریشانی ہو رہی تھی کہ کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گیا اس کے ساتھ۔۔۔!!! وہ کیوں نہیں آ رہا تھا۔۔۔!! جب ہی ایک تیز رفتار گاڑی ٹھیک اس کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔ "

اس میں سے دو آدمی نکلے اور انوشا کو پکڑتے ہوئے زبردستی گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی کو اسی رفتار میں چلانا شروع کیا۔۔۔!!! انوشا نے خود کو بچانے کی کوشش کی مگر وہ کوشش بے سود رہی۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ازا اور کایان لنچ کرنے کے بعد تقریباً دو بجے کے قریب حویلی پہنچے۔۔۔!!!! کایان گاڑی پارک کر کے آیا اور پھر وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے۔۔۔ "

کایان نے ملازمہ سے کہہ کر سارا سامان اپنے کمرے میں بھجوا دیا تھا۔۔۔!!! وہ دونوں جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی شہناز بیگم کو پایا۔۔۔

" شکر ہے تم دونوں آ گئے!! کایان کوئی نیا آیا ہے گھر پر۔۔۔ " !!!

شہناز بیگم نے غصے سے ازا کی طرف نظر دوڑائی۔۔۔!! اور کایان سے طنزیاتی لہجے میں کہا۔۔۔

" کون؟ "

ان کی بات سن کر کایان نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سوال کیا کہ کون آیا ہے گھر پر؟ جس کے متعلق شہناز بیگم اسے بتانا چاہتی تھی؟؟؟

" میں۔۔۔۔۔ " !!!!

ایک ایسی آواز جسے سنتے ہی کایان کے چہرے کی ساری مسکراہٹیں چھن گئی تھی، ایک ایسی آواز جو کایان ملک کے چہرے پر ویرانگی پھیلا گئی تھی۔۔۔ایک ایسی آواز جو کایان کبھی بھی سننا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

" شنائل؟ "

کچھ لمحات کے لیے تو جیسے کایان اپنے ماضی کی تلخ یادوں جن میں سے ایک شنائل تھی اس میں کھو سا گیا تھا۔۔۔ لیکن پھر ایک دم ہوش میں آتے ہوئے اس نے سوالیہ لہجے میں کہا۔۔۔ جیسے اسے یقین نا آیا ہو کہ یہ وہی ہے۔۔۔۔ازانے سامنے کھڑی اس لڑکی کی طرف دیکھا جس کے بارے میں نا ہی اس نے کبھی سنا تھا اور نا ہی کبھی اسے دیکھا تھا۔۔۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم مجھے پہنچان لوگے۔۔۔!! آخر بھول بھی کیسے سکتے ہو تم مجھے؟ "

شنائل کے طنزیاتی الفاظ پر کایان نے سختی سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔ازااب بھی وہی کھڑی یہی سوچ رہی تھی کہ آخر یہ لڑکی ہے کون؟

" یہ لڑکی کون ہے؟ "

شنائل نے تیکھی نظروں سے کایان کے ساتھ کھڑی ہوئی ازا کو دیکھتے ہوئے بڑی ہی حقارت سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہناز بیگم کی طرف رخ کر کے سوال کیا۔۔۔

" She is my Wife !! "

اس سے پہلے کہ شہناز بیگم کچھ بھی کہتی کایان ملک کے کہے ہوئے الفاظ سنتے ہی شنائل کے چہرے پر جو طنز تھے،،، جو مسکراہٹ تھی وہ سب ہوا ہو گئی تھی،،، یہاں بازی پلٹ گئی تھی۔۔۔

" واٹ؟ از تھس از آجوک؟ یہ تمھاری بیوی کیسے ہو سکتی ہے؟ "

یہ سنتے ہی کہ ازا کایان کی بیوی ہے۔۔۔۔شنائل کی ہوائیاں اڑ گئی تھی۔۔۔۔!! اس نے اس بات کو مزاق لگی تھی۔۔۔!! ازا کو بھی حیرانگی ہوئی کہ اس نے ایسا را ایکشن کیوں دیا؟

" No !! it's not a joke !! it's reality !! "

کایان نے کہا تو اس نے ترچھی نگاہوں سے ازا اور کایان کی طرف دیکھا۔۔۔!! کایان اس کے چہرے کے زاویے دیکھتا ہلکا سا مسکرایا۔۔!! شنائل کو شاک میں دیکھ کر شائید کایان کو خوشی محسوس ہوئی۔۔۔!!!!

" چلیں ازا آپ تھک گئی ہو نگی آرام کر لیں۔۔۔۔ " !!

وہ مزید چڑھاتا ہوا ازا کا ہاتھ تھاما ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ ازا نظریں جھکائے ہوئے اس کے ساتھ جا رہی تھی جس سے شائل کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی کہ وہ اس کی کیئر کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!! اس سے یہ بالکل بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

" اسما آج شام تمھیں دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔۔ " !!

اسما یونی سے واپس آئی اور تھکن ہو جانے کی وجہ سے وہ سیدھا کمرے میں آگئی تھی۔۔۔۔۔ جب ہی کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے شہناز بیگم اندر داخل ہوئی اور بغیر کسی بھی سوال و جواب کے اس سے کہا تو اسما کی تھکن ہوا ہو گئی اور وہ شاکڈ رہ گئی۔۔۔

" واٹ؟ "

حویلی میں اتناسب کچھ چل رہا تھا پہلے ازاکا آنا، پھر ارحم کی وہ حرکت، ربعیہ اور رہان کا رشتہ۔۔۔۔!!!
ان سب میں وہ اس بات کو بھول گئی تھی کہ اس کی والدہ اس کے رشتے کی بھی بات کر رہی ہیں۔۔۔!!!!"اب ان کی بات سن کر اسے جیسے جھٹکا ہی لگ گیا تھا۔۔

" اس میں حیران ہونی والی کیا بات ہے؟؟میں نے تمھیں پہلے ہی بتادیا تھا نا؟کہ میں اب تمھاری شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔!!!تو آج شام ان لوگوں کو میں نے بلالیا ہے "

اس کی حیرانگی کو دیکھ کر شہناز بیگم نے اس سے کہا کہ اس میں حیران ہونے والی تو کوئی بات نہیں،،وہ اسے پہلے ہی آگاہ کر چکی تھی کہ وہ اس کی شادی کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔

" اب مجھے کوئی بہانہ نہیں چاہیئے ہے تمھارا۔۔۔۔!!رات کو اچھے طریقے سے تیار ہو جانا ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔کوئی اچھا سا خوبصورت سا دریس نکال لو اور تمھارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں کہ جلد از جلد تمھارے فرض سے سبکدوش ہو جائیں وہ "

شہناز نے جیسے ہی اپنی پہلی بات مکمل کی تو اسما کو کچھ بھی کہے سنے کا موقع دیے بغیر وہ اپنی دوسری بات کہنے لگی اور بات مکمل کرتے ہی کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھا گئی تھی،،،،جبکہ اسما نے حیرانگی سے اپنی ماں کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

اس کے خواب، پڑھائی، سب کچھ ختم ہوتا دکھائی دے رہا تھا اسے۔۔۔ !!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ازاربعیہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔جبکہ کایان کمرے میں موجود تھا۔۔۔!!کایان کمرے میں اکیلا بیٹھا ہوا کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا۔۔۔۔۔۔

" کیسے آسکتی ہو تم واپس؟ تم تو ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلی گئی تھی تو کیوں آئی ہو واپس؟؟ کیا ایک دفعہ میرے زندگی برباد کر کے تمھیں سکون نہیں ملا؟ جواب پھر سے میری زندگی میں واپس آگئی ہو۔۔۔کیوں آئی تم واپس شنائل؟؟؟؟ کیوں؟؟ "

کایان کچھ سوچتا ہوا بیڈ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔!!!اس کے ذہن میں ماضی کی تلخ یادیں گھوم رہی تھی۔۔۔۔ !!

آج سے ٹھیک پانچ سال پہلے کایان ایک سال کے لیے پاکستان آیا تھا۔۔۔!!جب اس کے دادا جان نے اس کا رشتہ شنائل جو اس گھر کی بیٹی نہیں تھی اس کے ساتھ طہ کر دیا تھا۔۔۔

شنائل اس حویلی کی بیٹی نہیں تھی۔۔۔بیس سال پہلے اسے کوئی حویلی کے دروازے ہر چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔دادا جان کے کہنے پر اسے حویلی میں رکھا گیا،،اسے پال پوس کر بڑا کیا گیا۔۔۔۔!!!!لیکن

اپنا خون اپنا ہی ہوتا ہے!!! شنائل ہمیشہ حویلی کے بچوں سے حسد کرتی رہی بچپن سے ہی اس کی عادت تھی کہ خود غلطی کر کے وہ دوسروں پر ڈال دیتی تھی۔۔۔ !!!!

اور یہی اس نے اس وقت کیا تھا۔۔۔ رشتہ پکا ہونے کے بعد جس دن ان دونوں کی منگنی تھی۔۔۔ اس دن شنائل نے اس رشتے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ کایان اس کے قابل نہیں تھا۔۔۔!!! وہ اس سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی ہے۔۔۔۔ اسے اپنی خواب پورے کرنے ہیں اور حویلی والے یہ چاہتے ہی نہیں کہ وہ اپنے خواب پورے کرے!! وہ جلتے ہیں اس سے!! جبکہ یہ ساری حصوصیات اس میں تھی حویلی والوں کی بجائے۔۔۔

شنائل کی یہ تلخ کلامی سن کر سب کو بہت برا لگا اور وہ کایان کے دادا جان جنھوں نے ہمیشہ اسے حویلی کی بیٹیوں سے بڑھ کر چاہا۔۔۔ وہ اس کی باتیں سن کر درد سہہ نا سکے اور ہارٹ اٹیک سے اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔ جبکہ شنائل ان کی وفات پر بھی نہیں آئی۔۔۔ اسے کوئی دکھ بھی نہیں ہوا کیونکہ وہ تھی ہی احسان فراموش اور آج پانچ سال کے بعد وہ ان کی زندگیوں میں، حویلی میں، واپس آ گئی تھی۔۔۔۔!!

" کیوں آئی ہو واپس؟؟ کیوں ہماری زندگیوں میں تم زہر گھولنے لوٹ آئی ہو؟؟ تمھاری وجہ سے دادا جان اس دنیا سے چلے گئے۔۔۔!!! تمھیں میں یہاں ایک پل بھی برداشت نہیں کروں گا " !!!

ماضی کی تلخ یادوں میں سے نکلتے ہوئے اس نے غصے سے کہا۔۔۔ وہ اپنا فیصلہ کر چکا تھا۔۔ لیکن اسے ابھی ربعیہ اور رہان کے نکاح تک صبر کرنا تھا اسے برداشت کرنا تھا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" محبت؟؟ "

شہناز بیگم شنائل کے کمرے میں آئی اور اس سے سوال کیا کہ کیا وہ کایان سے محبت کرتی ہے؟ جس پر وہ محبت لفظ طنزیہ کہتے ہوئے طنزیہ مسکرائی۔۔۔

" کونسی محبت؟ کہاں کی محبت؟ کیا لگتا ہے آپ کو مجھے اس سے محبت ہے؟ نہیں اگر محبت ہی ہوتی تو یوں میں منگنی والے دن اسے چھوڑتی؟"

اس نے ایک مرتبہ پھر سے طنزیاتی لہجہ اپناتے ہوئے کہا کہ اسے کایان سے محبت نہیں ہے جس پر شہناز بیگم نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔!!!!!

" اگر محبت نہیں تو اسے حاصل کیوں کرنا چاہتی ہو؟ "

شہناز بیگم کو یہ سن کر بہت حیرانگی ہوئی تھی کہ شنائل کو کایان سے محبت نہیں ہے!!پر وہ لڑکی تو اس کے لیے جیسے پاگل بنی گھوم رہی تھی،،اسی وجہ سے انھوں نے اس سے سوال کیا۔۔۔!!!

" محبت نہیں ضد ہے وہ میری "!!!

شنائل نے کایان کو اپنی ضد قرار دیتے ہوئے شہناز بیگم کو یہ بتایا کہ کایان اس کی محبت نہیں ہے بلکہ اس کی ضد ہے!! جسے سن کر شہناز بیگم کا سر گھوم گیا۔۔کہ آخر یہ لڑکی چاہتی کیا ہے؟

" آپ کو کونسا فرق پڑتا ہے کہ کایان میری محبت ہے کہ نہیں!!آپ نے مجھے کایان کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے بلایا ہے،،،تاکہ وہ ازا سے دور ہو سکے!!!رائٹ!!آپ فکر مت کریں میں یہ کام بخوبی کر لوں گی۔۔۔ "

شنائل نے شہناز بیگم کی طرف رخ موڑتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا اور اس سے کہا اسے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا کہ کایان اس کی محبت ہو یا ضد!!اس نے تو اسے ازا اور کایان کو علیحدہ کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔

" دیکھتے ہیں "!!

شہناز بیگم نے سر کو ہلاتے ہوئے ترچھی نگاہوں سے اس گھمنڈی لڑکی کو دیکھا جس کا گھمنڈ بہت جلد ٹوٹنے والا تھا۔۔۔ !!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" چھوڑو مجھے !! نکالو مجھے یہاں سے باہر۔۔۔۔ " !!

انوشا کئی مرتبہ اس بند کمرے کا دروازہ کھڑکا چکی تھی۔۔۔۔ لیکن ہر مرتبہ اسے بس تکلیف کے سوا کچھ بھی نہیں ملا تھا۔۔۔ !!! اسے لگ رہا تھا کہ اسے بچانے والا شائید یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے !!

" نکالو۔۔۔۔۔ !! مجھے یہاں س۔۔۔ے "

وہ تقریباً دو گھنٹوں سے اس کمرے میں بند تھی جہاں پر اسے اندھیرے اور خوف کے سوا کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا،،، اسے اب خوف آ رہا تھا۔۔۔۔ سانس بھی اکھڑ رہی تھی اس کی۔۔۔۔ اب اس میں بولنے کی بھی مزید ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بھی بہہ رہے تھے۔۔۔۔ !!!

جب ہی اس کمرے کا دروازا کھلا۔۔۔۔ انوشا کو لگا جیسے اس کی قسمت کھل گئی،،، لیکن دروازہ کھلنے سے سامنے جو شخص کھڑا تھا اس کی شکل دیکھ پانا مشکل تھا۔۔۔۔ کیونکہ باہر سے پڑنے والی تیز روشنی سے اس کا سایہ دیکھائی دے رہا وہ دکھائی دے رہا مگر پیچھے سے آنے والی روشنی سے اس کا چہرہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔ !!

انوشا نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اس شخص کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔جب ہی سامنے کھڑے شخص نے ہاتھ اوپر کی طرف بڑھاتے ہوئے لائٹ بلب آن کیا۔۔۔۔اور پورے کمرے میں روشنی چھا گئی۔۔۔۔!! باہر سے آنے والی روشنی اور اندر کی روشنی سے اس شخص کا سایہ ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔اور اس کا چہرہ دیکھتے ہی انوشا دنگ رہ گئی۔۔۔۔!!

وہ کوئی اور نہیں بلکہ "زریر عباس" تھا۔۔۔۔اسے دیکھتے ہی انوشا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی،،،اسے جیسے یقین ہی نہیں آیا۔۔۔۔۔ !!

" تم؟؟ تم مجھے یہاں لائے؟ "

انوشا جو زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے کمرے کی لائٹ آن ہوتے ہی نظر دوڑائی تو کمرے کو خالی پایا۔۔۔۔!! لیکن فوراً کھڑے ہوتے ہوئے اس شخص کی طرف بڑھی جو چہرے پر سنجیدگی چڑھائے کھڑا تھا۔۔۔۔!!!!!!!!

" ہاں میں تمھیں یہاں لایا ہوں " !!

اس کی بات سنتے ہوئے زریر نے یونہی چہرے پر سنجیدگی سجائے ہو کہا۔۔۔۔تو انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ اسے اپنی بات پر کوئی بھی ندامت نہیں تھی ...

" یہ کیسا مزاق ہے ؟اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے یہ مزاق کرنے کی ؟ پیچھے ہٹو مجھے جانا ہے یہاں سے " !!

انوشا نے غصے سے کہا اور اسے پیچھے کی طرف کرتے ہوئے وہ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔!! لیکن جیسے ہی وہ آگے کی طرف بڑھی لیکن اسی وقت زریر نے اس کا بازو تھامتے ہوئے اسے واپس پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔۔ !!!

" مجھے مزاق کرنے کی عادت نہیں ہے !! اور مجھ میں ہمت بھی بہت زیادہ تبھی تو تمھیں یہاں ہر بھی لے آیا بغیر کسی خوف کے " !!

اس کا بازو پکڑتے ہوئے اس نے انوشا کو پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا تو انوشا نے اسے حیرانگی سے دیکھا،،،

" کیوں کر رہے ہو تم یہ سب ؟؟ کیا بگاڑہ ہے میں نے تمھارا؟"

وہ غصے سے اس پر چلائی۔۔۔!! جس پر وہ مسکرایا وہ مسکراہٹ اس قدر طنزیہ تھی کہ انوشا کو خود بھی اس سے جیسے خوف محسوس ہوا۔۔۔ !!

" بدلہ !! تم نے میری انسلٹ کی تھی اس کا بدلہ " !

زریر بغیر کسی بھی بحث کے اصل مدعے پر آیا۔۔۔اس کی شیطانی مسکراہٹ کو دیکھ کر انوشا کے چہرے پر غصے کے تاثرات امڈ آئے۔۔۔!!

" انسلٹ کا بدلہ ؟میرے ساتھ مزید مزاق مت کرو اور چپ چاپ مجھے جانے دو یہاں سے سمجھے۔۔۔۔۔!!!ورنہ"

" ورنہ کیا؟ "

انوشا غصے سے کچھ بول ہی رہی تھی جب ہی زریر نے اس کی بات کو ٹوکتے ہوئے کہا کہ اگر وہ اسے یہاں سے جانے نہیں دیتا تو وہ کیا کر کے گی ؟؟

" تم یہاں سے صرف ایک ہی صورت میں جا سکتی ہو!!جب تم مجھ سے "نکاح" کر لوں گی۔۔۔۔ "

زریر نے اس کی مشکل کو آسان کرتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ وہاں سے صرف اور صرف ایک ہی صورت میں جا سکتی ہے جب وہ اس سے نکاح کر لے گی اس سے پہلے نہیں۔۔۔۔ " !!!

" میں مر جاؤ گی ہر تم سے شادی کبھی بھی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔تم جیسا گھٹیا شخص میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھا" !!

زریر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا جسے انوشا نے غصے سے جھٹک دیا تھا۔۔۔!!اور اسے صاف صاف الفاظوں میں بتایا کہ وہ اس سے شادی نہیں کرے گی چاہے وہ مر ہی کیوں نا جائے!!اس کی بات کو سنتا ہوا زریر عباس مسکرایا جیسے اس پر کوئی بھی اثر ہی نا ہوا ہو!!

" ٹھیک ہے!!ایز یو وش!!تمھیں موت مبارک ہو "

وہ مسکرا کر کہتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا ہوا کمرے کا دروازا بند کر گیا تھا۔۔۔!!جبکہ انوشا حیرانگی سے اس کی پشت کو دیکھتی رہی،،،کس قدر سنگ دل تھا وہ شخص !!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رات کا سایہ صبح کے سویرے میں ڈھل گیا تھا۔۔۔آج رات کو ربعیہ اور رہان کا نکاح تھا۔۔۔۔

صبح تقریباً سات بجے ازا کی آنکھ کھلی۔۔۔!!تو اس نے کمرے میں کایان کو نا پایا۔۔۔

ازا کو بہت عجیب سا لگا اتنے دنوں میں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ ازا کے اٹھنے سے پہلے کایان کمرے سے چلا جائے۔۔۔ازا کو کل سے ہی جب سے وہ دونوں واپس آئے تھے!!اور جب سے کایان شنائل سے ملا تھا اس کا رویہ کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کایان کے چہرے پر وہ رونق نہیں تھی جو اس کے چہرے ہمیشہ ہوا کرتی تھی۔۔۔!!کل سے وہ بہت گھم سم سا تھا۔۔۔ازا انھی سوچوں میں ڈوبی ہوئی فریش ہو کر نکلی تو اس کے ذہن میں سب سے پہلا

خیال ربعیہ کا آیا کیونکہ وہی اسے اس کے سوالات کے جواب دے سکتی تھی۔۔۔اس لیے وہ اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی ربعیہ کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔ !!

" کیا میں اندر آجاؤں ؟؟ "

ربعیہ کے کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہوئے ازانے ربعیہ سے کمرے میں داخل ہونے کی اجازت چاہی۔۔۔۔

" ارے آئے نا بھابھی اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے ؟ "

اسے دیکھ کر ربعیہ نے مسکرا کر اسے اندر آنے کا کہا تو ازا نیم مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

" ربعیہ مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا ہے ؟ "

ازانے اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوال کرنے کا کہا۔۔۔تو ربعیہ سر ہاں میں ہلا گئی اور اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے ؟

" ربعیہ ! ! کایان اور شنائل کا کیا رشتہ ہے ؟؟ "

ازانے بڑا جھجکتے ہوئے اس سے یہ سوال کیا جس پر ربعیہ کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔۔۔!! اسے اس سوال کا جواب تو معلوم تھا لیکن کیا اسے یہ ازا کو بتا دینا چاہئیے تھا؟

" بھابھی"

ربعیہ کے چہرے کا رنگ اتر چکا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر ازا کو یہ لگا کہ کہیں وہ اس سے کوئی بہانہ نا بنا دے۔۔۔!! جب ہی اس کی بات کاٹتے ہوئے ازا خود بولی۔۔۔

" پلیز ربعیہ مجھے سب سچ سچ بتائیے گا۔۔۔"

ازا نے اس کے اترتے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو ربعیہ خاموش ہوئی۔۔۔!!!

" بھابھی جس طرح میں نے اس دن بھائی سے کچھ نہیں چھپایا تھا اسی طرح میں آپ سے بھی کوئی بات نہیں چھپاؤں گی۔۔۔ "

کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد ربعیہ نے کہا تو ازا کے ماتھے پر بل رونما ہوئے اسے تجسس ہوا کہ ایسی کیا بات ہے؟ اس کے بعد ربعیہ نے ایک ایک کر کے اسے ساری باتیں بتائی کہ کیسے شنائل نے کایان کے ساتھ اپنا رشتہ توڑا اور پھر اس کی باتوں کا ان کے دادا جان ہر کیا اثر پڑا سب کچھ۔۔۔ !!!

" کایان مجھے تم سے بات کرنی ہے " !!

کایان ابھی آفس سے لوٹ کر آیا تھا۔۔۔اور کمرے میں جانے کی غرض سے وہ قدم اس طرف بڑھا رہا تھا۔۔۔جب ہی شنائل اس کے سامنے آ رکی اور اس سے پریشانی سے کہا۔۔۔!! جس پر کایان نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

" کیا بات کرنی ہے تمھیں؟؟ کہو؟ "

کایان نے اسے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو دل کیا ابھی اس کا ہاتھ پکڑ کے حویلی سے باہر نکال دے لیکن پھر بھی اس نے نہایت ہی تحمل مزاجی سے کام لیتے ہوئے کہا۔۔۔

" اکیلے میں بات کرنی ہے کیا ہم کمرے میں چل سکتے ہیں؟"

شنائل نے ارد گرد نظر گھماتے ہوئے کہا اور اسے بتایا کہ وہ اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہے یہاں پر کوئی بھی شخص آ سکتا ہے!! اور اس سے سوال کیا کہ کیا وہ دونوں کمرے میں جا کر بات کر سکتے ہیں ؟؟؟؟؟

" نہیں!! تمھیں جو بھی بات کرنی ہے یہی کہو" !!!

ایہ لمحے کے لیے کایان کو غصہ آیا مگر اس نے ایک مرتبہ پھر سے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اس پر ایک مرتبہ بھی نظر ناڈالتے ہوئے کہا تو شنائل سختی سے مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

" کایان میں جانتی ہوں کہ میں نے پانچ سال پہلے جو بھی کیا تھا وہ سب غلط تھا۔۔۔۔۔مجھے یوں نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔۔۔!! میں نے تمھیں چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کی!!

کایان کی آنکھیں اس کی باتیں سنتے ہوئے سرخ پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

تمھیں چھوڑ کر مجھے احساس ہوا کہ میں نے دنیا ہی چھوڑ دی۔۔۔۔!!! کیونکہ میری دنیا تو تم تھے اب جب میں تمھیں ازا کے ساتھ دیکھتی ہوں تو مجھے جلن ہوتی ہے۔۔۔۔وہ لڑکی ونی میں آئی ہے،،، اس کا کیا ہے؟ ہم ایک ہو جاتے۔۔۔۔۔ "

" Just Shut up!!! "

کایان میں اس کی باتیں سننے کا صرف اتنا ہی حوصلہ، اتنی ہی ہمت تھی۔۔۔۔۔!!! اس کے الفاظ سن کر کایان کا غصہ سوا نیزے پر جا پہنچا تھا۔۔۔۔!! جب ہی وہ اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتا ہوا بولا۔۔۔۔!!!

" تمھیں معلوم بھی ہے شنائل کہ تمھارے ان تلخ لفظوں کی وجہ سے دادا جان اس دنیا سے چلے گئے۔۔۔۔! تمھاری غلطیوں کی وجہ سے حویلی کے لوگوں پر کیا بیتی؟؟ کیا تمھیں تھوڑا سا بھی فرق پڑا؟ نہیں تمھیں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور ہاں ازامیری بیوی اور حویلی کی بہو ہے۔۔۔۔ جب میں نے ہی کبھی یہ نہیں کہا کہ وہ ونی میں آئی ہے تو تم کیسے کہہ سکتی ہو؟؟ میری بات کان کھول کر سن لو خبردار جو میرے قریب بھی آنے کی یا مجھ سے بات کرنی کی کوشش بھی کی ہو تو سمجھی رہان اور ربعیہ کے نکاح کے بعد حویلی سے چلتی بنو!! ان دونوں کے نکاح کے بعد تم پر نظر بھی نہیں۔۔۔۔ " !!

" اہ۔۔۔۔!! نہیں کایان مت کرو نہیں پلیز یہ ظلم مت کرو پلیز مجھے معاف کر دو" !!

کایان غصے سے ساری بھڑاس اس پر نکال ہی رہا تھا جب ہی اس کی باتیں سنتے ہوئے شنائل کے دماغ میں ایک ترکیب آئی۔۔۔۔ !!

" شنائل!! ہوش کرو یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟ "

کایان اس کی حرکت دیکھ کر ہی حیران رہ گیا تھا کہ وہ لڑکی کر کیا رہی تھی؟ جب ہی کایان نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اپنے ہی ناخنوں سے اپنے بازوؤں ہر زخم لگا رہی تھی۔۔۔۔!! اور اگلے ہی

لمحے وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی باہر لان کی طرف بڑھی جہاں پر سب حویلی والے موجود تھے۔۔۔کایان بھی اس کے پیچھے بڑھا اسے اس لڑکی کے ناٹک کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

" پلیز!! پلیز!! مجھے بچالیں۔۔۔ "

آنکھوں سے جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے شنائل لان میں موجود تمام حویلی والوں کے پاس جاتے ہوئے بولی۔۔۔اس کی آنکھ سے آنسو دیکھ کر وہاں موجود سب لوگ چونک اٹھے!! اور اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور حیرانگی سے اسے دیکھا جبکہ وہاں پر موجود ازاان اس کی طرف بڑھی۔۔۔

" کیا ہوا؟"

اس کی یہ حالت دیکھ کر سب کے دل گھبرا رہے تھے جب ہی شہناز بیگم نے اس سے سوال کیا کہ اسے ہوا کیا ہے؟؟ اگلے ہی لمحے کایان وہاں پر پہنچا۔۔۔

" اس شخص سے کہیں کہ دور ہو جائے مجھ سے!!! میں نے تو بس اس سے اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے معاف کر دے جو میں نے غلطیاں کی ہیں ان کے لیے اور اس نے غصے میں میرا یہ حال کیا وہ تو خدا کا شکر ہے کہ میں وہاں سے نکل آئی ورنہ نا جانے یہ شخص میرے ساتھ کیا کر دیتا " !!!

اس نے اپنی گھٹیا زبان سے گھٹیا الفاظ ہی نکالے اور سب کے سامنے کایان کے لیے زہر اگلا۔۔۔۔ جسے سن ازا کو بہت حیرانگی ہوئی۔۔

" کایان یہ سب کیا ہے؟؟؟"

کایان کو اس مکار عورت کا فریب جاننے میں کچھ لمحات لگے تھے اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا شہزاد ملک کی گرجتی ہوئی آواز نے اس کا تعاقب کیا!!!

" تایا جان!! ایسا کچھ بھی نہیں ہے!! یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔ "

کایان نے شہزاد ملک کی بات سنتے ہوئے غصے سے شنائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" اچھا میری حالت تو کچھ اور ہی بتا رہی ہے " !!

اس کی بات سنتے ہی شنائل نے اپنے زخم ان سب کو دیکھائے جو محض اس کے خود کے دیے ہوئے تھے۔۔۔۔۔!!! جس پر سب مزید حیران ہوئے پر ازا اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔ !!!

" کیا یہ زخم کایان نے دیے ہیں؟؟ "

ازا نے بڑی ہی حیرانگی سے شنائل کی طرف دیکھتے ہوئے جس پر کایان کو حیرانگی ہوئی کہ وہ بھی اس کی بات کا یقین نہیں کرے گی کیا؟؟؟؟

" ہاں بالکل ایسا ہی ہے " !!

شنائل نے ایک نظر کایان پر ڈالی اور پھر ازا کو دیکھا جس کی آنکھوں میں امڈتا ہوا غصہ وہ صاف دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔ !!!!!

" کیوں جھوٹ بول رہی ہو؟ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا" !!

شنائل کی بات سن کر ازا نے مسکراتے ہوئے نہایت ہی حوصلے اور یقین سے بھرپور لہجے میں کہا تو شنائل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔!!! جبکہ اس پر کایان سمیت باقی سب بھی حیران رہ گئے۔۔۔۔

" کیوں یہ کیا دودھ کا دھلا ہے؟"

شنائل نے کایان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو مخص ازا کی بات سن کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

" اس کا تو مجھے علم نہیں ہے!!! لیکن مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ کایان ملک وہ شخص ہے جو عورت کے سر سے چادر اتارتا نہیں ہے۔۔۔۔ بلکہ اس کے سر پر چادر چڑھاتا ہے۔۔۔۔ جو عورتوں کی عزت کے ساتھ کھیلتا نہیں ہے۔۔۔۔!! بلکہ ان کی عزت کا محافظ بنتا ہے۔۔۔۔! اور تم کہتی ہو کہ انھوں نے تمھارے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کی؟؟؟ "

ازا نے بڑے ہی مان اور یقین سے بھرپور لہجے میں کہا تو کایان نے نیم مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔۔ایک لمحے کے لیے تو اسے لگا تھا کہ جیسے ازا اس پر یقین نہیں کرے گی۔۔۔۔!! لیکن اس نے کایان پر بھروسہ کیا۔۔۔۔ جسے دیکھ کر کایان کو بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔اس کے بھروسے کو دیکھتے ہوئے وہاں پر موجود شہزاد ملک، شہناز بیگم، ربعیہ، اس کی والدہ، ربعیہ کے والد، صائمہ سب حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔

" ہاں اس نے کوشش کی کہ دیکھو کیا یہ زخم جھوٹے ہیں؟ "

ازا کے بھروسے کو دیکھ ایک لمحے کے لیے شنائل ٹھٹک گئی تھی۔۔۔۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے ہوش میں واپس آتے ہوئے اس نے ازا کو اپنے بازو پر موجود زخم دکھائے!! تاکہ وہ اس کی باتوں پر یقین کر لیں۔۔۔۔

" بالکل!! یہ زخم جھوٹے ہیں " !!!

ازا نے ایک مرتبہ پھر یقین سے کہا تو شنائل کا سر گھوم گیا کہ آخر کیوں یہ اتنا یقین کرتی ہے کایان پر؟

" ازا کیا ثبوت ہے تمھارے پاس؟ "

شہزاد ملک نے کچھ سوچتے ہوئے ازا کو جب سے وہ آئی تھی اس وقت سے لے کر اب تک پہلی مرتبہ پکارہ تھا !!

" ثبوت یہ ہے کہ شنائل کے بازوؤں پر ناخنوں کے نشانات ہیں۔۔۔۔!! جبکہ کایان کے کے تو ناخن نہیں ہیں " !!

ازا نے کہتے ہوئے کایان کے ہاتھ کو اوپر کی طرف بڑھایا اور ہوا میں لہراتے ہوئے سب جو دیکھا یا کہ کایان کے ناخن نہیں تھے تو یہ تجسس والی بات تھی کہ شنائل کے کہنے کے مطابق تو یہ زخم کایان کے ناخنوں کے ہیں۔۔۔۔ جبکہ کایان کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے سب کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ شنائل جھوٹی ہے !!!

" شرم آنی چاہیئے تمھیں شنائل !! دفع ہو جاؤ تم یہاں سے اور کبھی بھی ہمیں اپنی شکل مت دکھانا!! سمجھی اب دفع ہو جاؤ!!! میری ہی غلطی ہے کہ تمھیں اس حویلی میں رہنے کی اجازت دے دی میں نے "

کایان کے بے گناہی جیسے ہی ثابت ہوئی تو شہزاد ملک نے غصے سے شنائل سے کہا کہ وہ یہاں سے چلی جائے!!! اور کبھی لوٹ کر واپس نا آئے۔۔۔۔

" ابھی تو میں جا رہی ہوں۔۔۔!! لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں کبھی واپس نہیں آؤں گی میں لوٹ کر ضرور آؤ گی۔۔۔۔ " !!

شنائل کو معلوم تھا کہ وہ اب کچھ بھی نہیں کر سکتی ہے۔۔۔۔ کیونکہ اس کا بھید سب پر عیاں ہو چکا تھا۔۔۔۔ سب لوگ اس کی حقیقت سے آشنا ہو چکے تھے۔۔۔۔۔ کوئی بھی شخص وہاں ہر ایسا موجود نہیں تھا جو اس ہر یقین کرتا ہو۔۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

اسے تقریباً یہاں پر موجود چھ گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔۔۔! لیکن ابھی تک کوئی بھی اسے بچانے نہیں آیا تھا۔۔۔ ناہی اس ستم گر کو اس پر ترس آیا تھا۔۔۔۔ اسے شدید بھوک لگی تھی پر وہ صبر کیے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ !!

جب ہی کمرے کا دروازا کھولا گیا اور سامنے سے ہی زریر انوشا نے لیے کھانا لے کر اندر کی جانب بڑھا!! اسے دیکھتے ہی انوشا کو شدید غصہ آیا۔۔۔۔ !!

" یہ لو کھانا کھالو!! کہیں واقع نا مر جانا " !!

اس کے سامنے کھانا رکھتے ہوئے زریر نے کہ وہ کھانا کھا کے ورنہ کہیں حقیقت میں ہی بھوک سے مرنا جائے!! جس پر انوشا طنزیہ مسکرائی!!!!!

" کیوں زریر عباس؟ تمھارے دل میں خوف ہے؟ تمھیں ڈر ہے؟ ہمم؟ کیا تمھیں ڈر ہے کہ کہیں میں واقع مر گئی تو دادا جان کو کیا جواب دو گے؟؟؟؟ "

انوشا نے طنزیہ مسکراتے ہوئے طنزیاتی لہجے میں ہی اسے ڈرانے کی کوشش کی پر وہ نہیں جانتی تھی کہ مقابل شخص ان دھمکیوں سے ڈر جائے گا!!

" مجھے خوف نہیں ہے کسی چیز کا بھی خوف نہیں ہے۔۔۔!! کسی بھی کا ڈر نہیں ہے کیونکہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم میرے پاس ہو میری قید میں ہو!!!! تو تمھارے مرنے سے مجھے کیا فرق پڑے گا؟ مرنا ہے تمھیں تو شوق سے مرو!! لیکن میں نے سوچا نا سوچنا تم کہ ہونے والے شوہر نے مرنے سے پہلے ایک مرتبہ پوچھا بھی نہیں "

زریر نے ایک مرتبہ پھر سے طنزیاتی لہجہ اپنایا،، جس پر انوشا نے غصے سے اس سنگ دل کی طرف دیکھا۔۔۔ جسے کوئی بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔

" یہ لو پانی پیو "

زریر نے ایک جانب کانچ کا گلاس جس میں پانی تھا اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس پر انوشا نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔۔پر گلاس کو چھوا تک نہیں۔۔۔۔جبکہ اگلے ہی لمحے زریر نے زبردستی وہ گلاس اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔۔

انوشا نے غصے سے وہ پانی اس کے چہرے پر انڈیل دیا اور اگلے ہی لمحے ہی اس کانچ کے گلاس کو زمین پر زور سے دے مارا جس وجہ سے وہ کانچ کا گلاس ریزہ ریزہ ہو گیا۔۔۔۔

" خود پی لو " !!

انوشا نے طنزیہ مسکراہٹ لیے ہوئے کہا تو زریر کا غصے سے برا حال ہو گیا۔۔۔دل تو کیا کہ اس کا خشر بگاڑ لیکن پھر غصے ہر قابو پاتا ہوا مسکرایا۔۔۔۔

" ایک اور ٹھنڈے پانی کا گلاس بھجواتا ہوں۔۔۔۔! !تاکہ تم ٹھنڈے دماغ سے سوچ سکو کہ تمھیں کیا فیصلہ کرنا ہے؟پوری زندگی یہی رہنا ہے یا مجھ سے نکاح کر کے جانا ہے یہاں سے سکون سے سوچ لو " !!

وہ مسکرا کر کہتا ہوا کمرے سے نکلتا ہوا انوشا کے غصے کو ایک مرتبہ پھر سے سوا نیزے پر پہنچا گیا۔۔۔۔

اسما کو دیکھنے کے لیے جن لوگوں کو شہناز بیگم کو بلایا تھا وہ لوگ حویلی آ چکے تھے۔۔۔۔۔ربعیہ اور رہان کا نکاح کچھ وجوہات کی بنا پر دو دن ڈیلے کر دیا گیا تھا۔۔

چونکہ نکاح میں صرف حویلی کے لوگ اور شہزاد ملک کے ایک سے دو قریبی عزیز رشتے داروں نے ہی شریک ہونا تھا تو انھیں مسئلہ نا ہوا باقی شادی اپنے وقت پر ہی ہونی تھی۔۔۔۔

اسما کمرے میں بیڈ پر پڑے ہوئے نیلے رنگ کے جوڑے کے سامنے کھڑی اسے گھورے جا رہی تھی ابھی کچھ لمحات پہلے ہی اس کی والدہ اسے یہ جوڑا پہننے کے لیے کہہ کر گئی تھی کہ اسے دیکھنے کے لیے لوگ آ گئے ہیں!!

اور اسے سختی سے تاکید بھی کر کے گئی تھی کہ کوئی بھی بدمزگی پیدا نہ کرے اور اچھے سے تیار ہو کر مہمانوں کے سامنے آ کر بیٹھے۔۔۔۔!!!!!!!

وہ جوڑا اٹھاتے ہوئے منہ بنائے ہوئے واش روم کی طرف بڑھی لیکن اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا کہ تیار ہو!! لیکن مجبوری تھی کہ وہ جا کر تیار ہو۔۔۔۔۔!!!

دل کہتا تھا کہ رہنے دو اپنے خواب پورے کرو۔۔۔۔۔!!! لیکن دماغ ماں باپ کی نفرت سے ڈرتا تھا۔۔۔وہ دل و دماغ کی اس لڑائی میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ کپڑے پہن کر واش روم سے نکلی تو خود کو شیشے میں دیکھا،، کھلے بال، چہرہ میک اپ سے پاک, سے بھی اس کی خوبصورتی بڑھ رہی تھی۔۔۔وہ بغیر کسی بھی ری ایکشن کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔جب ہی کمرے کا دروازا کھلا اور وہاں سے شہناز بیگم کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

" چلیں؟ میں تیار ہوں "

انھیں دیکھتے اسما نے نظریں گھمائی۔۔۔شہناز کو سامنے کھڑا ہوا پا کر اس نے کہا کہ وہ تیار ہے تو چلیں نیچے۔۔۔!!اس کے لہجے میں عجیب بیزاریت تھی جیسے لہجہ میں شدید روکھا پن ہو!!

" یہ تم تیار ہو؟ جاؤ جا کر میک اپ کرو "

اس کے چہرے کی طرف شہناز بیگم نے دیکھا تو وہاں ہر میک اپ کا ایک بھی ذرہ نہیں تھا۔۔۔جسے دیکھ شہناز بیگم نے طنزیہ کہا۔۔۔

" امی پلیز!! یہ تماشے مجھ سے نہیں ہوتے!! آپ نے مجھ سے کہا کہ میں تیار ہو جاؤ میں ہو گئی ہوں۔۔۔اب مزید مجھ سے کسی بھی قسم کی کوئی توقع نا رکھیے گا "

اسماب مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔وہ کتنا سہتی ؟ان کے کہنے پر وہ کر تو رہی تھی شادی ! !اس نے بیزار لہجے میں کہااور کمرے سے نکل گئی جب ہی شہناز بیگم کو اس پر غصہ چڑھا مگر وہ ظاہر نہین کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

اسماں کے ساتھ ڈرائنگ روم میں پہنچی جہاں پر مہمان بیٹھے ہوئے تھے اس کا بھائی، والد، کایان اور ایک لڑکے کے ساتھ اس کی والدہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ آہستگی سے روم میں داخل ہوئی تو اس لڑکے کی اور اس کی والدہ کی نظر اس پر پڑی۔۔۔۔حماد کی والدہ اسے دیکھتے ہی مسکرائی۔۔۔۔وہ پہلے بھی اسما کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔اور وہ انھیں بہت پسند بھی تھی۔۔۔۔!!

" ادھر آؤ بیٹا میرے پاس بیٹھو "

حماد کی والدہ (سائرہ) نے اسما کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اس سے کہا کہ وہ ان کے پاس آکر ان کے ساتھ بیٹھے ! ! جس پر اسما سر اثبات میں ہلاتی ہوئی ان کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

" ماشاءاللہ بہت پیاری ہے آپ کی بیٹی۔۔۔۔مجھے شروع سے ہی اسما بہت پسند تھی اور میں شروع سے ہی یہ چاہتی تھی کہ اسما ہی میرے گھر کی بہو بنے اور میرے بیٹے کی بیوی " ! !

سائرہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ جب سے انھوں نے اسما کی تصویر دیکھی تھی اس وقت سے ہی انھیں اسما اپنے بیٹے کے لیے بہت پسند آئی تھی اور وہ شروع سے ہی یہ چاہتی تھی کہ ان کی بہو اسما بنے۔۔۔!!

" جی وہ تو ہے!! ماشاءاللہ اسما ہے ہی اتنی پیاری "

سائرہ کی بات سن کر حماد کے چہرے کی سنجیدگی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔!! جب ہی شہناز بیگم اور شہزاد ملک کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی جبکہ شہناز بیگم نے کہا۔۔۔

" بالکل ٹھیک کہا ہے آپ نے۔۔۔!! آپ ہماری طرف سے رشتہ پکا ہی سمجھے۔۔۔!! مجھے اسما بہت پسند ہے "

سائرہ کی بات سن کر اسما اور حماد دونوں کے چہروں کے رنگ اڑ گئے۔۔۔۔اسما میں بالکل بھی ہمت نہیں تھی یہ باتیں سننے کی جب وہ وہاں سے اٹھتی ہوئی ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی،،

" شرما گئی ہے "

اس کی رو یہ اس کا انداز وہاں پر موجود لوگوں میں سے سوائے شہناز بیگم کے کوئی بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔جب شہناز بیگم کو اس بات کا احساس ہوا تو انھوں نے مسکرا کر کہا جس پر سائرہ نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔جبکہ رہان بھی اس کے انداز کو پہنچان گیا تھا۔۔۔۔ "

دو لمحات بعد حماد کا فون رنگ ہوا۔۔۔!!اس کے آفس سے کوئی کام تھی۔۔۔جو اس کے لیے اٹینڈ کرنا ضروری تھی۔۔۔

" Excuse me"

وہ کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کر باہر گاڑدن کی طرف بڑھ گیا۔۔۔جبکہ باقی سب باتوں میں مشغول ہو گئے۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

اسما گاڑدن میں آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔باہر کی تازہ ہوا میں اس کی سانس نکلی۔۔۔۔اندر بیٹھے ہوئے اسے اپنا گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ "

اب اسے لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی جان میں جان آئی۔۔۔اس کی سانسیں بحال ہوئی۔۔۔۔

" مجھے نہیں کرنی ہے یہ شادی!!کیسے بتاؤ میں آپ سب کو؟؟مجھے پڑھنا ہے ایک قابل انسان بننا ہے"

وہ کھڑی ہوئی سانس بحال کرتی ہوئی بولی جبکہ اس کی باتیں اس کے پیچھے کھڑا ہوا شخص سن چکا تھا جواب قدم بڑھاتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔!!!

" کیا؟؟ "

اس کے ایک دم سامنے آجانے سے اسما تھوڑا سا ڈر گئی کہ کہیں اس نے اس کی باتیں سن تو نہیں لی؟ لیکن اگر حماد نے اس کی باتیں نا سنی ہوتی تو اس کے چہرے پر تجسس ہوتا جو اسما کو کہیں بھی نظر نا آیا اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اس کی باتیں سن چکا ہے۔۔۔۔

" مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ " !!!

اسما نے آہستگی سے کہا تو حماد کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی!! وہ اس کی یہ بات پہلے بھی سن چکا تھا۔۔۔۔

" تو مجھے کونسا کرنی ہے؟؟ "

لہجہ مزاخیہ تھا۔۔۔۔ یہ سن کہ وہ بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تو اسما حیران ہوئی !!

" تو پھر آپ نے ہاں کیوں کی؟؟ کیوں کر رہے ہیں آپ یہ شادی؟؟"

اسما نے سوالیہ لہجے میں اس سے کہا! وہ جاننا چاہتی تھی کہ جب اسے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے اس شادی میں تو وہ کیوں کر رہا ہے اس سے شادی؟

" مجھ پر امی نے پریشر ڈالا تھا ہاں کرنے کے لیے ! ! وہ چاہتی تھی کہ میں شادی کر لوں اور آپ سے ہی کروں کیونکہ وہ آپ کو بہت پسند کرتی ہیں۔۔۔ جو بھی ہے مجھے اس سے کیا؟ میں نے صرف اپنی والدہ کے لیے اس شادی کے لیے ہاں کی ہے "

حماد نے سچائی کا ایک پہلو اسے بتایا۔۔۔۔ ! !

" دیکھیں جو بھی ہے آپ پلیز شادی کے لیے منع کر دیں مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ بلکہ آپ سے ہی کیا کسی بھی اور سے نہیں کرنی "!!!

اسما نے آہستگی سے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ خود ہی اس رشتے سے انکار کر دے۔۔۔ کیونکہ وہ خود انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ "لیکن اس یہ بات کہتے ہوئے اس کا دل زور سے ڈھڑک رہا تھا ! !

" میں نے بھی آپ کو بتایا ہے کہ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔ لیکن میں یہ شادی صرف اور صرف اپنی والدہ کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔۔ " ! ! ! !

حماد نے سمجھانا چاہا۔۔۔

" ایسی بھی کیا مجبوری ہے ؟؟؟؟ پلیز آپ اس شادی سے منع کر دیں ! ! میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں کچھ بننا چاہتی ہوں۔۔۔ "

اسما نے کہا تو اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی۔۔۔

" آپ کو شائید معلوم نہیں ہے کہ میری والدہ دل کی مریضہ ہیں۔۔۔۔ان کی یہ خوائش تھی کہ میں آپ سے شادی کروں۔۔۔۔اور اگر میں نے انھیں منع کروں گا۔۔۔۔

تو انھیں بہت برا لگے گا۔۔۔!اور پھر وہ ٹینشن لے لیں گی۔۔۔جو ان کی صحت کے لیے بالکل بھی اچھی نہیں ہے،،،،، "!

حماد نے جیسے ہی ساری حقیقت اسما پر آشنا کی تو وہ اس کی والدہ کے لیے پریشان ہوئی !!

" لیکن آپ فکر مت کریں اگر یہ شادی ہوتی بھی ہے تو میری طرف سے آپ پر کوئی بھی زور زبردستی نہیں ہو گی !!!

آپ کا جو دل کرے گا آپ وہ کیجئے گا۔۔۔۔میں آپ کو نہیں روکوں گا " !!!

حماد نے اس سے کہا کہ شادی کے بعد وہ جو بھی کرنا چاہے کر سکتی ہے اسے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔تو اسما ایک گہری سوچ میں پڑ گئی،،،،

" ایسی بات ہے تو ہم کنٹریکٹ میرج کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔ " !!

اسما کی بات پر وہ مسکرایا۔۔۔اور ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا۔۔۔کسی حد تک سوچا جائے تو وہ بھی کنٹریکٹ میرج ہی چاہتا تھا۔۔۔ "!!!!!!!!!

" جیسا آپ کو مناسب لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔مجھے پرواہ ہے تو صرف اور صرف اپنی والدہ کی۔۔۔ "

حماد نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔اسما کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے مان جائے گا۔۔۔!لیکن اب وہ اپنے خواب پورے کر سکتی تھی۔۔۔ !!!

" میری کچھ شرائط ہو نگی " !

اسما نے کہا۔۔۔

" میری بھی" !!

حماد کی طرف سے کہا گیا۔۔۔

" آپ کو بھی شرط رکھنی ہے رکھ سکتی ہیں۔۔۔لیکن میری صرف ایک ہی شرط ہے کہ آپ میری والدہ کا خیال رکھیں گی ان کے ساتھ ہر وقت ہنستی مسکراتی رہے گی۔۔۔۔!!!تاکہ انھیں کوئی تکلیف نا ہو"

حماد نے اس سے کہا کہ اسے جو بھی شرط رکھنی ہے وہ باآسانی رکھ سکتی ہے اس کی ہر شرط اسے منظور ہو گی لیکن اس کی صرف ایک ہی شرط ہے کہ وہ اس کی والدہ کا خیال رکھے "جس پر اسما سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ازا کچھ کام کر کے کمرے میں پہنچی تو کایان کو کسی سوچ میں ڈوبا ہوا پایا۔۔۔۔ازا کو کایان کچھ پریشان سا لگا تھا۔۔۔!! وہ بیڈ پر بیٹھا بظاہر لیپ ٹاپ ہی یوز کر رہا تھا اور دیکھنے والے کو بھی یہی لگ رہا تھا لیکن حقیقت میں تو وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا پریشان تھا۔۔۔

ازا اٹھتی ہوئی گئی اور اس کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔۔۔!! لیکن کایان کو اس کی آہٹ محسوس نہ ہوئی وہ اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا جس سے ازا جو یہ معلوم ہوا کہ کایان کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔

" کایان کیا ہوا؟؟ کیا سوچ رہے ہیں؟؟ "

ازا نے آہستگی سے اس سے کہا اس کی آواز سن کر کایان جو کافی دیر سے کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا وہ ہوش میں واپس آیا۔۔۔ تو ازا کو اپنے سامنے پایا۔۔۔

" کچھ نہیں وہ "!!

" شنائل کے متعلق سوچ رہے ہیں؟؟ "

وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا جب ہی ازا کے کہے گئے الفاظ اسے خاموش کروا گئے تھے۔۔۔۔کایان کو بہت حیرانگی ہوئی یہ جان کر ازا کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے؟

" آپ کو کیسے پتہ چلا؟"

ازا کی بات سن کر چند لمحات کے لیے وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔۔!!اس کے بعد اس نے سوالیہ تاثرات لیے ہوئے اس نے کہا تو ازا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔!!!

" آپ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ لڑکی آپ کے حواسوں پر چھائی ہوئی ہے۔۔۔۔ "

ازا کی بات پر اس نے اسے گھور کر دیکھا جس نے یہ کہا تھا کہ شنائل کایان کے حواسوں پر چھائی ہوئی ہے!!

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے میرے حواسوں پر تو "

اس کی بات سنتے ہی اگلے ہی لمحے کایان نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن اس نے جملے کے ابھی آدھے ہی لفظ کہے تھے باقی لفظ اس نے منھ میں ہی رہنے دیے۔۔۔۔

" جو بھی ہے!!تھینک یو سو مچ کہ آپ نے مجھ پر یقین کیا میرا ساتھ دیا۔۔۔۔ "

اس کی بات کو سنتے ہوئے ازا بھی دو لمحوں کے لیے چپ ہو گئی تھی۔۔۔!!! جب ہی کایان نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا تو ازا کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔

" اس میں شکریہ والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں آپ کو جانتی ہوں۔۔۔ آپ کبھی بھی ایسا کچھ نہیں کرے گے جس سے ایک لڑکی کی عزت برباد ہو۔۔۔ جس سے اس کی ذات جو نشانہ بنایا جائے۔۔ آپ پاک دامن ہیں۔۔۔ لیکن نا جانے شنائل نے ایسا کیوں کیا؟؟ "

ازا نے اس سے کہا کہ وہ اس پر بھروسہ کرتی ہے۔۔۔ وہ جانتی ہے کہ کایان پاک دامن ہے وہ کبھی ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کرے گا جس سے کسی کی عزت کر آنچ آئے۔۔۔ جسے سن کر کایان مسکرایا۔۔۔

" شنائل کو چھوڑیں اب۔۔۔ وہ جا چکی ہے۔۔۔ اور مجھے اپنے بارے میں آپ کے خیالات جان کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔ "

اس کی بات سن کر ازا ہلکا سا مسکرائی جبکہ کایان اس کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ میں ہی کھو سا گیا تھا۔۔۔

وقت گزرتا جارہا تھا انوشا کی حالت مزید خراب ہوتی جارہی تھی۔۔۔۔!! لیکن اس بے رحم شخص ایک مرتبہ بھی ترس نہیں آیا تھا اس پر۔۔۔۔ "

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

زریر کمرے کا دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوتا ہوا قدم اس کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔!!! جب سے انوشا نے اس پر پانی پھینکا تھا وہ غصے کی آگ میں مزید جلنے لگا تھا اور اب اس نے ٹھان لیا تھا کہ وہ اسے اپنا بنا کر ہی رہے گا۔۔۔۔ "

" چلو تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے "

زریر کو دیکھتے ہی انوشا اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔اسی وقت وہ اس کے قریب پہنچتا ہوا کہتا ہوا اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے اپنے ساتھ کے جانے لگا جب ہی انوشا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔۔!!

" مجھے کہیں نہیں جانا تمھارے ساتھ "

انوشا نے غصے سے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا اور پھر اس کے دوبدو آتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔۔

" یہاں تمھارا نہیں میرا حکم چلے گا اب چلو میرے ساتھ "

زریر نے اس کی ہمت کو ایک لمحے کے لیے داد دی۔۔۔۔۔۔پھر اگلے ہی لمحے اس نے انوشا کا ہاتھ دوبارہ تھاما اور اسے کہا کہ وہ اس کی بات مانے گی وہ اس کی بات نہیں مانے گا۔۔۔۔اور ایک مرتبہ پھر سے اس کی کلائی پکڑتے ہوئے زبردستی لیے ہوئے اسے وہاں سے نکلا۔۔۔۔انوشا نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی بہت کوشش کی مگر ہر کوشش بے سود رہی"

وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس گھر کے لاؤنج میں کے کر آیا جہاں پر مولوی صاحب اور دو لڑکے گواہ کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔انوشا کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔ !!!

" یہ سب کیا ہے؟؟ "

ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے انوشا نے غصے سے نظریں زریر کی طرف گھماتے ہوئے کہا تو اس پر زریر مسکرایا۔۔۔

" یہ تمھارے اور میرے نکاح کی تیاریاں ہیں "

جب زریر نے کہا یہ اس کے اور انوشا کے نکاح کی تیاریاں ہیں تو وہ شاک رہ گئی۔۔۔!! لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔ !!

" Really?? "

انوشا نے طنزیہ مسکراتے ہوئے اس سے کہا کہ کیا واقع ہی؟؟ اسے لگتا ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے گی ؟

" کیا تمھیں واقع ہی لگتا ہے کہ میں تم سے شادی کروں گی؟؟"

انوشا نے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے دیکھ کر ایک ایک لفظ میں طنزیہ پن کے کر کہا کہ کیا واقع ہی زریر اس گمان میں ہے کہ انوشا اس شادی سے کرے گی؟ جسے سنتے ہی زریر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

" میں تم سے شادی نہیں کروں مسٹر زریر عباس"

انوشا نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے یہ باور اکروایا کہ وہ اس سے شادی کبھی بھی نہیں کرے گی!!!

" شادی تو تم مجھ سے ہی کرو گی،،،،اس کے علاؤہ تمھارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے مس انوشا "

زریر نے آنکھ ونک کرتے ہوئے انوشا سے کہا کہ انوشا کے پاس زریر سے شادی کرنے کے سوا کوئی بھی چوائس نہیں ہے "جس پر انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔جو چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے بیٹھا تھا"

ABDUL AHAD BUTT WRITES

حویلی میں آج خوشی کا سماع تھا" کیونکہ آج ربعیہ اور رہان کا نکاح تھا۔۔۔!! حویلی کے سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔"ازانے شہناز بیگم کے کہنے پر کچھ ارینجمینٹس کروائے تھے۔۔۔۔ اس کے بعد وہ کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے اندر داخل ہوتے ہوئے مڑ کر اسے بند کرتے ہوئے اپنے ہی سوچوں میں گم سی آگے بڑھ رہی تھی جب ہی وہ وہاں ہر کھڑے شخص سے جا ٹکرائی۔۔۔ "

وہ شخص "کایان ملک" تھا۔۔۔وہ جیسے ہی اس سے ٹکرائی کایان کا دھیان اس کی طرف ہوا وہ بھی اپنی ہی مستی میں تھا۔۔۔۔کایان نے شرٹ نہیں پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کا واضح کسرتی جسم دیکھ کر ازا کے چہرے پر شرم کے اثرات نمایاں ہوئے۔۔۔اس کے چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔جبکہ کایان کی نگاہیں اس کی نگاہوں ہر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔ازا نے فوراً رخ موڑ لیا۔۔۔ !!!

" س۔۔و۔ری وہ م۔جھے ل۔گا کہ آ۔۔پ ر۔۔و۔م میں ن۔۔ہیں ہیں "

اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔!!ان دھڑکنوں پر قابو پانا اس کے لیے بہت زیادہ مشکل تھا۔۔۔انھیں تیز دھڑکنوں کے ساتھ ازا نے رخ موڑتے ہوئے کہنا چاہا مگر اس کے الفاظ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔۔۔وہ جیسے ہی مڑی تو کایان جس کی نگاہیں اس کی خوبصورت وجود پر ٹکی ہوئی تھی وہ ہوش میں آیا تو فوراً پاس پڑا ہوا کرتا پہن لیا۔۔۔۔

" اٹس اوکے کوئی بات نہیں آپ بھی ریڈی ہو جائیں نکاح میں کچھ ہی وقت باقی بچا ہے "

وہ بھی آہستگی سے کہتا ہوا اس کے آگے آیا اور ایک نظر اس کے سرخ چہرے پر ڈالتے ہوئے وہ دروازے کی طرف مڑا۔۔۔جیسے ہی کایان کا رخ دروازے کی طرف ہوا اسی وقت اس کے چہرے پر ایک عجب سے مسکراہٹ چھا گئی جو ازا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

جیسے ہی کایان کمرے سے نکلا تو ازا فوراً وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے واش کے طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔!!!اس کے لیے یہ عمل ناقابل یقین تھا کیسے وہ اتنی بڑی بھول کر گئی تھی؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

کایان جیسے ہی کمرے میں واپس آیا تو سامنے ہی اسے شیشے کے سامنے کھڑا پایا۔۔۔بظاہر ازا کی اس کی طرف پشت تھی مگر شیشے میں سے ازا کا ساتھ عکس اسے دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

لائٹ میک اپ،لائٹ پنک کلر کی لانگ فراک میں وہ بہت پر کشش اور خوبصورت لگ رہی تھیں لیکن شائید ازا اپنے کمر پر موجود فراک کی ایک چھوٹی سے دوری کا باندھنے کی الجھن کا شکار تھی۔۔۔۔

کایان نے دروازہ بند کیا اور آہستگی سے قدم اس کی طرف بڑھائے اور اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔!!ازا کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی تو اس نے فوراً ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا لیے۔۔۔!

" میں گرہ لگا دو؟ "

جیسے ہی کایان اس کے پیچھے آ کر کھڑا تو اس نے آہستگی سے پوچھے گئے سوال پر ازا کا دل زور سے دھڑکا!! اسے کچھ سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دے اسے؟کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد اس نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔۔

کایان نے اس کے چہرے پر چھانے والی شرم، ہلکے سے اس خوف کو ایک لمحے میں پہنچان لیا تھا۔۔۔
کایان کے لبوں کر ہلکی سی مسکراہٹ رونما ہوئی اور وہ آنکھیں بند کرتا ہوا اس کی ڈوری کو گرہ لگانے لگا جبکہ ازا کی نگاہیں اس کی بند آنکھوں پر ہی ٹکی تھی۔۔۔اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔

کچھ لمحوں کے بعد کایان نے اس کی ڈوریوں کو گرہ لگاتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو اسے شرم سے چور پایا۔۔۔۔

" چلیں؟؟ "

ایک لمحے کے گزرنے کے بعد اس نے سامنے شیشے میں ازا کا عکس دیکھتے ہوئے آہستگی سے سوال کیا جس پر ازا نے سر اوپر اٹھاتے ہوئے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ شیشے میں دیکھا۔۔۔

ازا نے بغیر کچھ کہے ایک لمحے کے لیے مسکراہٹ چہرے پر لائے اس کے سوال کا جواب اپنا سر ہاں میں ہلا کر دیا تو کایان فوراً پیچھے ہوتا ہوا اس کے گزرنے کا راستہ بنا گیا۔۔۔۔

ازاآہستگی سے چلتی ہوئی کمرے کے دروازے کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔۔کایان کے قدم بالکل اس کے پیچھے کی جانب تھے۔۔۔وہ دونوں ہال کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں نکاح کی رسم ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" ربعیہ ملک ولد باسط ملک آپ کا نکاح رہان ملک ولد شہزاد ملک کے ساتھ بعوض حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

مولوی صاحب نے اجازت طلب کرتے ہوئے نکاح کی رسم کا آغاز کرت ہوئے ربعیہ سے سوال کیا تھا کہ کیا اسے رہان ملک کے ساتھ نکاح قبول ہے؟؟

" ق۔۔۔بول ہے " !!!

یہ کہتے ہوئے ربعیہ کے دل کی دھڑکنیں مزید بڑھنے لگی تھی اس نے کبھی بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ رہان ملک کی بیوی بنے گی۔۔۔۔ !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

ربعیہ کے بعد مولوی صاحب رہان سے متوجہ ہوئے اور یہی سارے سوالات اس سے کیے۔۔۔۔

"رہان ملک ولد شہزاد ملک آپ کا نکاح ربعیہ ملک والدہ باسط ملک کے ساتھ بعوض حق مہر دس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے۔۔۔۔ " !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

رہان نے بھی تینوں مرتبہ اسے "قبول ہے" کہتے ہوئے اور نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اسے اپنا بنا لیا تھا۔۔۔۔!!! اب ربعیہ باسط ملک سے وہ ربعیہ رہان ملک بن چکی تھی۔۔۔۔۔

وہاں موجود سب لوگوں نے ایک ایک کر کے رہان اور ربعیہ کو اس نکاح کی مبارکباد دی تھی اور بہت ساری دعائیں بھی۔۔۔۔۔ "جبکہ شہناز ان سب سے تھوڑا دور دور ہی رہی تھی۔۔۔۔ کیونکہ وہ دل سے

اس نکاح کو اپنا نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔انھوں نے یہ صرف اور صرف اپنے شوہر کے کہنے پر قبول کیا تھا۔۔۔۔انھیں کایان اور ازاکو بھی ایک ساتھ دیکھ کر بہت زیادہ جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔صائمہ سے بھی ان کا ایک ساتھ ہونا برداشت سے باہر تھا اس کے لیے ربعیہ بھی برداشت سے باہر لیکن وہ با مشکل ہی خود پر قابو کیے ہوئے تھی" !!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" آتش بھائی۔۔۔۔۔!! میں نے ساری ڈیٹیلز نکلوالی ہیں بھابھی کی"

آتش کو زریر کا سب سے اچھا دوست تھا۔۔۔۔اس کے پاس اس کا ایک دوست فارس آیا اور اسے بتایا کہ اس نے بھابھی یعنی کے آتش کی ہونے والی وائف کی ساری معلومات نکلوالی ہے۔۔۔۔

" نائس یار تو نے کمال کر دیا مجھے امید نہیں تھی کہ تو فاریہ جی کے بارے سب کچھ اتنی جلدی پتہ لگالے گا " !!!

اس کی بات سنتے ہوئے آتش کو خوشی ہوئی تھی اس کا کام جلدی ہو گیا۔۔۔"آج سے ٹھیک تین دن پہلے اس نے فاریہ کو ایک مال میں دیکھا تھا جہاں ہر وہ اپنی کسی دوست کے ساتھ گئی تھی۔۔۔۔آتش نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر فاریہ نے اس سے سلام تک نا لیا تھا۔۔۔

اسے آتش بہت چھچھورا قسم کا لگا تھا۔۔۔اور اس قسم کے لڑکوں سے وہ بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔!!!!لیکن آتش نے جب سے اس کا حسن سے بھرا ہوا چہرہ دیکھا تھا اس وقت سے ہی وہ اس کا دیوانہ ہو گیا تھا۔۔۔ !!!

اس نے فارس سے کہہ کر اس کی ڈیٹیلز نکلوائی تھی۔۔۔!!!جواب اسے فارس بتا رہا تھا۔۔۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"شادی تو تم مجھ سے ہی کرو گی،،،،اس کے علاوہ تمھارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے مس انوشا "

زریر نے آنکھ ونک کرتے ہوئے انوشا سے کہا کہ انوشا کے پاس زریر سے شادی کرنے کے سوا کوئی بھی چوائس نہیں ہے "جس پر انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔جو چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے کھڑا تھا"

" تمھیں اتنا یقین کیسے ہے ؟؟ "

انوشا کے سوال پر اس نے ایک مسکراہٹ کو اپنے چہرے پر لانے کی کوشش کی۔۔۔!!!

" یقین تو گا ناڈئیر فیوچر وائف ! کیا تم دادا جان کے پاس نہیں جانا چاہتی ؟؟ کیا اپنے خواب پورے نہیں کرنا چاہتی ہو تم ؟؟؟ اگر نہیں تو ٹھیک ہے نا کرو نکاح میں بھی دادا جان سے کہہ دوں گا کہ انوشانا جانے کہاں چلی گئی ہے ؟؟اور وہ سامنے دیکھ رہی ہو ٹائیگر وہ بے چارہ بہت بھوکا ہے !! یہ بات یاد رکھنا کہ جسے میں چاہو کہ وہ میرا ہو جائے اور وہ میرا نا ہو !! تو میں اسے کسی اور کے قابل بھی نہیں چھوڑتا" !!

پہلے چند جملے جو زریر کے لبوں سے ادا ہوئے تھے وہ اس نے آہستگی سے ادا کیے تھے لیکن کچھ آخری الفاظ جو اس نے کہے تھے ان میں انوشا میں اس کے جنونی پن کے سوا کچھ بھی دیکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔انوشا اس کی بات کا مطلب فوراً سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

" تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں تم سے ڈر جاؤ گی؟؟ "

اس شخص کی طنزیاتی مسکراہٹ ہو دیکھ کر انوشا کو بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔جب ہی اس نے بہادری پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے کہا تو زریر نے قہقہ لگایا۔۔۔۔

" تمھیں کس نے کہا کہ مجھ سے ڈرو؟؟ تمھیں مجھ سے نہیں ڈرنا چاہیئے بالکل بھی ڈرنا نہیں چاہیئے !!

you are a brave girl....

آؤ کچھ دیکھاؤ میں تمھیں۔۔۔۔۔ "

زریر نے قہقہ لگا کر کہا تو انوشا نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔۔۔!! وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی ابھی کیونکہ وہ ابھی اس کے سامنے بے بس تھی"

اور وہاں پر موجود لوگ بت بنے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔جب ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا اسے باہر گارڈن کی طرف لے کر بڑھا جہاں پر اس نے اسے ٹائیگر دیکھایا تھا۔۔۔۔۔

" یہ دیکھو کتنا پیارا ہے یہ "

زریر نے وہاں پہنچتے ہوئے اس ٹائیگر کو آواز لگائی تو وہ دوڑتا ہوا اپنے مالک کے پاس آیا۔۔۔۔انوشا کا دل سہم گیا تھا۔۔۔۔وہ یک دم ڈرتی ہوئی زریر کے پیچھے ہوئی وہ ٹائیگر اس کے بچپن سے ہی زریر کے پاس تھا۔۔۔۔مطلب پالتو تھا۔۔۔۔لیکن پھر بھی انوشا نے جب اسے اتنے قریب سے دیکھا تو اس کا دل زوروں کی اسپیڈ پر دھڑکنے لگا۔۔۔۔

" د۔۔۔و۔۔ر ک۔۔ر۔۔و"(دور کرو)

انوشا نے اس سے کہنا چاہا کہ وہ اس ٹائیگر کو اس سے دور کر دے۔۔۔مگر اس کے اندر اتنا خوف پیدا ہو چکا تھا اس ٹائیگر کا کہ اس کے الفاظ بھی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے۔۔۔۔ !!!

" کیوں؟؟تم بات مان رہی ہو میری؟جو میں تمھاری بات مانو گا؟؟اگر تم نکاح کے لیے تیار ہو تو ٹھیک ہے میں اسے دور کر دو گا ورنہ نہیں "

زریر نے اپنے الفاظ ادا کرتے ہوئے ٹائیگر کو مزید انوشا کے قریب کرتے ہوئے کہا تو انوشا ڈرتی سہمتی ہوئی پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

" ٹ۔۔ھی۔۔۔ک ہ۔۔۔ے "(ٹھیک ہے)

انوشا نے ڈرتے سہمتے ہوئے پیچھے ہوتے ہوئے کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ اپنے منہ سے نکالے جنھیں زریر عباس سننا چاہتا تھا۔۔۔ان الفاظ کو سنتے ہی اس نے ٹائگر کو پیچھے کیا جس پر انوشا کی جان میں جان آئی!!!

" کیا تم نے قبول کیا یہ رشتہ؟؟ "

زریر نے اس انداز میں کہا تھا کہ جیسے اسے اپنے ہی کانوں سے سنی ہوئی بات پر یقین نا آیا ہو کہ انوشا نے اس رشتے کو قبول کر لیا ہے!!!! جسے دیکھ کر انوشا نے اپنا سر ہاں میں ہلایا تو زریر عباس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔

" تو چلو نا نکاح کرتے ہیں!! کس بات کی دیر ہے؟ "

وہ مسکرا کر کہتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ انوشا کچھ دیر وہی کھڑی رہ اپنے ذہن کو سکون پہنچانے کی کوشش کرنے لگی اس نے کچھ سوچ کر ہی اس رشتے کے لیے خامی بھری تھی۔۔۔!! کچھ لمحے وہاں کھڑے رہنے کے بعد وہ اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" انوشا سر فراز ولد سر فراز شعیب آپ کا نکاح زریر عباس ولد عباس شعیب کے ساتھ بعوض حق مہر پانچ لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

مولوی صاحب نے اجازت طلب کرتے ہوئے نکاح کی رسم کا آغاز کرت ہوئے انوشا سے سوال کیا تھا کہ کیا اسے زریر عباس کے ساتھ نکاح قبول ہے؟؟

" ق۔۔۔بول ہے " !!!

یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے انوشا کے چہرے آنسو بہہ آئے تھے۔۔۔۔اس نے کبھی یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی زندگی میں یہ موڑ بھی آئے گا !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

انوشا کے بعد مولوی صاحب زریر عباس سے متوجہ ہوئے اور یہی سارے سوالات اس سے کیے۔۔۔۔

" زریر عباس ولد عباس شعیب آپ کا نکاح انوشا سرفراز ولد سرفراز شعیب کے ساتھ بعوض حق مہر پانچ لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے۔۔۔۔ " !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

زریر نے بھی تینوں مرتبہ "قبول ہے" کہتے ہوئے اور نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اپنی ضد میں انوشا کو اپنا بنالیا تھا۔۔۔۔زریر کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جبکہ انوشا کے چہرے پر افسردگی، غصہ، دکھ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا یہی دیکھنا چاہتا تھا زریر عباس تاکہ وہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکے۔۔۔۔!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

فاریہ جو اپنے والدین کو بچپن میں ہی کھو چکی تھی!!اور اب وہ ایک کرائے کے گھر میں رہتی تھی ایک طرح سے وہ ایک گھر ہی تھا کیونکہ اوپر والے پورشن میں وہ اکیلی رہتی تھی۔۔۔اور گھر کے نچلے حصے میں اس گھر کے مالک مکان جو ایک ماں بیٹی،اور ان کا بیٹا تھا۔۔۔۔ !!!

اس وقت وہ اس گھر سے نکلتی ہوئی اپنی یونیورسٹی کی طرف جانے کے لیے رکشہ لینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

رکشہ لیتے ہوئے وہ یونی کی راہ پر نکل پڑی تھی۔۔۔۔!!یونیورسٹی کے سامنے اترتے ہوئے اس نے رکشے والے جو کرایہ دیا اور جیسے ہی یونی کے گیٹ کی طرف قدم بڑھائے اس کے سامنے کوئی شخص آ رکا جو اسے قدم روکنے کے مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔

" کیسی ہیں آپ فاریہ جی؟؟"

اسے دیکھتے ہی فاریہ کو مال والا واقع یاد آیا یہ وہی لڑکا تھا جس نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر فاریہ نے اس سے بات نہیں کی تھی!!!وہ اس شخص کا نام بھی نہیں جانتی تھی!!!!

" تم یہاں؟؟اور تمھیں میرا نام کیسے معلوم ہوا؟؟ "

اسے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے فاریہ نے اس سے کہااور سب سے زیادہ حیرانگی اسے اس بات پر ہوئی تھی کہ وہ اس کا نام کیسے جانتا ہے؟؟؟؟

" نام ہی نہیں مجھے تو آپ کے بارے میں سب معلوم ہے "

اس لڑکے نے فاریہ کی ہیزل نگاہوں میں جن میں غصے کے سوا کچھ بھی دیکھائی نہیں دیتا تھا دیکھتے ہوئے کہا تو فاریہ نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔!!!!!

" کیا کہا؟؟ "

" کچھ بھی تو نہیں " !!

" میرے راستے سے ہٹو " !!

فاریہ نے غصے سے کہا۔۔۔

" اور اگر نا ہٹو تو؟؟؟ "

فاریہ کی بات سنتے ہوئے مسکرایا اور چہرے پر سوالیہ تاثرات لیے ہوئے کہا کہ اگر وہ اس کے راستے سے نا ہٹا تو وہ کیا کرے گی فاریہ؟؟؟ جس پر فاریہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

" بڑے ہی ڈھیٹ شخص کو تم " !!

اس کے سوال کو سنتے ہوئے فاریہ کا پارا ساتویں آسمان کو جا چھوا تھا۔۔۔!اسے سامنے کھڑے اس شخص ہر شدید غصہ آرہا تھا"

" وہ تو میں ہوں۔۔۔!!!ویسے آپ نے میرا نام نہیں پوچھا؟؟ "

" مجھے آپ کے نام میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے "

اس نے سوال کا دوٹوک جواب دیا تھا فاریہ نے۔۔۔۔

" چلیں کوئی بات نہیں!!میں خود ہی بتا دیتا ہوں "آتش کاظمی "نام ہے میرا "

وہ کوئی اور نہیں بلکہ آتش کاظمی (زریر عباس کا دوست) تھا۔۔۔!!!!اس کا نام سن کر فاریہ نے نظریں گھمائی۔۔۔۔"

" واٹ ایور!!دیکھو میری بات سنو میرے راستے سے ہٹو اور خبردار جو آئندہ میرے راستے میں آنے کی کوشش بھی کی تو " !!

فاریہ نے اسے انگلی دیکھاتے ہوئے غصے سے وارن کرنے والے لہجے میں کہتی ہوئی اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ آتش نے مسکراتے ہوئے اس کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

" فاریہ جی۔۔۔۔۔!!!!اب تو آپ کو آپ کا یہ دیوانہ ہر جگہ موجود ملے گا "

آتش نے پیار کی انتہا کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔۔اور اس کے خیالات میں ہی گھم سم سا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" کیوں؟؟آخر کیوں؟؟ "

وہ ٹیرس پر کھڑا تھا۔۔۔۔ٹھنڈی ہوا اس کے بدن کو چھو کر گزر رہی تھی!!!جو شائید اسے سکون پہنچا رہی تھی۔۔۔۔

" آخر کیوں؟؟کیوں ازامیرے حواسوں پر چھا رہی ہے؟؟؟کیوں مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ میں اس کی طرف کیوں بڑھ رہا ہوں؟؟کیوں میرا دل اس کی طرف مائل ہو رہا ہے "

کایان ٹیرس پر موجود تھا۔۔۔اسے یہ بات سمجھ نہیں آرہی تھی کیوں اس کا دل ازا کی طرف مائل ہو رہا تھا۔۔۔کیوں وہ اس کے ذہن کو گماں پر چھا رہی تھی "

" کہیں مجھے سے ازا سے محب۔۔۔۔۔۔۔ "

کایان یہ کہنا چاہتا تھا کہ کہیں اس سے "محبت "تو نہیں ہو گئی لیکن اس کے یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے اس میں ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ یہ الفاظ ادا کر سکے۔۔۔۔

" How it was possible?? "

اس کے دماغ سے ایک پکار اس تک پہنچی کہ یہ کیسے ممکن ہے؟؟

" it was possible"

(یہ ممکن ہے)

دماغ سے جیسے ہی اسے پکار ملی۔۔۔!! اسی وقت دل سے بھی ایک آواز اس تک پہنچی جس پر وہ مسکرایا۔۔۔

نکاح کرنے کے بعد زریر اسے سیدھا گھر لایا تھا۔۔۔پورے راستے اس کے دل میں یہی خوشی تھی کہ اس نے بے عزتی کا بدلہ لے لیا ہے!!!! لیکن انوشا کے چہرے پر افسردگی کے سوا کچھ نہیں تھا جیسے وہ اس سے بہت بڑی جنگ ہار گئی ہو !!

گاڑی کو اس نے شعیب ہاؤس کے سامنے روکا تھا۔۔۔۔!! زریر گاڑی سے اتر گیا جبکہ انوشا کے ذہن میں صرف وہی منظر گھوم رہا تھا جب اس نے تین مرتبہ اس شخص کے لیے قبول ہے،، قبول ہے کہا تھا اور اس کے لیے یہ منظر اس کی زندگی کا سب سے برا منظر تھا۔۔۔اس نے کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا جو ہو گیا تھا۔۔۔

گاڑی سے اترتے ہوئے زریر گاڑی کے اس دروازے کی طرف بڑھا جس طرف انوشا بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔اس دروازے کے عین سامنے پہنچتے ہوئے زریر نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے کی غرض سے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

جس پر انوشا نے غصے کی نگاہ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔اس کا دل تو کر رہا تھا کہ اس لڑکے کی جان نکال دے لیکن وہ غصے پر قابو پاتی ہوئی اسے مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے گاڑی سے اترتی ہوئی اس کے ہاتھ کو پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اس کا یہ عمل دیکھ کر زریر کو غصہ تو بہت زیادہ آیا تھا لیکن وہ بھی اسے اگنور کرتا ہوا مٹھیاں زور سے بھینچتا ہوا غصے پر قابو پاتا ہوا اندر کی طرف بڑھا۔۔۔!!!

" انوشا بیٹا حد کر دی تم نے صبح کی گئی ہوئی اب شام کو لوٹ رہی ہو تم؟؟؟ کہاں تھی بیٹا اتنی دیر سے؟؟ مجھے تمھاری اتنی فکر کو رہی تھی "

جیسے ہی وہ دونوں اندر پہنچے تو سامنے ہی اپنے دادا جان کو اپنے لیے پریشان کھڑا ہو پایا تھا انھوں نے!! جو انوشا نو دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھے اور پریشانی سے اس سے سوال کیا کہ وہ صبح کی گئی ہوئی اب واپس آ

رہی ہے ؟؟ کہاں گئی تھی وہ ؟اس کے دادا جان اس کے لیے پریشان تھے۔۔۔پریشانی ان کے چہرے پر صاف ظاہر تھی۔۔۔۔

ان کے پریشانی سے کیے گئے سوالات سنتے ہی اس نے زریر کی طرف دیکھا جو اسے ہے دیکھ رہا تھا۔۔۔ شائید وہ اس کے جواب کا منتظر تھا کہ وہ کیا جواب دیتی ہے ؟؟ایک لمحے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے کے بعد اس نے اپنی نظروں کا رخ پھیر کر اپنے دادا جان کی طرف کر لیا۔۔۔۔"

" وہ میں شاپنگ میں بیزی ہو گئی تھی تو مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ ٹائم کب گزر گیا؟؟؟ "

اس کا جواب سن کر اس کے دادا جان کی پریشانی کم ہوئی تھی جبکہ زریر نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ اس نے حقیقت دادا جان پر عیاں کیوں نہیں کی تھی ؟؟یہی سوال زریر کے ذہن میں سب سے پہلے آیا تھا۔۔۔۔۔ !!!

" دادا جان میں تھوڑا تھک گئی ہوں کمرے میں جانا چاہتی ہوں"

انوشا نے عجیب بیزاریت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔دل کر رہا تھا سارے گھر کو ٹھس نہس کر دے۔۔۔۔ !!!!!!!!!

" ہاں ٹھیک ہے جاؤ بیٹا آرام کرو "

اس کے دادا جان نے اس کی حالت سے یہی محسوس کیا کہ وہ کافی تھک چکی ہے "جب ہی انھوں نے انوشا کو بھی جانے کا کہا تاکہ وہ آرام کر سکے،،،،ان کی بات سنتے ہی انوشا فوراً اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔!!!زریر حیران تھا کہ اس نے دادا جان کے سامنے ایسے ہی شو کروایا تھا جیسے کہ کچھ بھی ہوا ہی نا ہو!!!

" میں بھی کمرے میں جا رہا ہوں "

زریر نے جاتی ہوئی انوشا کو دیکھ کر کہا جس پر دادا جان نے سر ہاں میں ہلایا انھیں یہی لگ رہا وہ اپنے کمرے میں جا رہا ہے لیکن حقیقتاً تو وہ انوشا کے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔!!!

" یہ تم نے جھوٹ کیوں بولا؟؟سچ کیوں نہیں بتایا دادا جان کو؟؟؟؟ "

انوشا نے کمرے کے قریب پہنچتی ہوئی کمرے کا دروازا کھولنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا اسی وقت زریر نے اس کا وہی ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس نے سوال کیا کہ اس نے انھیں حقیقت کیوں نہیں بتائی؟؟

" جس حقیقت کا وجود ہی نہیں رہے گا اس حقیقت کا اب کو بتا کر کیا کرنا؟؟ "

وہ غصے سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہوئی بولی اور اس سے دور ہوتے ہوئے کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔زریر دروازہ بند ہوتے ہی وہاں سے گھر کی بیک سائیڈ پر چلا گیا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

انوشا کمرے کا دروازا بند کرتے ہوئے اس لاک کرتے ہوئے وہی اس کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی ہو گئی۔۔۔وہ سب کے سامنے چاہے جتنی ہی بہادر کیوں نا بن لے؟لیکن ہے تو وہ بھی ایک عام انسان ہی نا !!

وہ منظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا جب اس نے زریر عباس کو قبول کر لیا تھا۔۔۔

) قبول ہے، قبول ہے(

یہ الفاظ اس کے سر میں کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے۔۔۔اس کا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔۔"وہ شدید درد میں مبتلا ہو رہی تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے۔۔۔۔ گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹک گیا۔۔۔۔وہ یونہی دروازے سے ٹیک لگاتی ہوئی نیچے کی طرف بیٹھتی چلی گئی۔۔۔پہلے صرف آنسو بہے، پھر آہستہ آہستہ وہ روانی سے رونے لگ گئی تھی۔۔۔اس کی سسکیوں کی آواز پورے کمرے میں پھیل رہی تھی۔۔۔

جبکہ باہر اس کے روم کی بالکونی پر کھڑا شخص جو گھر کی بیک سائیڈ سے ہوتے ہوئے چڑھ کر وہاں پر اس کی حالت دیکھنے آیا تھا۔۔۔۔۔زریر اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔

" واہ بھئی تمھاری ہمت کو تو داد دینی پڑی گی انوشا زریر عباس ! ! کیا ناٹک کیا تم نے نیچے اور اب کیسے بلک بلک کر رو رہی ہو ؟؟؟ "

انوشا رونے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے اس بات کا بالکل بھی علم نہیں تھا کہ زریر اس کی بالکونی پر کھڑا ہے۔۔۔۔ جبکہ اسے ایسے بچوں کی طرح روتے ہوئے دیکھ کر زریر نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔ لیکن اسے سکون ملنا چاہیئے تھا جو اسے میسر نہیں آرہا ہے۔۔۔۔اسے تو یہ سب دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ وہاں سے نیچے اتر گیا تھا۔۔۔۔ جیسے آیا ویسے ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔اور نیچے گارڈن میں پہنچتے ہوئے جیب سے سگریٹ نکال کر سگریٹ نوشی کرنے میں مبتلا ہو گیا۔۔۔۔

وہ اندر بیٹھی تو رہی تھی اور یہ شخص باہر کھڑا ہو کر خود کو جلانے میں مصروف تھا۔۔۔۔ ! ! !

ABDUL AHAD BUTT WRITES

ازا کچن سے کچھ کام کر کے آئی تھی جو اسے شہناز بیگم نے سونپے تھے۔۔۔۔۔! ! وہ کام کر کے تھک سی گئی تھی جب ہی وہ کمرے میں آ کے دروازے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

دروازااس کے لیے توبظاہر بند تھالیکن دروازہ بند نہیں تھا۔۔۔۔وہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔۔۔۔جب ہی کایان کمرے کے قریب پہنچتا ہوا کمرے کا دروازہ کھولنے کے لیے اسے دھکا دیتا ہوا اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔

اس نے اتنی زور سے دروازے کو دھکا دیا تھا کہ اس کے پیچھے ازا اپنے توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔۔اور ایک دم گرنے لگی۔۔۔۔جب ہی کایان کی نظر اس پر پڑی تو اس نے فوراً بڑھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی اور ہاتھ پکڑ بھی لیا مگر نیچے موجود میٹ کی وجہ سے کایان کا خود کا پاؤں ہی سلپ ہو گیا۔۔۔۔۔ !!

اور وہ ازا کی طرف گرنے کے انداز میں بڑھا اور ازا کو لیے ہوئے زمین پر گرا۔۔۔۔وہ اس کے اوپر تھا اور ازا اس کے وجود کے نیچے تھی جس نے آنکھیں بند کی ہوئی تھی۔۔۔۔

ازا نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کایان کو اپنے اوپر پایا۔۔۔۔وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔۔اگر وہ مزید تھوڑا سا اس کے اوپر جھکتا تو ان دونوں کے لب آپس میں مس ہو جاتے۔۔۔۔!!!

ازا کا چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔۔۔۔اس کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔اس کے سرخ پڑتے ہوئے چہرے اور اس کے بڑھتی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتے ہوئے کایان یک دم پیچھے ہوتا ہوا کھڑا ہوا اور کھڑے ہوتے ہی اس نے ازا کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔!! جس پر ازا نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھمایا اور اس کا سہارا لیتے ہوئے کھڑی ہوئی۔۔۔۔چہرہ ابھی بھی سرخ تھا اس کا۔۔۔۔!!

" آئم سوری وہ مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ آپ دروازے کے پیچھے ہیں۔۔۔۔ " !!

ازا نے جیسے ہی اپنا دوپٹہ کیا تو کایان نے اپنا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے سوری کہا کہ اسے علم نہیں تھا کہ ازا دروازے کے پیچھے کھڑی ہے !!!

" اٹس اوکے "

وہ صرف اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔اس میں مزید بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے کمرے سے ایسے بھاگی جیسے کوئی قید سے آزاد ہونے پر۔۔۔۔ازا کی اس دوڑ کو دیکھتے ہوئے کایان کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔اسے انھی قریبی لمحوں کی تو خواہش تھی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رہان اس وقت ہال میں بیٹھا ہوا موبائل یوز کرنے میں بیزی تھا جب ہی ربعیہ اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔۔۔۔

" وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی آپ سے "

ربعیہ اس کے قریب پہنچتی ہوئی کھڑی ہوئی اور آہستگی سے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔اس کی آواز سن کر رہان موبائل کو چھوڑتا ہوا اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔!!

" جی کہیں "

اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوا کھڑا ہوا اور نہایت ہی ادب سے پکارتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔رہان کے لہجے میں ربعیہ نے اپنے لیے وہ عزت محسوس کی تھی جو اس نے ارحم کے لہجے میں کبھی بھی نہیں کی تھی۔۔۔۔

" و۔۔۔ہ میں مزید پڑھائی کر۔۔۔ناچاہتی ہوں "

ربعیہ نے کچھ الفاظ صحیح ادا کیے تو کچھ ٹوٹے پھوٹے ہی ادا کر دے تھے۔۔۔اس نے رہان سے کہا تھا کہ وہ آگے پڑھنا چاہتی ہے۔۔۔

" بابا نے اجازت دی تھی نا تو آپ کر لیں پڑھائی "

رہان نے اس سے کہا کہ شہزاد ملک اس کے بابا کے ربعیہ کو آگے پڑھنے کی اجازت جب دی ہے تو وہ پڑھیں!!!

" وہ میرا ایڈمیشن "

ربعیہ نے نہایت ہی سست روی کا لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" اس کی فکر مت کریں آپ وہ ہم کل ہی جا کر کروا آئیں گے۔۔۔۔!!! میں آج فارم لے آؤ گا آپ بس اسے فل کر لیجئے گا۔۔۔۔یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروا دوں گا میں آپ کا "

وہ مسکرا کر کہتا ہوا اس کی مشکل آسان کرتا ہوا اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ربعیہ کا دل میں لڈو پھوٹے تھے پڑھائی کا سن کر"

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" سن فاریہ بتا دے کہ تو نے ہی میری سونے کی انگھوٹی کی چدائی ہے نا؟؟؟ "

فاریہ جس گھر میں رہتی تھی یہ وہاں کی مالکن تھی وہ نیچے والے پورشن میں رہتی تھی۔۔۔۔ان کی کوئی قیمتی سونے کی انگھوٹی چوری ہو گئی تھی جس کا وہ سیدھا سیدھا الزام "فاریہ" کو دے رہی تھی کہ اس نے ان کی انگھوٹی چرائی ہے۔۔۔۔۔

" نہیں آنٹی!! میں نے آپ کی انگھوٹی نہیں چرائی "

فاریہ اور اس کی دوست سادیہ جو اس عورت کی بیٹی تھی وہ دونوں اسے یہی سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی فاریہ نے اس کی انگھوٹی نہیں چرائی !!

" امی !! جب فاریہ کہہ رہی کہ اس نے انگھوٹی نہیں چرائی تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے انگھوٹی نہیں چرائی آپ مان لیں یہ بات " !!

سادیہ نے اپنی ماں سے کہا تو انھوں نے غصے سے اپنی بیٹی کو دیکھا جس پر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

" سادیہ !! تم نہیں جانتی اس جیسی لڑکیاں بہت تیز اور بہت ہی زیادہ چالاک ہوتی ہیں۔۔۔۔۔!!! مجھے پتہ ہے کہ اس نے ہی میری انگھوٹی چرائی ہے اور اب یہ سارا سچ پولیس کے سامنے کی اگلے گی "

وہ غصے سے اس کا ہاتھ تھامتی ہوئی فاریہ کو صدر دروازے کی طرف لے کر جانے لگی۔۔۔۔ وہ ایک کالونی میں رہتے تھے۔۔۔۔۔!! جو اتنی بڑی نہیں تھی دس سے پندرہ مکان ہی تھے یہاں پر "حسن آرا (سادیہ کی امی) فاریہ کو گھر کے داخلی دروازے سے باہر لائی۔۔۔۔ اس دوران فاریہ نے خود کو چھڑوانے کی لاکھ کوششیں کی مگر بے سود رہی۔۔۔۔

حسن آرا نے فاریہ کو زور سے زمین پر پٹخنا چاہا۔۔۔ مگر وہ سامنے کسی مظبوط شخص کی باہوں میں جھولی تھی جس نے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔ جب فاریہ نے آنکھیں اوپر اٹھاتے ہوئے اس شخص کا چہرہ دیکھا تو اس کے سمیت باقی کالونی والے جو وہاں پر موجود تھے سب حیران رہ گئے۔۔۔۔!!!"کون ہے کہ لڑکا؟؟" حسن آرا نے سوچا۔۔۔ اس لڑکے کے چہرے پر غصہ دیکھ کر ایک لمحے کے لیے حسن آرا ڈر گئی تھی۔۔۔۔

حسن آرا نے فاریہ کو زور سے زمین پر پٹخنا چاہا۔۔۔ مگر وہ سامنے کسی مظبوط شخص کی باہوں میں جھولی تھی جس نے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔ جب فاریہ نے آنکھیں اوپر اٹھاتے ہوئے اس شخص کا چہرہ دیکھا تو اس کے سمیت باقی کالونی والے جو وہاں پر موجود تھے سب حیران رہ گئے۔۔۔۔!!!"کون ہے کہ لڑکا؟؟" حسن آرا نے سوچا۔۔۔ اس لڑکے کے چہرے پر غصہ دیکھ کر ایک لمحے کے لیے حسن آرا ڈر گئی تھی۔۔۔۔

" آپ کی ہمت کیسے ہوئی فاریہ جی کے ساتھ یہ سلوک کرنے کی؟؟؟"

آتش کا ظمی تھا وہ،،، فاریہ نے اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہوئے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں اسے غصے کے سوا کچھ بھی دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔آتش نے غصے سے حسن آرا کو دیکھ کر کہا تو مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔۔اس نے فاریہ کا ہاتھ اب بھی تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

" اوو لڑکے کون ہو تم؟؟ "

حسن آرا نے وہاں موجود لوگوں کی طرف دیکھا جو کھڑے ہو کر یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔!!!!اور نظر گھماتے ہوئے سامنے کھڑے آتش کو دیکھا جس نے فاریہ کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔

" آپ کو جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے!!آپ سے جتنا سوال کیا جائے بس اتنا ہی جواب دے مجھے "

آتش نے قہر برساتی نگاہوں سے سامنے کھڑی حسن آرا کو دیکھا اور اس سے کہا کہ وہ صرف اتنا ہی جواب دے جتنا اس سے پوچھا جائے !!

" بھئی!!پہلے پتہ تو چلے ہمیں کہ تم کون ہو؟فاریہ کے کیا لگتے ہو؟؟تم نے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے؟ضرور اس کے جاننے والے ہو گے کون ہو تم؟کیا لگتے ہو فاریہ کے تم "

وہاں پر موجود کالونی کے ہی ایک شخص نے کہا کہ وہ کون ہے کیا لگتا ہے وہ فاریہ کا کیوں تھاما ہے اس نے فاریہ کا ہاتھ ؟؟ جس پر سب کالونی والوں سمیت حسن آرا نے بھی اس بات کی تصدیق چاہی تھی اس سے !!!! کہ وہ کون ہے ؟؟

" میں فاریہ جی کا ہونے والا شوہر ہوں "

اس کے کہے ہوئے الفاظ وہاں ہر موجود ہر شخص کو حیرانگی میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔۔ جبکہ فاریہ نے یہ سنتے ہی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن اس کی گرفت اتنی مظبوط تھی کہ یہ ممکن ہی نا ہوا!! یہ الفاظ اس پر کسی بجلی سے کم نا گرے تھے!!!!! پھر اسے اس قدر حیرانگی تھی کہ وہ کیسے دھڑلے سے کر رہا تھا یہ سب کچھ !!! سادیہ جو بھی یہ سن کر بہت زیادہ حیرانگی ہوئی تھی آج سے پہلے اس نے کبھی بھی فارہہ کے منھ سے آتش کا ذکر نہیں سنا تھا۔۔۔۔ "اور وہ خود کو اس کا ہونے والا قہر بتا رہا تھا۔۔۔

" کیا؟؟ شوہر ؟؟ "

حسن آرا کو بھی یہ سن کر بہت حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ تو یہ سمجھتی تھی کہ فاریہ جیسی لڑکی کی شادی کسی غریب گھرانے میں ہو گی۔۔۔۔ لیکن اس کا منگیتر تو دکھنے میں کسی امیر زادے سے کم نہیں تھا۔۔۔۔۔ "

" ایسا کچھ بھی ن "

" ایسا ہی ہے میں آتش کاظمی فاریہ جی کا ہونے والا شوہر ہوں سمجھ گئے آپ سب لوگ؟؟"

فاریہ یہ کہنا چاہتی تھی کہ جیسا وہ لڑکا ان سب کو بتا رہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے!! لیکن آتش نے اس کے الفاظ درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا تو فاریہ اپنا ہاتھ بڑی مشکل سے اس کے ہاتھ سے چھڑوا ہی لیا۔۔۔!!!

" اور کیا کہہ رہی تھی آپ؟؟ فاریہ جی نے آپ کی انگھوٹی چرائی ہے؟؟ ایسا کچھ بھی نہیں ہے،،، بلکہ یہ کام تو کسی اور کا ہے " !!

اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے آتش نے حسن آرا اور وہاں پر موجود باقی کالونی والوں کو یہ بتایا کہ فاریہ نے اس کی انگھوٹی نہیں چرائی کسی اور نے چرائی ہے۔۔۔ جس پر فاریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

" اچھا!! تو پھر بتاؤ کس نے کیا ہے یہ کام؟؟ "

حسن آرا نے طنزیہ مسکراتے ہوئے اس کی اور فاریہ کی طرف دیکھا۔۔۔!!اور آتش سے سوال کیا کہ اگر فاریہ نے ان کی انگھوٹی نہیں چرائی تو پھر کس نے چرائی ہے؟اب تو کالونی والوں کو بھی یہ بات جاننے کا تجسس تھا۔۔۔

" صادق "

جیسے ہی حسن آرا نے سوال کیا تو آتش نے غصے کی نگاہ اس پر ٹکائے ہوئے ایک آواز اپنے منھ سے نکالی۔۔۔!!! جس پر صادق اور اس کے ساتھ ایک اور شخص شیراز (حسن آرا کا بیٹا) وہاں پر پہنچے صادق نے شیراز کو پکڑا ہے۔۔۔اسے دیکھتے ہی حسن آرا کے ہوش اڑ گئے۔۔۔

" یہ تو میرا بیٹا "

" جی بالکل!! یہ آپ کا ہی بیٹا ہے۔۔۔۔اور یہ انگھوٹی بھی آپ کی ہی ہے۔۔۔اور آپ کی یہ انگھوٹی فاریہ جی نے نہیں چرائی ہے۔۔۔بلکہ آپ کی یہ انگھوٹی آپ کے ہی اپنے بیٹے نے چرائی تھی۔۔۔آپ جاننا چاہے گی کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟؟ چلیں کوئی بات نہیں ہے میں ہی بتا دیتا ہوں آپ کے بیٹے نے یہ انگھوٹی چرائی اسے بیچنے کے لیے تاکہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر جوا جیسی حرام کھیل کھیل سکیں اور آپ نے بنا سوچے سمجھیں ہماری فاریہ جی پر الزام لگا دیا "

آتش نے قدم حسن آرا کی طرف بڑھائے اور ان کے پاس جاتے ہوئے ان کے ہاتھ میں انگھوٹی دی۔۔۔۔!!آتش کی بات سن کر حسن آرا نے حیرانگی سے اپنے بیٹے جو دیکھا جس نے اس کی سونے کی انگھوٹی جو اکھیلنے کے لیے چرائی تھی۔۔۔سادیہ نے غصے شیراز کو دیکھا۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے تم جھوٹ بول رہے ہو؟؟ "

حسن آرا نے اب کالونی والوں کے سامنے اپنے بیٹے کی عزت جو بچانے کے لیے خود یہ جھوٹ بولا کہ آتش کی کہی ہوئی بات جھوٹی ہے!!جس پر آتش کو طنزیہ مسکراتے ہوئے دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

" ارے!!ایسا میں تھوڑی کہہ رہا ہوں!!ایسا تو آپ کے بیٹے نے کہا ہے مجھ سے،،،،اس کی بات پر تو یقین کرتی ہیں نا آپ؟؟چلو بھئی شیراز اپنی امی کو یہ انگھوٹی تم نے ہی چرائی ہے "

آتش نے اپنی بات کرتے ہوئے ایک مرتبہ بھی پیچھے کھڑے ہوئے شیراز کی طرف نہیں دیکھا تھا جس سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ وہ شیراز کو بالکل بھی دھمکا نہیں رہا تھا اور اب تو صادق نے بھی شیراز کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

" ج۔۔۔ی امی میں نے ہی کیا ہے یہ "

شیراز نے نظریں جھکائے ہوئے اپنی والدہ کو اور باقی سب کالونی کو یہ بتایا کہ اس نے ہی انگھوٹی چرائی ہے "جس پر کالونی والے اسے ہی باتیں سناتے ہوئے وہاں سے اپنے اپنے کاموں کے لیے چلے گئے۔۔۔اب وہاں پر صادق، آتش، فاریہ، سادیہ، حسن آرا، شیراز موجود تھے۔۔۔

" اب جب آپ کے سامنے سارا سچ آ ہی گیا ہے تو اب آپ فاریہ جی سے معافی مانگیں۔۔۔اور ابھی کچھ دن انھیں اپنے پاس رکھیں پھر میں دلہا بن کر اپنی دلہن کو لینے کے لیے آجاؤ بس چھ سے سات دن "

آتش نے جب اپنے آخری الفاظ ادا کیے تو فاریہ کو شدید غصہ چڑھا۔۔۔جبکہ اس کی بات سنتے ہی حسن آرا نے نظریں جھکالی۔۔۔

" اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ شیراز کو لے کر اندر جائیں"

فاریہ نے آگے بڑھتے ہوئے غصے کی نگاہ سے آتش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔تو وہ تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ "

" تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں پر آنے کی؟؟ "

فاریہ ان تینوں کے جاتے ہی غصے سے آتش کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔جو اس کے چہرے کے غصے کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔۔غصے میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

" ہمت تو مجھ میں بہت ہے فاریہ جی ! ! ہر فلحال آپ ابھی ان باتوں کو چھوڑیں۔۔۔۔ہماری شادی کی تیاری کریں جو آج سے ٹھیک چھ دن کے بعد ہے کل آؤ گا میں آپ کو شاپنگ پر لے جانے کے لیے اب بہت ہم دونوں ایک ہونے والے ہیں "

" چٹاخ"

اس کی باتیں سنتے ہوئے فاریہ اپنا قابو کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔اس کی سمجھ سے باہر تھا یہ شخص ؟؟اب وہ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔اسی وجہ سے اس کا ہاتھ آتش کا ظمی پر اٹھ گیا۔۔۔۔! ! جس پر صادق کا منھ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

" اپنی بکواس بند کرو کس قدر بے حیا ہو تم ؟؟ "

فاریہ نے ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر کہا۔۔۔۔لیکن اس آتش کو تو جیسے اس کی کسی بھی بات کا اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔اس کی تھپڑ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا ! !

" تھپڑ ہی سہی لیکن آپ نے ہمیں چھوا تو "

اس نے پیار بھرے لہجے میں کہتے ہوئے مسکرا کر اپنی اس گال پر ہاتھ پھیرا جہاں فاریہ نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔ جس پر فاریہ مزید حیران ہوئی تھی کس قسم کا انسان تھا وہ تھپڑ کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس پر "

" دفع ہو جاؤ یہاں سے "

اس کو غصے سے دیکھتے ہوئے فاریہ نے غصے سے کہا کہ وہ یہاں سے چلا جائے اور وہ خود بھی وہاں سے جانے کے لیے مڑی تھی۔۔۔ جب ہی وہ مسکرا اٹھا۔۔۔

" کل تیار رہیئے گا فاریہ جی "

وہ مسکرا کر اسے بلند آواز میں کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔!! جبکہ اس کی آواز سنتے ہوئے فاریہ غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ گئی تھی اور سخت قدم لیے اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رات کے سائے سارے آسمان پر چھا گئے تھے۔۔۔ اندھیرے نے ہر طرف بسیرا کر لیا تھا۔۔۔ دن سے رات ہو گئی تھی!! ازا کمرے میں چینج کر کے پہنچی تو کایان کو صوفے پر لیٹا ہوا بک پڑھنے میں مصروف پایا۔۔۔

ایک نگاہ جیسے ہی ازانے اس پر ڈالی تو اس کے سامنے آج صبح کا منظر دوڑا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر شرم کے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔۔۔وہ نظریں جھکاتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔جبکہ اس کی یہ شرماہٹ بھی کایان کی نظروں سے بچ نہیں پائی تھی۔۔۔وہ مسکرا گیا تھا۔۔۔۔"ازا بیڈ کی ایک طرف ہوتے ہوئے لیٹی اور کنفرٹر اپنے پر چڑھا لیا۔۔۔۔۔

" ویسے میں سوچ رہا تھا " !!

ازا ابھی سونے کے لیے لیٹی ہی تھی کہ کایان کی آواز نے اس کا تعاقب کیا اور اسے اپنی طرف متوجہ کروایا!!اس نے معصوم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔!!!

" کیا؟؟ "

اس کی بات سنتے ہوئے ازا نے اس سے سوال کیا۔۔۔کہ وہ کیا سوچ رہا ہے؟؟جس پر کایان مسکرا کر صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

" میں یہ سوچ رہا تھا کہ کتنی ہی دیر ہو گئی ہے ہماری شادی کو اور ہم نے کبھی کھل کر ایک دوسرے سے بات بھی نہیں کی۔۔۔۔نا ایک دوسرے کے متعلق کبھی جاننے کی کوشش کی۔۔۔۔آج آپ مجھے اپنے بچپن کے بارے میں کچھ بتائے؟ "

اس نے مسکرا کر کہا کہ وہ اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہے تو ازا بھی بالکل اس کے سامنے بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھی اور مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ !!

" آپ جاننا چاہتے ہیں کہ میرا بچپن کیسے گزرا؟؟ "

ازا نے اس کی بات سن کر سیدھے بیٹھ کر کایان سے سوال کیا کہ کیا وہ اس کے بچپن کے بارے میں جاننا چاہتا ہے؟

" بالکل میں آپ کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہوں "

کایان نے مسکرا کر اسے بتایا کہ وہ نا صرف اس کے بچپن کے بارے میں جاننا چاہتا ہے بلکہ وہ اس کے بارے میں بھی جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔ جس پر ازا مسکرائی۔۔۔

" اوکے !! میں بتاتی ہوں۔۔۔۔ !!! میرا بچپن بہت لاڈ پیار میں گزرا ہے۔۔۔۔ کیونکہ میں گھر میں سب سے پہلی بچی تھی،،، اور اپنے ماں باپ کی پہلی اولاد تھی تو انھوں نے میرا بہت خیال رکھا۔۔۔۔

میری ہر خواہش،، میری ہر وہ بات جو میرے منھ سے نکلتی تھی کبھی ایسا ہوا تھا ہی نہیں کہ بابا وہ پوری نا کریں!!!! جب میں تین سال کی ہوئی تو میرا چھوٹا بھائی ہوا۔۔۔ لیکن پھر بھی میرے ماں باپ کا پیار کبھی بھی میرے لیے کم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

انھوں نے کبھی بھی اپنے بیٹے کو اپنی بیٹی پر فوقیت نہیں دی تھی۔۔۔۔!!!! انھوں نے ہمیشہ میری بات کو سراہا اس کے کچھ سال بعد میری پڑھائی کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔۔

پڑھائی میں بھی میں اللہ کا شکر ہے بہت اچھی تھی۔۔۔۔ بابا کے بھائی ہمیشہ میری پڑھائی پر اعتراض کرتے تھے۔۔۔۔۔ وہ کبھی بھی یہ نہیں چاہتے تھے کہ میں پڑھو لیکن میرے بابا کی خوائش تھی کہ میں اچھی تعلیم حاصل کرو۔۔۔۔ میرے بابا نے کبھی بھی میری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دیے۔۔۔۔

اس کے بعد میری زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہوا جس میں آپ میرے ساتھ آئے!! آپ نے مجھے عزت دی مقام دیا مرتبہ دیا،، ہر مشکل میں میرا ساتھ دیا آپ نے تھینک یو سو مچ "!!!

ازانے اپنی پیدائش سے لے کر اس کے ساتھ آنے تک ہر بات اسے بتائی تھی۔۔۔۔ جس سے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔۔۔۔۔۔ ماں باپ کو کیسے بھول سکتی تھی وہ؟؟ اس کی بات سن کر کایان کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی تھی۔۔۔۔ !!!

" شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے اور میں نے آپ کو پہلے بھی اتنی مرتبہ کہا ہے کہ یوں بار بار شکریہ کہہ کر مجھے شرمندہ مت کیا کریں۔۔۔۔میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔۔یہ میرا فرض ہے "

کایان نے چہرے پر سنجیدگی جمائے ہوئے ہوئے اس سے کہا کہ وہ اس کا شکریہ ادا نا کیا کرے۔۔۔۔۔!!!اس نے پہلی مرتبہ اپنے شوہر ہونے کا کہہ کر اسے اپنا فرض کہا تھا۔۔۔۔

" اور آپ کو یہاں بھی وہی پیار ملے گا جیسا کہ آپ کو اپنے گھر میں اور میں دوں گا آپ کو پیار" (!!

کایان نے اپنے دل میں سوچا اور ازا کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔جو اپنے والدین کی سوچوں میں گم تھی !!

" آپ بھی بتائیے نا اپنے بچپن کے بارے میں "

کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد ازا نے اس سے کہا کہ وہ بھی اسے اپنے بچپن کے بارے میں جس پر کایان ماضی کی تلخ یادوں میں کھو گیا تھا۔۔۔۔

" آپ بھی بتائیے نا اپنے بچپن کے بارے میں "

کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد ازانے اس سے کہا کہ وہ بھی اسے اپنے بچپن کے بارے میں جس پر کایان ماضی کی تلخ یادوں میں کھو گیا تھا۔۔۔

" میرا بچپن؟؟؟ "

کایان نے چہرے پر سنجیدگی لیے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن وہ سنجیدگی بھی ازا کو اس کی معصومیت ہی لگ رہی تھی۔۔۔۔!! جب ہی ازانے اس کی بات سنتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

" میرا بچپن آپ کے بچپن کی طرح بالکل بھی نہیں گزرا۔۔۔ "

کایان نے اس کے اشارے کو دیکھ کر صوفے پر سیدھا لیٹتے ہوئے اپنے بچپن کے بارے میں اسے بتانا شروع کیا۔۔۔

" بچپن سے ہی تائی جان مجھے پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔!!! کیونکہ ارحم کے بعد جب میں پیدا ہوا تو سب کا رجحان میری طرف ہو گیا ایسا لگتا تھا انھیں،،، انھیں لگتا تھا کہ گھر والے ارحم سے زیادہ مجھے ایمپورٹینس دیتے ہیں۔۔۔ جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ بچپن سے ہی میرے کھلونے جو بابا، تایا جان لاتے تھے مجھ سے لے کر ارحم کو دے دیتی۔۔۔۔ لیکن میری ماں ہمیشہ میرا خیال کرتی روز مجھے نئے کھلونے لا کر دیتی۔۔۔۔ لیکن ایک ایسا آیا جب انھیں کینسر ہو گیا۔۔۔۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک دن ایسا بھی آیا جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی "

یہ کہتے ہوئے کایان کے آنکھوں کے کناروں سے آنسو بہے تھے۔۔۔۔ ازا کو بھی کافی افسوس ہوا تھا یہ سن کر۔۔۔۔ ایک لمحے کی خاموشی کے بعد کایان نے اپنی بات کو دوبارہ جاری کیا۔۔۔۔

" کچھ دن تک تو مجھے پھوپھو نے سنبھالا لیکن پھر وہ بھی اپنے گھر چلی گئی تھی اور اب میری زمہ داری تائی جان پر تھی جو مجھے ویسے ہی پیار ہی نہیں کرتی تھی لیکن اس وقت تو میں صرف اور صرف سات سال کا تھا۔۔۔۔ مجھے ان باتوں کی زیادہ سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔۔!!! جب بھی اگر میں سن سے کوئی بھی فرمائش کرتا تو وہ مجھے ڈانٹ دیتی جبکہ میری ہر فرمائش، میری فرمائش کو میرے بابا پوری کرتے تھے۔۔۔۔ وہ زیادہ تر شہر میں ہوتے تھے۔۔۔۔۔ ایک رات ارحم نے مجھ سے میرا کھلونا چھین لیا۔۔۔۔ اور غصے میں میں نے اس کا کھلونا توڑ دیا۔۔۔۔!! جس سے وہ رونے لگا،،،، تائی جان نے مجھے سزا کے طور پر ایک کمرے میں بند کر دیا جہاں پر صرف اور صرف اندھیرا تھا اس کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگا میں پوری رات روتا رہا۔۔۔۔!! لیکن انھیں مجھ پر زرا بھی ترس نا آیا۔۔۔۔

روتے روتے ہی میں سو گیا اور میری آنکھ صبح اسوقت کھلی جب بابا میرے پاس بیٹھے،،،تائی جان نے مجھے سختی سے منع کیا تھا اس بارے میں کسی کو بھی بتانے سے میں بچا تھا میں نے انکی بات مان لی اور یونہی دن گزرنے لگے۔۔۔۔!!!ایک مرتبہ پھر سے انھوں نے یہی کیا اور مجھے اندھیرے والے کمرے میں بند کر دیا۔۔۔اس رات میں بہت ڈرا تھا۔۔۔میں بہت چلایا پر انھیں مجھ پر ترس نہیں آیا تھا۔۔۔!!اور میں اندھیرے کے ڈر سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔صبح تایا جان نے بہت غصہ کیا تائی جان پر حتی کہ ان کے چہرے پر تھپڑ بھی مارا اور اس کا زمہ دار تائی جان نے مجھ پر ڈال دیا کہ میری وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔۔۔کچھ دنوں بعد میرے بابا کی ایک ایکسیڈینٹ میں ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔میں اس وقت چودہ سال کا تھا۔۔۔!!!تائی جان کا رویہ میرے ساتھ بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔لیکن ان کو خوف میرے دل سے جیسے مٹ ہی گیا تھا۔۔میری خالہ نے جب تائی جان کا میرے ساتھ یہ رویہ دیکھا تو وہ تایا جان پر برہم ہوئی اور مجھے اپنے ساتھ لندن لے گئی۔۔۔!!!اور میں کئی سالوں تک ان کے ساتھ رہا جو میری زندگی کے حسین ترین سال تھے۔۔۔۔جب میں پچیس سال کا ہوا تو تایا جان نے مجھے واپس بلوایا تاکہ میں اپنے والد کا بزنس سنبھال سکو "

کایان کے کہے ہوئے ایک ایک حرف میں اس کے دکھ تھے،،،اس کے اندر کی تکلیف تھی جسے ازانے با خوبی محسوس کیا تھا۔۔۔۔!!!اس نے جو بچپن میں مظالم سہے انھیں سن کر ازا کی آنکھ سے بھی آنسو بہہ گئے تھے۔۔۔۔ !!

" آئم سوری کایان!!مجھے آپ سے نہیں پوچھنا چاہئیے تھا "

ازانے جو ایک نظر اس کی طرف دیکھا تو اسے روتا ہوا پاپا شائید ماں باپ کی یاد اسے ستا رہی تھی۔۔۔۔ جسے دیکھ کر ازا کو اپنے پوچھے ہوئے سوال پر ندامت محسوس ہوئی کہ کاش وہ اس سے اس کے بچپن کے بارے میں نا پوچھتی!!

" سوری کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔بلکہ اس سے تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔۔۔۔سالوں سے جو بوجھ تھا میرے دل پر وہ اتر گیا ہے تھینک یو۔۔۔۔آج سے پہلے میں نے یہ باتیں کبھی بھی کسی کو بھی نہیں بتائی لیکن آج آپ سے بات کر کے مجھے سکون محسوس ہو رہا ہے،،،پر ابھی آپ سو جائیں رات کافی ہو چکی ہے "

کایان نے اسے بتایا کہ اس سے یہ ساری باتیں شیئر کر کے اس کے دل کو سکون میسر آیا ہے۔۔۔!!!! پھر وہ کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوا اور اس کے بعد اسے سونے کہا کیونکہ رات کافی ہو گئی تھی !!!

جس پر ازانے ایک نظر اس پر ڈالی جو آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹ گیا تھا۔۔۔!! اور وہ بھی بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔ تھکن کی وجہ سے جلد ہی نیند اس پر طاری ہو گئی تھی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" بہت شکریہ آپ کا "

گاڑی سے اترتے ہوئے جیسے ہی رہان دوسری طرف سے اس کے پاس پہنچا تو ربعیہ نے عجب ہی خوشی سے اس سے کہا۔۔۔

" شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے !!! بابا نے کہا تھا تو آپ کا ایڈمیشن کروانا تھا ہی نا اب آپ اپنی پڑھائی ہر توجہ دیں "

رہان ربعیہ کا یونیورسٹی ایڈمیشن کروا کر آیا تھا اور ربعیہ کو اس بات کی بہت خوشی تھی کہ وہ آگے پڑھے گی۔۔۔ اسی وجہ سے اس نے رہان کا شکریہ ادا کیا جس پر رہان نے جواباً اپنے الفاظ ادا کیے اور وہ دونوں مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

" کہاں گئے تھے ؟ "

ربعیہ اندر پہنچے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ لیکن جیسے ہی رہان اپنے کمرے کی طرف بڑھا اسی وقت شہناز بیگم اس کے سامنے آ رکی اور اس سے سوال کیا کہ وہ دونوں کہاں گئے تھے ؟؟؟؟

" وہ ربعیہ کا ایڈمیشن کروانے کے لیے گئے تھے یونیورسٹی "

رہان نے اپنی ماں کا سوالیہ لہجہ دیکھتے ہوئے انھیں بتایا کہ وہ ربعیہ جو یونیورسٹی لے کر گیا تھا اس کا ایڈمیشن کروانے کے لیے جسے سنتے ہی شہناز بیگم حیران رہ گئی۔۔۔

" کیا ضرورت تھی بیٹا چھوڑو اس پڑھائی کو کیا کرلے گی وہ پڑھ کر اسے گھر کے کام کاج کرنے کا کہو " !!

شہناز بیگم نے بڑے ہی پیار سے اسے قائل کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ ربعیہ جو مزید پڑھنے کی اجازت نا دے اور اسے حویلی کے کام کاج میں لگنے کا کہے۔۔۔

" امی اسے پڑھنے کا شوق ہے تو پڑھنے دیں اور حویلی کے کاموں کے لیے تو ویسے بھی کافی نوکر چاکر ہیں۔۔۔!!! آپ ٹینشن مت لیں "

رہان نے بھی آہستگی سے مسکرا کر شہناز بیگم کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر اسے بہت حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ شہناز بیگم کچھ بھی کہتی رہان انھیں کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بغیر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

" یہ بھی نکل گیا ہے آپ کے ہاتھ سے "

صائمہ جوان کی ساری باتیں سن چکی تھی وہ شہناز بیگم کے پاس پہنچی اور طنزیاتی لہجے میں شہناز بیگم سے کہا کہ رہان بھی اس کے ہاتھوں سے نکل گیا۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے "

ایک لمحے کے لیے شہناز بیگم نے سوچا تو انھیں بھی ایسا ہی لگا کیونکہ آج سے پہلے رہان نے ان کی کوئی بات نہیں ٹالی تھی لیکن پھر انھوں نے اپنے ذہن سے اس خیال کو نکالا اور پریشانی سے صائمہ سے کہا جس پر وہ طنزیہ مسکرائی !!!

" امی!! ایسا ہی ہے۔۔۔بہت جلد آپ کا بیٹا جوروں کا غلام بننے والا ہے "

صائمہ نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا تو شہناز بیگم نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

" کہتی ہوں تمھارے ابا سے کہ تمھاری بھی شادی کریں اسما کے ساتھ ہی کرتی ہوں تمھارے سسرال والوں سے بات "

شہناز بیگم نے کہا تو صائمہ مسکرائی۔۔۔۔

" امی آپ بھول رہی ہیں کہ میرے ہونے والے شوہر اس وقت آسٹریلیا میں بیٹھے ہیں ایک سال بعد آئے گے اس وقت تو آپ دادی بھی بن جائیں گی "

وہ مسکرا کر کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ شہناز بیگم نے اپنے غصے پر قابو پایا۔۔۔۔ یہاں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے صائمہ جارشتہ طہ ہو چکا ہے اور منگنی بھی ہو چکی ہے پر اس کا ہونے والا شوہر اس وقت آسٹریلیا میں ہے۔۔۔۔!!! اور بہت جلد اس کی شادی بھی ہو جائے گی۔۔۔۔!! لیکن اس وقت تو شہناز بیگم ربعیہ سے جل رہی تھی!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" داداجان آپ نے مجھ سے کہا تھا نا آفس جانے کے لیے "

ناشتے کی میز پر وہ تینوں ہی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جب ہی انوشا نے سینڈوچ کا ایک نوالہ لیا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے داداجان سے کہا۔۔۔۔

" کب کہا انھوں نے؟؟ "

زریر جو بڑے ہی پر سکون انداز میں ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔اس نے جیسے ہی انوشا کی بات سنی تو اسے گھور کر دیکھا۔۔اور پھر دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر وہ مکمل طور پر اسے اگنور کر رہی تھی۔۔۔۔

" میں نے ہی کہا تھا!!انوشا بیٹا انوشا بیٹا۔۔۔اگر تم جانا چاہتی ہوں،،،یہ بہت اچھی بات ہے آپ جاؤ اور جوائن کرو آفس "

دادا جان کی بات سن کر زریر نے گھور کر انوشا کو دیکھا اور پھر حیرانگی سے دادا جان کو جو فوراً مان گئے تھے۔۔۔۔۔

" پر یہ کیا کرے گی دادا جان آفس جا کر؟؟ "

زریر نے دھکے چھپے الفاظ میں یہ کہنا چاہا تھا کہ انوشا آفس نہیں جائے گی جس پر انوشا نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

" کام کروں گی اور کیا مکھیاں مارنے تھوڑی جاؤ گی؟؟ "

انوشا نے اس کی بات سن غصے سے اس کی طرف ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا کہ وہ وہاں پر جا کر کام کرے گی مکھیاں مارنے نہیں جائے گی!!!

" صحیح کہہ رہی ہے وہ کام کرنے جائے گی اور اس سے تمھارا دل بھی لگ جائے گا یہاں "

دادا جان نے انوشا کا ساتھ دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ کام کرنے جائے گی اور اس سے اس کا دل بھی لگ جائے گا یہاں۔۔۔۔دادا جان کہتے ہوئے اٹھ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔اب وہ دونوں وہاں پر اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔!!

" تم کوئی آفس نہیں جاؤ گی سمجھی "

دادا جان کے جاتے ہی زریر نے غصے سے سامنے بیٹھی ہوئی انوشا کو دیکھا اور غصے سے کہا کہ وہ ایک بات سمجھ لے کہ وہ آفس نہیں جائے گی۔۔۔۔

" مجھے تمھاری اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے " !!

انوشا نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی جو غصے سے بھرا پڑا تھا اور نظر جھکاتے ہوئے ناشتے میں مصروف ہوتے ہوئے کہا کہ اسے آفس جانے کے لیے زریر کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ !!

" تمھیں میری اجازت کی ضرورت ہے مسسز زریر عباس تم شائید بھول رہی ہو کہ اب ہمارا نکاح ہو چکا ہے اور تمھیں اپنے شوہر کی اجازت لینے کی ضرورت ہے "

زریر نے اسے کل ہونے والا اس کا اور اپنا نکاح اسے یاد دلاتے ہوئے کہا کہ وہ اب اس کا شوہر ہے اور اسے کہیں بھی جانے کے لیے اس کی اجازت کی ضرورت ہے۔۔۔ جس پر انوشا نے غصے سے اس کی طرف آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔ وہ ناشتے کی میز سے کھڑی ہوئی زریر کی نگاہیں اب بھی اس پر ہی تھی۔۔۔

" اجازت مائے فٹ!! میں بھی دیکھتی ہوں کہ مجھے آفس جانے سے کون روکتا ہے؟؟؟ "

ناشتے کی میز سے اٹھتے ہوئے وہ اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولی تو زریر کا پارا مزید ہائی ہو گیا تھا۔۔۔!! جبکہ انوشا ایک ایک لفظ چبا کر کہتی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ زریر نے اس کی پشت کو گھورا !!

" رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔ پر کوئی بات نہیں مسسز زریر عباس تمھارے ہوش مجھے ٹھکانے لگانے آتے ہیں " (!!

اس کی پشت کو گھورتے ہوئے زریر نے دل میں سوچا۔۔۔ نا جانے کیا موڑ لینے والا تھا ان کا رشتہ اب ؟؟

" آنٹی ایسا مت کریں پلیز میں کہاں جاؤ گی ؟؟؟ "

آج آتش کی اس حرکت کے بعد حسن آرا بالکل بھی فاریہ کو اپنے ساتھ رکھنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی کہ فاریہ وہاں سے چلی جائے لیکن اس بیچاری کے پاس تو ایک یہی ٹھکانہ تھا جسے چھوڑ کر وہ کدھر جاتی ؟؟جب ہی اس نے حسن آرا سے پریشانی سے کہا۔۔۔

" فاریہ مجھے کچھ بھی نہیں پتا تمھیں کہاں جانا ہے وہ تمھاری مرضی ہے۔۔۔لیکن تم یہاں نہیں رہ سکتی ایک کام کرو نا اپنے اس منگیتر کے پاس چلی جاؤ۔۔۔بہت خیال رکھتا ہے وہ تمھارا لیکن بیٹا جی تم یہاں نہیں رہ سکتی اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور نکلو یہاں سے "

حسن آرا نے صاف صاف الفاظ میں اسے یہاں سے جانے کے لیے کہہ دیا تھا اور خود وہ یہاں سے جا چکی تھی۔۔۔فاریہ کا سامان بھی انھوں نے پہلے ہی پیک کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔ !!!

لیکن اب فاریہ کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے گی ؟؟ کدھر جائے گی جب ہی اس کی کمرے میں سعدیہ آئی۔۔۔فاریہ نے اسے پریشانی سے دیکھا۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

حویلی میں ہر طرف خوشیاں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔!!! کیونکہ ایک ہفتہ پورا ہو چکا تھا۔۔۔!!اور اب ربعیہ اور رہان کی اور اسما اور حماد کی شادی کے دن آ چکے تھے۔۔۔

آج رات ان کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔!!حویلی میں مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔حویلی کے مرد حضرات بھی مہندی کے فنکشن میں شرکت کرنے کے آفس کے کام نپٹا کر آ چکے تھے۔۔۔۔ ازا اس وقت کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔!!اور دو ڈریس سامنے پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔اسے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ ان میں سے کونسا جوڑا پہنے؟؟

اس کا مطلب یہ تھا اس نے پہلے کوئی بھی پلینگ نہیں کی تھی پہلے۔۔۔۔!!اور اب وہ اس کشمکش میں مبتلا تھی کہ کونسا جوڑا پہنے اور ابھی اس کا میک وغیرہ سب کچھ رہتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں کایان کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کچھ تھا وہ سیدھا ازا کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔!!ازا بھی اس کی طرف مڑی۔۔۔۔

" آ گئے آپ " !!

ازا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر کہا تو وہ ہاتھوں میں گلاب کے گجرے لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

" جی!!آپ تیار نہیں ہوئی؟ "

کایان کو اس بات سے حیرانگی ہوئی تھی کہ عموماً لڑکیوں کافی دیر پہلے ہی تیار ہونا شروع ہو جاتی ہیں لیکن وہ ابھی تک شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

" ہاں وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا " ____

اس کی بات سنتے ہوئے وہ مسکرائی۔۔۔!!!اور اسے یہی بتانے لگی کہ تھی کہ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا پہنے؟ جبکہ اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ کایان نے اس کا ہاتھ تھاما جو اس کی بولتی بند کروا گئی تھی۔۔۔۔اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس نے حیرانگی نے کایان کو دیکھا۔۔جو اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود گھجرا اس کے ہاتھ میں پہنانے لگا تھا۔۔۔

" یہ کیا ہے؟ "

اس کے ہاتھ کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے ازا کے چہرے کا رنگ سرخ پڑ گیا تھا۔۔اسے سمجھ ہی نہیں آئی کہ وہ اس سے کیا سوال کرے؟؟اسی وجہ سے ہر بڑی میں یہی پوچھ گئی کہ یہ کیا ہے؟؟ جبکہ وہ یہ بات جانتی تھی یہ گھجرے ہیں۔۔۔۔

" گھجرے ہیں "

اس کی بڑھتی دھڑکنوں کو محسوس کرتا ہوا وہ مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرا گھجرا بھی اس کے دوسرے ہاتھ میں پہنا دیا۔۔۔ان گلاب کی پتیوں کی خوشبو ازا کی نتھ کو چھو رہی تھی!!!

" کیسے لگ رہے ہیں؟؟ "

کایان نے اس کے ہاتھ میں گھجرا پہناتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی اور گھجروں سے نظر ہٹاتے ہوئے نظر اس کی طرف دوڑائی۔۔۔اور مسکرا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

" بہت پیارے ہیں!!پر اس کی کیا ضرورت تھی؟ "

ازا نے پہلے ان گھجروں کی تعریف کی اور پھر کایان سے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ اس کی کیا ضرورت تھی؟؟اس نے کوئی فرمائش تو نہیں کی تھی اس سے۔۔۔ !!

" جب شوہر کوئی تحفہ دے تو سوال نہیں کرتے!!ویسے ہی راستے میں لگے ہوئے دکھائی دیے تو دل کیا کہ آپ کے لیے لے جاتا ہوں۔۔۔آپ بتائے کیا کہہ رہی تھی آپ؟؟ "

کایان نے اسے بتایا اور اس سے کہا کہ وہ پہلے کیا کہہ رہی تھی کیونکہ اس سب میں ازا اپنی بات کرنا بھول گئی تھی۔۔۔!!!

" کچھ نہیں میں یہ کہہ رہی تھی کہ کونسا جوڑا پہنو؟ کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی مجھے!!! آپ بتائے ؟ "

ازا نے اسے بتایا کہ وہ اس کشمکش میں مبتلا تھی کہ وہ کونسا جوڑا پہنے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔۔۔ اس نے کایان سے صلاح مانگی تھی اس سے "

" امم!! یہ والا بیسٹ رہے گا "

کایان نے ان میں سے ایک ڈارک سبز رنگ کا جوڑا اٹھایا اور ازا کو دیا اور کہا کہ یہ اس پر بہت اچھا لگے گا جس پر ازا مسکرائی اور وہ جوڑا کایان سے پکڑ لیا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے میں پہن کر آتی ہوں۔۔۔۔!! آپ بھی ریڈی ہو جائیں "

ازا مسکرا کر کہتی ہوئی واش روم کی طرف بڑھی جبکہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ ایک نئے انداز کی تھی آج وہ دل سے خوش تھی جبکہ کایان کے حالات بھی کچھ ایسے ہی تھے۔۔۔۔ وہ دونوں تیار ہونے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" جاؤ فاریہ جی کو بلا کر لاؤ "

آتش حسن آرا کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔وہ گاڑی کے فرنٹ پر بیٹھا ہوا صادق کو آڑ دردے رہا تھا کہ فاریہ کو بلا کر لائے وہ جس پر صادق سر ہاں میں ہلاتا ہوا حسن آرا کے گھر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

" آپ؟ "

دروازے پر بیل ہونے کی آواز سن کر سعدیہ دروازے پر یہ دیکھنے کے لیے وہاں پر کون ہے؟؟ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا سامنے ہی اسے صادق دیکھائی دیا جو کل آتش کے ساتھ اسے دیکھتے ہی سعدیہ کے چہرے پر پریشانی کی لہر دوڑی تھی۔۔۔!!اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔۔

" آپ فاریہ بھابھی کو بلادے گی؟؟"

اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے صادق اس میں کھو گیا تھا لیکن پھر اگلے ہی لمحے وہ ہوش میں واپس آیا اور اس سے کہا کہ وہ فاریہ کو بلادے!!!

" فاریہ گھر پر نہیں ہے " !!!

اسے دیکھتے ہی سعدیہ نے نظریں جھکالی تھی۔۔۔۔۔!!!اور اسے یہ بتاتے ہوئے کہ فاریہ گھر پر موجود نہیں ہے وہ دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی کہ صادق نے دروازہ پکڑ کر اسے بند کرنے سے روکا جس پر سعدیہ نے حیرانگی سے اس شخص کو دیکھا۔۔۔

" کہاں گئی ہیں بھابھی؟ "

صادق نے اس کی حیرانگی پر مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور اس سے سوال کیا کہ فاریہ کہاں گئی ہے؟؟

" مجھے نہیں معلوم لیکن وہ یہاں سے چلی گئی ہے۔۔۔۔اور اب آپ بھی یہاں سے چلے جائے کیونکہ اب فاریہ کبھی بھی یہاں پر نہیں آئے گی۔۔۔۔!!ہمیشہ ہمیشہ کے لیے وہ یہ کالونی چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔۔!!! سمجھے آپ اور اب یہاں مت آیئے گا "

سعدیہ کو اس کی حرکت پر بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔۔!!اس نے غصے سے صادق سے کہا کہ فاریہ یہاں پر نہیں ہے وہ یہ گھر چھوڑ کر جا چکی ہے اور اب اس کے لیے بھی یہی بہتر ہے کہ وہ یہاں سے چلے جائے۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے اس نے غصے سے دروازہ بند کر دیا تھا!!!!

صادق جو بھی یہ سن کر کافی حیرانگی ہوئی تھی کہ آخر فاریہ بھابھی کدھر چلی گئی ہیں؟؟وہ انھی سوچوں میں گم سم سا آتش کے پاس پہنچا۔۔۔

" کیا ہوا صادق فاریہ جی نہیں مانی کیا جانے کے لیے؟؟ "

صادق جیسے ہی آتش کے پاس پہنچا تو آتش کو اس کا چہرہ اداس سا دکھائی دیا تو اس نے اپنے حساب سے تکہ لگاتے ہوئے اس سے کہا جس پر صادق نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

" وہ ہوتی تو آتی " !!!

صادق کی بات سنتے ہی آتش فوراً گاڑی سے اترتا ہوا زمین پر کھڑا ہوا۔۔!!اسے سن کر سمجھ نہیں آئی کہ اس کی بات کا مطلب کیا ہے کہاں ہے فاریہ؟؟

" کیا مطلب؟؟ کہاں ہے فاریہ جی؟؟ "

اس نے حیرانگی و پریشانی سے سامنے کھڑے ہوئے صادق سے پوچھا تھا کہ کہاں گئی ہے فاریہ؟؟

" بھائی وہ فاریہ بھابھی یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلی گئی یہ گھر چھوڑ کر "

صادق کے الفاظ اس پر بجلی کی طرح گرے تھے۔۔۔!!!

" کیا مطلب ہے کہ فاریہ جی یہاں سے چلی گئی ہیں؟؟؟ وہ کہیں بھی نہیں جا سکتی ہے مجھے چھوڑ کر "

آتش نے غصے سے صادق کا کالر پکڑ لیا تھا۔۔۔۔ یہ بات اس کی برداشت سے باہر کی تھی۔۔۔۔"

جس پر صادق نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" بھائی مطلب نہیں وہ یہاں سے چلی گئی ہیں اگر نہیں یقین تو جا خود دیکھ لیں "

اس کا یہ رویہ دیکھ کر صادق نے سرد مہری کا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔ تو آتش حسن آرا کے گھر کی طرف بڑھا تھا!!! اس نے دروازے پر جاتے ہوئے بیل بجائی تھی۔۔۔۔ اب کی مرتبہ شیراز نے دروازہ کھولا!!

" جی کیا؟؟ "

اس سے پہلے کہ شیراز کچھ بھی بولتا آتش اسے دھکا دیتے ہوئے گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔!!

" اوو بھائی کہاں گھسے جا رہے ہو؟؟ "

شیراز اسے جانتا تو پہلے ہی تھا۔۔۔۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ کس قدر خطرناک ہے!! وہ اس سے پنگاہ نہیں کے سکتا تھا۔۔۔۔

" او میاں کہاں اندر گھستے چلے جا رہے ہو؟؟؟ "

شیراز کی آواز سن کر حسن آرا اور سعدیہ اپنے اپنے کمروں سے نکلتے ہوئے باہر کی طرف آئی تھی اور سامنے ہی انھوں نے آتش کو دیکھا تو حسن آرا نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ سعدیہ ان کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔صادق بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔اور گھر میں فاریہ کو تلاش کرنے لگا تھا۔۔۔

" فاریہ جی کہاں ہیں؟؟؟ "

حسن آرا کی آواز سنتے ہی کایان نے ان کے پاس جا کر قہر برساتی نگاہوں سے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" مجھے کیا معلوم کہاں ہے تمھاری فاریہ جی؟؟رات گئے بھاگ گئی تھی وہ یہاں سے اور پتہ نہیں کہ اکیلے گئی تھی کہ کسی اور کے ساتھ "

" شٹ اپ!! فاریہ جی کے بارے میں تمیز سے بات کرے تو ہی اچھا ہو گا "

حسن آرا کا آہنی زبان پر قابو نا رہا تھا وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔جب انھوں نے فاریہ کے متعلق غلط بات کی تو آتش کا خود پر قابو نہیں رہا تھا۔۔۔اس نے غصے سے حسن آرا کی چلتی ہوئی زبان کو بند کروایا۔۔۔

" بھائی یہ سب سچ کہہ رہے ہیں فاریہ بھابھی یہاں پر نہیں ہیں "

صادق سارے گھر کی چھان بین کر کے آیا تھا۔۔اس سے اسے سعدیہ کی بات کر یقین ہو گیا تھا کہ فاریہ بھابھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔۔۔۔"اس نے آتے ہی آتش سے کہا جس پر آتش نے اسے مڑ کر دیکھا!!

" میری نظر ہمیشہ رہے گی تم لوگوں پر یاد رکھنا اگر مجھے پتہ چلا فاریہ جی کو تم لوگوں نے یہاں سے نکالا یا انھیں جانے کا کہا تھا تو____ چلو صادق "

وہ کچھ کہتے ہوئے رک گیا تھا جس پر حسن آرا نے ڈر اور خوف سے اسے دیکھا جو فاریہ جو ڈھونڈنے کے لیے یہاں سے نکل چکا تھا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

آج پہلی دفعہ انوشا نے آفس میں قدم رکھا تھا!! وہ آفس کے خوبصورت انٹریر کو دیکھتے ہوئے اندر بڑھ رہی تھی آئی تو وہ زریر کے ساتھ ہی تھی لیکن وہ گاڑی پارک کرنے کے لیے گیا تھا۔۔۔جب ہی ایک شخص جو اپنے ہی دھیان میں چلتا جا رہا تھا وہ اسے دیکھتے ہی وہاں آ رکا۔۔۔"

" ہائے؟آپ کون میں نے آپ کو پہلے کبھی بھی نہیں دیکھا؟ "

اس شخص نے رکتے ہوئے کہا۔۔۔

" دیکھا تو میں نے بھی نہیں کبھی آپ کو "

انوشا کا دوٹوک جواب سن کر وہ لڑکا ایک لمحے کے چپ ہو گیا تھا۔۔۔!!!

" میرا مطلب تھا کیا آپ پہلے دفع آئی ہیں یہاں ؟؟ "

اس نے اپنی پچھلی کہی ہوئی بات کا مطلب بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

" جی میرا نام انوشا ہے "

انوشا نے اس کی بات کا مطلب سنتے ہی مسکرا کر اسے بتایا کہ وہ یہاں پہلی دفع آئی ہے اور اس کا نام انوشا ہے۔۔۔۔۔

" Nice Name !! by the way My name is wasit "

اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جس پر انوشا مسکرائی تھی۔۔۔!!! اور واسط بھی جبکہ وہاں پر آتے ہوئے زریر کو یہ دیکھ کر بہت زیادہ غصہ آیا تھا پر کیوں ؟ وہ تو انوشا سے محبت نہیں کرتا تھا !!!

" کافی بہت اچھی ہے "

انوشا نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے واسط سے کہا۔۔۔۔!!! واسط نے انوشا کو پورے آفس کا راؤنڈ کروایا تھا!! دادا جان نے انوشا کا تعارف کمپنی میں کروادیا تھا اور اب انوشا اور واسط کی کافی اچھی دوستی ہوگئی تھی۔۔۔۔!!! جس سے مسٹر زریر عباس کو کافی جلن ہو رہی تھی۔۔۔"

" ہمم!!! یہ تو ہے۔۔۔۔آپ اب اپنا کام ختم کرلیں میں بھی کچھ اہم کام نپٹالوں "

واسط نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔ جس پر انوشا بھی مسکرائی تھی۔۔۔۔!!! اور واسط جو اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اٹھتا ہوا دروازے کی جانب بڑھا اور جیسے ہی وہ وہاں پر پہنچا تو دروازہ باہر کی جانب سے کسی نے کھولا۔۔۔!! واسط نے دیکھا تو سامنے ہی زریر کے کھڑا تھا جو اسے دیکھ کر شدید غصے میں آگیا تھا جبکہ واسط مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل گیا اور زریر غصے سے اندر بیٹھی ہوئی انوشا کی طرف بڑھا تھا!!!!

" یہ کیا کر رہا تھا یہاں؟؟ "

انوشا اس بات سے بے خبر تھی کہ زریر اس کے آفس میں آیا ہے وہ واسط کے جاتے ہی اپنے کمپیوٹر میں مصروف ہوگئی تھی جب ہی زریر نے وہاں آتے ہوئے اس سے سوال کیا کہ وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟؟

" جو بھی کر رہا تھا تمھیں اس سے کیا؟؟ "

اس دن سے مسلسل انوشا زریر جو اگنور پر اگنور کیے جا رہی تھی۔۔۔اب بھی اس نے یہی کیا تھا اس نے کمپیوٹر سے ایک نظر بھی اٹھا کر اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔!!اور کمپیوٹر پر ہی نظریں ٹکائے ہوئے اسے دوٹوک انداز میں جواب دیا۔۔اب اس کا زریر کو یوں اگنور کرنا زریر سے برداشت نہیں ہو رہا تھا!!اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔!!!!!

" میرے سوالات کے جواب صحیح دیا کرو سمجھی اور خبردار جو مجھے آج کے بعد اگنور کرنے کی کوشش بھی کی ہو تو ورنہ مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہو گا "

وہ غصے سے اس کی طرف بڑھتا ہوا اسے بازو سے پکڑتا ہوا بولا۔۔۔!!انوشا نے حیرانگی سے اس کی ہیزل نگاہوں کی طرف دیکھا جن میں اسے صرف اور صرف جنون دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔

" تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں!!اور اب میرے راستے سے ہٹو مجھے میٹینگ اٹینڈ کرنی ہے "

اگلے ہی لمحے انوشا نے غصے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔۔۔۔!!اور اپنے طور پر اسے بتایا کہ اس سے برا شخص اس دنیا میں کوئی ہے بھی نہیں ہے۔۔۔!!!

" تم کوئی میٹینگ اٹینڈ نہیں کرنے جاؤ گی یہاں پر تم صرف اور صرف میرے کہے کے مطابق کام کرو گی۔۔۔!!کیونکہ تم میری بیوی ہو اور تم پر فرض ہے کہ تم اپنے شوہر کی بات مانو "

اس دن سے لے کر پہلی آج کے دن تک زریر نے پہلی مرتبہ اسے اپنی بیوی کہتے ہوئے اس پر اپنا حق جتایا تھا اور اسے کہا کہ وہ اس کے کہنے کے مطابق ہی کام کیا کرے گی کمپنی میں "

" بیوی؟؟ ہمم کونسی بیوی؟؟ بھولو مت زریر کہ تم نے مجھ سے شادی زبردستی کہ ہے میں نے تم سے شادی نہیں کی ہے جو میں تمھارے ہر حکم کی پابندی کرو گی سمجھے۔۔۔!! میں میٹینگ ضرور سٹینڈ کرو گی اور میں بھی دیکھتی ہوں کہ مجھے کون روکتا ہے؟ "

اس کی بات سنتے ہی انوشا کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔۔وہ بولنا شروع ہوئی اور بولتی چلی گئی اس دوران زریر کو وہ کئی مرتبہ انگلی بھی دیکھا چکی تھی۔۔۔آخری الفاظ ادا کرتے ہوئے وہ فائل لیتے ہوئے آفس سے باہر نکل گئی جبکہ زریر نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!!! اور سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

حویلی میں مہندی کا فنکشن عروج حاصل کر چکا تھا۔۔۔ہر طرف خوشیوں کا سماع تھا۔۔۔!!! پھول تو حویلی میں ایسے لگے ہوئے تھے جیسے حویلی کو پھولوں میں لاد دیا گیا ہو "

آج اسما حماد اور ربعیہ رہان کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔!!! حماد کی مہندی کا فنکشن اس کے گھر میں ہی ہونا باقی کا حویلی میں "

ربعیہ،اسما کو بیوٹی پارلر سے کچھ بیوٹیشنز تیار کرنے کے لیے آئے تھے۔۔۔!!! سارے مہمان آ چکے تھے۔۔۔اور اب صرف مہندی کی رسومات شروع ہونے کا انتظار تھا۔۔۔

اور اس انتظار کو ختم کرنے کے لیے ربعیہ اور اسما کو کچھ لڑکیوں کے ہمراہ اسٹیج تک لایا گیا تھا۔۔۔رہان بھی وہی ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔"اس کی نگاہیں جو ہی ربعیہ پر پڑی تو اسے احساس ہوا کہ وہ کس قدر خوبصورت ہے۔۔۔!!! خدا نے کتنا حسین ساتھ اس کی قسمت میں لکھ دیا تھا۔۔۔! وہ اسے دیکھتا ہوا ہلکا سا مسکرایا تھا جب ہی ربعیہ جو پلکیں جھکائے اسٹیج کی طرف بڑھ رہی تھی اس نے اسٹیج کے قریب پہنچتے ہوئے ایک لمحے کے لیے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تو رہان فوراً نظریں جھکا گیا۔۔۔ "

اسما کے چہرے پر سنجیدگی تھی اسے تو صرف اور صرف اس بات سے فرق پڑتا تھا وہ شادی کے بعد اپنی پڑھائی جاتی رکھ سکے گی جو اس کے لیے بہت بڑی خوشی تھی۔۔۔

دونوں دلہنوں کو اسٹیج ہر موجود صوفے پر بیٹھایا گیا۔۔۔اور پھر مہندی کی رسومات کی ابتدا کی گئی تھی۔۔۔سب سے پہلے حویلی کے بڑے شہزاد صاحب اور شہناز بیگم نے مہندی کی رسم ادا کی تھی۔۔۔!!

اس کے بعد ربعیہ کے والدین اور مزید چند قریبی رشتہ داروں کے رسم ادا کرنے کے بعد ازا اور کایان مہندی کی رسم ادا کرنے کے لیے اسٹیج کی طرف بڑھے۔۔۔۔!!!

ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر شہناز بیگم کے چہرے پر غصے والے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔۔!!! انھیں آج بھی ازا میں اپنے بیٹے کا قاتل دکھتا تھا۔۔۔آج بھی ازا کے خون میں اپنے بیٹے کے قاتل کا خون محسوس ہوتا تھا ان دونوں کو ساتھ دیکھتے ہوئے وہ اپنے چہرے کا رخ پھیر گئی تھی۔۔۔۔

" ایک منٹ!!! بڑی ہی بے حیا نوکرانی رکھی ہے آپ نے ایک تو اتنا بن ٹھن کر آئی ہے اور پھر حویلی کے لڑکے کے ساتھ مہندی کی رسم ادا کرنے بھی چل پڑی "

ازا اور کایان ابھی سامنے بیٹھی ہوئی ربعیہ اور اسما کی طرف بڑھے تھے ہی کہ پیچھے سے ایک رشتہ دار خاتون نے غصے سے ازا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔یقیناً یہ نوکرانی والی بات ان کے دماغ میں شہناز بیگم نے ہی ڈالی تھی۔۔۔۔ !!

ان کی بات سنتے ہوئے کایان اور ازا فوراً پلٹے تھے۔۔۔۔!!!

" کیا مطلب ہے آپ کی بات کا کیا کہنا چاہتی ہیں آپ؟؟؟؟"

ان کی بات سنتے ہوئے کایان کی رگیں تن گئیں تھی۔۔۔!!!اس نے ماتھے کر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔ازانے پریشانی سے کایان کی طرف دیکھا تھا جو کافی طیش میں آگیا تھا۔۔۔

" مطلب؟ شہناز بولیں نا آپ کچھ!!آپ نے ہی ہمیں بتایا تھا نا کہ یہ لڑکی حویلی میں رہنے والی نوکرانی ہے۔۔۔پر یہ تو بے حیا بھی بہت ہے۔۔۔۔"

اس رشتہ دار خاتون نے شہناز بیگم کو متوجہ کرتے ہوئے کہا تو کایان نے قہر برساتی نگاہوں سے شہناز بیگم کو دیکھا۔۔۔!!!جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔کایان غصے سے ان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ازانے فوراً آگے بڑھتے ہوئے اس کا بازو تھام کر اسے روکا۔۔۔

" ویسے تم واقع ہی ہو تو بہت بے حیا!!جو یوں غیر مرد کے ہاتھ پکڑ رہی ہو؟؟کس حق سے؟؟ تم جیسی لڑکیوں کا کام ہی یہ ہوتا ہے امیر لڑکوں پر دوڑے ڈالنا۔۔۔۔ "

وہی خاتون جو پہلے بولی تھی۔۔۔!!!اب پھر سے وہی ازا کا برا بھلا سنانے لگی۔۔۔۔وہاں کھڑے لوگ یہ سارا تماشا دیکھ رہے تھے اور یہ دیکھ کر شہناز بیگم کے دل کو کچھ راحت مل رہی تھی۔۔۔!!!

ازانے ان کی بات سنتے ہوئے کایان کے بازو سے ہاتھ ہٹائے تو اگلے ہی لمحے کایان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

" آنٹی!!! پہلے تو آپ اپنی زبان کو لگام دیجئے۔۔۔۔آپ کسی اور سے نہیں بلکہ میری بیوی" ازاکایان ملک "سے بات کر رہی ہیں اور جب وہ میری بیوی ہے تو لازمی ہے کہ وہ میرے ساتھ ہی مہندی کی رسم ادا کرے گی۔۔۔آج بس ایک دفعیہ میں نے آپ سب کو بتا دیا کہ یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔اور آپ سب پر لازم ہے کہ آپ اسے وہی عزت دے جو عزت مجھے یا کسی بھی حویلی کے فرد کو دیتے ہیں اور آنٹی آپ کی اور آپ کے ان شہناز بیگم کی غلط فہمی کو دور کر دیا ہے آج کے بعد غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی "

اس نے ازا کو عزت دیتے ہوئے سامنے کھڑی اس خاتون سمیت شہناز بیگم کی بولتی بھی بند کروا دی تھی۔۔۔جبکہ رہان اور ربعیہ دونوں کے چہروں پر اس کی باتیں سن کر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔ازا جو اس کے ساتھ کھڑی تھی اس کے منہ سے اپنے لیے یہ الفاظ سن کر اس نے عقیدت سے کایان کے چہرے پر دیکھا جس کی نگاہوں میں اس عورت کے لیے ابھی بھی غصہ تھا جس نے ازا کی بے عزتی کی تھی۔۔۔

" چلیں مہندی کی رسم ادا کرتے ہیں "

کایان نے مسکراتے ہوئے ازا کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔وہ مزید بد مزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسی وجہ وہ اسے لیے ہوئے مہندی کی رسم ادا کرنے لگا اس کی باتیں سن کر ازا کو بہت خوشی ملی تھی۔۔۔۔!!! مہندی کی رسومات ادا کرنے کے بعد سب لوگ ہلا گلا کرنے میں مصروف ہو گئے تھے!! شہزاد ملک نے شہناز بیگم کی کافی جھاڑ کی تھی۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" صادق مجھے کچھ بھی نہیں جانتا!! زمین میں کے کونے کونے کو چھان مارا لیکن مجھے فاریہ جی چاہیئے ہر حال میں "

وہ دونوں پچھلے دو دنوں سے فاریہ جو ڈھونڈنے میں مصروف شہر کے ہر کونے میں انھوں نے اسے ڈھونڈا۔۔۔کوئی سکول، کوئی ہسپتال، مال، کالونیز، ایسی نہیں تھی جہاں پر انھوں نے فاریہ کو نا ڈھونڈا ہو لیکن وہ انھیں کہیں بھی نہیں ملی تھی۔۔۔۔!!!

" بھائی مجھے تو لگتا ہے کہ بھابھی یہاں سے بھاگ گئی ہیں "

صادق بھی اس کے ساتھ ہی اسے ڈھونڈنے میں مصروف تھا۔۔۔!! لیکن اب اس کی بس ہو گئی تھی ،،،جب ہی اس نے آتش سے کہا۔۔۔

" فاریہ جی!! مجھ سے چاہے کتنا ہی دور کیوں نا چلی جائے لیکن ہمیشہ میری ہی رہیں گی۔۔۔۔ انھیں تو میں پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالا گا۔۔۔ " !!!

آتش نے جنونی لہجہ اپناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔وہ پھر سے اس کی تلاش کرنے کے لیے گاڑی میں بیٹھتا ہوا نکل گیا تھا اور ہمیشہ کی طرح صادق اس کے ساتھ تھا۔۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" کیا نام ہے تمھارا لڑکی؟؟ "

کنول بیگم نے سامنے کھڑی ہوئی اس پر کشش اور خوبصورت لڑکی کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا کہ اس کا نام کیا ہے؟؟

" فاریہ "

فاریہ یہاں پر تھی۔۔۔۔اس نے سامنے بیٹھی ہوئی کنول بیگم کو بتایا تھا کہ اس کا نام "فاریہ" ہے۔۔۔

" نام پیارا ہے تمھارا سعدیہ نے مجھے کہا تھا کہ تمھیں رہائش کی ضرورت ہے تم یہاں پر رہ سکتی ہو۔۔۔!! بس گھر کا کچن تمھیں سمبھالنا ہو گا "

کنول بیگم نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی جس کا مطلب صاف تھا کہ اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے!! وہ یہاں پر سعدیہ کے کہنے پر آئی تھی۔۔۔۔دو دن پہلے رات کو جب سعدیہ اس کے کمرے میں آئی تھی اس

وقت ہی اس نے فاریہ کو یہاں پر آنے کا کہا تھا اور اسے یہ بھی کہا تھا کہ آتش سے بچنے کی یہ سب سے بہترین جگہ ہو گی۔۔۔۔

" جاؤ نیلم آپی کو کمرہ دیکھا دو ان کا "

کنول بیگم نے نیلم سے کہا تو وہ فاریہ کو لیے ہوئے یہاں سے چلی گئی۔۔۔۔جب ہی بہزاد (کنول کا بیٹا) وہاں پر پہنچا جس کی نظریں فاریہ پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

" یہ کون ہے ماں؟؟ "

اس نے کنول بیگم سے سوال کیا۔۔۔۔

" رہنے کے لیے آئی ہے "

کنول بیگم نے کہا اور فون مین مصروف ہو گئی جبکہ بہزاد کی نگاہیں اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔۔۔!!!! اس کی نظروں میں ہوس تھی۔۔۔۔!!! کیا فاریہ نے یہاں آ کر غلطی کی تھی؟ کیا کبھی آتش فاریہ کو تلاش کر سکے گا۔۔۔۔ یا وہ دونوں فاریہ کے اس قدم سے ہمیشہ کے لیے الگ ہو جائیں گے؟؟

" یہ کنڑیکٹ صرف ایک سال کا ہو گا۔۔۔اس کے بعد آپ اپنے راستے اور میں اپنے راستے

"

وہ دونوں فون پر بات کر رہے تھے۔۔۔اسمانے کچھ شرائط لکھ کر اس کی تصویر بنا کر حماد کو بھیجی تھی اور اس کے بعد حماد کا فون آیا۔۔اسمانے حال احوال پوچھنے کے مرحلے کے بعد اس سے کہا۔۔۔

" مجھے منظور ہے!! میری والدہ کا آپریشن تین ماہ کے بعد ہے اور انھیں مکمل ٹھیک ہونے میں اتنا وقت تو لازمی لگ جائے گا۔۔۔ "

حماد نے اس کی بات سنتے ہوئے بڑے ہی تحمل والے لہجے میں کہا تو وہ مسکرائی۔۔۔۔!! اور مزید کچھ بات کر کے اس نے فون کاٹ دیا تھا۔۔۔!!! اور پھر سونے کے لیے کپڑے بدلنے چلی گئی۔۔۔"

ABDUL AHAD BUTT WRITES

دن کے روشنی رات کے گہرے سائے میں ڈھل گئی تھی۔۔۔۔!! رات کے تقریباً نو بجے کا وقت تھا۔۔۔۔!!! ازا کمرے میں پہنچی تو سامنے ہی کایان کو کھڑا ہوا پایا۔۔۔!! وہ کھڑکی کے بالکل سامنے کھڑا ہوا کھلی کھڑکیوں سے چاند کی چاندنی کو اندر آنے کی اجازت دے رہا تھا!! ازا اس کی طرف بڑھی۔۔۔

" Thank you so much kayan "

اس کے قریب پہنچتی ہوئی وہ مسکراتے ہوئے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو کایان اس کی طرف مڑا اور خفگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" یہ آپ کی تھینک یو والی عادت کب جائے گی ازا؟؟ "

کایان نے مڑتے ہوئے خفگی سے اسے کہا تو ازا نے مسکرا کر اسے دیکھا جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس پر ازا نے سر نفی میں ہلایا تو وہ بھی مسکرا گیا!!

" کبھی بھی نہیں!!!! ویسے آپ مجھے یہ بتائے کہ کیا ضرورت تھی آپ کو وہ سب کچھ کہنے کی ؟؟آپ ان کو بعد میں کہہ دیتے!! اور ایسے بھی میرا کیا ہے؟؟ ہوں تو میں یہاں " ____

کایان کی نگاہیں اس کے گلاب لبوں پر آٹکی تھی۔۔۔!!!! جو مسلسل ہل رہے تھے وہ اس کی باتیں بڑے ہی غور سے سننے میں مصروف تھا۔۔۔!! اس کی باتوں پر اس کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ پھیلتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔!!

لیکن جب ازا اپنے متعلق کچھ غلط کہنے لگی تو وہ یک بڑھتا ہوا اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔!!! اس کے لب ازا کے لبوں کے ہلنے کو ایک دم روک گئے تھے۔۔۔۔

ازا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی،،،اس کے چہرے کا رنگ سرخ پڑ گیا تھا!! یہ وہ عمل تھا جس کی اس نے کبھی امید بھی نہیں تھی۔۔۔!! کایان اس کے لبوں پر مکمل طور پر جھکتا ہوا انھیں اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔ "

جبکہ ازا کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی!! کچھ لمحات خود کو سیراب کرنے کے بعد کایان اس کے لبوں کو آزادی بخشتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔ "لیکن ابھی بھی وہ ازا کے بہت قریب تھا۔۔۔ ازا اس کی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی !!!

" انھوں نے میری بیوی کی تزلیل کی تھی جو بات مجھے بالکل بھی نہیں پسند!! اور اگر ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شائید صحیح سلامت یہاں سے واپس نا جاتا میں نے صرف ان کی عمر کا لحاظ کیا تھا۔۔۔۔۔ "

یہ کایان کا جنونی انداز تھا جو ازا نے آج پہلی مرتبہ تھا۔۔۔ آج سے پہلے وہ کبھی بھی اس کے قریب نہیں آیا تھا۔۔۔۔ اس نے جنونی پن اپناتے ہوئے ازا کو بتایا تھا کہ اس نے صرف اور صرف اس عورت کی عمر کا اور اس کے ساتھ رشتے خیال کیا تھا اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو شائید حویلی سے باہر صحیح سلامت قدم بھی نا رکھ پاتا۔۔۔ "

اسے کہتا ہوا وہ یک دم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔!!!!اس لمحے ازا کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔۔!!
وہ بھی پیچھے ہوئے تھی اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ یہ کیا ہوا تھا؟ وہ فوراً نظریں جھکاتے ہوئے وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔!!! جبکہ اس کی شرماتی ہوئی نگاہوں کو دیکھتے ہوئے وہ کھلکھلا کر مسکرایا " !!

کچھ لمحات بعد جب ازا کپڑے تبدیل کر کے کمرے میں آئی تو اسے بیڈ پر لیٹا ہوا پایا۔۔۔۔!!ازا نے حیرانگی سے اسے دیکھا ویسے تو صوفے پر سوتا تھا لیکن آج بیڈ کی ایک طرف وہ لیٹا ہوا تھا اور دوسری طرف اس نے ازا کے لیے جگہ چھوڑی تھی۔۔۔!!!

" آپ آج یہاں سوئے گے ؟؟ "

ازا نے اس کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا پھر اس کی آنکھوں کے سامنے کچھ دیر پہلے والا واقعہ گھوما اس کی دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہوئی۔۔۔۔پر اگلے ہی لمحے اس نے کایان سے سوال کیا۔۔۔

" وہ کیا ہے نا صوفے پر صحیح نیند نہیں آتی کبھی کبھی تو میں پوری پوری رات جاگتا رہتا ہوں اس لیے میں نے سوچا کہ میں بیڈ کر دوسری سائیڈ پر لیٹ جاتا ہوں اگر آپ کو کوئی مسئلہ ہے تو آپ مجھے بتا دو میں صوفے پر ہی سو جاؤ گا "

اس نے بڑا ہی معصوم منھ بناتے ہوئے کہا تھا گویا وہ یہی چاہتا تھا کہ آیت اس کی بات مان لے کہ وہ صوفے پر ہی سو جائے۔۔۔پر آخری جملے کہتا ہوا بیڈ پر اترنے کے لیے بیٹھا تھا۔۔۔

" نہیں کوئی بات نہیں آپ سو جاؤ بیڈ پر اور آپ یہی سو جایا کرے۔۔۔ " !!!

ازا نے ایک مرتبہ صوفے کی طرف دیکھا جو کافی چھوٹا تھا۔۔۔۔!!اور اسے یقین ہو گیا کہ کایان واقع ہی اس صوفے پر صحیح طریقے سے نہیں سو سکتا تھا تو ازا نے اسے وہاں سے اٹھنے سے منع کر دیا،، جس پر کایان نے سر ہاں میں ہلایا جبکہ ازا خود بیڈ کی دوسری طرف بڑھی جبکہ کایان کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی تھی وہ یہی چاہتا تھا کہ وہ ازا کے ساتھ سوئے"

ازا اس کی طرف پشت کرتے ہوئے لیٹ چکی تھی۔۔۔!!اسے اتنا قریب سے دیکھ کر گویا کایان کی آنکھوں کو راحت مل رہی تھی۔۔۔!!!!وہ ہلکی سی مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی۔۔۔۔اور اسے دیکھتے دیکھتے کایان کی خود کی آنکھ کب لگ گئی اسے اس بات کا علم بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

انوشا ابھی ہی میٹینگ روم سے نکلی تھی اور اپنے آفس کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔۔جبکہ زریر غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ !!

پوری میٹینگ کے دوران زریر کی نگاہیں واسط پر تھی جو پوری میٹینگ کے دوران صرف اور صرف انوشا کو ہی حوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔اسے دیکھ کر زریر کا غصہ بہت بڑھ رہا تھا مگر وہ وہاں ہر بیٹھے ہوئے سارے گیسٹس کی وجہ سے خاموش رہا۔۔۔ لیکن اب وہ انوشا پر برسنے کے ارادے رکھتا تھا۔۔۔۔

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

انوشا ابھی اپنے آفس میں آکر اپنی کرسی پر بیٹھی ہی تھی جب ہی کسی نے تیز روانی سے آفس کا دروازا کھولا۔۔۔اور وہ شخص غصے سے اندر داخل ہوا جبکہ وہ آفس کا دروازہ بند کرنا نہیں بھولا تھا۔۔۔انوشا جو ریسٹ کرنے والی پوزیشن میں بیٹھی تھی اچانک سے سامنے آتے ہوئے زریر جو دیکھتی ہوئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی!!

" تمھیں جب میں نے کہا تھا کہ تم میٹینگ اٹینڈ نہیں کروں گی تو تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ میٹینگ اٹینڈ کرنے کی؟؟؟؟ "

زریر نے غصے سے آگے آتے ہوئے اپنے دونوں زور سے ٹیبل پر رکھے تھے۔۔۔اور شدید غصے سے اس سے سوال کیا کہ وہ اس کے منع کرنے کے باوجود کیون میٹینگ اٹینڈ کرنے گئی؟؟یقیناً اسے واسط کی حرکت دیکھ کر بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔!!

" اور میں نے بھی کہہ دیا تھا کہ مجھ پر تمھاری مرضی نہیں چلے گی " !!!

انوشا نے نگاہیں اٹھاتے ہوئے بڑے ہی پر سکون انداز میں کہا تھا۔۔۔زریر سختی سے لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

" ایک تو تم نے دھنگ کا لباس نہیں پہنا ہوا تھا۔۔۔!!!اور اوپر سے تم میٹینگ اٹینڈ کرنے چل پڑی!! تمھیں میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یہاں پر یہ لباس قابل قبول نہیں ہے!! میری بات کان کھول کر سن لو کل سے تم آفس نہیں آؤ گی "

زریر نے اصل مدہ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

" میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں مسٹر زریر عباس!! میں تمھاری غلام یا تمھاری ماتحت نہیں ہوں۔۔۔میرا جو دل کرے گا میں ویسا ہی کرو گی سمجھے۔۔۔ " !!

وہ کچھ فائلز اٹھاتے ہوئے پر سکون انداز میں کہتی ہوئی آفس سے نکل گئی جبکہ زریر سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔!!!اسے کیوں جلن ہو رہی تھی کسی کے انوشا کو دیکھنے سے کیا وہ اس محبت کرتا تھا؟؟ بالکل بھی نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں تھا تو پھر ایسا کیوں؟

اس کیوں کا جواب خود زریر عباس کے پاس بھی موجود نہیں تھا۔۔۔!!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

حویلی کو کل کی طرح آج پھر سے ایک خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا۔۔۔!!! کیونکہ آج اسما اور حماد کے نکاح کے ساتھ ساتھ دونوں جوڑوں کا بارات کا فنکشن بھی منعقد ہونا تھا۔۔۔آج اسما نے

اپنے گھر سے،اس حویلی سے رخصت ہو جانا تھا۔۔۔لیکن ربعیہ نے رہان کے ساتھ حویلی میں ہی رہنا تھا۔۔۔

اسمااور حماد ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔درمیان میں پھولوں کی لڑیاں گری ہوئی تھی جوان کے درمیان پردہ حائل کرنے کام کر رہی تھی۔۔۔

مولوی صاحب نے شہزاد صاحب کی اجازت لیتے ہوئے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔۔

" اسماملک ولد شہزاد ملک آپ کا نکاح حماد اعجاز ولد اعجاز کھرل کے ساتھ بعوض حق مہر آٹھ لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

مولوی صاحب نے اجازت طلب کرتے ہوئے نکاح کی رسم کا آغاز کرت ہوئے اسما سے سوال کیا تھا کہ کیا اسے حماد اعجاز کے ساتھ نکاح قبول ہے؟؟اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ شائید اسی کے جواب کا منتظر تھا۔۔۔!!

" ق۔۔۔بول ہے " !!!

اس نے ایک دم کہا یہ الفاظ اس کے منھ سے بے ساختہ نکل پڑے تھے۔۔۔"لیکن ان میں سے کسی بھی شخص نے یہ محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔اس کا جواب سن وہاں پر موجود ہر شخص مسکرایا تھا سوائے حماد کے،،، حماد کی والدہ کو دلی خوشی ہوئی تھی جب ان کی خوائش پوری ہوئی تھی۔۔۔

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

اسما کے بعد مولوی صاحب حماد سے متوجہ ہوئے اور یہی سارے سوالات اس سے کیے۔۔۔

"حماد اعجاز ولد اعجاز کھرل آپ کا نکاح اسما ملک ولد شہزاد ملک کے ساتھ بعوض حق مہر آٹھ لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے۔۔۔ " !!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

اس کے بعد ان دونوں نے نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے ایک دوسرے کو اپنا بنالیا تھا۔۔۔وہاں کھڑا ہر شخص مسکرا اٹھا تھا۔۔۔"کیونکہ یہ خوشی کا موقع تھا۔۔۔

دعا مانگنے کے حماد کھڑا ہوتا ہوا سب سے ملا تھا۔۔۔اس کی والدہ نے آکر اسما کا ماتھا چوما تھا جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔!!ازا اور کایان بھی کافی خوش تھے ان دونوں کے لیے!!لیکن جن کا نکاح ہوا تھا اسما اور حماد وہ تو بظاہر یہ دیکھا رہے تھے کہ وہ خوش ہیں اندر سے تو وہ دونوں ہی بالکل بھی خوش نہیں تھے!!

فنکشن اپنے عروج پر تھا!!سارے مہمان میرج ہال میں موجود تھے۔۔۔!!دونوں دلہنیں بھی تیار تھی۔۔۔وہ دونوں میرج ہال کے برائیڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھیں!!

کچھ وقت گزرنے کے بعد رخصتی کا وقت ہوا تھا۔۔۔جب ہی کچھ لڑکیاں شہناز بیگم کے کہنے پر ان دونوں کو ان کے دلہوں کے پاس لے جانے کے لیے آئی۔۔۔!!

اور وہ دونوں ان کے زیرِ نگرانی اسٹیج تک پہنچی جہاں دو مختلف صوفے پڑے ہوئے تھے اور دو مختلف دلہے ان کے انتظار میں کھڑے ہوئے دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔!!!

ان کی چاروں کی زندگیاں میں جو بھی شخص داخل ہوا وہ ان کی مرضی سے نہیں ہوا۔۔۔۔یہ ان کی نہیں ان کے والدین کی پسند تھی۔۔۔!! ربعیہ اور اسما جیسے ہی اسٹیج تک پہنچی تو رہان اور حماد نے ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے انھیں اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔

مزید کچھ رسومات کے بعد رخصتی کا وقت آیا تھا۔۔۔رسومات میں جوتا چھپائی، اور دودھ پلائی کی رسومات میں کافی مزہ کیا گیا تھا۔۔۔!! سب لوگ بہت خوش دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔"جب ہی رحصتی کے لیے دونوں دلہے اور دونوں دلہنیں کھڑی ہوئی۔۔۔

" اتنی بھی کیا جلدی ہے رخصتی کی؟؟ "

وہ لوگ جیسے ہی رخصتی کے لیے کھڑے ہوئے تھے ہی اسی لمحے، اسی پل ایک آواز ان کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔!! جسے سنتے ہی ان سب کے چہروں سے مسکراہٹ ختم ہو گئی تھی وہ شخص ان کے سامنے نہیں آیا تھا ابھی،، ازا اور کایان کے ماتھے پر بھی بل پڑے تھے۔۔۔

" میرا گفٹ تو دینا باقی ہے "

اب وہ شخص ان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔!!! جسے دیکھتے ہی ربعیہ کی آنکھوں میں خوف نمایاں ہوا تھا وہ رہان کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔!!! جبکہ اسے دیکھتے ہوئے رہان کے چہرے پر بھی غصے کے اثرات نمایاں ہوئے تھے۔۔۔ "

" ارحم تم یہاں؟؟ "

ہاں وہ "ارحم ملک "ہی تھا جو آج کئی دنوں کے بعد حویلی والوں کی آنکھوں کے سامنے آیا،،،اسے دیکھتے ہی کایان نے سختی سے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔۔ "

" کیا؟؟آپ سب کو خوشی نہیں ہوئی مجھے یہاں دیکھ کر؟ میں تو تحفہ لے کر آیا ہوں ربعیہ اور رہان کے لیے۔۔۔بہت بہت مبارک ہو تم دونوں کو شادی کی۔۔۔

اور بھلا ایسا ہو سکتا تھا کیا؟؟؟؟ کہ میں اپنی ہی بہن کی شادی میں نا آتا کبھی بھی نہیں!! میری بہن کیا سوچتی کہ بڑا بھائی ہی اس کی شادی میں نہیں آیا "

ارحم نے طنزیاتی لہجہ اپنایا تھا۔۔۔!! جس پر وہاں پر موجود سب حویلی والوں یہاں تک کہ صائمہ بھی اسے حقارت سے دیکھ رہی تھی سوائے شہناز بیگم کے۔۔۔!!! وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی۔۔۔ "

" کیوں نہیں خوشی ؟؟؟اور کسی کو ہوئی ہو یا نہیں ہوئی ہو مجھے تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ میرا بیٹا واپس آ گیا۔۔۔!!!بیٹا!!ایسا بھی کیا غصہ تھا؟ہمم بتاؤ مجھے ارحم کہ تم یہاں سے جانے کے بعد ایک دفعہ اپنی ماں سے ملنے بھی نہیں آئے؟؟اپنی ماں سے اس کا حال چال ایک مرتبہ بھی نہیں پوچھا کیوں ارحم؟؟ "

شہناز نے قدم ارحم کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اپنی مامتہ سے مجبور ہوتے ہوئے اس سے سوالات کیے کہ وہ اتنے دن کیوں دور رہا اپنی ماں سے۔۔۔!!ماں تھی وہ!!اتنے دنوں بعد بیٹا آیا تھا چاہے اس نے جو بھی کیا تھا!لیکن تھا وہ ان کا بیٹا ہی نا اور وہ اس کی ماں۔۔۔!!!

" ماں!!!اب آ گیا ہوں نا اب کہیں بھی نہیں جاؤ گا آپ کو اس حویلی کو اور!!!چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جاؤ گا۔۔۔ "

اپنی ماں کی پریشانی اور ان کا ناراض لہجہ دیکھتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرایا اور ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انھیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ اب وہ انھیں اور حویلی کو چھوڑ کر کہیں بھی نہیں جائے گا۔۔۔وہاں موجود ہر شخص اسے غصے کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔!!!شہزاد ملک نے بھی غصہ بامشکل ہی قابو کیا تھا کہ اتنا سب ہونے کے باوجود وہ واپس کیسے آ سکتا ہے؟؟؟

" مجھے لگتا ہے کہ ہمیں رخصتی کی طرف دھیان دینا چاہئیے "

جب سب لوگوں کا دھیان ان کی طرف ہو گیا تو شہزاد ملک نے ان سب کا دھیان اپنی طرف کروانے کے لیے رخصتی کے بارے میں کہا۔۔۔ جس پر سب حویلی والوں نے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔

اسما اور ربعیہ بھائی اور باپ کے زیرِ سایہ رخصت ہوئی تھی۔۔۔۔ چونکہ اسما ماں باپ سے دور جا رہی تھی اسی وجہ سے آخری لمحات میں اس کی آنکھوں سے آنسو امڈ آئے تھے۔۔۔!!! لیکن پھر اس کے ان بہتے ہوئے آنسوؤں کو شہناز بیگم نے صاف کیا تھا۔۔۔ یہ سب دیکھتے ہوئے حماد کی والدہ کی آنکھوں میں بھی آنسو امڈ آئے تھے۔۔۔ انھوں نے اپنے آنسو صاف کیے اور حماد نے حیرانگی سے انھیں دیکھا،، پھر ربعیہ اور رہان ایک گاڑی میں جبکہ دوسری گاڑی میں اسما اور حماد بیٹھتے ہوئے اپنی اپنی زندگی کی نئ راہوں پر نکل پڑے تھے۔۔۔!!! سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی جبکہ وہاں کھڑے ارحم کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔۔۔ "وہ یہاں ایک مقصد سے آیا تھا۔۔۔!!! کیا وہ اس میں کامیاب ہو جائے گا؟؟

ABDUL AHAD BUTT WRITES

اسما دلہن کے جوڑے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔!! بیٹھی ہوئی نہیں بلکہ وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی اپنی اوپر سے وہ بھاری بھر کم زیورات اتارنے میں مصروف تھی۔۔۔۔!! ان تمام بھاری زیورات کو وہ اتار چکی تھی۔۔۔ "

اوراب وہ کپڑے تبدیل کرنے کاارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔!!! اسی وجہ سے وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتی ہوئی وہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ !!!

کپڑے تبدیل کرتے ہوئے وہ جیسے ہی واش روم سے نکلی تو سامنے ہی حماد کو کھڑا ہوا پایا۔۔۔جو کوئی انگھوٹی کا ڈبہ ہاتھ میں لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔"

" آپ،، یہاں؟؟ "

اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتے ہوئے اسما نے سوال کیا تھا!! جس پر وہ اس کی طرف مڑا تو ایک لمحے کے لیے اس میں کھو سا گیا۔۔۔ لیکن پھر حال میں واپس آتے ہوئے اس نے وہ ڈبہ بیڈ کے کنارے پر رکھا۔۔۔

" جی!! یہ لیں آپ کی منھ دکھائی " !!!

اس کے انداز کو دیکھتے ہوئے حماد نے سر ہاں میں ہلایا اور بیڈ نے کنارے پر پڑے ہوئے اس ڈبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!

" اس کی کیا ضرورت تھی؟؟ "

اسما اب ایک مرتبہ پھر سے شیشے کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔۔!! اس نے حماد کی بات سنتے ہوئے ایک اور سوال کیا تھا اس سے۔۔۔"

" ماں نے کہا تھا کہ شادی کی رات دلہا دلہن کو منہ دکھائی میں کوئی نا کوئی تحفہ ضرور دیتا ہے !! "

حماد نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

" آپ ریسٹ کریں۔۔۔!!! میں کپڑے چینج کر کے آتا ہوں "

حماد نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو شیشے کے سامنے سے ہٹ چکی تھی اور پھر اس سے کہا۔۔۔

" ایک منٹ ایک منٹ!!! آپ اس کمرے میں سوئے گے؟؟ "

اس کی بات سن کر اسما نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا کہ کیا وہ اس کمرے میں سوئے گا ؟؟

" جی "

اس نے آہستگی سے جواب دیا۔۔۔

" اگر آپ نے شرائط پڑھی ہوں تو اس میں سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ ہم ایک کمرے میں نہیں سوئے گیں " !!

اسما نے اس کی طرف رخ موڑتے ہوئے اسے کہا کہ اگر اس کے شرائط پڑھی ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ وہ اور اسما ایک کمرے میں سو نہیں سکتے۔۔۔

" مجھے معلوم ہے لیکن آج کی رات آپ کو یہ مینج کرنا ہو گا۔۔۔!!!! کیونکہ باہر سارے مہمان بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔!! اور اگر میں ہی کمرے میں سے چلا گیا تو وہ لوگ کیا سوچیں گے ؟؟ "

حماد نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا کہ آج سارے مہمان باہر بیٹھے ہیں وہ باہر گیا تو سب کو شک ہو جائے گا تو اسے صرف آج کی رات گزارا کرنا ہو گا۔۔۔!! جسے سن اسما کچھ لمحات کے لیے سوچ میں ڈوبی پر پھر سر ہاں میں ہلا گئی اور وہ چینج کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ !!

" یااللہ ! ! بس ازابھا بھی کسی کو بھی نابتائے اس سب کے بارے میں۔۔۔۔ ! ! ! ویسے انھوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کسی کو بھی کچھ بھی نہیں کہیں گی اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ اپنا وعدہ ضرور نبھائیں گی "

جیسے ہی حماد واش روم میں چلا گیا اسی وقت اسما کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔۔ ! ! ! اس کی اس بات سے یہ صاف ظاہر تھا کہ ازا کو معلوم ہے کہ اس نے حماد کے ساتھ کنٹریکٹ میرج کی ہے ! !

ہاں ! ! مہندی رات جب اسما نے جب حماد سے بات کی تو وہ بات ازا نے سن لی تھی اور فون بند ہوتے ہی اس نے اسما سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔۔۔۔

جس پر اسما نے اسے سب کچھ بتایا تھا کہ وہ پڑھنا چاہتی ہے۔۔۔۔ اپنے خواب پورے کرنا چاہتی ہے ! اسما نے ازا سے وعدہ لیا تھا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائے گی۔۔۔۔ اور کافی بحث کے بعد ازا نے کسی کو بھی یہ بات نابتانے کی خامی بھر کی تھی ! ! ! اور ابھی تک وہ اپنا وعدہ نبھا رہی تھی۔۔۔۔ "

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" فاریہ میں کچھ دیر کے لیے باہر جا رہی ہوں اگر تمھیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو نیلم سے کہہ دینا " ! !

فاریہ کو کنول بیگم کے گھر میں رہتے ہوئے دو دن گزر گئے تھے۔۔۔۔ان دو دنوں میں اس کی کنول بیگم کے ساتھ کافی اچھی دوستی کو گئی تھی!!!آج بھی وہ کنول بیگم کے ساتھ ہی باتیں کر رہی تھی جب ہی انھوں نے فاریہ جو بتایا کہ وہ کسی کام کے عوض کچھ دیر کے لیے باہر (مارکیٹ) تک جا رہی ہیں۔۔۔۔ اگر اسے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو وہ نیلم سے کہہ دے۔۔۔۔ جس پر فاریہ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا "کنول بیگم کچھ ہی دیر میں چلی گئی تھی۔۔۔۔!!!! جبکہ فاریہ گارڈن میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ جب ہی اس کی نظر ایک خوبصورت پھول پر پڑی۔۔۔۔!! وہ آہستگی سے قدم بڑھاتی ہوئی گلاب کے پھول کی طرف بڑھی تھی۔۔۔"

وہ جیسے ہی گلاب کے پھولوں کے پاس آر کی تو دروازے پر بیل ہوئی،،، لیکن اس نے بیل اگنور کر دی۔۔۔۔"کیونکہ نیلم دروازے کھولنے کے لیے چلی گئی تھی!!!

" فاریہ جی ہیں؟؟ "

نیلم نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک شخص کھڑا تھا۔۔۔

" جی " !!

اسے دیکھتے ہوئے نیلم نے سر ہاں میں ہلا دیا اور اس شخص کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔!! جس پر وہ شخص اندر آتا ہوا فاریہ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

" کیا لگا آپ کو فاریہ کہ آپ مجھ سے دور چلی جائے گی؟؟ "

فاریہ جو گلاب کے پھولوں میں مگن دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ایک ایسی آواز اس کے کانوں میں پڑی جو اس کی ساری مسکراہٹیں چھین لے گئی تھی۔۔۔اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گئی۔۔۔ سامنے کھڑا شخص شدید غصے میں دکھائی دے رہا تھا

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

"

کیالگاآپ کوفاریہ جی کہ آپ مجھ سے دور چلی جائے گی؟؟ "

فاریہ جو گلاب کے پھولوں میں مگن دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ایک ایسی آوازاس کے کانوں میں پڑی جواس کی ساری مسکراہٹیں چھین لے گئی تھی۔۔۔اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھاتو حیران رہ گئی۔۔۔ سامنے کھڑا شخص شدید غصے میں دکھائی دے رہاتھا!!!لیکن ایک لمحے کے لیے فاریہ کو محسوس ہوا کہ فاریہ کودیکھتے ہی آتش کی نگاہوں سے غصہ اڑ گیا تھا۔۔۔!!اب اسے ان آنکھوں میں صرف اپنے لیے فکر دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔"

" آتش؟؟؟آپ یہاں؟ "

فاریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ لہجے میں کہا۔۔۔!!!اس کی نظروں میں یہ سوال تھا کہ وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے؟؟اسے کیسے پتہ چلا کہ فاریہ یہاں پر رہ رہی ہے۔۔۔"

" یہ سوال تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہئیے فاریہ جی کہ آپ یہاں کیسے؟؟ "

اس کی بات پر آتش ہلکا سا مسکرایا اور اس کا کیا ہوا سوال کے بدلے میں سوال کیا کہ وہ یہاں کیسے پہنچی ؟؟اس کا کیا گیا یہ سوال فاریہ کو حیران ہونے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔"

" کیا مطلب ؟؟ "

وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اس کی نگاہوں میں میں سوال امڈ آئے تھے۔۔۔!! جبکہ آتش پر سکون سا دیکھائی دیتا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔۔۔فاریہ مزید حیران ہوئی!!

" مطلب یہ ہے کہ یہ تو میری خالہ جان کا گھر ہے فاریہ جی"

جب آتش نے اسے یہ بتایا کہ جس گھر میں فاریہ رہ رہی ہے۔۔۔وہ کسی اور کا نہیں بلکہ اس کی خالہ کا ہے تو وہ چونک گئی۔۔۔ !!!

" کیا؟؟ "

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اس سے بچ کر آئی تھی یہاں اور یہاں بھی وہ ہے "بلکہ ایک طریقے سے یہ اسی کا گھر ہے۔۔۔فاریہ کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا!!!

" جی!! کنول بیگم!! وہ میری خالہ لگتی ہیں فاریہ جی۔۔۔!! آپ سعدیہ کے کہنے پر یہاں آگئی۔۔۔!! میں نے آپ کو دو دن ہر جگہ ڈھونڈ لیا۔۔لیکن مجھے آپ نا ملی تو میں نے خالہ سے بات کی

اور اپنا مسئلہ انھیں بتایا۔۔۔اس وقت انھوں نے مجھے بتایا کہ ایک فاریہ دو دن پہلے ہی ان کے گھر میں رہنے کے لیے آئی ہے کہیں وہ ہی تو میری والی فاریہ جی نہیں ؟؟اور پھر انھوں نے مجھے آپ کی کچھ تصاویر جو اسی منظر کی تھی بھیجی تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کہیں اور نہیں بلکہ میری خالہ کے گھر ہیں " آتش نے اسے بتایا کہ کنول بیگم ہی اس کی خالہ ہیں۔۔۔!!!تو فاریہ جو بہت زیادہ حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔اور ان ہی باتوں کے درمیان اسے یاد آیا کہ کل رات ہی کنول بیگم نے اس کے ساتھ کچھ تصاویر بنوائی تھی۔۔۔۔"جو اس مقصد کے لیے بنائی گئی تھی۔۔۔!!!

" فاریہ جی!!!دو دن کی دوری برداشت کرنی پڑے مجھے آپ سے۔۔۔!!!چلیں کوئی بات نہیں۔۔۔اس دوری سے ہم مزید قریب آجائے گے کیونکہ کل ہمارا نکاح کو گا ٹھیک ہے "

ایک لمحے کے لیے تو فاریہ چونک گئی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے اسے ؟؟کنول بیگم نے دو دن تک اس کے ساتھ ناٹک کیا تھا!!جب ہی آتش نے اسے اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ دو دن تک اس سے دور رہا لیکن اب اس دوری سے ہی وہ دونوں مزید قریب آجائے گے نکاح کی صورت میں۔۔۔!!!

" جسٹ شٹ اپ۔۔۔!!! خبر دار جو ایک لفظ نکالا تم نے اپنے منہ سے ورنہ جان لے لوں گی تمھاری۔۔۔ تمھیں شرم نہیں آتی؟؟ کیوں میرے پیچھے پڑے ہو؟؟ میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ میرا پیچھا کرنا چھوڑ دو "

اب وہ سکتا گئی تھی اس سے۔۔۔ فاریہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔۔۔ اب وہ مزید اس کی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھی جب ہی اس نے بولنا شروع کیا اور بولتی چلی اور اپنے آخری جملے کو کہتے ہوئے اس نے ہاتھ بھی جوڑے تھے اس کے سامنے۔۔۔!!

" آخر چاہتے کیا ہو تم؟؟ کیوں نہیں چھوڑ دیتے تم میرا پیچھا؟؟ کیا بگاڑہ ہے میں نے تمھارا؟؟ خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو میری زندگی جہنم مت بناؤ آتش کاظمی "

فاریہ نے لال انگارہ آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔ آتش کو اس کی قہر برساتی نگاہوں میں اپنے لیے نفرت صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔!!! جسے وہ مسلسل اگنور کر رہے تھا "

" میں صرف آپ کو چاہتا ہو فاریہ جی "

اس نے آہستگی سے کہا۔۔۔

" پر میں نہیں چاہتی تمھیں سمجھ آیا؟؟ میں تم سے نفرت کرتی ہوں بہت زیادہ نفرت۔۔۔!!! اور جیسی حرکتیں تم کرتے ہو نا میرے پیچھے آنا، مجھے اپنی ہونے بیوی کہلوانے کی کوشش کرنا اس سے تمھیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔۔۔ لیکن مجھے ضرور حاصل ہوگا بدنامی، رسوائی، ذلت بدکردار تک کہہ دیا جاسکتا ہے مجھے۔۔۔ بٹ نو واٹ میں یہاں ایک منٹ بھی نہیں رکوگی میں ابھی کے ابھی یہاں سے جاؤ گی۔۔۔ "

اس کی کہیں ہوئی باتیں آتش کاظمی کو ایک گہری سوچ میں ڈال گئی تھی۔۔۔ جبکہ وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اسے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے اندر کی طرف اپنا سامان پیک کرنے کے لیے بڑھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ وہ وہی کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔ !!!

ABDUL AHAD BUTT WRITES

رات کا سایہ صبح کے سویرے میں ڈھل گیا تھا۔۔۔ صبح کے تقریباً آٹھ بجے ربعیہ کی آنکھ کھلی تو سامنے ہی رہان کو تیار کھڑا پایا تھا۔۔۔!!! جیسے اس نے کہیں جانا ہو!!

ربعیہ کو نہیں معلوم کہ وہ رات کو کمرے میں کب آیا؟؟ پر کیونکہ رات کو جیسے ہی وہ کمرے میں آئی تھی تو وہ چینج کر کے سو گئی تھی۔۔۔ اس نے کچھ دیر اس کا انتظار کیا مگر تھکن کی وجہ سے نیند نے

ایسا بسیرہ کیا اس پر کہ اسے کچھ ہوش ہی نا رہا۔۔۔ لیکن وہ اتنا جانتی تھی کہ رات کو وہ اس کی لیفٹ سائیڈ پر ہی سویا ہوا تھا۔۔۔!!

" گڈ مارننگ!!! آپ تیار ہو جائیں پھر ہم ناشتہ کرنے کے لیے نیچے چلے جائے گے" !!!

اسے جاگتا ہوا دیکھ کر رہان نے مسکرا کر پہلے تو اسے صبح بخیر کہا اور پھر اسے تیار ہونے کے لیے کہا تا کہ وہ نیچے ناشتے کے لیے سب کے ساتھ جا سکیں!! جسے سن ربعیہ نے سر ہاں میں ہلایا اور بیڈ سے اترتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اس کے ذہن میں ابھی بھی صرف اور صرف ارحم کا خیال ہی چل رہا تھا۔۔۔!!! وہ خوف میں مبتلا تھی کہ کہیں وہ کچھ بدمزگی پیدا نا کرے لیکن وہ مطمئن بھی تھی کیونکہ اس کے پاس رہان جیسا محافظ بھی موجود تھا۔۔۔"

کچھ دیر بعد جب ربعیہ واش روم سے تیار ہو کر نکلی تو سامنے ہی رہان اس کی طرف پشت کیے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔!!! ربعیہ آہستگی سے قدم بڑھاتے ہوئے شیشے کے سامنے جا رکی۔۔۔ رہان نے جیسے ہی اس کی آہٹ محسوس کی تو وہ فوراً مڑا۔۔۔"

" ربعیہ " !!

اس نے آہستگی سے پکارہ۔۔۔

" جی "

آہستگی سے ہی جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔۔!!!

" یہ آپ کی منھ دکھائی کا گفٹ ہے،،،وہ ویسے مجھے دینا تو رات کو ہی چاہئیے تھا۔۔۔ لیکن جب میں کمرے میں آیا تو اس وقت آپ سو چکی تھی میں نے آپ جگانا مناسب نا سمجھا اسی لیے یہ لیں"

اس نے ایک سونے کے قیمتی سیٹ کا ڈبہ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔!!اور اسے یہ منھ دکھائی کا تحفہ رات کو نا دینے کی وجہ بھی بتائی،،،،،اس کی بات سنتے ہوئے ربعیہ نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔اور اس سیٹ کو پکڑا۔۔۔!

" اس کی ضرورت تو نہیں تھی کہ بٹ تھینک یو سو مچ "

ربعیہ نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔

" چلیں؟؟ "

کچھ لمحات کی خاموشی چھانے کے بعد رہان نے اس سے پوچھنا چاہا کہ اگر وہ تیار ہے تو وہ دونوں نیچے چلیں؟؟ جس پر وہ سر میں ہلا گئی اور اس کے ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" یہ لو " !!!

زریر کافی دیر سے شاپنگ کرنے کی غرض سے گیا ہوا تھا۔۔۔اور جب واپس آیا تو معلوم ہوا کہ دادا جان گھر پر نہیں ہیں تو وہ سیدھا انوشا کے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔۔اس کے کمرے میں پہنچتے ہوئے اس نے اسے کچھ شاپنگ بیگز تھمائیں جس پر انوشا نے حیرانگی سے انھیں دیکھا۔۔۔

" یہ کیا ہے؟؟ "

اس نے بیگز کو بیڈ پر رکھا اور ان میں دیکھنے لگی کہ کیا لایا ہے وہ؟؟؟؟اس نے بیگز کچھ کپڑوں کو پایا۔۔۔ جو پاکستانی کلچرز کے تھے۔۔۔"انوشا نے وہ کپڑے کبھی بھی نہیں پہنے تھے۔۔۔اس نے زریر سے سوال کیا تھا۔۔۔ !!!!

" یہ کپڑے ہیں اور آج سے تم یہی کپڑے پہنو گی !!!! میں نہیں چاہتا کہ تم کسی کی بھی سامنے ان کے علاوہ کسی بھی کپڑوں میں جاؤ " !!

زریر اس دن تو چپ کر گیا تھا۔۔۔۔ لیکن اس نے یہ سوچ لیا تھا۔۔۔ورنہ وہ چپ کرنے والوں میں سے نہیں تھا"

" جی نہیں !!! میں نہیں پہنو گی "

انوشا نے کبھی بھی یہ کپڑے نہیں پہنے تھے۔۔۔!!اسے بہت عجیب لگتی تھی یہ ڈریسنگز،،،یہ کپڑے اسے کافی بھاری لگتے تھے۔۔۔"یہی وجہ تھی کہ اس نے زریر کو ان کپڑوں کے پہننے کے لیے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔"

" کیوں نہیں پہنو گی؟؟پہننے تو تمھیں یہی ہونگے کیونکہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے سوا کوئی غیر مرد تمھارے حسن کو دیکھے مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا ہے۔۔۔ " !!!

ایک لمحے کے لیے وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔لیکن پھر وہ اپنی مسکراہٹ کو ختم کرتا ہوا سنجیدگی کا لہجہ اپنا گیا تھا۔۔۔!!!اس کے ایک ایک لفظ پر انوشا چونک رہی تھی۔۔۔۔ !!!

" اور تم پر لازم ہے کہ تم میری ہر کہی ہوئی بات کو مانو آفٹر آل پھر میں تمھارا شوہر ہوں اور اپنے شوہر کی ہر بات کو ماننا تمھارا فرض ہے۔۔۔!!!اب بغیر بحث کیے ہوئے ان کپڑوں کو کل سے پہننا شروع کر دو اگر آفس جانا ہے تو "

یہ اس کا غصہ نہیں تھا۔۔۔!!!بلکہ اس کے لفظوں میں انوشا کے لیے اپنا پن جھلک رہا تھا۔۔۔ آج انوشا کو بالکل بھی یہ محسوس نہیں ہوا تھا کہ جیسے وہ اس پر رعب جھاڑ رہا ہو۔۔۔!!یا اس پر اپنا حق

جتانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔۔بلکہ آج تو وہ اس سے اس طریقے سے بات کر رہا تھا جیسے کہ وہ اس سے ریکوئسٹ کر رہا تھا۔۔۔

اپنی بات مکمل کر کے اس نے انوشا کو ایک لمحہ کے لیے بھی بولنے کا موقع نا دیا اور خود کمرے سے نکل گیا۔۔۔جبکہ انوشا ان کپڑوں کو دیکھنے لگی جو وہ اس کے لیے لایا تھا۔۔۔"

ABDUL AHAD BUTT WRITES

" نہیں!!! نہیں!!! نہیں!!! یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟ میں کیوں سوچ رہا ہوں اتنا اس کے بارے میں؟؟؟ میں کیوں جا رہا ہوں بار بار اس کے قریب؟؟ کیوں میرا دل کرتا ہے کہ ازا میرے قریب رہے۔۔۔وہ مجھ سے دور جا جائے۔۔۔۔آخر کیوں؟؟ "

کایان سردی کے موسم کی ٹھنڈی چلتی ہوئی ہواؤں کے بیچ وہ بیچ کھڑا ہوا اپنے آپ سے ہی سوالات کر رہا تھا۔۔۔یہاں پر اس کے سوا کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔"کیوں وہ ازا کے قریب جاتا ہے؟؟ کیا ہے ایسا جو اسے ازا کے قریب لے کر جاتا ہے؟؟

" کیوں؟؟ کیا ہے وہ احساس؟؟ کیا یہ تو نہیں؟ کہ کہیں مجھے ازا سے محبت تو نہیں ہو گئی !!!! "

ازا کے لیے اس کا پیار ہی تو نہیں وہ جو اسے ازا کے قریب لے کر جاتا ہے ؟؟؟اس نے اپنے آپ سے ہی سوال کیا تھا کہ کیا وہ ازا سے محبت تو نہیں کرتا؟؟

" ہاں ! ! یہی ہے وہ احساس ! ! ! یہ ہی ہے وہ محبت کا احساس جو میں نے ازا کے لیے محسوس کیا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔یہی ہے ! ! یہی ہے وہ احساس ! ! ! ! ! اس کا مطلب مجھے ازا سے محبت ہو گئی ہے''''

ہاں بالکل ! ! کایان ملک تمھیں ازا کایان ملک سے پیار ہو گیا ہے"

اس کی بات میں وہ خوشی تھی جیسے کسی بھی ننھے سے بچے کو اس کے سوالوں کے جواب مل گئے ہوں۔۔۔اس کے سوالات کا بس یہی جواب تھا کہ وہ ازا سے محبت کرتا ہے۔۔۔ہاں وہ ازا سے محبت کرتا ہے ! ! ! !

" کیوں آئے ہو تم واپس میری اجازت کے بغیر تم یہاں پر قدم رکھنے سے بھی قاصر ہو سمجھے ارحم ملک۔۔۔"

اگلے سب نے ناشتہ کر لیا تھا اور معمول کے مطابق تمام لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔شہزاد ملک نے ارحم ملک کو اپنے پاس اپنے کمرے میں بلایا تھا اور وہی پر شہناز بیگم بھی موجود

تھی۔۔۔!!!وہ جب کمرے میں آگیا تو شہزاد ملک نے بڑی ہی سنجیدگی سے اسے بتایا کہ وہ ان کی اجازت کے بغیر حویلی میں قدم بھی نہیں رکھ سکتا ہے۔۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے بابا جان!!!اس حویلی میں میرا بھی پورا حصہ ہے۔۔۔۔اور میں جب چاہے اس حویلی میں آجا سکتا ہوں۔۔۔اور اب تو آپ نے اس کی شادی اپنے لاڈلے بیٹے سے کرادی نا تو اب کیا مسئلہ ہے؟؟ "

اس نے برا رویہ تو اختیار نہیں کیا تھا مگر اس کے الفاظ ہی اس کے برے رویے کی نشاندہی کر رہے تھے۔۔۔اس نے یہ لحاظ تک نہیں کیا تھا کہ وہ اپنے باپ سے بات کر رہا ہے۔۔۔

" کیوں ایسا نہیں ہے؟؟تم نے جو حرکت کی ہے مجھے نہیں لگتا ہے کہ تم اس حویلی میں رہنے کے قابل ہو " !!!

اس کی باتیں سن کر شہزاد ملک کی آنکھوں میں غصہ اترا تھا۔۔۔ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری" پہلے غلطی بھی اسی کی تھی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہی وہ حویلی سے نکالا گیا تھا۔۔۔اور اب وہ کیسے دھڑلے سے انھیں باتیں بھی سنا رہا تھا۔۔۔شہناز بیگم کو بھی اس کا یہ رویہ کچھ عجیب سا لگا تھا۔۔۔

" بابا میں تو یہیں رہو گا اور میں بھی دیکھتا ہوں کہ مجھے یہاں رہنے سے کون روکتا ہے؟؟اور جب اب ربعیہ کی شادی کر واہی چکے ہیں آپ تو مجھے نہیں لگتا ہے کہ آپ کو میرے یہاں سے رہنے سے کوئی بھی مسئلہ ہو "

اس نے ایک مرتبہ پھر سے اپنی تیز زبان سے الفاظ نکالے اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔شہزاد ملک سختی سے مٹھیاں بھینچ گئے تھے۔۔۔۔ !!!

" اس لیے کہتی ہو تم؟؟ کہ اس پر اتنا غصہ نا کیا کرے بچہ ہے بچہ ہے!!اب بچہ نہیں رہا ہے یہ بڑا ہو چکا ہے اور اتنی ہی زبان بھی بڑی کو چکی ہے ہمارے لاڈلے کی۔۔۔۔لیکن میں کیا کہہ رہا ہوں؟ اس کو بگاڑنے میں سب سے بڑا قصور بھی تو ہمارا ہی ہے نا " !!!

انھیں اپنی غلطی کا شدت سے انتظار ہوا تھا۔۔۔۔!!!انھیں ارحم سے امید نہیں تھی کہ وہ ان سے بھی بد تمیزی کا رویہ اختیار کر جائے گا۔۔۔۔پر یہ سب کچھ تو ان کے اپنے ہی بے جا لاڈ پیار کی وجہ سے تھا۔۔۔۔اس مرتبہ شہناز بیگم بھی خاموش رہ گئی تھی کیا کہتی وہ؟؟وہ جانتی تھی کہ قصور ان کے اپنے بیٹے کا ہے۔۔۔۔ !!!!

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" انوشا یہ آپ کے لیے "

آج انوشا کا کمپنی میں دوسرا دن تھا۔۔۔۔!!!لیکن آج اور کل والی انوشا میں بہت زیادہ فرق تھا کیونکہ آج اس نے وہ کپڑے پہنے تھے جو اس کے لیے زریر لے کر آیا تھا۔۔ایسا نہیں تھا کہ وہ اس سے ڈرتی تھی۔۔۔!!!لیکن آج اس کا اپنا دل چاہ رہا تھا کہ وہ یہ کپڑے پہنے۔۔"تو اسی وجہ سے آج اس نے پاکستانی کلچرز کے مطابق اپنی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔!!یقیناً یہ اس کے دل میں پیدا ہونے والی زریر کے لیے محبت ہی تھی جو اسے زریر کی بات ماننے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔!!جب وہ آفس میں پہنچی تو اسی وقت اس کے سامنے واسط آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔اور اس کی طرف ایک گفٹ باکس بڑھایا !!

" یہ کیا ہے واسط؟؟ "

انوشا نے حیرانگی سے اس باکس کی طرف دیکھا جو واسط نے اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔!!!!اور اس کا نام پکارتے ہوئے اس سے سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟

" آپ آفس میں نیو آئی ہیں تو میں نے سوچا کہ آپ کے لیے کوئی گفٹ کے لیں،،،مجھے آپ کی چوائس کا تو علم نہیں لیکن مجھے جو اچھا لگا میں نے لے لیا امید ہے کہ آپ کو بھی پسند آئے گا"

واسط نے مسکرا کر اسے بتایا کہ چونکہ وہ آفس میں نئ آئی ہے تو اسی لیے اس کے ویلکم کے لیے اس نے یہ گفٹ اس کے لیے لیا تھا۔۔۔جس پر انوشا نے مسکراتے ہوئے اس کا تحفہ قبول کر لیا تھا جبکہ یہ انوشا کا یہ عمل زریر کی نگاہوں میں غصہ بھر گیا تھا۔۔۔"

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

ولیمے کا فنکشن اچھے سے گزر گیا تھا۔۔۔۔!!!اب دن اپنے معمول پر واپس آ چکے تھے۔۔۔!
سب مہمان اپنے گھر کو جا چکے تھے۔۔۔اسما بھی کافی حد تک ایڈجسٹ ہو چکی تھی گھل مل سی گئ تھی وہ ان کے ساتھ۔۔۔۔ !!

ولیمے کی تھکن ہونے کے بعد وہ دونوں بھرپور نیند پوری کرنے کے بعد اسما اور حماد نیچے آئے تو ناشتے کی میز پر ناشتہ کے چکا تھا اور حماد کی والدہ ان کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

" ارے آ گئے تم دونوں!!!ماشاءاللہ کتنے پیارے لگ رہے ہو ساتھ میں۔۔۔۔ "

حماد کی والدہ نے مسکرا کر ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔جو ان کی طرف ہی بڑھ رہے تھے۔۔۔!!!پہلے تو انھوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔۔۔"اور پھر ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتے

ہوئے ماشاءاللہ کہا۔۔۔!!!!!!ان کی بات سن کر اسما کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔!!
پھر وہ تینوں ناشتے کی میز پر بیٹھ کر بسم اللہ پڑھ کر ناشتہ کرنے لگے۔۔۔۔

" اچھا حماد بیٹا تم لوگ ہنی مون پر کب جا رہے ہو؟؟ "

حماد کی والدہ نے ناشتہ کے کچھ نوالے لیتے ہوئے مسکرا کر اس کی طرف کرتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔۔ان کی بات سنتے ہی اسما کا کھانا اس کے حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔ "

" امی!!!میں نے آپ کو بتایا تھا نا کہ اسما کے پیپرز ہیں "

اس نے اپنی والدہ کی طرف حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔!!!اسے خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ان کی بات کا کیا جواب دیتا؟؟تو اس نے اسما کی پڑھائی کے متعلق بتایا جس کا ذکر وہ ان سے پہلے بھی کر چکا تھا۔۔۔جس پر اسما نے بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

" اوو ہاں مجھے یاد آیا۔۔۔تم نے مجھے بتایا تھا کہ اسما شادی کے بعد پڑھائی کو جاری رکھنا چاہتی ہے۔۔۔اسما بیٹا اچھے سے پڑھائی کرنا اور اگر یہ میرا بیٹا تمھیں کبھی بھی تنگ کرے تو نا تو تم نے مجھے بتانا ہے پھر ہم ماں بیٹی اس کے کان مل کر کھینچے گے "

انھوں نے پر جوش لہجے میں اسما کو پڑھائی کی تلقین کی تھی اسما کو بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ اس کی پڑھائی کے حق میں ہو نگی۔۔۔۔"لیکن ان کی باتیں سن کر اسما کھلکھلا کر مسکرائی تھی،،، جبکہ حماد نے حیرانگی سے ماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

" امی یہ کیا بات ہوئی بھوکے آتے ہی آپ نے پارٹی چینج کر لی!! یہ بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔۔ "

اس نے منھ پھلائے ہوئے خفگی سے ماں کو شکوہ کن نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو اس کی والدہ اور اسما دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔ "

" کیا اچھا نہیں کیا؟؟ میں تو ہمیشہ اپنی بیٹی کا ساتھ دوں گی "

اس کی والدہ نے مسکرا کے اسما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسکراہٹ سجائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

" اور بیٹا؟ "

حماد نے ماں سے سوال کیا۔۔۔۔

" بیٹا کان کھینچنے کے لیے ہے "

انھوں نے مسکرا کر کہا۔۔۔ جس پر اسما سمیت وہ بھی مسکرایا تھا۔۔۔

" ویسے میں تم دونوں کو ایک بات بتاؤ میں بڑی خوائش ہے کہ میرے پوتا پوتی ہوں۔۔۔ " !!!

حماد کی والدہ کی بات سنتے ہی اسما کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا،،، جبکہ حماد کے چہرے کے رنگ بھی اڑ گئے تھے۔۔۔ وہ اپنی ماں کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔ جبکہ اسما نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ وہ ان سے کیا کہے؟ جبکہ حماد کی والدہ اسے اس کی شرماہٹ سمجھتی ہوئی مسکرا کر ناشتہ میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔ ناشتے کے بعد حماد آفس چلا گیا اور اسما یونیورسٹی چلی گئی تھی،،

💖 __Abdul Ahad Butt Writes__ 💖

انوشا آج آفس میں دوسرا خوشگوار دن گزار کر گھر لوٹ رہی تھی۔۔۔ !!! اس نے اپنا بیگ اور واسط کا دیا ہوا وہ گفٹ کا ڈبہ آتے ہی بیڈ پر رکھا۔۔۔ !!! آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا وہ اب آرام کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ !!!

فریش ہونے کے لیے وہ واش روم چلی گئی تھی۔۔۔۔ !!! کچھ دیر بعد جب وہ شاور لے کر کپڑے تبدیل کر کے واپس کمرے میں آئی تو سامنے ہی زریر کھڑا تھا۔۔۔

" تم "

ایک حیران کن آواز زریر کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔۔"

" تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟ "

پہلے انوشا نے اسے پکار کر اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اس کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔!!!!اور اس کے دوبدو آتے ہوئے انوشا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے سوال کیا کہ وہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا ہے ؟

" یہ گفٹ کس نے دیا ہے ؟؟؟؟ "

زریر کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔!!!اس سے یہ بالکل بھی برداشت نہیں ہوا تھا کہ انوشا کسی اور شخص کا گفٹ قبول کرے۔۔۔اس نے بڑی ہی مشکل سے اپنے غصے پر قابو پاتے اس نے وہ گفٹ باکس ہاتھ میں دبوچتے ہوئے اس سے سوال کیا جبکہ وہ جانتا تھا کہ انوشا کو یہ گفٹ واسط نے ہی دیا ہے۔۔۔۔"

" واسط نے "

انوشا نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس کی نگاہوں میں نگاہیں ڈالتے ہوئے بغیر کسی بھی خوف کے اسے جواب دیا۔۔۔ !!!!

جس پر وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔!!!اور اپنی جیب سے ایک لیٹر نکالتے ہوئے اس نے گفٹ کو ایک طرف سے جلا دیا تھا۔۔۔یہ عمل اس نے اتنا تیزی سے کیا تھا کہ انوشا سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے؟؟جبکہ اس نے گفٹ باکس جلاتے ہوئے اسے زمین پر پھینک دیا تھا۔۔۔!!انوشا کی آنکھوں میں خوف طاری ہوا تھا!!

" آج پہلی اور آخری مرتبہ میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ کسی بھی غیر مرد سے کام کے سوا تم بات نہیں کرو گی،،،اور تمھیں تحفہ دینے کا حق صرف اور صرف میرے پاس ہے اور کسی کے پاس نہیں۔۔۔انڈر سٹینڈ "

اس نے انوشا کے کندھے پر موجود دوپٹے کو سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!یا ایک طریقے سے اسے وارن کیا۔۔۔اور جلتے ہوئے تحفے کے ڈبے کو وہی چھوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔!!!انوشا نے حیرانگی سے اس سر پھرے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔۔!!جس کا رویہ پل بہ پل بدلتا تھا۔۔۔"

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" ازا آپ ادھر ہیں!!اور میں آپ کو پوری حویلی میں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ "

ازا جو کچن میں کسی کام کے عوض آئی تھی۔۔۔۔۔ پیچھے سے کایان کی آواز سن کر اس کی طرف مڑی تو وہ پیچھے ہی کھڑا اس سے شکوہ کر رہا تھا کہ وہ اسے حویلی کی ہر جگہ تلاش کر رہا تھا اور وہ یہاں ہر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ !!!

" جی کایان کیا ہوا؟؟ کیا کوئی کام تھا اسے ؟ "

ازا نے اس کی طرف مڑ کر اسے دیکھا اور پھر سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا کہ کیا اسے کوئی کام تھا اس سے ؟

" نہیں مجھے کچھ دکھانا تھا آپ کو " !!

کایان نے اس کی بات سنی اور پھر اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اسے بتایا کہ اسے کوئی نہیں ہے بلکہ وہ اسے کچھ دکھانا چاہتا ہے۔۔۔

" کیا؟؟؟ "

ازا نے سوال کیا تھا۔۔۔

" ارے چلیں تو سہی "

کایان نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا تھا۔۔۔ کمرے تک پہنچنے کے دوران ازا نے اس سے کئی مرتبہ پوچھا کہ وہ اسے کیا دکھانا چاہتا ہے؟؟

کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہوئے کایان نے کمرے کا دروازا کھولا اور اسے کا ہاتھ تھامے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔ کمرے میں جب وہ داخل ہوئے تو کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

" لائٹ آف ہی رہنے دیں "

ازا نے لائٹ آن کرنے کے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا ہی کہ کایان نے اسے لائٹ آن کرنے سے منع کر دیا۔۔۔ اس کی بات سن کر وہ حیران ہوتی ہوئی دو قدم چل کر آگے بڑھی تو سامنے ہی ایک خوبصورت منظر تھا۔۔۔ جسے دیکھ وہ مسکرا گئی۔۔۔

کمرے کے ایک حصے ٹیبل اور دو کرسیاں لگا کر خوبصورت ڈیکوریشن کے ساتھ ٹیبل کے درمیان کنڈیل نائٹ ڈنر کے لیے کینڈلز رکھی گئی تھی۔۔۔!!!

جن کی روشنی اس اندھیرے کو ختم کر رہی تھی۔۔۔ "ان کینڈلز کے گرد کچھ لزیز کھانا بھی رکھا گیا تھا۔۔۔!! جن کی خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

" تو کیسا لگا آپ کو یہ سب؟؟؟ "

کایان نے اس کی مسکراہٹ کو پہنچانا تھا۔۔۔ جسے دیکھ وہ خود بھی مسکرایا۔۔۔ رفتہ رفتہ وہ اس کے سحر میں گرفتار ہوتا جارہا تھا۔۔۔!!! اس نے مسکراتے ہوئے ہی اس سے سوال کیا۔۔۔

" یہ سب میرے لیے ہے؟ "

ازا نے حیرانگی سے اس کی طرف نظر دوڑائی تھی اور پھر اس سے سوال کیا تھا کہ کیا یہ سب کچھ کایان نے اس کے لیے کیا ہے؟؟ جس طرح وہ رفتہ رفتہ اس کے سحر میں گرفتار ہو رہا تھا اسی طرح وہ بھی اس کے سحر میں گرفتار ہو رہی تھی۔۔۔

" Of course it's for you "

کایان کی بات سنتے ہی ازا کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی وہ مزید گہری ہو گئی تھی۔۔۔!!! اسے یہ سب کچھ ایک خواب جیسا لگ رہا تھا لیکن اس کا دل یہی کہہ رہا تھا کہ اگر یہ خواب بھی ہے تو یہ لمحہ یہی رک جائے۔۔

" چلیں بیٹھے نا "

کایان نے اسے سامنے پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کا کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گئیں تھی۔۔۔!! جبکہ وہ بھی اس کی طرف بڑھتا ہوا اس کے بیٹھنے کے لیے

کرسی پیچھے کرنے لگا۔۔۔۔ازا مسکرائی اور اس کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔!!!اور وہ اس کے سامنے والی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

" کھانا شروع کریں "

کایان نے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔تو ازا نے مسکراتے ہوئے کھانے کا ایک چمچ لیا۔۔۔!!

" کیسا بنا ہے؟؟ "

اس نے سوال کیا۔۔۔۔

" بہت مزے کا ہے!!کیا آپ نے بنایا ہے؟؟ "

ازا نے پہلے تو اس کے سوال کا جواب دیا اور پھر اس سے خود سوال کیا کہ کیا یہ کھانا اس نے بنایا ہے۔۔۔۔؟؟جس پر کایان نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

" نہیں!!!ابھی تو میں نے خود نہیں بنایا ہے بٹ آئی پرومس کہ جب مجھے کھانا بنانا آ جائے تو پھر میں آپ کو کھانا ضرور بنا کر کھلاؤ گا "

کایان نے مسکرا کر اسے اس نے کھانا نہیں بنایا لیکن ساتھ میں ہی اس نے ازا سے وعدہ بھی کیا تھا کہ جب وہ کھانا بنانا سیکھ جائے گا تو اسے ضرور بنا کر کھلائے گا۔۔۔!! جس پر ازا نے سر ہاں میں ہلایا اور مسکرائی۔۔۔۔!!

" جو بھی ہے،،،بٹ تھینک یو سو مچ اس خوبصورت ڈنر کے لیے " !!!

ازا نے مسکراتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

" مجھے یہ والا تھینک یو نہیں چاہئیے" !!!

کایان نے سوچ میں پڑھتے ہوئے کہا تو ازا کے ماتھے پر بل رونما ہوئے تھے۔۔۔۔!!! اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے؟؟

" جی کیا مطلب؟؟ "

ازا کے سوال پوچھنے کے اگلے ہی لمحے کایان نے اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ایک لمحے کی خاموشی کے بعد آہستگی سے ازا نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔۔۔

کایان اپنی کرسی سے اٹھا اور ازا بھی اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔کایان نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ہی اسے اپنے طرف کھینچا اور ازا ایک دم اس کے سینے سے جا لگی تھی۔۔۔!!!ازا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔ "

ازا نے پیچھے ہونا چاہا مگر کایان نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے ماتھے سے اپنے لب لگا گیا۔۔۔ازا کے جسم میں جو بھی ہل چل تھی اس کا یہ عمل سب ختم کروا گیا تھا۔۔۔!!!

" یہ ہے آپ کا تھینک یو" !!!!

اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے پیچھے ہو کر اس نے مسکرا کر کہا تو ازا نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔!!!اس کے چہرے کی رنگت سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔!!جس پر کایان کے لبوں پر نیم مسکراہٹ تھی۔۔۔اس نے آہستگی سے ازا کو اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔جبکہ ازا کے لبوں پر بھی نیم مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔شائید اسے کایان کا یہ عمل بہت اچھا لگا تھا !!!!

" کہاں جائیں گی آپ فاریہ جی؟؟بتائیں مجھے "

فاریہ غصے میں کمرے میں آگئی تھی۔۔۔اور کمرے میں آتے ہی اس نے سب سے پہلے اپنا سامان پیک کرنا شروع کیا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اب؟اسے آتش سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔!!جب ہی آتش کمرے میں پہنچتا ہوا اس کے ارادے بھانپتا ہوا اس سے سوالات کرنے لگا۔۔۔

" میں جہاں بھی جاؤ وہ میری مرضی ہے۔۔۔!!خبردار جواب تم نے میرا پیچھا کرنے کی کوشش بھی کی تو " !!!

وہ اس پر چلائی تھی۔۔۔!!غصہ کی شدت کی وجہ سے فاریہ کا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔آتش نے اس کے رویے کو حیرانگی سے دیکھا۔۔۔"

" ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔!!جہاں آپ ہونگی وہی میں ہوں گا۔۔۔کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ "

آتش نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر آج فاریہ کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔!

" محبت!!! محبت کرتے ہوں نا تم مجھ سے تو میری ہر بات بھی مانو گے۔۔۔!!! ہمم اگر تم مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے ہوں نا تو تم مجھ سے دور چلے جاؤ اور کبھی بھی میری زندگی میں واپس مت آنا"

اس کے محبت کا امتحان لے رہی تھی وہ لڑکی۔۔۔۔!!! اس کی بات سنتے ہی آتش ایک جگہ منجمند ہو گیا تھا۔۔۔

" آپ میری محبت کا امتحان لے رہی ہیں؟؟؟ "

آتش نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائی تھی اور پھر اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس کی محبت کا امتحان لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

" بالکل!!! امتحان لینا چاہتی ہوں میں "

فاریہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا۔۔۔

" لیکن معزرت کے ساتھ میں اس امتحان میں فیل ہو جاؤ گا۔۔۔!!!!!! کیونکہ اب آپ اور میں صرف موت کی صورت میں ہی ایک دوسرے سے دور ہو سکتے ہیں۔۔۔اس کے سوا ہمیں کوئی بھی دنیاوی طاقت الگ نہیں کر سکتی ہے "

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب نہیں دیا گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اس کی بات سے انکار کر رہا تھا۔۔!! فاریہ جسے امید تھی کہ وہ اس کی بات مان لے گا،،، لیکن اب اس کا جواب سن کر وہ دنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔

" زبردستی کوئی آپ کا اسیر نہیں ہوتا۔۔۔۔!!! محبوب کے دل میں اترنے کے لیے لاکھ جتن کرنے پڑتے ہیں۔۔۔۔اتنی ہی آسانی سے محبوب آپ کا نہیں ہو جاتا "

یہ چند الفاظ فاریہ نے بڑی ہی سنجیدگی سے کہے تھے۔۔۔۔اس نے کہے ہوئے یہ الفاظ آتش کاظمی کو سوچنے پر مجبور کر گئے تھے۔۔۔جب ہی فاریہ اپنا سامان لیے ہوئے اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔"

اور آتش اس کے پیچھے بڑھا تھا۔۔۔

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

فاریہ کمرے سے باہر نکل کر گھر کے داخلی دروازے پر پہنچی ہی کہ سامنے ہی بہزاد کھڑا تھا۔۔۔۔!!! جو اسے ہوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

" کہاں جا رہی ہو؟؟؟ "

بہزاد کو اگنور کرتی ہوئی وہ دروازے کی طرف بڑھی تھی ہی کہ جب ہی وہ دراز قد کا شخص اس کے راستے میں آ گیا۔۔۔اور اس کا راستہ روکتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!!!

" یہاں سے جا رہی ہوں میں۔۔۔۔ "

وہ نظریں جھکائے مدھم سے ناراض لہجے میں بولی کہ وہ یہاں سے جا رہی ہے بہزاد اس بات سے بے خبر تھا کہ آتش بھی گھر میں ہی موجود ہے۔۔۔۔

" ایسے کیسے جا رہی ہیں؟؟؟ "

اس نے مدھم سے گھٹیا لہجے میں کہتے ہوئے اپنے سامنے سے گزرتی ہوئی فاریہ کا ہاتھ پکڑ اس روکنا چاہا تھا۔۔۔اس کا یہ عمل فاریہ کو طیش دلا گیا تھا۔۔۔"

" چٹاخ۔۔۔۔ " !!!

فاریہ نے غصے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔بہزاد نے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی لال انگارہ سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔ !!!

" لڑکی تمھاری اتنی ہمت کہ تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ؟؟"

بہزاد نے اپنی سرد ہوتی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے غصے سے کہا اور پھر اس پر ہاتھ اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔۔۔۔فاریہ نے سختی سے آنکھیں میچ کی تھی۔۔۔۔،!!!لیکن وہ ہاتھ کسی نے ہوا میں ہی روک دیا تھا۔۔۔۔بہزاد نے دیکھا تو وہ کوئی نہیں بلکہ آتش ہی تھا۔۔۔۔!جس نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا آتش کو دیکھتے ہی فاریہ کی جان میں بھی جیسے جان آئی تھی۔۔۔۔"

" تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی فاریہ جی کو ہاتھ لگانے کی؟؟؟"

آتش اس وقت اس لڑکے کے ساتھ اپنے سارے رشتے تعلق بھول چکا تھا۔۔۔۔!!اسے یاد تھی تو صرف ایک بات کہ اس گھٹیا شخص نے اس کی فاریہ جی کو چھوا تھا۔۔۔۔آتش کا جنونی لہجہ و انداز دیکھتے ہوئے فاریہ سمیت بہزاد بھی حیران رہ گیا تھا۔۔۔۔

" آتش تم غلط سمجھ رہے ہو " !!

آتش کی آنکھوں میں غصے کی لہر کو دیکھتے ہوئے بہزاد نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو آتش نے اس کا کالر پکڑتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔۔"

" کیا واقع آپ نے کچھ نہیں کیا؟؟؟؟ "

اس کے کالر کو پکڑتے ہوئے آتش نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔اس کے غصے کے عالم کو دیکھ کر فاریہ کے دل میں سکون سا پیدا ہوا کہ وہ اس کی زندگی میں ہے کہ خدا کا شکر ہے،،،اگر وہ آج نا ہوتا تو نا جانے بہزاد اس کے ساتھ کیا کر دیتا؟؟

" ہاں میں نے لگایا اس لڑکی کو ہاتھ!!! کیا کر لو گے تم؟؟؟ بولو؟؟ آخر لگتی کیا ہے یہ لڑکی تمھاری؟ "

ایک ہی جھٹکے میں بہزاد نے اپنا کالر آتش کے ہاتھوں سے چھڑوایا اور بلند آواز میں اس سے کچھ سوالات پوچھے تھے۔۔۔۔

" یہ لڑکی میری محبت ہے" !!!!

آتش نے بھی اس کے والا ہی لہجہ اپناتے ہوئے فاریہ کو اپنی محبت قرار دیا تھا۔۔۔۔!!! جس پر فاریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" یہ تمھاری جو بھی لگتی ہو!!!! پر اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی سنگین غلطی کی ہے اور اسے اس غلطی کی سزا مل کر رہے گی!!! اور جو بہزاد ہر ہاتھ اٹھاتا ہے نا اس کا ٹھکانہ صرف اور صرف موت ہوتی ہے۔۔۔۔ " !!!

بہزاد نے اپنی پینٹ کی پچھلی طرف سے بندوق نکالتے ہوئے فاریہ پر تانی لی تھی۔۔۔۔ جسے دیکھ کر فاریہ کی سانس اٹک گئی تھی،،، جبکہ آتش نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

" بہزاد نہیں "

آتش اس کی حرکت کو دیکھتے ہوئے غصے سے اس پر چیخا تھا کہ وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرے گا۔۔۔۔۔ لیکن بہزاد نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے گولی چلادی تھی۔۔۔۔۔"

گولی چلنے کی آواز سنتے ہی آتش فاریہ کے سامنے آگیا تھا اور وہ گولی جو بہزاد نے مظاہر فاریہ پر چلائی تھی وہ آتش کاظمی کے بازو میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کے بازو بہتا ہوا خون فاریہ کے ہاتھوں پر گرا تھا۔۔۔۔ جبکہ آتش زمین بوس ایک لمحے میں ہی زمین بوس ہوا۔۔۔

" آتش "

فاریہ نے تڑپ کر اسے پکارہ تھا۔۔۔۔۔!! جبکہ بہزاد وہی کھڑا حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا غصے میں اس نے یہ کیا کر دیا تھا؟؟ بندوق بھی اس کے ہاتھوں سے گر پڑی تھی۔۔۔۔۔!!

فاریہ نے آتش کے بہتے خون کو دیکھا اور اسے کھڑا ہونے کی ہمت دی۔۔۔۔!!اس کی آنکھوں سے منظر برداشت نہیں ہوا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔۔!!!!اس سے آتش کی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔!!!اس نے آتش کا ایک ہاتھ تھاما اور ایک ہاتھ اس کے کندھے کے گرد ڈالتے ہوئے کھڑا کیا۔۔۔آتش اس وقت شدید درد میں مبتلا تھا۔۔۔اس کا خون بہنا رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔!!!

اس نے آتش کو کھڑا کرتے ہوئے صوفے کر بیٹھایا اور اس کے زخم پر کوئی کپڑا باندھا تاکہ اس کا مزید خون نا بہے۔۔۔!!!اور پھر ڈاکٹر کو فون کیا۔۔۔جبکہ بہزاد وہاں سے فرار ہو چکا تھا لیکن بھاگ کر جاتا کہاں؟؟؟لوٹنا تو اسے یہی تھا نا!!!

💖__Abdul Ahad Butt Writes__💖

ازاسارے کام نپٹا کر کمرے میں آئی تو اچانک حویلی کی لائٹ بند ہو گئی تھی۔۔۔۔!!!اس نے سرد آہ بھری اور بیڈ کی ایک طرف لیٹ گئی۔۔۔!!آج کایان کو کمپنی اور فیکٹری میں کچھ کام تھا تو وہ رات کو دیر سے آنے والا تھا۔۔۔!!

لیکن جیسے ہی کچھ لمحے گزرے تو اسے کمرے میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔!!! وہ فوراً بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی تو واقع ہی اسے اندھیرے میں کوئی کالے کپڑوں میں ملبوس شخص دیکھائی دیا۔۔۔"

" کون ہے؟؟؟ "

اس نے خوف سے بھرپور لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہاں پر کھڑا شخص کایان تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ کیونکہ یہ اس کی آہٹ تھی ہی نہیں۔۔۔ جب ازا کو کوئی بھی جواب موصول نا ہوا تھا وہ فوراً بیڈ سے اتری تھی،،،، اسے دیکھ وہ شخص اس کی طرف لپکا تھا۔۔۔!!

ازا کافی حد تک ڈر گئی تھی۔۔۔!! جیسے ہی وہ شخص اس کی طرف بڑھا اس نے فوراً اسے پیچھے کی طرف دھکیلا اور خود کمرے سے باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ جبکہ وہ شخص وہاں پر موجود جس کے ذریعے وہ کمرے میں آیا تھا وہی سے وہ کمرے سے باہر کی طرف بھاگ گیا تھا۔۔۔۔"

ازا کمرے سے باہر بھاگی تھی کمرے سے باہر بھی ساری کی ساری حویلی اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اندھا دھن بھاگ رہی تھی جب ہی کسی شخص سے وہ جا ٹکرائی۔۔۔!!!!

" ک۔۔۔یان!! وہ کمرے میں ہے کوئی " !!!!!

جس شخص سے وہ ٹکرائی اسے یہی لگا تھا کہ وہ کایان ہے،،،اسی وجہ سے وہ خوف کے مارے بوکھلائی ہوئی اسے بتانے لگی کہ کمرے میں کوئی ہے۔۔۔۔

" ازا " !!!

وہ کمرے کی طرف مڑ کر اسے بتا ہی رہی تھی کہ لائٹ آن ہوئی اور ساری حویلی میں روشنی چھا گئی تھی۔۔۔۔!!!جب ہی اسے اپنے سے کچھ فاصلے کھڑے شخص کی آواز سنائی دی تھی جو کایان کی آواز تھی وہ بخوبی پہنچان گئی تھی اس آواز کو۔۔۔ لیکن وہ جیسے ہی مڑی تو دیکھا کہ کایان تو اس سے کافی دور تھا۔۔۔۔!!!!تو اس کے سامنے جون کھڑا تھا؟؟؟

اس نے جیسے ہی اپنے سامنے کھڑے شخص جو دیکھا تو وہ فوراً پیچھے کی طرف بڑھی؟

" ک۔۔۔ون ہو تم " !!!

وہ نا جانے کون تھا؟؟آج سے پہلے اس نے اسے کبھی بھی دیکھا نہیں تھا۔۔۔۔!!!اور نا ہی وہ اسے پہنچانتی تھی۔۔۔۔!!!

" یہی سوال تو ہم تمھیں پوچھنے آئے ہیں!!!کہ کون ہے یہ لڑکا؟؟ "

شہناز بیگم کی طنزیہ آواز جیسے ہی ازا کے کانوں میں پڑی تو اس نے مڑ کر شہناز بیگم کو دیکھا اور پھر ایک دفعہ کایان کی طرف جس کی آنکھوں میں حیرانگی تھی۔۔۔

" مجھے کیا پتہ یہ لڑکا کون ہے ؟؟ میں نہیں جانتی اسے مجھے لگا کہ میرے کمرے میں کوئی ہے تو میں باہر کی طرف بھاگی اور اس سے ٹکرا گئی۔۔۔۔ میں اسے نہیں جانتی " !!!

ازا نے ایک ہی سانس میں وہاں پر موجود کایان، شہناز بیگم، اور صائمہ کو ساری حقیقت بتائی تھی۔۔۔۔۔ !!!

" ازا کیوں جھوٹ بول رہی ہو ؟؟؟؟ بتا دو سب کو سچ " !!

اس لڑکے نے نہایت معصوم شکل بناتے ہوئے ازا سے کہا تو ازا نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔ جبکہ وہ لڑکا کایان کی طرف بڑھا۔۔۔۔ شہناز بیگم طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔۔

" کایان میں جانتا ہوں تمھیں سننے میں عجیب لگے گا پر یہ سب سچ ہے کہ میں ازا سے ہی ملنے آیا تھا۔۔۔۔ !!! اور وہ مجھے پسند "

" جھوٹ بول رہا ہے یہ !! جھوٹ ہے یہ سب کایان میں تو اس لڑکے کو جانتی تک نہیں ہوں۔۔۔۔ " !!

وہ لڑکا بول ہی رہا تھا کہ جب ہی ازا جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔ !!!

" جھوٹ ؟؟ کیا تمھیں لگتا ہے کایان یہ لڑکا جھوٹ بول رہا ہو گا ؟؟؟ یا پھر یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔ مجھے شروع سے پتہ تھا کہ یہ لڑکی بد چلن "

" بس " !!!!

شہناز بیگم نے ازا بات سن کر طنزیہ طور پر کہا اور ہر حد پار کرتے ہوئے وہ بولتی گئی جب کایان کی برداشت کی حد ختم ہو گئی تو اس کی گرجتی ہوئی شہناز بیگم کے کانوں میں پڑی اور انھیں چپ کروا گئی۔۔۔۔!! یہ سب کچھ شہناز بیگم نے کروایا تھا۔۔۔۔ تاکہ وہ کایان کو ازا کی طرف سے بد گمان کر سکیں۔۔۔۔ لیکن انھیں معلوم نہیں تھا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔۔!! اب تو صائمہ بھی خاموش کھڑی تھی کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتی تھی ازا ایسی حرکت کبھی بھی نہیں کر سکتی ہے۔۔۔۔!!!

" کایان !!! آنٹی سچ کہ "

" چٹاخ "

اس لڑکے نے شہناز بیگم کو خاموش ہوتا دیکھ کر کچھ کہنا چاہا جبکہ اگلے ہی لمحے کایان کا مردانہ تھپڑ اس کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔ جو وہاں پر موجود سب لوگوں کو حیران کر گیا تھا۔۔۔۔

" خبردار جواز اکا نام بھی اپنی گندی زبان سے لیا تو ورنہ جان نکال دوں گا تمھاری میں "

کایان نے غصے سے بھرپور لہجے میں اس سے کہا تو سامنے کھڑی ازا نے خدا کا شکر ادا کیا کہ کایان کو اس پر یقین ہے۔۔۔۔وہ اس کے ساتھ ہے ورنہ وہ بہت ڈر گئی تھی کہ نا جانے آج کیا ہو جائے گا؟

" اور تائی جان آپ بھی ازا کے متعلق یہ فضول باتیں کرنے سے گریز کریں۔۔۔۔وہ میری بیوی ہے۔۔۔۔آپ کا جو دل کرتا ہے آپ وہ بول دیتی ہیں۔۔۔۔۔!!!

اور رہی بات اس لڑکے کی تو مجھے اپنی بیوی پر بھروسہ ہے۔۔۔۔ازا پاک دامن ہے۔۔۔۔وہ ایسی حرکت کرنے تو دور ایسا خیال کبھی اپنے ذہن میں لا بھی نہیں سکتی ہے۔۔۔۔۔ !!!

اس کے کردار کی گواہی دینے کے لیے میں کافی ہوں۔۔۔۔۔!!آپ میں سے کسی بھی شخص سے اس کے کردار کی گواہی نہیں مانگی گئی۔۔۔۔!!اور جس نے یہ حرکت کی اور کیوں کی وہ سب میں بہت ہی اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔۔۔۔اور مجھے امید ہے کہ وہ خود ہی سمجھ گیا ہو گا !!!

ازا نے آج تک کبھی بھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولا۔۔۔۔!!اور جب اس نے کہا ہے کہ کمرے میں کوئی ہو گا تو اس کا مطلب صاف تھا کہ کمرے میں واقع ہی کوئی شخص تھا جو اس لڑکے کا ساتھی تھا اور اب وہ نیچے گارڈ کی گرفت میں ہے اور یہ دونوں آب پولیس اسٹیشن جائے گے۔۔۔۔ "

کایان کے الفاظ ازا کے چہرے پر مسکراہٹ پیدا کر رہے تھے۔۔۔۔اس کے الفاظ سن کر ازا جہاں ہنس رہی تھی وہی آنسو بھی اس کے چہرے کے زینت بنے ہوئے تھے اور وہ آنسو خوشی کے تھے۔۔۔۔

صائمہ بھی اس کی باتیں سن کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس لڑکے نے غصے و حیرانگی سے کایان کو دیکھا جو اتنا سب کچھ سننے کے بعد بھی ازا پر بھروسہ کر رہا تھا۔۔۔!کایان کی باتیں سن کر شہناز بیگم بھی گھبرا گئی تھی کیونکہ اس نے دھکے چھپے لفظوں میں بتا دیا تھا کہ جس کسی نے یہ کام کیا ہے وہ جانتا ہے اسے!!!اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ جانتا تھا کہ یہ کام کسی اور کا نہیں بلکہ شہناز بیگم کا ہی ہے،،،

کایان آہستہ آہستہ قدم لیتے ہوئے ازا کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔!!!جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔وہ اس کے قریب جا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔ !!!!

" مجھے آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔!!!میں آپ پر کبھی بھی شک نہیں کروں گا۔۔۔ "

اس نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے ازا کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔۔!!!ازا نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔۔دل بہت خوش تھا اس کا مگر اسے ابھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے ؟؟اگلے ہی لمحے کایان اسے خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔۔

صائمہ انھیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی تھی جبکہ شہناز بیگم نے غصے سے انھیں دیکھا تھا۔۔۔!!!

" اتنی آسانی سے تو یہ کھیل ختم نہیں ہو گا شہناز بیگم !!! آپ کی وجہ سے میں اور میرا دوست جیل کیوں جائے ؟ اگر ہم جیل جائے گے تو چین سے تو میں آپ کو بھی نہیں رہنے دوں گا۔۔۔ " (!!

اس لڑکے نے اپنے دل میں ہی غصے سے شہناز بیگم کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی نظر پاس پڑی پھلوں کی ٹوکری میں چھری پر گئی اور پھر صائمہ نے اس نے بغیر کسی کا دھیان اپنے طرف کروائے وہ بھری اٹھائی اور صائمہ جو اس کے قریب ہی کھڑی اسے پکڑتے ہوئے اس کی گردن پر چھری رکھی۔۔۔

" صائمہ " !!

بیٹی کو یوں دیکھتے ہوئے شہناز بیگم تڑپ گئی تھی۔۔۔۔!!! ان کی تڑپتی ہوئی آواز سن کر کایان اور ازا نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو حیران رہ گئے۔۔۔!!! اس لڑکے نے صائمہ کے گلے پر چھری رکھی ہوئی تھی۔۔۔!!! جسے دیکھ کایان حیران رہ گیا جبکہ ازا ڈر سی گئی تھی۔۔۔

" صائمہ " !!

بیٹی کو یوں دیکھتے ہوئے شہناز بیگم تڑپ گئی تھی۔۔۔۔!!!ان کی تڑپتی ہوئی آواز سن کر کایان اور ازا نے مڑ کر پیچھے دیکھا تو حیران رہ گئے۔۔۔!!اس لڑکے نے صائمہ کے گلے پر چھری رکھی ہوئی تھی۔۔۔!! جسے دیکھ کایان حیران رہ گیا جبکہ ازا ڈر سی گئی تھی۔۔۔

" دیکھو صائمہ کو چھوڑو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمھارے لیے"

صائمہ خود بھی کافی حد تک ڈر چکی تھی۔۔۔۔!!!جبکہ شہناز بیگم کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا آج ان کی وجہ سے ہی ان کی اپنی بیٹی کی جان خطرے میں تھی۔۔۔کایان نے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔ "

" خبردار جو اگر پولیس کو بلانے کی کوشش بھی کی ہو تو سمجھے تم لوگ!!!کیونکہ اگر پولیس یہاں آئی تو یاد رکھنا کہ یہ لڑکی اوپر جائے گی۔۔۔ "

اس شخص نے صاف صاف دھمکی دی تھی کہ اگر ان میں سے کسی نے بھی پولیس کو بلانے کی کوشش کی تو وہ صائمہ کی جان لے لے گا۔۔۔جسے سن وہ سب حیران رہ گئے تھے!!!

" دیکھو۔۔۔!!!تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے۔۔۔۔!!ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں پولیس کو فون نہیں کروں گا تم چھوڑو صائمہ کو۔۔۔۔ "

اس لڑکے کی دھمکی صاف تھی۔۔۔۔!! جسے وہ پورا کر سکتا تھا۔۔۔کایان کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔!!!اس نے اس شخص کی بات مان لی تھی۔۔۔۔"

" ٹھیک ہے پر جب تک میں اور میرا دوست !!!!آہ۔۔۔۔"

کایان کی بات سن کر وہ لڑکا مسکرایا تھا۔۔۔۔!اسے امید تھی کہ وہ اس کی بات مان لے گا بہن کی جان خطرے میں دیکھ کر ہر کوئی پگھل جاتا ہے۔۔۔۔وہ خوشی سے بولنا شروع ہوا تھا ہی اسے اپنے بازو پر ایک زوردار بھانس ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تو وہ درد سے کراہ اٹھا اس کے ہاتھ چھری زمین پر گر گئی۔۔۔۔صائمہ نے موقع کا فایدہ اٹھایا۔۔۔اور اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے ماں کی طرف لپکی۔۔۔۔

شہناز بیگم اور کایان نے دیکھا تو وہ بھانس کسی اور نے نہیں بلکہ ازانے مارا تھا اسے۔۔۔۔!! شہناز بیگم کو حیرانگی یہ ہوئی تھی ازا جس کے ساتھ ان کا سلوک سب سے برا تھا۔۔۔آج اس نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر ان کی بیٹی صائمہ کی جان بچائی تھی۔۔۔۔ !!!

اگر غلطی سے بھی اس لڑکے کو پتہ چل جاتا کہ ازا اس پر حملہ کرنے والی ہے۔۔۔!!! تو وہ لڑکا اس پر بھی حملہ کر سکتا تھا مگر ازا نے اس کی پرواہ نہیں کی تھی۔۔۔۔

جبکہ کایان موقع کا فایدہ اٹھاتے ہوئے اس لڑکے کو اپنے قابو میں کیا اور اسے گھسیٹتا ہوا حویلی سے باہر لے گیا تھا۔۔۔!! اس وقت حویلی میں صرف ربعیہ موجود تھی جو پڑھائی میں مصروف تھی اور اسے اس سب کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔

" بہت شکریہ تمھارا ازا "

شہناز بیگم نے کچھ سوچتے ہوئے قدم ازا کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔اور اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اس کا اپنی بیٹی کی جان بچانے کے لیے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

" مجھے معاف کر دو ازا "

ان کی بات سنتے ہی ازا کو بہت زیادہ حیرانگی ہوئی تھی کہ وہ کس وجہ سے اس سے معافی مانگ رہی تھی۔۔۔ازا کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔!!

" ازا یہ سب میں نے ہی کروایا تھا۔۔۔تاکہ کایان تم سے بدگمان ہو جائے تمھیں خود سے دور کر دے۔۔۔اور اس سے میں فایدہ اٹھا سکوں اور تم سے اپنے بیٹے فائق کے قتل کا بدلہ لے سکوں

میں۔۔۔۔پر آج تم نے ثابت کر دیا ہے ازا کہ تم واقع ہی اس حویلی کی بہو ہو!! مجھے معاف کر دو ازا۔۔۔۔ "

شہناز بیگم نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا تھا اس کے سامنے کیونکہ حقیقتاً انھیں بہت دکھ تھا کہ وہ ازا کو کیا سمجھتی تھی؟؟.اور وہ کیا تھی!!! وہ انھیں آج معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔انھوں نے اس سے معافی مانگتے ہوئے اپنے ہاتھ تک اس کے سامنے باندھ دیے تھے۔

" نہیں آنٹی!!! ایسا مت کہیں میرے لیے یہی بہت ہے کہ آپ نے مجھے اس گھر کی بہو تسلیم کر لیا میرے لیے یہی بہت ہے،،، آپ پلیز یوں مجھ سے معافی کر مجھے شرمندہ مت کریں۔۔۔۔"

ازا کی تربیت اس بات کو گوارہ نہیں کرتی تھی کہ کوئی بڑا اس کے سامنے ہاتھ باندھے۔۔۔۔!!! اس نے شہناز بیگم کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے انھیں نیچے جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔۔صائمہ بھی ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔!!!

" پھر بھی ازا تمھارا بہت شکریہ " !!!

صائمہ کی بات سن کر وہ مسکرائی تھی،،، شہناز بیگم نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔۔۔وہ تینوں مسکرائی تھی۔۔۔۔"

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

کایان کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ازا کو جیسے اپنے ہی انتظار میں پایا۔۔۔!!! وہ ابھی ہی اس لڑکے اور اس کا دوست جس نے ازا کو کمرے میں ڈرایا تھا اسے پولیس کے حوالے کر کے آیا تھا۔۔۔"

جیسے ہی ازا نے اس کی آہٹ محسوس کی وہ فوراً اس کی طرف مڑی اور اسے اپنی طرف بڑھتا ہوا پایا۔۔۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے قریب آتا ازا اس کی طرف لپکتے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی۔۔۔۔

" میں بہت ڈر گئی تھی،،، اگر آپ اس پر یقین کر لیتے تو؟؟ میرا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔ لیکن آپ نے مجھ پر بھروسہ کیا اس کے لیے بہت شکریہ آپ کا "

وہ اس کے سینے سے لگی تھی ہی کہ جیسے کایان کو اپنے آپ میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ وہ اسے مزید قریب کرتا ہوا خود میں سمیٹ گیا تھا!!!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

" کیوں ڈر گئی تھی آپ؟؟ کیوں گھبرائی آپ؟؟ آپ تو بہت بریو بہت بہادر ہیں،،، اگر آپ آج صائمہ کو بچانے کی کوشش نا کرتی تو نا جانے کیا ہو جاتا؟؟ اگر ہم ساتھ ہیں تو آپ کی وجہ سے !!! "

کایان نے اسے خود میں بھینچتے ہوئے اسے ہمت دیتے ہوئے کہا۔۔۔!!!

" لیکن پھر بھی اگر آپ اس لڑکے پر یقین کر لیتے تو؟؟ "

ازانے گہری سوچ میں پڑتے ہوئے کہا۔۔۔

" ازا کیوں سوچ رہی ہیں آپ ایسا؟؟ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ہے اور نا ہی کبھی ہو گا۔۔۔۔

حالات چاہے جیسے بھی ہوں میں ہمیشہ آپ یقین کروں گا۔۔۔۔!!!آپ پلیز ایسا کچھ بھی نا سوچیں "

کایان نے اس کے ماتھے کو پیار سے چومتے ہوئے کہا تو ازا ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔!!!اور اس سے الگ ہوتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھی تھی اور کایان بیڈ کی دوسری جانب بڑھی تھی۔۔۔۔!!!ہاں یہ بھی حقیقت تھی ازا کایان ملک کی زندگی کی کہ وہ کایان ملک سے بے پناہ محبت کرنے لگی تھی!!!اب اس کی نزدیکیاں سے وہ ڈرتی نہیں بلکہ اس کے قریب ہونے سے سکون میں آجاتی تھی۔۔۔

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

اسما اور حماد کی شادی کو کئی دن گزر گئے تھے۔۔۔۔!!!اب اسما ان لوگوں میں کافی گھل مل سی گئی تھی۔۔۔۔۔!!!ان سب کی دن کی روٹیاں بن سی گئی تھی۔۔۔۔ صبح یونیورسٹی جاتی اور اس سے واپس آکر دن کا ایک مخصوص حصہ حماد کی والدہ کے ساتھ گزارتی تھی وہ۔۔۔۔"حماد کی والدہ سمیت حماد بھی کافی خوش تھا۔۔۔۔اسما نے جیسے ان کے گھر رونق لگا دی تھی۔۔۔۔!!

" اچھا آنٹی حماد کے بارے میں بتائیں نا کچھ " !!!

وہ دونوں آج اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔۔!!!جب ہی اسما کے ذہن میں کسی بات نے گردش کی تو اس نے سامنے بیٹھی ہوئی حماد کی والدہ سے کہا جس پر وہ خاموش ہوئی۔۔۔۔

" حماد نے بارے میں،،،؟"

انھوں نے سوالیہ پوچھا تو اسما سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔

" کیا بتاؤ بیٹا؟ حماد کے بچپن میں ہی اس نے بہت نشیب و فراز دیکھے ہیں۔۔۔۔!!!جب وہ چھ سال کا تھا تو اس کے والد ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں اس دنیا سے چلے گئے تھے۔۔۔۔ !!

میں بیوہ ہو گئی تھی تو کوئی کام بھی نہیں کر سکتی تھی دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے حالات بہت ہی زیادہ برے ہوتے چلے گئے۔۔۔۔!!!نوبت فاقوں تک آن پہنچی۔۔۔۔

اپنی عدت کے بعد میں نے حماد کی پڑھائی شروع کروائی،،،اس وقت میرے اور میرے بچے پر مجھ سے جڑے ہر رشتے کی حقیقت عیاں ہوئی تھی۔۔۔۔ !!

میں نے یونہی کچھ سال نوکری کی اور حماد کی پڑھائی جو مکمل کروایا۔۔۔۔!!پڑھائی مکمل ہونے کے بعد اس نے بھی کچھ سال تک نوکری کی اور اس کے بعد اپنی محنت سے اپنی کمپنی بنائی۔۔۔

ابتدا میں تو اسے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی محبت رنگ لاتی گئی اور آج میرے بیٹے کی کمپنی کا نام شہر کی سب سے بڑی کمپنیوں میں ہوتا ہے۔۔۔۔مجھے فخر ہے کہ حماد میرا بیٹا ہے"

ان کی باتیں سن کر کچھ لمحات کے لیے تو اسما اداس سی ہو گئی تھی۔۔۔۔!!!لیکن پھر ان کی باتیں سنتی وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔وہ حماد کے بارے میں جاننا چاہتی تھی اسے سمجھنا چاہتی تھی پر کیوں؟؟؟ یہ تو ایک کنٹریکٹ میرج تھی۔۔۔۔!

" یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حماد کتنے محنتی ہیں " !!

اسما نے کچھ لمحات گزرنے کے بعد مسکرا کر کہا تو اس کی بات سنتے ہوئے حماد کی والدہ بھی مسکرا گئی تھی۔۔۔۔"حماد جو انھیں ایک بڑی لگی ہوئی کھڑکی سے دیکھ رہا تھا وہ بھی ماں کی مسکراہٹ کو دیکھتا ہوا مسکرایا تھا۔۔۔۔!!اسما کی مسکراہٹ بھی اس کے دل کو چھو رہی تھی،،،،اسے خوشی تھی کہ اسما اس کی والدہ کا دھیان رکھتی ہے اس کی آدھی فکر ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔"

💖__Abdul Ahad Butt Writes__💖

فاریہ آتش کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔!!!اسی وجہ سے وہ کمرے سے باہر آگئی۔۔۔۔۔اندر کمرے میں ڈاکٹر آتش کی مرہم پٹی کر رہے تھے۔۔۔۔!!زخم کی وجہ سے آتش پل پل درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔!!!وہ باہر آکر دیوار سے ٹیک لگاتی ہوئی کھڑی ہوئی،،،اس نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی۔۔۔!!اس وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو الگ ہوتے ہوئے اس کے گال پر پہنچے تھے۔۔۔۔ فاریہ اس کی اس حالت کا زمہ دار خود کو ٹھہرا رہی تھی۔۔۔۔ "

" بھابھی " !!!!

وہ آنکھیں بند کیے دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔!!!جب ہی اسے کوئی جانی پہنچانی آواز سنائی دی تو اس نے فوراً آنکھیں کھول کر دیکھا،،،سامنے صادق کھڑا دیکھائی دیا۔۔۔فاریہ نے جلدی سے اپنی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

" بھابھی کیا اب آپ کو بھائی کے پیار پر یقین ہو گیا؟؟؟بھابھی!!!وہ شخص آپ پر اپنی جان تک نچھاور کر سکتا ہے۔۔۔تو کیا آپ کو واقع ہی لگتا ہے کہ وہ آپ سے محبت نہیں کرتا ہے؟؟؟ کیا آپ کو واقع ہی لگتا ہے کہ آپ صرف اس کی وقتی ضرورت ہیں؟؟کہ وہ صرف اپنے اندر کی حوس کو پورا کرنے کے لیے یہ سب ڈرامہ کر رہا ہے؟نہیں!!نہیں!!ایسا نا کبھی تھا اور نا ہی کبھی ہو گا

بھابھی۔۔۔!! یہ بات آپ بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی ہیں کہ اگر وہ گولی بھائی کے سینے سے تھوڑا سا بھی ادھر اُدھر ہوتی تو وہ بھائی کا۔سینہ چیر سکتی تھی____!!!!

ہو سکے تو میری باتوں پر غور ضرور کیجئے گا"

صادق کی کہیں ہوئی باتیں فاریہ کو ایک گہری سوچ میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔!!!! صادق کا ایک ایک کہا ہوا لفظ صحیح تھا۔۔۔فاریہ کے لاکھ برے رویے کے باوجود بھی اپنی بات کرنے کے دوران صادق چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا تھا۔۔۔!! اور پھر وہ اپنا آخری جملہ ادا کرتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس کی باتیں فاریہ کا سینہ چیر گئی تھی۔۔۔۔!!! اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کچھ دیر پہلے تک اس کا دل آتش کے خلاف گواہی دے رہا تھا۔۔۔"لیکن اب اس کے حق میں گواہی دے رہا تھا۔۔۔وہ دل و دماغ کی جنگ میں مبتلا تھی۔۔۔فاریہ نے آہستگی سے اپنے آنسو صاف کیے اور پھر اندر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔ !!

💖 __Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

انوشا اپنے سامنے دو جوڑے رکھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔!!! کبھی وہ ایک کو گھورتی تو کبھی وہ کسی دوسرے کو گھورتی۔۔۔۔اس کے دادا جان کے کسی قریبی رشتہ دار کے گھر شادی تھی۔۔۔۔اور انھوں نے ان سب کو انوائٹ کیا تھا۔۔۔۔ویسے جو جوڑے اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے تھے وہ دونوں لندن کے تھے۔۔۔۔وہ کب سے اس سوال میں مبتلا تھی کہ مہندی کے فنکشن کے لیے کونسا جوڑا پسند کرے!!! جب ہی اس کے کمرے کا دروازا کھڑاک کی آواز پیدا کرتا ہوا کھلا اور زریر ایک بیگ لیے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

" یہ لو "

زریر نے وہ بیگ لاتے ہوئے اس کے بیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔۔انوشا اب کی مرتبہ چڑ گئی تھی وہ ضرور اس کے لیے کوئی کپڑے ہی لایا تھا۔۔۔۔زریر نے بیگ میں سے ایک خوبصورت لہنگا نکالا تھا۔۔۔

" یہ کیا ہے؟؟ "

انوشا نے اس سے سوال کیا تھا!!!

" اندھی ہو کیا؟؟؟ نظر نہیں آرہا ہے کہ تمھارے لیے یہ لہنگا لایا ہوں مہندی کے فنکشن کے لیے!! تم یہی لہنگا پہنو گی آج رات " !!!

زریر نے وہ جوڑا اس نے سامنے رکھا اور پیار بھرے لہجے میں انوشا سے کہا تھا۔۔۔!! جبکہ اس جوڑے جو دیکھتے ہوئے انوشا جو غصہ آیا!!!

" تم پاگل تو نہیں ہو گئے ؟؟ دماغ خراب ہے تمھارا؟؟ جو تمھیں لگتا ہے کہ یہ بیس کلو کا جوڑا پہنو گی میں ؟؟ میں یہ جوڑا ہر گز نہیں پہنو گی "

وہ تو جیسے پنجے جھاڑ کر ہی اس کے پیچھے پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔ زریر نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

" بیگم صاحبہ پہنے گی تو تمھیں یہی جوڑا ورنہ کیونکہ یہ میری یعنی کے آپ کے شوہر کی پسند ہے اور تم ہو کہ اپنے شوہر کے لائے ہوئے جوڑے کو ٹھکرا رہی ہو " !!!

زریر نے شوخ لہجے میں اس سے کہا تو انوشا کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

" مسٹر میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ یہ لہنگا اٹھاؤ اپنا اور چلتے بنو یہاں سے چلتے بنو میں یہ نہیں پہنو گی "

انوشا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔

" میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے نہیں پہنتی ہوں اسے پہننا تو تمھیں یہی پڑے گا میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم یہ لہنگا کیسے نہیں پہنتی ؟ "

وہ غصے سے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔!!!انوشا اسے گھورتی رہ گئی تھی۔۔۔۔!!

"(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

رکو " !!!

وہ ابھی کمرے کی جانب بڑھی تھی ہی کہ اسے پیچھے سے کنول بیگم کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔۔!!!

انھیں نے اسے رکنے کا کہا تھا جس پر فاریہ کے قدم وہی ٹھہر گئے تھے۔۔۔

" کہاں جارہی ہو؟؟؟ "

آج ان کے لہجے میں وہ نرمی نہیں تھی جو ان کے لہجے میں ہمیشہ ہوا کرتی تھی۔۔۔آج ان کا لہجہ بہت کرہت تھا۔۔۔

" وہ!!اندر آت۔۔ش "

" کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں آتش کے پاس جانے کی میں خود دیکھ بھال کرلوں گی اپنے بچے کی۔۔۔ایسی منحوس ہو تم کہ تم نے میرے دونوں بچوں کو لڑوادیا۔۔۔!!

اب بہتر یہی ہے تمھارے لیے کہ تم یہاں سے چلتی بنو سمجھی "

انھوں نے ناگواری کا لہجہ اپناتے ہوئے کہا،،،،فاریہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔کنول بیگم نے اسے یہاں سے جانے کے صاف کہہ دیا تھا۔۔۔!!اور خود وہ اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

فاریہ کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ اس شخص کو چھوڑ یہاں سے کدھر چلی جائے جس نے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔جس نے خود کی پرواہ کیے بغیر اس کی پرواہ کی تھی۔۔۔۔!!!

آتش کے ہی کہے ہوئے لفظ آج اس کے ذہن میں گردش کررہے تھے۔۔۔"

") میں فاریہ جی کا ہونے والا شوہر ہوں("

جب کالونی میں اس سے سوال کیا گیا تھا کہ وہ فاریہ کا کیا لگتا ہے؟؟

") تھپڑ ہی سہی لیکن آپ نے ہمیں چھوا تو ("

جب فاریہ نے اس پر ہاتھ اٹھایا تو کوشش کرتا۔۔۔اس کے برے رویے پر اس نے کبھی بھی غصہ نہیں کیا تھا۔۔۔ !!

تم لاکھ کوشش کرو مجھ سے دور ہونے کی

یہ میری بھی ضد ہے کہ میں تمھیں ہر دعا میں مانگوں گا

وہ اس کے خیالات میں ہی گھم سم سی گھر کی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ "

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" فاریہ جی کہاں ہے؟؟ "

اب کی مرتبہ اس نے دوسری دفعہ سامنے کھڑی میڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔جبکہ وہ دوسری مرتبہ بھی وہاں بیٹھی ہوئی کنول بیگم کی طرف دیکھا وہ پہلی دفعہ بھی اس کی بات ٹال گئی تھی۔۔۔آتش نے پہلے بھی سختی سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔اب اس نے دوسری مرتبہ سوال کیا تھا۔۔۔

" نیلم!!! تم جاؤ اور اپنا کام کرو"

کنول بیگم نے نیلم کو وہاں سے جانے کا کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔۔۔!!! جبکہ دوسری مرتبہ بات ٹالے جانے آتش غصے میں آ گیا تھا۔۔۔!!!!

" میں تم سے دوسری مرتبہ پوچھ رہا ہوں کہ فاریہ جی کہاں ہیں؟؟ اور تم ہر مرتبہ میری بات ٹال رہی ہو؟؟ مجھے بتاؤ کہ فاریہ جی کہاں ہیں؟ "

آتش جو بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا وہ غصے سے کھڑا ہوتا ہوا غرایا تھا۔۔۔ جبکہ نیلم سمیت کنول بیگم خود بھی بہت اہم گئی تھی۔۔۔ انھوں نے آج سے پہلے سے آتش کا یہ روپ کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ !!

" سر وہ ک۔۔ نول بیگم نے انھیں گھر سے نکال دیا ہے "

اس کا غصہ دیکھ کر نیلم کافی ڈر اور سہم گئی تھی۔۔۔۔ اسے لگا نا جانے کیا ہو جائے گا؟؟ اس نے فوراً حقیقت اپنے سے منہ سے نکال دی تھی۔۔۔!!

" What ?? "

آتش نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

" یہ کیا کہہ رہی ہے خالہ کیا آپ نے فاریہ جی کو گھر سے نکالا؟؟؟ "

اس نے ایک غصے کی نگاہ سے دیکھا تھا کنول بیگم کو دیکھا اور پھر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے ان سے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

" ہاں میں نے ہی اس سے کہا تھا کہ وہ اس گھر سے چلی جائے!!! اس منحوس کی وجہ سے اتنا سب کچھ ہو گیا۔۔۔۔!!! اور تمھیں لگتا ہے کہ میں اسے یہاں رہنے دوں گی "

کنول بیگم نے فاریہ کے متعلق اپنا سارا غصہ نکالا تھا۔۔۔۔

" غلطی فاریہ جی کی نہیں بلکہ آپ کے بیٹے کی تھی۔۔۔۔۔!!! اور بغیر کچھ بھی جانے کیسے انھیں قصوروار ٹھہرا سکتی ہیں۔۔۔۔ مجھے یہ امید نہیں تھی آپ سے خالہ جان ایٹ لیسٹ آپ تو کچھ سوچ سمجھ کر کرتی " !!!

آتش کنول بیگم کی بھڑاس ان کر جب بولنے پر آیا تو بولتا چلا گیا۔۔۔۔!!! اس نے کنول بیگم کو آگاہ کیا کہ غلطی فاریہ کی نہیں بلکہ ان کے اپنے بیٹے بہزاد کی تھی جو اس وقت جیل میں تھا۔۔۔۔

غصے سے کہتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل گیا،،، کنول بیگم نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکا تھا۔۔۔۔۔ "

" فاریہ جی "

وہ تیز ٹھنڈی ہواؤں کے زیرِ سایہ گھر کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔!!! موسم کا حال دیکھے بغیر بھی ہر کوئی یہ بتا سکتا تھا کہ بارش ہونے والی ہے۔۔۔!! اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔" جب ہی اسے پیچھے سے کسی بھاری لہجے والے شخص کی آواز سنائی دی۔۔۔وہ جھٹ سے پہچان گئی تھی کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ آتش کاظمی ہی تھا۔۔"فاریہ نے فوراً اپنے آنسو صاف کیے اور اپنے قدم اسی جگہ پر روک لیے!!

" کہاں جا رہی ہیں آپ؟؟ "

وہ تیز قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور اس کے قریب پہنچتے ہوئے اس کے بازو کو تھامتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے؟؟

" یہاں سے بہت دور!!! تم سے دور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے "

پہلے تو اسے معصومیت سے فاریہ نے دیکھا اور کچھ لمحات کی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔!! اس کے بعد فاریہ نے نظریں جھکالی اور پھر نظریں جھکائے ہوئے اس سے کہا وہ یہاں سے،،، اس سے بہت دور جا رہی ہے!! جسے سن آتش نے تھوڑا سا ناراضگی سے دیکھا۔۔۔

" اور کیا لگتا ہے آپ کو؟؟ میں آپ کو جانے دوں گا؟؟ نہیں کبھی بھی نہیں۔۔۔ اگر آج آپ یہاں سے چلی بھی گئی تو یاد رکھیے گا کہ میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا ہمیشہ آپ کے قریب رہوں گا پھر یہ گلہ مت کیجئے گا کہ میں آپ کا پیچھا نہیں چھوڑتا "

ایک زوردار بجلی گرجی تھی آسمان میں۔۔۔ ہواؤں کی روانگی مزید تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔!! فاریہ کے کھلے بال ہواؤں سے ادھر اُدھر اڑ رہے تھے۔۔۔!!

" کیوں؟؟ کیوں پیچھا نہیں چھوڑو گے میرا؟؟ کیا لگتی ہوں میں تمھاری؟ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ تم ہمیشہ میرا خیال رکھتے ہو کیوں رکھتے ہو؟ آج تم نے میرے لیے گولی کھائی یہ جانتے ہوئے بھی اگر یہ گولی تھوڑا سا بھی ادھر اُدھر ہوتی تو یہ تمھارا سینہ چیر سکتی تھی؟؟ کیوں؟ "

ہلکی ہلکی سی بارش شروع ہو چکی تھی مگر انھیں پرواہ نہیں تھی،،وہ دونوں یونہی کھڑے تھے۔۔۔۔
فاریہ نے ایک لمبی سوالوں کی قطار لگائی تھی اس کے سامنے!!! جنھیں سنتے ہوئے آتش کاظمی طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ "

" Because I Love You "

اس کی باتیں سنتا وہ طنزیہ مسکراتے ہوئے دو لمحوں کے لیے خاموش ہو گیا تھا۔۔۔اور پھر آہستگی سے یہ چار الفاظ کہتا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے،،فاریہ کو خاموش ہونے ہر مجبور کر گیا تھا۔۔۔!! بارش جو پہلے ہلکی ہلکی سی برس رہی تھی اب اس کی روانی بھی بڑھ گئی تھی،،،وہ دونوں بارش میں کھڑے ہوئے بھیگنے لگے تھے۔۔۔۔فاریہ کا چہرہ لال پڑ گیا اور دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئی۔۔۔۔

" محبت کرتا ہوں میں آپ سے!! محبت!! اور محبت میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آپ اپنے محبوب کے لیے جان دے رہے ہیں بس جان دے دی جاتی ہے۔۔۔اور میں نے صرف اپنے بازو پر گولی کھائی ہے۔۔۔اگر مجھے یہی گولی اپنے سینے پر بھی کھانی پڑتی تو ہنسی ہنسی کھا جاتا " !!!

اس کے کہے ہوئے الفاظ فاریہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے۔۔۔!! بارش مزید تیز ہو گئی تھی وہ دونوں بارش میں کھڑے آدھے سے زیادہ بھیگ چکے تھے!! مگر انھیں اس بار کی کوئی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔!!!!!

" میں تمھاری شکر گزار ہوں،،، آج اگر میں زندہ سلامت اپنے پیروں پر یہاں کھڑی ہوں تو صرف اور صرف تمھاری وجہ سے۔۔۔۔۔ لیکن یہ تمھارے بازو زخم پر بھی تو میری وجہ سے ہی ہیں۔۔۔۔ لیکن محبت "!!!!!

فاریہ نے مسکراہٹ چہرے پر ہوئے کہا۔۔۔ آخر میں وہ کچھ بولنے لگی تھی لیکن پھر خاموش ہو گئی۔۔۔۔ تو وہ بھی مسکرایا۔۔۔

" اس زخم کا کیا ہے؟؟ آج ہے کل نہیں ہو گا۔۔۔۔ پر اگر آج آپ یہاں سے چلی گئی تو میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کل اس زخم کے ساتھ ساتھ میں بھی نہیں رہوں گا " !!

آتش کی بات سنتے ہوئے وہ ایک لمحے کے لیے تڑپ گئی تھی!!! کچھ لمحات کے لیے تو وہ خود یہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ اسے آتش کی بات سن کر کیوں برا لگا تھا؟؟ کیوں وہ تڑپی تھی۔۔۔۔

" خبر دار جو تم نے یہ بات اپنے منھ سے نکالی بھی تو " !!!

فاریہ نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے اسے خاموش کرواتے ہوئے اسے وارننگ دی تھی کہ آج کے بعد وہ کبھی بھی اس قسم کی بات اپنے منھ سے نہیں نکالے گا۔۔۔۔ جسے سنتے ہی آتش مسکرا گیا تھا۔۔۔۔

" آپ کی یہی فکر یہ ظاہر کرواتی ہے کہ آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہیں۔۔۔۔!!! اور پھر آپ کہتی ہیں کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی " !!!

اس کی بات سن کر وہ مسکرایا اور اسے بتایا کہ اس کی فکر ہی یہ ظاہر کروادیتی ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔!!! جس پر فاریہ تھوڑا جھجکی۔۔۔۔!!! جبکہ وہاں پر ہوتی ہوئی بارش سے وہ دونوں مکمل طور پر بھیگ چکے تھے۔۔۔۔

" محبت کرنے میں اور فکر کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے مسٹر "

فاریہ نے اس سے رخ موڑتے ہوئے اس کی طرف پشت کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔!!!!! تو وہ لب بھینچ گیا۔۔۔۔

" محبت نا سہی فکر ہی سہی!!! لیکن ہم تو آپ سے محبت کرتے ہیں نا " !!!

آتش نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی محبت کا احساس دلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" دیکھ لینا آگ ہوں میں محبت کروں گے مجھ سے تو جل جاؤ گے اس آگ میں " !!!

فاریہ نے اس کی طرف مڑتے ہوئے مسکرا کر کچھ سوچتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔!!!!

" میں بھی محبت کی آگ میں جلنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔ " !!!

آتش نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی محبت کی آگ میں جلنے کی خامی بھر لی تھی۔۔۔!!! ایک مرتبہ پھر سے زور سے بادل گرجا تھا۔۔۔

" so, Will you merry me ?? "

اس نے موقع ملتے ہی اس سے سوال کیا تھا کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گی؟؟ جسے سنتے ہی فاریہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں۔۔۔ اسے سمجھ نا آیا کہ کیا جواب دے۔۔۔ !!!

" پلیز مان جائیں۔۔۔۔ میں آپ کو ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔ خوشیوں کی کوئی کمی نہیں ہو گی آپ پلیز بس ایک مرتبہ ہاں کہہ دیں پلیز " !!

آتش نے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ اس شادی کے لیے ہاں کہہ دے جب ہی فاریہ کو صادق کی کہی ہوئی بات یاد آئی۔۔۔!!!

") بھابھی کیا اب آپ کو بھائی کے پیار پر یقین ہو گیا؟؟؟ بھابھی!!! وہ شخص آپ پر اپنی جان تک نچھاور کر سکتا ہے۔۔۔ تو کیا آپ کو واقع ہی لگتا ہے کہ وہ آپ سے محبت نہیں کرتا ہے؟؟؟ ("

پھر اس کے ذہن میں آتش کے کچھ جملے گردش کیے تھے۔۔۔۔۔ !!!

") تھپڑ ہی سہی لیکن آپ نے ہمیں چھوا تو("

") میں فاریہ جی کا ہونے والا شوہر ہوں("

" بولیں نا فاریہ جی کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی ؟؟؟ "

فاریہ کافی دیر تک اپنی ہی سوچوں میں اسے سوچتی رہی جب ہی آتش نے اسے حال میں لاتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کروایا اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس سے شادی کرے گی ؟؟؟ بارش کی روانی پہلے سے کچھ کم ہو گئی تھی۔۔۔!

" yes !!! "

فاریہ نے کچھ سوچتے ہوئے اسے اس شادی کے لیے ہاں کہہ دی تھی۔۔۔۔!!! جس سنتے ہی آتش کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔۔۔۔۔ "

" تھینک یو سو مچ فاریہ جی میں آپ سے وعدہ کرتا ہو دنیا جہاں کی خوشیاں آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دو گا۔۔۔آپ کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔!!! ہمیشہ خوش رکھوں گا آپ کو۔۔۔۔ "

اس نے فاریہ کی بات سنتے ہوئے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور مسکرا کر ایک ایک لفظ سے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا،،، بارش اب مکمل طور پر رک چکی تھی۔۔۔آتش اس قدر خوش تھا کہ اسے اپنے بازو پر موجود زخم کی بھی پرواہ نہیں رہی۔۔۔

" ٹھیک ہے!! پر ابھی تو کپڑے بدل لیں۔۔۔ورنہ ٹھنڈ لگ جائے گی"

وہ دونوں بھیگ چکے تھے اس بارش میں فاریہ جو ٹھنڈ لگنا محسوس ہوئی تھی،،، فاریہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی سر ہلاتے ہوئے مسکرا گیا اور اندر کی طرف بڑھا تھا جبکہ وہ اس کے پیچھے بڑھی تھی۔۔۔یہ تیز بارش انھیں بہت قریب لے آئی تھی۔۔۔!

ملک حویلی میں خوشی کا سماع چھایا ہوا تھا۔۔۔!!! سب کے ٹوٹے ہوئے رشتے جڑ رہے تھے۔۔۔!!! ہر رشتے کی الجھنوں کی ڈور سلجھ رہی تھی۔۔۔ !!!

سب حویلی والے ایک جگہ براجمان ہو کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔!!! ساتھ ہی ساتھ سب لوگ حیران بھی تھے،،، ازا کے ساتھ شہناز بیگم کے اچھے رویے کا دیکھ کر،

" کیا بات ہے؟؟ آج تو بڑا ہی پیار آ رہا ہے ازا پر "

ناصرف شہزاد ملک نے بلکہ وہاں بیٹھے ہر شخص نے اس بات کو محسوس کیا تھا آج شہناز بیگم کا رویہ کچھ زیادہ ہی اچھا تھا۔۔۔!!!اور یہ کل رات ہونے والے واقع کی وجہ سے تھا جسے صرف وہاں بیٹھے ہوئے چار لوگ (شہناز بیگم، صائمہ، کایان، ازا) ہی جانتے تھے۔۔۔ان کے سوا نا کوئی یہ بات جانتا تھا اور نا ہی ان چاروں میں سے کسی نے بھی اس بات کا ذکر کسی دوسرے سے نہیں کیا تھا۔۔۔۔

" پیار کی بات نہیں ہے۔۔۔!!ازا حویلی کی بہو ہے "

شہناز بیگم نے شہزاد ملک کی بات سنی تو وہ مسکرائی اور پھر فاریہ کو دیکھ کر انھیں بتایا یہاں پر پیار کی بات نہیں ہے،،،ازا حویلی کی بہو ہے اور یہ سب اس کا حق ہے۔۔۔۔

جسے سنتے ہی شہزاد ملک نے گھور کر انھیں دیکھا کہ کل تک تو وہ ازا کو بالکل بھی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔آج اچانک سے وہ ازا کو اتنا پسند کیسے کرنے لگی؟ یہ تو ایک راز تھا جو صرف وہی چاروں جانتے تھے۔۔۔۔!!

شہناز بیگم کی بات سن کر ازا، کایان، ربعیہ، رہان، اور صائمہ کے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی جبکہ وہاں بیٹھا ہوا ارحم کچھ سمجھ نہیں پایا آج بھی وہ اپنے بھائی کے قتل کو نہیں بھولا تھا۔۔!!اس نے غصے سے اس سارے منظر کو دیکھا۔۔!!

" ویسے رہان!! تمھاری اور ازا کی شادی کو تقریباً دو ہفتے گزر گیا ہے۔۔۔!! تم دونوں نے کہیں گھومنے پھرنے کا کوئی پلین نہیں بنایا۔۔۔؟ "

کچھ دیر کے لیے وہاں ہر خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔ شہناز بیگم نے اس خاموشی کو توڑتے ہوئے رہان کو اپنی طرف متوجہ کروا کر اس سے پوچھا کہ کیا اس نے ربعیہ کے ساتھ گھومنے پھرنے کا کوئی بھی پلین بنایا؟

ان کی بات سنتے ہی ربعیہ کے حلق میں جیسے اس کا نوالہ پھنس گیا،،، رہان نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سر نفی میں ہلا دیا،،، ارحم کو یہ سن کر ایک مرتبہ پھر سے اپنی ماں پر غصہ آیا تھا۔۔۔ آج اس کی ماں وہ باتیں کر رہی تھی جو اسے بالکل بھی پسند نہیں آ رہی تھی۔۔۔!!

" تو بیٹا بناؤ نا بوڑھے ہو کر جاؤ گے؟؟ اور کایان تمھاری اور ازا کی شادی جو بھی تو اتنا عرصہ ہو گیا ہے!!! تم چاروں جاؤ کچھ دن گھوم پھر کر آؤ،،، کچھ دن زندگی کے مزے لو " !!

شہناز بیگم نے رہان کا جواب دیکھ کر طنزیہ طور پر اس سے کہا کہ وہ اب نہیں تو کب بنائے گا بیوی کے ساتھ گھومنے کا ارادہ بوڑھا ہو کر؟ اس ساتھ ہی شہناز بیگم نے کایان کو متوجہ کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا گیا۔۔۔

" جی ضرور "

وہ تو جیسے پہلے سے ہی یہی بات سننے کا منتظر تھا اس کا جواب سنتے ہی ازانے گھورتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔ جبکہ شہناز بیگم مسکرا گئی تھی۔۔۔

" تو ٹھیک ہے تم چاروں کچھ دنوں کے لیے گھومنے پھرنے کے لیے جاؤ " !!

شہناز بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔۔

" پر آفس " !!

رہان نے کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔

" آفس جو چھوڑو!!! تم ابھی کچھ دن اپنی میرج لائف کو دو!! آفس کے کام تو ہوتے رہیں گے؟ "

اب کی مرتبہ شہناز بیگم کی جگہ شہزاد ملک نے رہان کو سمجھایا کہ وہ ابھی اپنی بیوی کو ٹائم دے، آفس کے کام تو پوری زندگی چلتے ہی رہیں گے۔۔۔" جس پر وہ سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔

جبکہ یہ سب دیکھ کر ارحم نے غصے کی انتہا نہیں رہی تھی،،،، لیکن وہ کیسے نکالتا اپنا غصہ سارے حق کھو چکا تھا وہ!! وہ مٹھیاں بھینچتا ہوا وہاں سے اٹھتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔ باقی سب ناشتے میں مصروف ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

کایان نے ازا کے ایک بہت بڑا سرپرائز سوچ کر رکھا تھا اور اگر آج شہناز بیگم یہ بات نا کرتی تو وہ خود اسے کہیں کے کر چلا جاتا !!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

شام کے تقریباً چھ بج رہے تھے۔۔۔۔۔!!! انوشا کچھ دیر پہلے ہی آفس سے تھکی ہوئی واپس آئی تھی۔۔۔۔ اور ابھی ہی وہ واش روم سے فریش ہو کر نکلی تھی۔۔۔۔ آج کا دن تھکا دینے والا تھا،،،

وہ ابھی بیڈ پر جا کر بیٹھی تھی ہی کہ اسی وقت اسے کھڑکی میں کوئی شخص کھڑا دیکھائی دیا۔۔۔۔ وہ یک دم ڈرتی ہوئی کھڑی ہوئی جبکہ وہ شخص کھڑکی کے ذریعے کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔۔۔۔ انوشا کی اس پر نظر پڑی تو وہ کوئی اور نہیں زریر تھا انوشا نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

" تم یہاں؟ کہاں سے کیسے؟ "

انوشا کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ زریر اس کے کمرے میں کیسے آیا کیونکہ اگر وہ دروازے کے ذریعے بھی وہاں پر آیا ہوتا تو انوشا کو ضرور پتہ چلتا!! لیکن شائید وہ گھر کی بیک سائیڈ سے اس کی بالکونی پر چڑھ کر آیا تھا،،،

" جہاں سے میں پہلے بھی آتا جاتا ہوں "

اس نے انوشا کے چہرے پر پھیلی ہوئی سنجیدگی کو خوب پہنچانا تھا۔۔۔!! اور اس کے پوچھے ہوئے سوال کا مطلب سمجھتے ہوئے اس نے انوشا کے سوالات کا جواب دیا "

" تو تم پہلے بھی میرے کمرے میں آچکے ہو؟؟ "

اس کی بات سن کر انوشا کو حیرانگی ہوئی کہ کیا وہ اس کے کمرے میں پہلے بھی اس کی غیر موجودگی میں آچکا تھا؟

" جی بیگم!!! پر فلحال میں یہاں پر ان سب باتوں کے لیے نہیں آیا ہوں۔۔۔!! میں صرف تمھیں یہ بتانے آیا ہوں کہ تم رات ٹھیک آٹھ بجے تیار رہنا ہم دونوں نے کہیں جانا ہے " !!!

زریر نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ یہ باتیں کرنے کے لیے اس کے پاس نہیں آیا ہے!! بلکہ وہ اسے لے کر کہیں جانا چاہتا ہے جس پر انوشا نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا!!

" کہاں؟؟ "

اس نے منع نہیں کیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جائے گی!! جیسا کہ وہ پہلے کئی بار اس کی ہر بات کو انکار کر چکی ہے،،، بلکہ اس نے سوال کیا تھا کہ وہ اسے لے کر کہاں جانا چاہتا ہے؟ اسے تجسس تھا۔۔۔

" جب ہم جائیں گے تو تمھیں خود ہی پتہ چل جائے گا۔۔۔!!! ابھی فلحال تم تیار ہو اور یاد رہے کہ ٹھیک آٹھ ریڈی رہنا"

وہ اسے نیم مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔!!! جبکہ اس مرتبہ انوشا نے اسے ایک دفع بھی انکار نہیں کیا تھا۔۔۔!! بلکہ وہ اس کی بات سنتے ہوئے مسکرائی اور اپنا سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔۔۔

یقیناً یہ کچھ اور نہیں تھا بلکہ انوشا کے دل میں اس کے لیے جنم لیتی ہوئی محبت تھی۔۔۔!!! جو صرف زریر کے لیے تھی۔۔۔!!! وہ کپڑے لیتے ہوئے تیار ہونے کے لیے چلی گئی تھی۔۔۔!!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" تھینک یو"

اسمااور حماد کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔جبکہ اسما کی دوستی حماد سے زیادہ اس کی والدہ سے تھی۔۔۔اسما نے اتنا وقت حماد نے ساتھ نہیں گزارا تھا جتنا کہ اس نے حماد کی والدہ کے ساتھ گزارا تھا۔۔۔!!

حماد کی والدہ بہت ہی زیادہ خوش تھی کہ انھیں اسما جیسی سے اللہ تعالیٰ نے نوازہ تھا۔۔۔!!حماد اپنی ماں کو دیکھ کر ہی بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔وہ کمرے میں ہی سوتا تھا اور ابھی رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کمرے میں آیا تو صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اسما بیڈ پر بیٹھی ہوئی اپنی کوئی اسائمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

جب ہی حماد نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" کس لیے؟؟ "

اسما نے سوال کیا۔۔۔

" میری امی کا اتنا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔آپ کی وجہ سے وہ بہت خوش رہنے لگی ہیں اب اس کے لیے "

اس کے سوال کو سن کر حماد نے اسے بتایا کہ اس نے اسما کا شکریہ ادا اس کی والدہ کا دھیان رکھنے کے لیے کیا۔۔۔ جس پر وہ مسکرائی،،

" اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے!! یہ میرا فرض ہے۔۔۔۔اور ویسے بھی آنٹی ہے ہی اتنی سویٹ۔۔۔۔۔!ان کے ساتھ وقت کیسے گزرتا ہے پتہ ہی نہیں چلتا " !!!

اسما نے مسکرا کر اسے بتایا کہ اس کی والدہ بہت سویٹ ہیں۔۔۔اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ان کے ان کے ساتھ اس کا وقت کیسے گزر جاتا ہے!!!! جسے سن وہ مسکرایا اور کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔۔۔!!!!

" یو نو واٹ!!! مجھے بھوک لگ رہی ہے "

اسما نے کچھ دیر بعد معصومیت سے کہا۔۔۔

" اس وقت " !!!

حماد کو اس کی بات سن کر بہت ہی زیادہ حیرانگی ہوئی تھی کہ اسے اس وقت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔ !!!

" ہاں اور مجھے دہی بھلے کھانے ہیں۔۔۔۔ "

اس کی پہلی بات سن کر وہ حیران اب مزید حیران ہوا کہ اس ٹائم دہی بھلے ؟

" لیکن اس وقت کہاں سے آئے گے دہی بھلے ؟"

حماد نے سوال کیا تھا۔۔۔!!!

" آپ لادیں " !!

اسما نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

" میں لا کر نہیں دو گا ! ! پڑ منگوا کر ضرور دے سکتا ہوں "

جب اس نے پہلی بات کہی تھی تو اسما کا چہرہ اتر گیا۔۔۔!! لیکن پھر اس کی اگلی بات کو سن کر وہ مسکرا اٹھی جبکہ وہ اس کی مسکراہٹ دیکھتے سر نفی میں ہلا گیا۔۔۔۔!! اس نے دہی بھلوں کا آرڈر دیا جبکہ اسما اپنی اسائمنٹ بنانے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔۔"

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" کدھر جا رہے ہو ؟؟ "

رہان ابھی آفس سے واپس آیا تھا ویسے وہ پہلے بھی ایک مرتبہ حویلی چکر لگا کر گیا تھا جب وہ ربعیہ کو یونیورسٹی سے لے کر آیا تھا۔۔۔۔!!! وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر کی طرف ہی بڑھ رہا تھا کہ اس کے سامنے ارحم آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔اور اس سے سوال کیا کہ وہ کہاں جا رہا ہے؟؟

" کمرے میں "

اس کی طرف رہان نے بہت ہی زیادہ بیزارگی سے دیکھا تھا۔۔۔۔وہ اب تک اس کی حرکت کو بھولا نہیں تھا اور اب تو ربعیہ اس کی بیوی تھی وہ کسی صورت اسے معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔۔!! اس نے بوریت سے چور لہجے میں کہا۔۔۔"اور اوپر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

" اتنی بھی کیا جلدی ہے؟؟ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے " !!

اس نے رہان کو روکتے ہوئے کہا شائید وہ نہیں چاہتا تھا کہ رہان ربعیہ کے پاس جائے !!!

" لیکن فلحال مجھے آپ سے کوئی بھی بات نہیں کرنی ہے۔۔۔۔میں بہت تھکا ہوں اور مجھے آرام کرنا ہے ہم بعد میں بات کر لیں گے "

رہان نے اسے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے ابھی بات نہیں کرے گا وہ کافی تھکا ہوا ہے اور وہ اس وقت آرام کرنا چاہتا ہے ارحم جو بھی بات کرنی ہے وہ بعد میں کرے گے !!!

" ارے میں تمھارا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔۔۔۔!!! تم مجھے بتاؤ کہ کیا تم یہ شادی کر کے خوش ہو؟؟؟ "

اس نے رہان کو روکتے ہوئے اس سے بتایا تھا کہ اس نے جو بھی بات کرنی ہے۔۔۔!! اس میں اس کا زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔۔

ارحم نے اس سے پوچھا تھا کہ کیا وہ ربعیہ کے ساتھ شادی کر کے خوش ہے؟؟ حقیقت میں تو وہ ان کے آپسی تعلقات کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔۔۔

" اگر نہیں بھی خوش تو تم مجھے بتا سکتے ہو۔۔۔!! ویسے بھی میں تمھارا بڑا بھائی ہوں "

ارحم نے بڑے بھائی ہونے کا ریفرنس استعمال کرتے ہوئے اس سے پوچھنا چاہا جس پر رہان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

" میں خوش نہیں ہوں۔۔۔۔!!! بلکہ بہت زیادہ خوش ہوں "

ایک لمحے کے لیے تو ارحم کو لگا تھا کہ جیسے اس کا تیر نشانے پر لگ گیا ہے اور وہ بہت خوش بھی ہوا اس کے لیے اپنی چہرے پر آنے والی مسکراہٹ کو سنبھال پانا بہت مشکل ہو رہا تھا!!!

لیکن پھر رہان کی کہی ہوئی اگلی بات سن کر ہی اس کی وہ مسکراہٹ اترے ہوئے چہرے میں بدل گئی تھی۔۔۔۔رہان طنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ "

" ربعیہ ایک بہت اچھی لڑکی ہے ! ! ! بہت پیار کرنے والی لڑکی ہے۔۔۔۔اس جیسی لڑکی ہر کسی کے قسمت میں نہیں لکھا ہوتا۔۔۔۔وہ نصیب والوں کو ہی ملتی ہیں۔۔۔۔۔

مجھے امید تھی کہ ربعیہ کے میری زندگی میں آنے سے میری زندگی خوشحال ہو جائے گی لیکن مجھے یہ امید نہیں تھی کہ اس قدر خوشیاں بکھر جائے گی،،،،

ایٹ لیسٹ وہ کسی گھٹیا شخص کو ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔۔! ! خیر میں چلتا ہوں وہ کیا ہے نا کہ ربعیہ میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔پیکنگ بھی تو کرنی ہے "

وہ اپنے لفظوں کے حملے سے ارحم ملک کو جلا کر راکھ کر گیا تھا۔۔۔۔! ! ! اس نے دھکے چھپے لفظوں میں اس کی بے عزتی بھی کر دی تھی۔۔۔۔آخر میں بھی وہ اسے جلاتا ہوا اوپر کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔جبکہ ربعیہ جو اوپر ہی کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

ارحم نے غصے پر قابو پانے کے لیے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔۔۔

" اسلام علیکم!!! میں نے آپ کو جگہ کا ادریس اور وقت سینڈ کر دیا ہے۔۔۔!!! کل شام ٹھیک چھ بجے میں ازا کو لے کر وہاں پہنچ جاؤ گا۔۔۔!! آپ بھی آجایئے گا خدا حافظ "

کایان نے کسی کو ایک مختصر سی فون کال کی تھی اور انھیں بتایا تھا کہ جو جگہ اس نے انھیں سینڈ کی ہے اس جگہ وہ کل شام چھ بجے ازا کو لے کر پہنچ جائے تو وہ بھی آجائیں۔۔۔دوسری طرف سے مثبت جواب ملنے پر اس نے فون بند کر دیا۔۔۔آخر کون تھا وہ جس سے کایان ازا کو ملوانا چاہتا تھا؟؟

وہ لوگ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ چکے تھے!! البتہ انھیں مری کی خوبصورت وادیوں میں آنے کے لیے وقت تھوڑا زیادہ لگا تھا لیکن اب وہ چاروں اس جگہ پر موجود تھے۔۔۔

چونکہ ابھی وہ صرف کچھ دن کے لیے ہی آئے تھے تو وہ زیادہ دور نہیں گئے تھے۔۔۔!!! سردیوں کے موسم کی وجہ سے یہاں کا موسم بھی بہت زیادہ ٹھنڈا تھا!! وہ یہاں پر چھ دن کے لیے آئے تھے۔۔۔پر اصل سرپرائز تو کایان نے ازا کے لیے پلین کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔!!!

شام کے پانچ بج چکے تھے اور وہ سب کافی تھک بھی گئے تھے۔۔۔!! تو انھوں نے اس وقت آرام کرنا مناسب سمجھا۔۔۔وہ چاروں ہوٹل کے بک لیے گئے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔!

" ازا چلیں میرے ساتھ مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے "

تقریباً آدھے سے سے زیادہ گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔!! ازا بیڈ پر بیٹھنے کی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی، تھکن کی وجہ سے شائید اس کی آنکھ لگ گئی تھی کایان کی آواز سنتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں!!!!

" کہاں جانا ہے کایان؟ میں بہت تھک چکی ہوں۔۔۔۔!!! میرا کہیں بھی جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔ " !!!

اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے تھکن سے چور لہجے میں اس سے کہا کہ وہ کہیں بھی جانا نہیں چاہتی ہے کیونکہ اس وقت وہ بہت تھک چکی تھی۔۔۔ !

" ارے چلیں تو سہی!! اینڈ آئم شور کہ جو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں اسے دیکھتے ہی آپ کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔ " !!

کایان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے بیڈ سے کھڑا کرتے ہوئے بولا جو وہ اسے دکھانا چاہتا ہے اسے دیکھتے ہی ازا کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔ !!

ازا کو اس کی بات سن کر بہت ہی زیادہ حیرانگی ہوئی تھی کہ ایسا بھی کیا ہے؟ جسے دیکھتے ہی اس کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔ وہ اس کی ساتھ چل دی تھی۔۔۔

وہ اسے لیے ہوئے مری کے ہی ایک ہوٹل میں آیا تھا۔۔۔ابھی شام ہی ہوئی تھی لیکن پھر بھی منظر رات کا ہی تھا۔۔۔۔!! شام ہو جانے کی وجہ ٹھنڈ بھی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

انھوں نے کپڑے کافی گرم پہنے ہوئے تھے مگر پھر بھی انھیں ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔!! ہوٹل کے سامنے پہنچے تو کایان نے اسے اندر کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا۔۔۔!

جیسی ہی ازا نے اندر اپنی نظر گھمائی تاکہ وہ یہ جان سکے کہ ایسا بھی کیا ہے جو وہ اسے دیکھانا چاہتا تھا؟ ازا نے جیسے ہی نظر گھمائی تو سامنے بیٹھے دو شخص اسے دیکھائی دیے۔۔۔ !!!

شائید کایان نے سچ ہی کہا تھا جو وہ اسے دیکھانا چاہتا ہے اسے دیکھتے ہی ازا کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔۔!! کیونکہ وہ دو انسان کوئی اور نہیں بلکہ ازا کے ماں باپ ہی تھے۔۔۔۔

انھیں دیکھتے ہی ازا کی نگاہوں میں آنسو سے بھر آئے تھے۔۔۔۔!!! اسے جیسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ وہ اتنے عرصے بعد انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔ "

" کایان میرے ماما بابا؟؟؟ کیا میں ان سے مل لوں "

ازانے اس کی طرف مڑتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر اس کا دھیان اپنے والدین کی طرف کرواتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ ان سے مل لے؟ جبکہ کایان پہلے ہی انھیں دیکھ چکا تھا۔۔۔

" مل لیں ازا یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے والی بات ہے کیا؟ "

اس نے سر سے اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے کہا کیا یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے کہ وہ اپنے ہی ماں باپ سے مل سکتی ہے یا نہیں؟؟ جیسے ہی کایان نے کہا تو وہ فوراً مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

" مما بابا " !!!

وہ جو کب سے اپنی بیٹی کے ہی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اس کی نازک سی آواز سن کر وہ فوراً اسے پہنچان گئے تھے!!! اس کی امی اس کی طرف مڑتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی!!! جبکہ کایان ازا کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

اپنی ماں، اپنے بابا کو دو پل دیکھ کر وہ بے ساختہ ماں کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔!!! ماں بیٹی دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔ان دونوں کو یوں دیکھ کایان کا بھی دل بھر آیا تھا۔۔۔اس نے ابھی

صرف یہی سوچا تھا "کاش کہ میری ماں بھی آج زندہ ہوتی تو میں انھیں یوں ہی گلے لگا لیتا!!!" اس نے حسرت سے یہ سوچا تھا۔۔۔۔

ازا نے اپنی ماں کے بعد اپنے باپ کے گلے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔ "

" کیسی ہے میری بچی؟ "

اس نے بابا نے مسکرا کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں اور آپ لوگ؟ "

ازا نے جواباً کہا۔۔۔

" ہم بھی ٹھیک ہیں " !!!

اس کی والدہ نے کہا۔۔۔۔

" آپ لوگ یہاں کیسے ؟؟؟ "

ان دونوں کو یہاں دیکھ کر ازا سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ حال چال پوچھنے کے بعد اس نے ان سے پوچھا کہ وہ یہاں کیا کیسے !!!

" ہمیں یہاں کایان نے بلایا تھا تاکہ ہم تم سے مل سکیں۔۔۔!!! بہت شکریہ تمھارا کایان بیٹا۔۔۔ "

عباس چوہدری نے ازا کے پیچھے کایان کی طرف آنکھوں سے ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو ازا کو سمجھ آیا یہی ہے وہ جو وہ اسے دکھانا چاہتا تھا،،، وہ اسے اس کے ماں باپ سے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔!!! ازا نے اگلے ہی پل مڑ کر اس کی طرف مسکرا کر دیکھا جو ہلکا سا مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔ عباس چوہدری نے کایان کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔۔۔!!

" اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے انکل۔۔۔!!! آپ لوگ بیٹھ کر باتیں کریں میں کچھ دیر تک آتا ہوں "

کچھ لمحات کے لیے تو وہ ازا کو ہی دیکھتا رہا۔۔۔!!!! لیکن پھر اس نے عباس چوہدری کی بات کا جواب دیا اور وہاں پر ان تینوں کو اکیلا چھوڑتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ جیسے ہی گیا تو ازا اور اس کے والدین اسے میز پر بیٹھتے ہوئے باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

" ازا بیٹا!!! کایان بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ "

باتوں ہی باتوں میں عباس چوہدری نے ازا سے کہا تھا۔۔۔

" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بابا!!! کایان بہت اچھے ہیں۔۔۔انھوں ہمیشہ میرا خیال رکھا ہے۔۔۔کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دی انھوں نے مجھے۔۔۔۔

ہر دفعہ انھوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا چاہے اس کے لیے انھیں حویلی والوں کے خلاف ہی کیوں نا جانا پڑتا !!! لیکن حویلی کے لوگ بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔وہ بھی بہت خیال رکھتے ہیں میرا۔۔۔۔۔

خیر آپ یہ سب کچھ چھوڑیں مجھے یہ بتائیں کہ بھائی آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آئے؟؟ "

ازا پہلے اپنے بابا کی بات سنتے ہوئے انھیں کایان کی اچھائی اور حویلی والوں کے اچھے پن کے بارے میں بتانے لگی تھی۔۔۔۔لیکن پھر اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے اس نے اپنے بھائی کا پوچھا تھا !!!

" بیٹا!!! اسے کچھ کام تھا "

اس کی امی نے اسے بتایا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ ازا سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اسی وجہ وہ ان کے ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ تینوں یوں ہی کافی دیر ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے۔۔۔۔ماں باپ کے ساتھ وقت کیسے گزرا تھا ازا کو معلوم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔!!! پر یہ لمحے اس کے لیے بہت ہی زیادہ قیمتی تھے۔۔۔۔"

اس کی زندگی کے خوبصورت پل تھے یہ جو کایان کی وجہ سے اسے میسر آئے تھے !!!

" تھینک یو سو مچ کایان " !!!

ازاکا اپنے والدین کے ساتھ وقت کیسے گزرا تھا اسے خود ہی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ڈنر کرنے کے بعد وہ لوگ سارے مل بیٹھے تھے اور گپے شپے لگانے کے بعد ازا اور کایان اب ہوٹل واپس اپنے کمرے میں آئے تھے !!!

کمرے میں پہنچ کر جیسے ہی کایان نے دروازہ بند کیا تو ازا مسکراتے ہوئے اس کی طرف مڑی اور پیار سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔کایان کو آج اس کے چہرے پر وہ خوشی نظر آئی تھی جو شائید ہی پہلے کبھی اس نے دیکھی ہو!!!

" ازا میں آپ کو پہلے بھی کتنی مرتبہ کہہ چکا ہوں۔۔۔کہ یوں شکریہ ادا کر کے مجھے شرمندہ مت کیا کریں مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا ہے،،،آپ میری بیوی ہیں اور میں آپ کا شوہر!!! شوہر جب بھی بیوی کے لیے کچھ کرتا ہے تو دل سے کرتا ہے۔۔۔نا کہ اس لیے کہ بیوی اس کا شکریہ ادا کرے " !!!

کایان نے پیار سے اس نے دونوں گالوں کو اپنے ہاتھ کے پیالوں میں لیتے ہوئے اسے سمجھایا کہ وہ بار بار اس کا شکریہ ادا کر کے اس کو شرمندہ مت کیا کرے۔۔۔!!!اسے یہ بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔" جسے سن کر ازا مسکرائی تھی۔۔۔۔

" یونو واٹ کایان!!!آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔میری سوچ بھی زیادہ اچھے۔۔۔۔آپ نے میرے لیے وہ سب کچھ کیا ہے جو میں نے کبھی بھی اپنے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے کایان!!!میں بچپن سے ہی ونی کی کہانیاں سنتی آرہی ہوں۔۔۔۔!!اور ہمیشہ جب میں نے ایسی کہانیاں سنی تو ان کے متعلق یہی سنا کہ جب بھی کوئی لڑکی ونی میں جاتی ہے۔۔۔۔

تو اس کے ساتھ بہت ہی زیادہ برا سلوک کیا جاتا ہے!!اس پر ظلم کیے جاتے ہیں۔۔۔۔مار پیٹ!!!ہاتھ جلا دینا!!!یہاں تک کچھ لوگ ایسے بے رحم بھی ہوتے ہیں جو انھیں جان سے ہی مار دیتے ہیں۔۔۔

اور میں ہمیشہ اس سب کو بہت برا سمجھتی تھی!!!!لیکن جب یہ سب مجھ پر آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ونی کیا ہے؟اس دن جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔۔۔

مجھے یہی لگتا تھا کہ یہ میری زندگی جیسے آخری دن ہو گا۔۔۔۔!!!کیونکہ میں نے ونی کے بارے میں کچھ بھی اچھا سنا تھا ہی نہیں۔۔۔۔مجھے یہی لگتا تھا کہ مجھ پر بھی بہت ظلم کیے جائے گے۔۔۔۔

میں آپ کو نہیں جانتی تھی۔۔۔۔نکاح کے وقت جب آپ میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے اس وقت مجھے آپ کی آہٹ سے بھی ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔!!

لیکن پھر جب آپ نے سب سے پہلی مرتبہ جب ہم حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔۔۔۔اس وقت جب آپ میرے حق میں بولے،،جب مجھے چوٹ لگی تو آپ نے مرہم پٹی کی۔۔۔۔

جب صائمہ نے میرا ہاتھ جلایا تو جیسے آپ نے میرے لیے اسٹینڈ لیا۔۔۔!!!مجھے عزت دیا، پیار دیا مجھے وہ مقام دیا جس کے شائید میں قابل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔!!

آپ کے اس رویے نے مجھے یقین دلایا کہ لازمی نہیں ہے کہ ہر انسان ہی برا ہو۔۔۔۔!!!لازمی نہیں کہ ہر وہ لڑکی جو ونی میں جائے اس کے ظلم و زیادتی ہی کی جائے !!!

اس دنیا میں آپ جیسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔اور مجھے فخر ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں " وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔۔۔۔ونی کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو بہے تھے۔۔۔۔!!!لیکن جب اس نے کایان کا ذکر کیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔

کایان عصر سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔وہ چاہتا تھا کہ ازا آج سب کچھ کہہ دیں جو بھی اس کے دل میں ہے۔۔۔!!! جبکہ ازا اپنا آخری جملہ ادا کرتے ہوئے پیروں کو تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتی ہوئی اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کے نرم و ملائم لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرایا جبکہ اس کے چہرے کا رنگ گلابی پر گیا تھا،،،ایک لمحے کے لیے وہ اپنی جگہ پر ہی رہا لیکن پھر اسے خود میں سمیت گیا۔۔۔ازا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

" وہ مرد!! مرد ہی نہیں ہوتا ہے جو کسی عورت یا اپنی ہی بیوی کی عزت نا کرے،،،اس کی عزت نا کروائے!! اور نا ہی اسے وہ مقام دے جس کی وہ حقدار ہے " !!!!

کایان کی بات سنتے ہی وہ مسکرائی تھی۔۔۔

" آپ نے جو بھی کہنا تھا وہ کہہ لیا اب میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ "

اس کی بات سننے کے لیے وہ اس سے جدا ہوتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے کہ وہ پوچھنا چاہتی ہو کہ کایان کیا کہنا چاہتا ہے؟؟

" جب ہمارا نکاح ہوا تھا اس وقت میں بھی آپ کو بالکل بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔!!! بلکہ آپ کا نام بھی مجھے نکاح کے وقت معلوم ہوا تھا۔۔۔!!!!

شروع شروع میں مجھے آپ سے ہمدردی تھی۔۔۔۔!!! میری خالہ نے مجھے بچپن میں سمجھایا تھا کہ ظلم کبھی بھی نہیں ٹھہرتا اور اس کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔۔۔۔

لیکن پھر آہستہ آہستہ ہماری دوستی بنتی گئی اور اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ایک لمحہ بھی آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں میں۔۔۔!!! آئی لو یو "

اس کی باتیں سنتے ہی ازکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔ !!!

" آپ مجھے بتائیں کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی؟؟ یا آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں؟

Do you Love me ??? "

اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔!!! اس کے کیے ہوئے سوال کو سنتے ہی ازکا کو اس کے اپنے ایک ساتھ گزارے ہوئے لمحات یاد آئے۔۔۔

کہ جب بھی وہ اس کے قریب آتا ہے تو کیسے اس کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔۔۔! وہ ہمیشہ اسے تلاش کرتی ہے۔۔۔اس کی آہٹ ہی اسے پر سکون کر دیتی ہے۔۔۔۔

ان سب چیزوں کو سوچتے ہوئے ازا نے اپنا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔" جسے دیکھ کر کایان مسکرا گیا تھا اور نظریں جھکا گئی۔۔۔

ازا کو صرف یہ پریشانی تھی کہ کیا اسما کی کنٹریکٹ میرج والی بات اس نے کایان سے چھپا کر صحیح کیا؟؟ لیکن وہ کیا کرتی کیسے بتاتی اسے وہ تو اسما سے کیے ہوئے وعدے میں قید تھی !!!

وہ لوگ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ چکے تھے!! البتہ انھیں مری کی خوبصورت وادیوں میں آنے کے لیے وقت تھوڑا زیادہ لگا تھا لیکن اب وہ چاروں اس جگہ پر موجود تھے۔۔۔

چونکہ ابھی وہ صرف کچھ دن کے لیے ہی آئے تھے تو وہ زیادہ دور نہیں گئے تھے۔۔۔!!! سردیوں کے موسم کی وجہ سے یہاں کا موسم بھی بہت زیادہ ٹھنڈا تھا!! وہ یہاں پر چھ دن کے لیے آئے تھے۔۔۔ پر اصل سرپرائز تو کایان نے ازا کے لیے پلین کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔!!!

شام کے پانچ بج چکے تھے اور وہ سب کافی تھک بھی گئے تھے۔۔۔!! تو انھوں نے اس وقت آرام کرنا مناسب سمجھا۔۔۔ وہ چاروں ہوٹل کے بک لیے گئے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔۔!

" ازا چلیں میرے ساتھ مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے "

تقریباً آدھے سے سے زیادہ گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔!!ازابیڈ پر بیٹھنے کی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی، تھکن کی وجہ سے شائید اس کی آنکھ لگ گئی تھی کایان کی آواز سنتے ہی اس نے آنکھیں کھولیں!!!!

" کہاں جانا ہے کایان؟ میں بہت تھک چکی ہوں۔۔۔۔!!!میرا کہیں بھی جانے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔ " !!!

اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے تھکن سے چور لہجے میں اس سے کہا کہ وہ کہیں بھی جانا نہیں چاہتی ہے کیونکہ اس وقت وہ بہت تھک چکی تھی۔۔۔ !

" ارے چلیں تو سہی!!اینڈ آئم شور کہ جو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں اسے دیکھتے ہی آپ کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔ " !!

کایان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے بیڈ سے کھڑا کرتے ہوئے بولا جو وہ اسے دکھانا چاہتا ہے اسے دیکھتے ہی ازا کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔ !!

ازا کو اس کی بات سن کر بہت ہی زیادہ حیرانگی ہوئی تھی کہ ایسا بھی کیا ہے؟ جسے دیکھتے ہی اس کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔وہ اس کی ساتھ چل دی تھی۔۔۔

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

وہ اسے لیے ہوئے مری کے ہی ایک ہوٹل میں آیا تھا۔۔۔ابھی شام ہی ہوئی تھی لیکن پھر بھی منظر رات کا ہی تھا۔۔۔۔!! شام ہو جانے کی وجہ ٹھنڈ بھی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

انھوں نے کپڑے کافی گرم پہنے ہوئے تھے مگر پھر بھی انھیں ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔!! ہوٹل کے سامنے پہنچے تو کایان نے اسے اندر کی طرف بڑھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔!

جیسی ہی ازا نے اندر اپنی نظر گھمائی تا کہ وہ یہ جان سکے کہ ایسا بھی کیا ہے جو وہ اسے دیکھانا چاہتا تھا؟ ازا نے جیسے ہی نظر گھمائی تو سامنے بیٹھے دو شخص اسے دیکھائی دیے۔۔۔۔ !!!

شائید کایان نے سچ ہی کہا تھا جو وہ اسے دیکھانا چاہتا ہے اسے دیکھتے ہی ازا کی ساری تھکن دور ہو جائے گی۔۔۔!! کیونکہ وہ دو انسان کوئی اور نہیں بلکہ ازا کے ماں باپ ہی تھے۔۔۔۔

انھیں دیکھتے ہی ازا کی نگاہوں میں آنسو سے بھر آئے تھے۔۔۔۔!!! اسے جیسے یقین ہی نہیں آیا تھا کہ وہ اتنے عرصے بعد انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ "

" کایان میرے ماما بابا؟؟؟ کیا میں ان سے مل لوں "

ازا نے اس کی طرف مڑتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر اس کا دھیان اپنے والدین کی طرف کرواتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ ان سے مل لے؟ جبکہ کایان پہلے ہی انھیں دیکھ چکا تھا۔۔۔

" مل لیں ازایہ بھی بھلا کوئی پوچھنے والی بات ہے کیا؟ "

اس نے سر سے اثبات میں ہلاتے ہوئے اسے کہا کیا یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے کہ وہ اپنے ہی ماں باپ سے مل سکتی ہے یا نہیں ؟؟ جیسے ہی کایان نے کہا تو وہ فوراً مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

" مما بابا " !!!

وہ جو کب سے اپنی بیٹی کے ہی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے اس کی نازک سی آواز سن کر وہ فوراً اسے پہنچان گئے تھے !!! اس کی امی اس کی طرف مڑتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی !!! جبکہ کایان ازا کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

اپنی ماں، اپنے بابا کو دو پل دیکھ کر وہ بے ساختہ ماں کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔!!! ماں بیٹی دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔ان دونوں کو یوں دیکھ کایان کا بھی دل بھر آیا تھا۔۔۔۔اس نے ابھی صرف یہی سوچا تھا "کاش کہ میری ماں بھی آج زندہ ہوتی تو میں انھیں یوں ہی گلے لگا لیتا !!! "اس نے حسرت سے یہ سوچا تھا۔۔۔۔

ازا نے اپنی ماں کے بعد اپنے باپ کے گلے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔ "

" کیسی ہے میری بچی؟ "

اس نے بابا نے مسکرا کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں اور آپ لوگ؟ "

ازا نے جواباً کہا۔۔۔

" ہم بھی ٹھیک ہیں " !!!

اس کی والدہ نے کہا۔۔۔

" آپ لوگ یہاں کیسے؟؟؟ "

ان دونوں کو یہاں دیکھ کر ازا سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ حال چال پوچھنے کے بعد اس نے ان سے پوچھا کہ وہ یہاں کیا کیسے !!!

" ہمیں یہاں کایان نے بلایا تھا تاکہ ہم تم سے مل سکیں۔۔۔!!! بہت شکریہ تمھارا کایان بیٹا۔۔۔ "

عباس چوہدری نے ازا کے پیچھے کایان کی طرف آنکھوں سے ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو ازا کو سمجھ آیا یہی ہے وہ جو وہ اسے دکھانا چاہتا تھا،،، وہ اسے اس کے ماں باپ سے ملوانا چاہتا تھا۔۔۔!!! ازا

نے اگلے ہی پل مڑ کر اس کی طرف مسکرا کر دیکھا جو ہلکا سا مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔عباس چوہدری نے کایان کا شکریہ بھی ادا کیا تھا۔۔۔!!

" اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے انکل۔۔۔!!! آپ لوگ بیٹھ کر باتیں کریں میں کچھ دیر تک آتا ہوں "

کچھ لمحات کے لیے تو وہ ازا کو ہی دیکھتا رہا۔۔۔!!!! لیکن پھر اس نے عباس چوہدری کی بات کا جواب دیا اور وہاں پر ان تینوں کو اکیلا چھوڑتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ جیسے ہی گیا تو ازا اور اس کے والدین اسے میز پر بیٹھتے ہوئے باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

" ازا بیٹا!!! کایان بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ "

باتوں ہی باتوں میں عباس چوہدری نے ازا سے کہا تھا۔۔۔

" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بابا!!! کایان بہت اچھے ہیں۔۔۔انھوں ہمیشہ میرا خیال رکھا ہے۔۔۔کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہونے دی انھوں نے مجھے۔۔۔

ہر دفعہ انھوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا چاہے اس کے لیے انھیں حویلی والوں کے خلاف ہی کیوں نا جانا پڑتا!!! لیکن حویلی کے لوگ بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔وہ بھی بہت خیال رکھتے ہیں میرا۔۔۔۔

خیر آپ یہ سب کچھ چھوڑیں مجھے یہ بتائیں کہ بھائی آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آئے؟؟ "

ازاپہلے اپنے بابا کی بات سنتے ہوئے انھیں کایان کی اچھائی اور حویلی والوں کے اچھے پن کے بارے میں بتانے لگی تھی۔۔۔۔ لیکن پھر اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے اس نے اپنے بھائی کا پوچھا تھا !!!

" بیٹا!!اسے کچھ کام تھا "

اس کی امی نے اسے بتایا لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ ازاسے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا اسی وجہ وہ ان کے ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ تینوں یوں ہی کافی دیر ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے۔۔۔۔ماں باپ کے ساتھ وقت کیسے گزرا تھا ازا کو معلوم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔!!!پر یہ لمحے اس کے لیے بہت ہی زیادہ قیمتی تھے۔۔۔۔"

اس کی زندگی کے خوبصورت پل تھے یہ جو کایان کی وجہ سے اسے میسر آئے تھے !!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" تھینک یو سو مچ کایان " !!!

ازاکااپنے والدین کے ساتھ وقت کیسے گزرا تھااسے خود ہی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔اس وقت رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ڈنر کرنے کے بعد وہ لوگ سارے مل بیٹھے تھے اور گپے شپے لگانے کے بعد ازا اور کایان اب ہوٹل واپس اپنے کمرے میں آئے تھے !!!

کمرے میں پہنچ کر جیسے ہی کایان نے دروازہ بند کیا تو ازا مسکراتے ہوئے اس کی طرف مڑی اور پیار سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔کایان کو آج اس کے چہرے پر وہ خوشی نظر آئی تھی جو شائید ہی پہلے کبھی اس نے دیکھی ہو!!!

" ازا میں آپ کو پہلے بھی کتنی مرتبہ کہہ چکا ہوں۔۔۔کہ یوں شکریہ ادا کر کے مجھے شرمندہ مت کیا کریں مجھے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا ہے،،،آپ میری بیوی ہیں اور میں آپ کا شوہر!!! شوہر جب بھی بیوی کے لیے کچھ کرتا ہے تو دل سے کرتا ہے۔۔۔نا کہ اس لیے کہ بیوی اس کا شکریہ ادا کرے " !!!

کایان نے پیار سے اس نے دونوں گالوں کو اپنے ہاتھ کے پیالوں میں لیتے ہوئے اسے سمجھایا کہ وہ بار بار اس کا شکریہ ادا کر کے اس کو شرمندہ مت کیا کرے۔۔۔!!! اسے یہ بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔" جسے سن کر ازا مسکرائی تھی۔۔۔۔

" یونو واٹ کایان!!! آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔ میری سوچ بھی زیادہ اچھے۔۔۔۔ آپ نے میرے لیے وہ سب کچھ کیا ہے جو میں نے کبھی بھی اپنے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے کایان!!! میں بچپن سے ہی ونی کی کہانیاں سنتی آرہی ہوں۔۔۔۔!! اور ہمیشہ جب میں نے ایسی کہانیاں سنی تو ان کے متعلق یہی سنا کہ جب بھی کوئی لڑکی ونی میں جاتی ہے۔۔۔۔

تو اس کے ساتھ بہت ہی زیادہ برا سلوک کیا جاتا ہے!! اس پر ظلم کیے جاتے ہیں۔۔۔۔ مار پیٹ!!! ہاتھ جلا دینا!!! یہاں تک کچھ لوگ ایسے بے رحم بھی ہوتے ہیں جو انھیں جان سے ہی مار دیتے ہیں۔۔۔

اور میں ہمیشہ اس سب کو بہت برا سمجھتی تھی!!!! لیکن جب یہ سب مجھ پر آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ونی کیا ہے؟ اس دن جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا۔۔۔۔

مجھے یہی لگتا تھا کہ یہ میری زندگی جیسے آخری دن ہوگا۔۔۔۔!!! کیونکہ میں نے ونی کے بارے میں کچھ بھی اچھا سنا تھا ہی نہیں۔۔۔۔ مجھے یہی لگتا تھا کہ مجھ پر بھی بہت ظلم کیے جائے گے۔۔۔۔

میں آپ کو نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ نکاح کے وقت جب آپ میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے اس وقت مجھے آپ کی آہٹ سے بھی ڈر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔!!

لیکن پھر جب آپ نے سب سے پہلی مرتبہ جب ہم حویلی میں داخل ہو رہے تھے۔۔۔اس وقت جب آپ میرے حق میں بولے،،جب مجھے چوٹ لگی تو آپ نے مرہم پٹی کی۔۔۔۔

جب صائمہ نے میرا ہاتھ جلایا تو جیسے آپ نے میرے لیے اسٹینڈ لیا۔۔!!!مجھے عزت دیا، پیار دیا مجھے وہ مقام دیا جس کے شائید میں قابل بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔!!

آپ کے اس رویے نے مجھے یقین دلایا کہ لازمی نہیں ہے کہ ہر انسان ہی برا ہو۔۔۔!!!لازمی نہیں کہ ہر وہ لڑکی جو ونی میں جائے اس کے ظلم و زیادتی ہی کی جائے !!!

اس دنیا میں آپ جیسے نیک بندے بھی ہوتے ہیں۔۔۔اور مجھے فخر ہے کہ آپ میرے شوہر ہیں " وہ کہتے کہتے رو پڑی تھی۔۔۔۔ونی کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آنکھ سے آنسو بہے تھے۔۔۔!!!لیکن جب اس نے کایان کا ذکر کیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔

کایان عصر سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔وہ چاہتا تھا کہ ازا آج سب کچھ کہہ دیں جو بھی اس کے دل میں ہے۔۔۔!!!جبکہ ازا اپنا آخری جملہ ادا کرتے ہوئے پیروں کو تھوڑا سا اوپر اٹھاتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتی ہوئی اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کے نرم و ملائم لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرایا جبکہ اس کے چہرے کا رنگ گلابی پر گیا تھا،،،ایک لمحے کے لیے وہ اپنی جگہ پر ہی رہا لیکن پھر اسے خود میں سمیت گیا۔۔۔۔ازا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

" وہ مرد!! مرد ہی نہیں ہوتا ہے جو کسی عورت یا اپنی ہی بیوی کی عزت نا کرے،،،اس کی عزت نا کروائے!!اور نا ہی اسے وہ مقام دے جس کی وہ حقدار ہے " !!!!

کایان کی بات سنتے ہی وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

" آپ نے جو بھی کہنا تھا وہ کہہ لیا اب میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ "

اس کی بات سننے کے لیے وہ اس سے جدا ہوتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے کہ وہ پوچھنا چاہتی ہو کہ کایان کیا کہنا چاہتا ہے؟؟

" جب ہمارا نکاح ہوا تھا اس وقت میں بھی آپ کو بالکل بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔!!! بلکہ آپ کا نام بھی مجھے نکاح کے وقت معلوم ہوا تھا۔۔۔۔!!!!

شروع شروع میں مجھے آپ سے ہمدردی تھی۔۔۔۔۔!!! میری خالہ نے مجھے بچپن میں سمجھایا تھا کہ ظلم کبھی بھی نہیں ٹھہرتا اور اس کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔۔۔۔

لیکن پھر آہستہ آہستہ ہماری دوستی بنتی گئی اور اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ایک لمحہ بھی آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں میں۔۔۔!!!آئی لو یو "

اس کی باتیں سنتے ہی ازا کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔ !!!

" آپ مجھے بتائیں کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی ؟؟ یا آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں ؟

Do you Love me ??? "

اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔!!!اس کے کیے ہوئے سوال کو سنتے ہی ازا کو اس کے اپنے ایک ساتھ گزارے ہوئے لمحات یاد آئے۔۔۔

کہ جب بھی وہ اس کے قریب آتا ہے تو کیسے اس کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔۔۔! وہ ہمیشہ اسے تلاش کرتی ہے۔۔۔اس کی آہٹ ہی اسے پر سکون کر دیتی ہے۔۔۔

ان سب چیزوں کو سوچتے ہوئے ازا نے اپنا سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔" جسے دیکھ کر کایان مسکرا گیا تھا اور نظریں جھکا گئی۔۔۔

ازا کو صرف یہ پریشانی تھی کہ کیا اسما کی کنٹریکٹ میرج والی بات اس نے کایان سے چھپا کر صحیح کیا؟؟

لیکن وہ کیا کرتی کیسے بتاتی اسے وہ تو اسما سے کیے ہوئے وعدے میں قید تھی !!!

چاہے ابھی شام کے سات ہی بجے تھے !! مگر پھر بھی مری کی گلیوں میں رات دس بجے والا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔!!!! سردی اپنی شدت پر تھی۔۔ !!

ربعیہ کافی لیے ہوئے اپنے کمرے کی بالکونی پر پہنچی جہاں رہان پینٹ شرٹ اور اوپر کوٹ اوڑھے کھڑا تھا!!! ربعیہ نے بھی کالے رنگ کی گرم فراک اور اس کے اوپر کوٹ پہنے ہوئے اس کی طرف بڑھی !

" یہ لیں " !!!

ربعیہ نے کافی کا کپ رہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا!!!

" تھینک یو "

رہان نے گرم گرم کافی کا کپ پکڑتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔ جس پر ربعیہ مسکرائی "وہ دونوں وہی پر پڑے ہوئے ایک صوفے نما لوہے کے چنے ہوئے آلے پر بیٹھ گئے !!!

آسمان میں کہیں کہیں انھیں چمکتے ہوے تارے دیکھائی دے رہا تھے۔۔۔۔!! وہ دونوں وہی بیٹھیں کافی کا لطف اٹھانے لگے تھے !!!

" کتنا اچھا موسم ہے نا یہاں کا؟ "

رہان نے کہا۔۔۔۔

" جی بالکل!!! آپ کو پتہ ہے کہ مجھے سردی کا موسم بہت زیادہ پسند ہے!!!! اور ادھر آکر مجھے بہت مزہ آرہا ہے " !!

ربعیہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔!!

وہ دونوں اس کے بعد یوں ہی کچھ باتوں میں مصروف ہو گئے اور کافی کا لطف اٹھانے لگے!!!! کافی ختم کرنے کے بعد ربعیہ کو اپنی آنکھوں میں نیند محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ !!!

اس نے کوشش کی کہ وہ نیند دور ہو جائے لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔رہان جو آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اچانک ہی ربعیہ کا سر اپنے کندھے پر محسوس کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔ !!!

ربعیہ اس کے کندھے پر اپنا ٹکاتی ہوئی نیند کی وادیوں میں کھو سی گئی تھی!!! لیکن ٹھنڈ کی شدت بڑھتی جا رہی تھی اور ایسے موسم میں ان دونوں کا باہر سونا بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا وہ بیمار پڑ سکتے تھے۔۔۔ !!!

رہان نے آہستگی سے ربعیہ کو اپنی باہوں میں بھرا اور اسے لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔ربعیہ گہری نیند میں تھی۔۔۔رہان نے آہستگی سے اسے بیڈ پر لٹایا اور اس کر کنفرٹر چڑھا دیا۔۔۔وہ تھوڑا سا کسمسائی لیکن ایک مرتبہ پھر سے نیند کی گہری وادیوں میں کھو گئی !!!

رہان بھی کوٹ اتارتا ہوا بیڈ کی دوسری جانب کنفرٹر خود پر بھی اوڑھتا ہوا لیٹ گیا۔۔۔!!اس نے اپنا رخ ربعیہ کی طرف کیا اور جیسے ہی نگاہیں ربعیہ کی طرف کی تو نگاہوں نے اس پر سے ہٹنے سے انکار کر دیا۔۔۔

اس نے چہرے پر معصومیت چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔وہ سوتے وقت بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔رہان کو دل ٹوٹ کر اس پر پیار آیا تھا۔۔۔ !!!

وہ آہستگی سے بڑھتا ہوا اپنے لب اس اس کے ماتھے پر رکھ گیا تھا۔۔۔"ربعیہ نیند میں ہی کسمسائی تھی۔۔۔وہ مسکراتا ہوا رخ اس کی طرف ہی رکھتا ہوا آنکھیں موند گیا تھا!! جبکہ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

زریر نے تیز رفتار گاڑی کو ایک جگہ لا کر روکا۔۔۔اگر انوشا نے سیٹ بیلٹ نا پہنا ہوتا تو یقیناً وہ گاڑی کے اگلے حصے سے ٹکرا جاتی !!!

زریر گاڑی سے اترا اور پھر اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔دوسری طرف پہنچتے ہوئے زریر نے اس کی سائیڈ سے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔اور اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ انوشا آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے گئی تھی۔۔۔"اور گاڑی سے اترتے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔۔۔زریر نے اب بھی اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔۔۔

" میں یہاں تمھیں کچھ خاص دیکھانے کے لیے،اور کچھ بتانے کے لیے لایا ہوں " !!!

زریر جو اس ہاتھ تھامے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔!!کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد انوشا سے بولا تو انوشا نے اسے تجسس خیز نگاہوں سے دیکھا !!!

" کیا؟؟ "

انوشا کو یہ جاننے کے لیے تجسس ہوا تھا کہ ایسا بھی کیا ہے جو اسے دکھانا چاہتا ہے،اور اسے سنانا چاہتا ہے؟ اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا!

" ارے چلو تو سہی پھر سب خود ہی پتہ چل جائے گا تمھیں " !!!

اس کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرایااور پھراسے سے کہاکہ پہلے وہ اس کے ساتھ چلے تو پھر اسے خود بخود ہی پتہ لگ جائے گاوہ اسے کیاد کھانا،اور سناناچاہتاہے ؟

یہ شائید کسی قسم کاپارک تھا!!!جو خالی تھاوہ اسے پارک کی دوسری طرف لیے ہوئے بڑھ رہاتھا !!!

جیسے ہی وہ پارک کے درمیانی حصے سے ہو کر دوسری جانب پہنچے تو سامنے جوانوشا کو دیکھائی دیااسے دیکھتے ہی وہ حیران رہ گئی تھی !!

سامنے اسے ایک نہایت ہی خوبصورت منظر تھا!!!جس کے بالکل سامنے انگریزی میں ویلکم لکھا گیا تھا !!!اسے دیکھتی ہوئی مسکرائی تھی۔۔۔!!!!!

کچھ لمحات تک سامنے لگے ہوئے اس ٹینٹ کے بیچ میں موجود دو کرسیوں کے درمیان پڑے ہوئے میز اوراس پر موجود کھانے پرانوشا کی نظر ٹکی رہی۔۔۔۔

لیکن پھراس نے مڑکر پیچھے کھڑے ہوئے زریر کی طرف دیکھا۔۔۔"جس نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیاتھا!!!وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے آگے کی طرف بڑھی تھی!!

جیسے ہی وہ ٹینٹ کے اندر پہنچی توزریر جواس کے پچھلی جانب کھڑا تھااس نے وہاں پر لٹکی ہوئی ایک رسی کھینچی۔۔۔جس سے گلاب کی بے شمار پتیاں انوشاپر گری تھی !!!

انوشا کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی ! ! زریر بھی مسکرایا"

" یہ تو ہو گیا دکھانے والا کا لیکن سننے والا تو رہ گیا " ! ! !

زریر مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور زیر لب کچھ ادا کیا۔۔۔انوشا نے تجسس کن نگاہیں اس کی طرف دوڑائی ! !

" میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے تم سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔۔تو اس وقت میرے دل میں صرف اور صرف نفرت اور بدلے کی آگ بھڑک رہی تھی ! ! !

مجھے صرف اور صرف اپنی اس بے عزتی کا بدلہ لینا تھا جو تم نے میری کی تھی۔۔۔اس کے سوا میرا کچھ بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔میں صرف تم سے نکاح کر کے تم سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔۔۔تو مجھے احساس ہوا کہ نہیں میرے دل میں صرف تمھارے لیے نفرت نہیں ہے ! ! ! کچھ احساس بھی ہے ! ! ! !

جب بھی تم اس واسط سے بات کرتی ! ! یا جب بھی وہ تم سے زیادہ فری ہونے کی کوشش کرتا۔۔۔اور جب بھی کوئی غیر مرد تمھاری طرف دیکھتا ! !

تو مجھے بہت زیادہ غصہ آتا تھا!! میرا دل کرتا تھا کہ میں اس کی جان کی لے لوں!! جن نگاہوں سے وہ واسط کا بچہ تمھیں دیکھتا تھا میرا دل کرتا تھا کہ میں ان آنکھوں کو ہی نوچ ڈالوں !!!

پھر میں نے خود سے یہ سوال کیا کہ جب میرا تم سے کوئی خاص تعلق بھی نہیں ہے پھر بھی مجھے کیوں اتنا برا لگ رہا ہے ؟؟ کیوں غصہ آرہا ہے مجھے تمھارا کسی اور کے ساتھ بات کرنا دیکھ کر ؟؟

اور پھر مجھے یہ جواب ملا کہ میرے دل میں تم بس چکی ہوں۔۔۔۔ہاں!! انوشا زریر عباس یہ کمبخت دل تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔اس دل میں تم بسنے لگی ہو!!! نہیں رہ سکتا میں تمھارے بغیر "

زریر نے اپنی بات اپنے اور اس کے نکاح کی بات سے کی تھی!! جس میں زریر نے اسے بتایا کہ جب اس نے انوشا سے نکاح کیا تھا تو اس وقت وہ صرف نفرت کرتا تھا اس سے !!

بدلہ لینا چاہتا تھا وہ اس سے اپنی بے عزتی کا!! لیکن پھر جیسے جیسے وقت گزرا اور جب زریر نے واسط اور انوشا کو بڑھتی دوستی کو دیکھا تو اسے بہت غصہ آیا !!!

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ واسط کو جان سے ہی مار دے!! لیکن اس نے بہت مشکل سے خود پر قابو پایا تھا !!!

سب سے آخر میں زریر نے اسے اپنے دل کی کیفیت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے!!!اس کے دل میں انوشا بستی ہے۔۔۔اس کے بغیر وہ نہیں رہ سکتا !!

جبکہ انوشا کے کانوں میں صرف زریر کے یہی لفظ "ہاں!!انوشا زریر عباس یہ کمبخت دل تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔اس دل میں تم بسنے لگی ہو!!!نہیں رہ سکتا میں تمھارے بغیر" بار بار گھوم رہے تھے!! وہ کچھ لمحات کے لیے خاموشی اختیار کر گئی تھی"

" دیکھو!!زریر!!میں سمجھتی ہوں کہ تم کیا کہنے چاہتے ہو؟؟لیکن میں تم سے اتنا ضرور کہوں گی کہ جیسے بھی یہ رشتہ تم نے میرے ساتھ قائم کیا !!

اسے سمجھنے میں!!تمھیں سمجھنے میں!!مجھے تھوڑا سا وقت ضرور لگے گا میں ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتی ہوں "

انوشا نے کچھ لمحات کی خاموشی کے بعد اسے بتانے کی کوشش کی وہ ابھی اس رشتے کو سمجھنے کے لیے کچھ وقت چاہتی ہے۔۔۔۔

بھئی اب تھوڑی قدر تو زریر کو بھی ہونی چاہیئے نا اس کی!!ایک تو اس نے زبردستی نکاح کر لیا۔۔۔۔

اب ضروری تو نہیں کہ ہر مرتبہ انوشا ہی جھکے اس دفعہ تھوڑا سا زریر جو تڑپنا ہو گا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے!!! تمھیں جتنا بھی وقت چاہیئے تم سکتی ہو،،،ایک دن،دو دن،ایک ہفتہ،ایک مہینہ،ایک سال جتنا بھی وقت تم چاہو میں مرتے دم تک تمھارا انتظار کروں گا "

زریر نے مسکرا کر اپنے دل سے نکلی ہوئی آواز اسے سنائی تھی جس پر انوشا ہلکا سا مسکرائی !!!

" پر فلحال ہم ابھی ڈنر تو کریں مجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی ہے۔۔ "

کچھ وقت کے لیے انوشا چپ کر گئی تھی۔۔۔۔پھر زریر نے نہایت ہی معصوم سا منھ بناتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور اسے کہا اسے بہت بھوک لگ رہی ہے انھیں ڈنر کرنا چاہیئے۔۔۔۔

اس کی شکل دیکھ کر انوشا نے اپنی ہنسی کو بامشکل قابو میں کیا اور سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔وہ دونوں اس میز پر بیٹھ کر ڈنر شروع کر چکے تھے۔۔۔۔آج ان کا رشتہ ایک نئے موڑ پر آ گیا تھا۔۔۔۔"

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" فاریہ جی!! یہ دیکھیں کیسا لگے گا آپ پر یہ ڈریس؟"

فاریہ،آتش دونوں شاپنگ مال میں اپنی شادی کی شاپنگ کرنے کے لیے آئے تھے!! ہاں۔۔۔فاریہ نے اسے شادی کے لیے ہاں کہہ دی تھی جس پر آتش بہت زیادہ خوش تھا۔۔۔۔

اسے امید تھی کہ کبھی نا کبھی تو اس کے دل کی ضرور سنی جائے گی جواب سنی گئی تھی!!! وہ بہت ہی زیادہ خوش تھا۔۔۔آتش نے شادی میں زیادہ دیر نہیں کی تھی!

آج منگل تھا اور پرسو یعنی جمعرات کو ان کی مہندی اور جمعہ کے مبارک دن پر ان کا نکاح تھا اور اس کے بعد ولیمہ۔۔۔مال میں آتش کو ایک خوبصورت ڈی فراک فاریہ کے لیے پسند آئی تھی اس نے فوراً فاریہ کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا کہ یہ اس پر کیسا لگے گا؟

" بہت پیارا ہے " !!!!

اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔فاریہ نے اس شادی کے لیے ہاں دل سے کہی تھی۔۔۔!! وہ آتش کو لگی ہوئی گولی ضائع تھوڑی جانے دے سکتی تھی !!!!!

اور اس سے بھی بڑی ایک یہ حقیقت تھی کہ وہ آہستہ آہستہ آتش کاظمی کے سحر میں گرفتار ہو رہی تھی اس سے محبت کرنے لگی تھی!!

" تو ٹھیک ہے ہم یہ بھی لے لیتے ہیں " !!

وہ مسکرا کر کہہ گیا۔۔۔

جبکہ وہ دونوں بقیہ شاپنگ کے لیے مال کے اندرونی حصے کی طرف بڑھے !!!

ہر طرف ہی خوشیوں کا سماع تھا!!! مہندی کے فنکشن کی تیاریاں مکمل کرلی گئی تھی!! آج رات فاریہ اور آتش کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔ !!!

وسیع لان میں خوبصورت سیٹ اپ لگایا تھا۔۔۔!! پھولوں اور پودوں پر مختلف رنگوں کے پھول لادے گئے تھے!!! جو بہت زیادہ خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے!!!

دونوں اطراف پر مہمانوں کے لیے کرسیاں لگائی گئی تھی۔۔۔!!! اور اس کے درمیان سے ہی ایک داخلی راستہ قالین کی صورت میں نکالا گیا تھا۔۔۔اس قالین مختلف عمر کی عورتیں بیٹھی ہوئی ڈھولک بجانے اور مختلف گیت گانے میں مصروف تھیں۔۔۔

جبکہ اس قالین کے بالکل سامنے لکڑی کے بنے اسٹیج جسے بھی قالین سے ڈھکا گیا تھا۔۔۔ جس پر مختلف مہمانوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی!!! ان میں ہی سے ایک خاص جگہ دلہن کے لیے بھی مقرر تھی۔۔۔"

اس پر بیٹھی ہوئی مہندی کے جوڑے میں فاریہ اس سب کا لطف اٹھا رہی تھی !!!

انوشا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔ان دونوں کی دوستی آج پورے دن ایک ساتھ رہنے کے عوض بہت اچھی ہو گئی تھی !!!

فاریہ جس نے اپنے ہاتھ پر اپنے ہونے والے شوہر "آتش کاظمی" کا نام لکھوایا تھا وہ بار بار اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

" لگتا ہے بہت یاد آ رہی ہے " !!!

انوشا جو بالکل فاریہ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی اسے بار بار اپنا ہاتھ اٹھاتا دیکھ اور آتش کا نام پڑھتے ہوئے دیکھ کر انوشا نے شرارت سے کہا تو فاریہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا!!!

" ن۔۔۔ہیں!! ایسا کچھ ب۔ھی نہیں ہے م۔۔یں تو بس دیکھ رہی تھی کہ مہندی لگانے والی نے نام صحیح لکھا بھی ہے کہ نہیں؟ "

اس نے بات سنتے ہوئے ایک لمحے کے لیے تو فاریہ چپ کر گئی تھی لیکن پھر اس فوری طور پر ایک بہانہ سوچتے ہوئے انوشا کو بتایا کہ وہ تو صرف یہ دیکھ رہی تھی کہ مہندی لگانے والی نے آتش کا نام صحیح لکھا بھی ہے کہ نہیں !!!!!

" اوو اچھا مجھے لگا تم اپنے سیاں جی کو یاد کر رہی ہو " !!!

انوشا نے آنکھیں گھماتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سے شرارتی لہجے میں فاریہ سے کہا تو فاریہ نے ایک مرتبہ پھر سے اسے حیرانگی اور سرخ پڑتے ہوئے چہرے سے دیکھا!!

ان دونوں کی کچھ باتوں کے بعد کنول بیگم نے ناچاہتے ہوئے بھی مہندی کی رسم کی شروعات کی تھی!!!!وہ نہیں چاہتی تھی کہ آتش کی شادی فاریہ سے ہو !!!

لیکن پھر وہ کیا کر سکتی تھی؟؟آتش کی ضد کے سامنے انھیں جھکنا ہی پڑا تھا۔۔۔۔"بیٹا ان کا جیل میں بیٹھا ہوا تھا اور خود وہ یہاں پر مہندی کی رسمیں ادا کر رہی تھی !!

کنول بیگم کے بعد مختلف مرد و خواتین نے مہندی کی رسمیں ادا کی تھی!!فاریہ نے مہندی کی مختلف رسومات کو بہت زیادہ انجوائے کیا تھا !!!!

مہندی کی رسومات مکمل ہونے کے بعد وہ اٹھتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی تھی!!!!کیونکہ اب اس کی بدن تھکن سے چور ہو چکا تھا۔۔۔ "

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

وہ اندر پہنچی تو اپنے قدم کمرے کی طرف رواں رکھے!!!وہ قدم کمرے کی طرف بڑھا ہی رہی تھی لیکن ایک دم اس کے قدم رک گئے جب گھر کی ساری لائٹس آف ہو گئی اور اسے اپنے پاس کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا!!

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھتی یا کچھ بھی کہتی وہاں اندھیرے میں کھڑے اس شخص نے اس کو اپنی طرف کھینچا!!!

" آ " !! ____

اس اچانک ہونے والے عمل سے فاریہ ڈر سی گئی تھی!!!اس نے چیخ مارنے کی کوشش کی مگر مگر مد مقابل شخص نے اس کے لبوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اسے چپ کروایا تھا!!!فاریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔ !!

" فاریہ جی!!!آپ تو ڈر گئی "

وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ آتش کاظمی تھا!!!اس کی آواز سے اسے پہنچانتے ہوئے فاریہ نے اپنے دل میں پیدا ہوتے ہوئے خوف کو جھٹ سے ختم کیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے لائٹ آن ہوئی جس سے آتش کا چہرہ فاریہ پر ظاہر ہوا۔۔۔فاریہ نے اسے پیچھے دھکیلا "

" یہ کیا حرکت تھی؟میں ڈر گئی تھی "

اس نے آتش کو پیچھے کی طرف دھکیلتے غصے کی نگاہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" میں تو آپ کے ہاتھ پر اپنا لکھا ہوا نام دیکھنے آیا تھا۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاریہ کے چہرے، اور دل میں جو بھی غصہ تھا سب ہوا ہو گیا وہ بھی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔!!!

" تمھیں پتہ نہیں ہے؟ کہ شادی سے پہلے لڑکا اور لڑکی نہیں مل سکتے!! یہاں سے جاؤ اگر کنول آنٹی نے دیکھ لیا تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا "

فاریہ کے دل میں خوف پیدا ہوا تھا!!! کہ کہیں انھیں کنول بیگم نے دیکھ لیا تو کوئی مسئلہ نا ہو جائے۔۔۔۔!!! جس پر وہ مسکرایا۔۔۔۔

" مجھے تم سے ملنے سے کوئی روک سکے؟ اتنی ہمت کسی میں بھی نہیں ہے۔۔۔۔ " !!!

آتش تھوڑا سا اس کے قریب ہوا تھا جبکہ فاریہ دو قدم پیچھے ہو گئی تھی اس کے قدم اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے آتش نے اس کا دائیاں ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنی طرف اٹھایا تھا۔۔۔۔اور اس پر اپنا نام پڑھ کر وہ کھلکھلا کر مسکرایا تھا۔۔۔۔"

" دیکھیں کیسے چمک رہا ہے یہ نام آپ کے ان خوبصورت ہاتھوں پر " !!!

اس نے مسکراتے ہوئے کہاتو وہ بھی ہلکاسا مسکرائی۔۔۔لیکن پھراچانک سے فاریہ نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔

" جاؤیہاں سے "

فاریہ نے مسکراکر کہا۔۔۔

" آج تو جارہاہوں لیکن کل اتناقریب آؤگا کہ چاہے کر بھی آپ مجھے خود سے دور نہیں کر سکتی !!! "

وہ مسکراکر کہتاہواوہاں سے غائب ہو گیالیکن فاریہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھااس کی بات سن کر!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" رہان میں تم سے کچھ بات کرناچاہتاہوں " !!!

رہان اس وقت آفس کے کمرے میں بیٹھاہواکچھ فائلز کو ریویو کر رہاتھا۔۔۔وہ لوگ ایک ہفتے کے بعد اب گاؤں لوٹ کر آئے تھے۔۔۔!!انھوں نے بہت لطف اٹھایا تھااس جگہ سے "جب ہی ارحم اس کے آفس میں آیااوراس کے بالکل سامنے بیٹھتے ہوئے اس سے کہاکہ وہ اس سے کچھ بات کرناچاہتاہے" جس پر رہان نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھاکہ کیا کہناچاہتاہے وہ اسے؟

" میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو چکا ہے۔۔۔!! میں نے ربعیہ کے ساتھ جو کچھ بھی کیا وہ سب کچھ بہت زیادہ غلط تھا !!!

مجھے بہت ندامت ہے خود پر میں معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے اور ربعیہ سے !!! اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمھیں میری وجہ سے ربعیہ کے ساتھ شادی کرنی پڑی تھی !!!!

اور مجھے معلوم ہے کہ تم اس کے ساتھ خوش نہیں ہو۔۔۔

اس کی بات سنتے ہوئے رہان نے زور سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی مگر ارحم نے اپنی بات جاری رکھی تھی !!

اور وہ بھی تمھارے ساتھ خوش نہیں ہے۔۔۔ میں اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں تمھیں کہ وہ آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہے !!! وہ تم سے محبت نہیں کرتی ہے وہ میرے ساتھ "

بس وہ اتنی ہی بکواس سن سکا تھا وہ اس بے غیرت شخص کی۔۔ رہان نے فوراً ٹیبل پر موجود فائلز کو اٹھا کر نیچے زمین پر پٹخا تھا !!! اس کے غصے کی انتہا کو دیکھتے ہوئے ارحم کی بولتی بند ہو گئی تھی !!!

" How dare you? "

وہ جواب تک چپ چاپ اسے اپنا بھائی سمجھ کر اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔۔"اب جب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو وہ اس گھٹیا شخص کی طرف بڑھا۔۔۔اور غصے سے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے رہان اس پر چلایا۔۔۔۔

" تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب باتیں کرنے کی؟؟ ربعیہ میری بیوی ہے!!! وہ میری ہے سمجھے تم خبردار جو اس کا خیال تم نے اپنے ذہن میں لانے کی کوشش بھی کی ہو تو سمجھے ورنہ تمھاری لینے میں بھی میں ایک لمحہ نہیں لگاؤ گا "

رہان نے غصے سے کہتے ہوئے اسے آفس سے باہر کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔جبکہ وہاں پر موجود ہر کمپنی کے ورکر نے یہ سارا منظر دیکھا تھا۔۔۔اور کچھ نے تو ویڈیو بھی بنالی تھی !!!!

" سر ابھی فون آیا ہے!! فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے "

رہان غصے سے ارحم کی طرف بڑھ ہی رہا تھا جب ہی ایک ورکر وہاں ہر گھبرایا ہوا آیا اور رہان کو متوجہ کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے!!!

" واٹ؟؟ کب کیسے؟؟ "

رہان نے حیرانگی سے اسے پوچھا ارحم جو زمین پر بیٹھا ہوا تھا وہ وہاں سے کھڑا ہوا۔۔۔

" سر!! فیکٹری میں شارٹ سرکٹ ہونے کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے۔۔۔!!!! آگ پر قابو پانے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔۔۔

پر ہمارے مال کا کافی نقصان ہوا ہے۔۔۔ لیکن اللہ کا شکر ہے کہ کسی بھی جان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا "

اس ورکر نے رہان کو ساری تفصیل بتائی تھی کہ آگ کب اور کیسے لگی؟؟ اور اس سے کیا نقصانات ہوئے۔۔۔ لیکن شکر تو اس بات کا ہے کہ کسی بھی انسانی جان کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہوئے رہان فوراً باہر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔ اور ارحم اس کے پیچھے۔۔۔ وہ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں فیکٹری چلے گئے تھے۔۔۔!! فلحال کے لیے رہان نے اپنے غصے پر قابو پایا تھا کیونکہ جو مصیبت اب ان پر آئی تھی وہ اس سے بھی بڑی تھی !!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

سب لوگ بہت زیادہ پریشان تھے!! کایان بھی فیکٹری چلا گیا تھا۔۔۔ لیکن اللہ کا شکر تھا کہ کسی بھی ورکر کی جان کو خطرہ نہیں ہوا تھا!! اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بڑے نقصانات سے بچایا تھا۔۔۔

پر ابھی بھی سب کو فکر تھی کیونکہ حویلی کے سارے لڑکے اس وقت فیکٹری میں تھے اور کسی سے کوئی بھی رابطہ نہیں ہو رہا تھا!!

ربعیہ اس وقت لان میں کھڑی ہوئی رہان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔!!! باقی سب حویلی والے اندر تھے۔۔۔۔ "

" ربعیہ " !!!

وہ لان میں کھڑی ہی تھی جب ہی اسے پیچھے سے کسی شخص کی آواز سنائی دی تھی!! وہ مڑی تو اس سے کافی فاصلے پر ارحم اور اس کے عین پیچھے رہان کھڑا تھا!!! اسے آواز بھی کسی اور نے نہیں بلکہ رہان نے ہی دی تھی"

" آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

ربعیہ نے سوال کیا تھا۔۔۔۔رہان اور ارحم دونوں کو ہی یہ لگا تھا کہ اس نے یہ سوال ارحم سے کیا ہے!!! ارحم کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی تھی۔۔۔۔پر رہان مٹھیاں بھینچتا ہوا آنکھیں بند کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کے ذہن میں ارحم کی یہی بات گھومی تھی کہ "وہ مجھ سے محبت کرتی ہے "

اگلے ہی لمحے ربعیہ نے قدم اس کی طرف بڑھائے تھے ارحم کو لگا کہ جیسے وہ اس کی طرف آ رہی ہے!!!
ارحم مسکرایا تھا۔۔۔ربعیہ جیسے ہی اس کے قریب پہنچی تو رہان کو اپنی سانس رکتی کوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

ربعیہ ارحم کے پاس رکی نہیں تھی!!! بلکہ اس کے قدم تو رہان کی طرف گامزن تھے۔۔۔!!! وہ تیز قدم لیے ہوئے رہان کے پاس پہنچی اور اس کے سینے سے جا لگی !!!

وہ جیسے ہی اس کے سینے سے لگی تو رہان کو خود میں سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔اس نے ارحم کی طرف مسکرا کر دیکھا جو ان کی طرف غصے و حیرانگی کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

رہان نے بھی اسے خود سمیٹ لیا۔۔۔اور کچھ دیر اس کا لمس محسوس کیا۔۔۔۔جبکہ ارحم غصے سے وہاں سے اندر کی طرف بڑھ گیا تھا اور کایان ویسے ہی کسی کام سے باہر تھا!!!

" میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ ٹھیک ہیں؟؟ "

وہ اس کے سینے سے الگ ہوئی تھی!!! اور ایک مرتبہ پھر سے ربعیہ نے پریشانی سے اس سے سوال کیا کہ کیا وہ ٹھیک ہے؟؟

رہان اس کی نگاہوں میں اپنے لیے پریشانی دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

" میں بالکل ٹھیک ہوں،،، آپ پریشان مت ہوں "

رہان نے آہستگی سے اس کے گالوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے!! جس پر ربعیہ کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی تھی اور وہ دونوں کچھ دیر ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد اندر کی طرف بڑھ گئے تھے !!!!

دن کا اجالا رات کے گہرے سائے میں بدل گیا تھا!!! زیادہ نقصان نا ہونے سبب حویلی والے زیادہ پریشان نا تھے۔۔۔اور رات کے اس پہر سکون حاصل کرنے کے لیے وہ اپنے کمروں میں تھے !!! ازا کپڑے بدل کر کمرے میں آئی تو کایان نے لائٹس آن کی۔۔۔!! وہاں کا سارا منظر دیکھتے ہوئے ازا حیران رہ گئی تھی۔۔۔ !!

اس نے بیڈ کو پھولوں سے سجایا تھا۔۔۔"اور اس پر بہت ہی خوبصورتی سے لکھا تھا آئی لو یو ازا۔۔۔!! جسے دیکھ کر ازا ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔ !!!

" کیسا لگا آپ کو یہ؟؟ "

کایان جو اس کے پیچھے کھڑا تھا اس کی مسکراہٹ کو پھانپتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کندھوں پر اپنا بازو رکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔!

" بہت اچھا "

وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔۔۔ !!!

" اچھی بات ہے۔۔۔۔پر مجھے ایک بات بتائیں کہ کیا آپ کا کچھ کھانے کا دل کر رہا ہے ؟؟"

اس نے نگاہیں چھوٹی چھوٹی کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا کہ کہیں اسے بھوک تو نہیں لگی، کچھ کھانا تو نہیں ہے اسے !!

" کھانا ہے " !!

اس کی بات پر وہ حیران رہ گیا!!!

" کیا؟ "

کایان نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

" آئسکریم " !!!

ازانے کچھ سوچتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ آئسکریم کھانا چاہتی ہے۔۔۔!! جس پر کایان حیران ہوا تھا کہ اس وقت اسے آئسکریم کھانی تھی وہ بھی اس قدر سردی میں۔۔۔۔

" آئسکریم؟؟ "

کایان نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا کہ کیا اس نے آئسکریم ہی کہا تھا؟ جس پر ازانے اپنا سر ہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔ !!!

" وہ بھی اسٹیباری فلیور " !!!

ازانے اپنا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اسے آئسکریم ہی کھانی ہے۔۔۔!! اور وہ بھی اسٹیباری فلیور میں۔۔۔۔!! اس کی چھوٹی سے فرمائش پر کایان مسکرایا تھا۔۔۔۔

" آپ کو پتہ ہے کایان سردیوں کی رات کی ٹھنڈی ہواؤں میں بیٹھ کر ٹھنڈی ٹھنڈی آئسکریم کھانے کا الگ ہی مزہ ہے!! ہم آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔ " !!!

وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی تھی کہ سردیوں کی ٹھنڈی ہواؤں میں آئسکریم کھانا بہت زیادہ پسند ہے۔۔۔۔ بات کے آخر میں اس نے کایان سے ایک فرمائش کی تھی کہ وہ اس وقت آئسکریم کھانا چاہتی ہے تو وہ دونوں چلتے ہیں آئسکریم کھانے!!!

کایان جو اس کے ساتھ کچھ حسین لمحات گزارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔وہ کب سے اس کی باتیں ہی سنے جا رہا تھا اور اب اس کی فرمائش سنتا ہوا وہ حیران ہوا تھا !!

" اس سے گلا بھی خراب ہو جاتا ہے "

کایان نے اس کے سائیڈ ایفیکٹس بتائے تھے اسے۔۔۔

" کچھ بھی نہیں ہوتا ہم چلتے ہیں نا "

ازا نے ضد پکڑی تھی۔۔۔

" ازا اس وقت ؟؟ "

کایان نے گھڑی کی طرف نظر دوڑائی تو وقت ساڑھے نو بج رہے تھے !!! اس نے ازا سے کہا تھا کہ کیا وہ اس وقت جانا چاہتی ہے ؟

" پلیز " !!!

ازا نے معصوم سا منھ بناتے ہوئے کہا تو کایان سے رہا نا گیا۔۔۔

" اچھا ٹھیک ہے ازا " !!!

وہ فوراً مان گیا تھا اپنی معصوم سی بیوی کا کہا۔۔۔اس کی بات سنتے ہی ازا کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی جسے دیکھ وہ بھی مسکرا گیا اور وہ دونوں باہر کی طرف بڑھے۔۔۔

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

وہ دونوں باہر آتے ہوئے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حویلی سے باہر کی طرف نکل گئے تھے!!! جبکہ اوپر اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے ہوئے شخص نے غصے سے انھیں دیکھا۔۔۔

وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ "ارحم ملک" ہی تھا!!! اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔۔!!! کہ ازا اس حویلی میں ہنسی خوشی رہ رہی ہے۔۔۔ !!!

وہ تو اس گھر میں ایک ونی کی صورت میں آئی تھی۔۔۔اور یہاں پر تو وہ ایک رانی کی زندگی گزار رہی تھی اور وہ بس چپ چاپ یہ سارا تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور اب تو اس کی ماں بھی ازا کا ساتھ دے رہی تھی!!! اسے اس گھر کی بہو تسلیم کر چکی تھی وہ،،،اور اس کی نظر میں اس کی بہن صائمہ کا بھی خون سفید ہو چکا تھا۔۔۔

وہ بھی اب ازا کو اپنی بھابھی کا درجہ دیتی تھی۔۔۔۔اسے عزت دیتی تھی اسے بھابھی کہہ کر بلاتی تھی!!! جو اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

" یہ ازا!!اس حویلی کی بہو نہیں ہے۔۔۔۔ونی میں آئی ہوئی معمولی سی لڑکی ہے یہ جس کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ وہ اس حویلی پر راج کرے۔۔۔۔

اس کی اوقات صرف اور صرف ایک کام والی کی ہے۔۔۔۔لیکن حویلی والوں نے اپنے بے جالاڈ پیار سے اسے سر پر چڑھا رکھا ہے۔۔۔لیکن میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں۔۔۔۔

کہ میں بھی اسے اس حویلی کی بہو اور اپنی بھابی مان لوں کبھی بھی نہیں!!!میں اسے کوئی تکلیف نہیں دے سکتا ہوں!!لیکن اس کے گھر والوں کو ضرور نقصان پہنچا سکتا ہوں میں۔۔۔۔

اب اسے میں ایسی تکلیف دوں گا کہ یہ پوری زندگی یاد رکھے گی۔۔۔۔!!!اور ابھی تو ربعیہ سے بھی اس تھپڑ کا بدلہ لینا ہے جو بابا نے میرے چہرے پر ماری تھی۔۔۔۔۔" !!!!

وہ کھڑکی میں کھڑا ہوا خود سے ہی بول رہا تھا کہ وہ ازا کو خوش نہیں دیکھ سکتا وہ اسے اس حویلی کی بہو اور اسے اپنی بھابی نہیں مانے گا۔۔۔۔

کیونکہ ازا اس کے بھائی کے قتل کی وجہ سے ونی میں آئی تھی۔۔۔۔اب وہ اسے خوش نہیں رہنے دے سکتا تھا!!!اس نے یہ سوچا تھا کہ وہ ازا کو اس کے گھر والوں کو نقصان پہنچا کر اسے تکلیف دے گا۔۔۔

اور آخر میں نے اس نے اپنا مقصد ربعیہ کے متعلق بھی آشنا کیا تھا کہ وہ اس سے اس تھپڑ کا بدلہ لینا چاہتا ہے جو اس رات شائید ربعیہ کی وجہ سے شہزاد ملک نے اس کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔"

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

رات کے تقریباً گیارہ بجے کے قریب وہ دونوں حویلی واپس لوٹے تھے۔۔۔!!! ان دونوں نے آئسکریم کھانے کے ساتھ ساتھ کچھ وقت باہر ایک دوسرے کے ساتھ گزارا تھا۔۔۔

گاڑی کھڑی کرنے کے بعد وہ دونوں اندر کی طرف بڑھے تھے!!! کمرے میں پہنچتے ہوئے کایان نے لائٹس آن کی تھی !!!

" ویسے کایان!! آپ نے بتایا نہیں کہ یہ ساری ارینجمینٹس کس وجہ سے ہیں؟ "

آئسکریم کھا کر ازاکا موڈ بہت خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔ وہ کمرے میں پہنچی تو اسے وہی سارا منظر نظر آیا جو جانے سے پہلے بھی تھا اس نے مسکرا کر کایان سے سوال کیا تھا کہ یہ سب اس نے کیوں کیا؟؟

" ظاہر سی بات ہے ہم دونوں کے لیے۔۔۔ "

کایان نے اس کی بات سنی اور وہ اس کی طرف بڑھتا ہوا اسے بتانے لگا کہ یہ ساری ارینجمینٹس اس نے اپنے اور اس کے لیے کی ہیں۔۔۔ !!!

" کیوں؟؟ "

ازانے سوال کیا۔۔۔

" وہ جو کام کل رہ گیا تھا اسے پورا کرنے کے لیے "

اس نے ذو معنی لہجے میں کہا تو ازا کا چہرہ اس کے کانوں تک سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔!!!ازا کو سمجھ ہی نا آیا کہ وہ اس کا کیا جواب دے؟

" کیا؟؟ "

ازانے سرخ پڑتے ہوئے چہرے کے ساتھ بامشکل ہی کہا۔۔۔

جب ہی کایان آہستگی سے اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔۔۔۔!!!جب ہی اس کے قریب جاتے ہوئے ازانے نظریں جھکالی تھی!!!اس کی جھکتی ہوئی نظروں کو دیکھتے ہوئے کایان ہلکا سا مسکرا گیا تھا۔۔۔

" ویسے آپ بہت شرمیلی ہیں۔۔۔میرے قریب آتے ہی آپ کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں!!آپ کا چہرہ سرخ پڑ جاتا ہے۔۔۔!!!آپ کی نظریں جھک جاتی ہیں "

کایان نے مسکراتے ہوئے اس کے گالوں پر بوسہ دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔!!! تو ازا بھی ہلکا سا مسکرائی !!!

" شرمیلے تو آپ بھی بہت ہیں جب بھی میں آپ کو کس کرتی ہوں۔۔۔!! آپ کے چہرے کا رنگ بھی سرخ ہو جاتا ہے " !!!

ازا نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا کہ جب بھی وہ اسے کس کرتی ہے تو اس کے چہرے کا رنگ سرخ پڑ جاتا ہے۔۔۔۔!!! اور اگلے ہی لمحے ازا نے اپنے نرم لب اس کی گالوں پر رکھ دیے تھے۔۔۔۔

اس کے لبوں کا نرم و ملائم لمس محسوس کرتے ہوئے کایان ہلکا سا مسکرایا اور ازا کے کہے مطابق اس کے چہرے کا رنگ بھی سرخ پڑ گیا تھا !!

اس سے پہلے کہ ازا اس سے دور ہوتی کایان اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اپنے لب اس کے لبوں سے جوڑ گیا تھا۔۔۔۔ اور اس پر مکمل قابض ہو گیا۔۔۔۔۔ ازا اس کی شدتوں میں گھلتی ہوئی اپنا آپ اسے سونپ گئی تھی۔۔۔۔ "آج کے درمیان پائی جانے والی ہر دوری خود بخود دور ہو گئی تھی۔۔۔۔!!!!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

اسما آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی کیونکہ آج وہ اپنی امی (حماد کی والدہ) کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔۔۔!!!اور اس کے علاؤہ آج رات کو انھوں نے حویلی دعوت پر بھی جانا تھا۔۔۔ !!!

اسما کمرے میں آئی اور سیدھا الماری کی طرف بڑھی !! حماد کی والدہ اس وقت آرام کر رہی تھی۔۔۔الماری کے پاس پہنچتے ہوئے اس نے الماری کا دروازا کھولا !

اور اس میں سے حماد کی شرٹ نکالتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔اور اس شرٹ سے ہی وہ اس کی خوشبو محسوس کر رہی تھی اور اس سے ہی وہ حماد کے اپنے قریب ہونے کی آہٹ محسوس کر رہی تھی۔۔۔ !!!

" کیا مجھے واقع ہی حماد سے محبت ہونے لگی ہے ؟؟ کیا واقع ہی مجھے اس کی آہٹ سے بھی سکون پہنچتا ہے ؟ میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے قریب رہے۔۔۔ !!!!

ہاں شائید یہ سب کچھ سچ ہی ہے۔۔۔!!! میں محبت کرنے لگی ہوں حماد سے " !!

آج اسما نے اس بات کا اعتراف کر لیا تھا کہ وہ حماد سے محبت کرتی ہے۔۔۔!! حماد کا قریب ہونا اسے سکون میسر کرتا تھا اور وہ یہی چاہتی تھی کہ حماد اس کے قریب رہے اس نے پاس رہے۔۔۔

وہ اس کی شرٹ کو لیے ہوئے پورے کمرے میں جھوم رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر آج ہی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔!!!اس شرٹ سے وہ یہ تصور کر رہی تھی کہ حماد اس کے قریب ہے!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

آتش اور فاریہ کی مہندی کا فنکشن ابھی تک جاری تھا۔۔۔۔دلہن کمرے میں تھی لیکن باہر سب لوگ خوب مزے کر رہے تھے۔۔۔۔کافی اچھی رونق لگی ہوئی تھی یہاں۔۔۔۔

انوشا جو کافی دیر سے باہر ہی بیٹھی ہوئی تھی اب اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ کچھ دیر جا کر فاریہ کے پاس بیٹھ جائے کیونکہ اب وہ باہر بیٹھی ہوئی بور ہو رہی تھی۔۔۔۔ !!!

" بیگم کدھر جا رہی ہیں؟؟؟ "

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

انوشا جو فاریہ کی طرف بڑھ رہی تھی راستے میں زریر نے آتے ہوئے اس کا راستہ روکا تھا!!!!اور اس سے سوال کیا تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے؟؟

" وہ میں فاریہ کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔ "

سامنے کھڑے زریر کو انوشا نے دیکھتے ہوئے اسے بتایا وہ فاریہ کے پاس جا رہی ہے۔۔۔۔ !!!

" ویسے بیگم میں کیا کہہ رہا تھا کہ ہر عورت اپنے ہاتھ پر اپنے شوہر کا نام لکھوا رہی ہے۔۔۔۔!!آپ بھی لکھوالیں اس بندہ ناچیز کا نام اپنے ہاتھ پر۔۔۔۔ "

زریر کی فرمائش پر انوشا نے اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھا !!

" اب ہر عورت کنویں چھلانگ مار رہی ہو تو میں بھی تھوڑی مار دو گی " !!!

اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے زریر کے چہرے کی ساری مسکراہٹ اڑا دی تھی۔۔۔!!!اور وہ اس کے پاس سے گزر گئی تھی اس کا نام اپنے ہاتھ پر لکھوانے کے لیے بظاہر انوشا نے اسے منع کر دیا تھا مگر وہ اس کی بات ٹال نہیں سکتی تھی!!

آتش اور فاریہ کے نکاح کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھی۔۔۔!!! سارے مہمان آ چکے تھے۔۔۔۔
چونکہ مہندی اور بارات کا فنکشن اکٹھا کیا جا رہا تھا اسی وجہ سے اس فنکشن میرج ہال میں منعقد ہونا تھا۔۔۔۔

ایک خوبصورت سے بنے ہوئے اسٹیج جسے پھولوں اور مختلف رنگوں کی لائٹس سے سجایا گیا تھا۔۔۔اس پر دلہا اور دلہن کے لیے مختلف نشستیں تھی۔۔۔۔

جن کے درمیان پھول لگائے گئے تھے!!! تاکہ نکاح تک دلہا دلہن کے درمیان نکاح تک پردہ حائل ہو سکے۔۔۔ !!!

خوبصورت سرخ رنگ کا خوبصورت موتیوں سے بھرا لہنگا پہنے ہوئے فاریہ نے سامنے کھڑے اس سفید رنگ کی شیروانی میں ملبوس آتش کاظمی کی طرف نظر دوڑائی !!!

جو اپنی ہیزل نگاہوں سے اسے ہی مسکرا کر دیکھتے میں مصروف تھا۔۔۔!!! انوشا کو ان پھولوں کے درمیان سے اس کی نیم مسکراہٹ اور اپنا دیدار کرتی ہوئی اس کی نگاہیں دیکھائی دی تھی۔۔۔۔ !!!

کنول بیگم کی غصے کی،،اور ہلکی سی پریشانی بھری نگاہیں اپنے سامنے بیٹھی ہوئی فاریہ کی طرف دوڑائی جو مسکرا رہے تھے !!

وہ لوگ یہاں پر نکاح کی رسم ادا کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔مولوی صاحب نے نکاح پڑھانے کی اجازت لیتے ہوئے نکاح کی رسم شروع کی تھی!!!

" فاریہ سجاد ولد سجاد ظہیر آپ کا نکاح آتش کاظمی ولد زوہیب کاظمیکے ساتھ بعوض حق مہر تیس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

مولوی صاحب نے نکاح پڑھاتے ہوئے سب سے پہلے فاریہ سے سوال کیا تھا کہ کیا اسے یہ نکاح قبول ہے؟؟

" ق۔۔۔بول ہے " !!!

فاریہ پہلے تو تھوڑا سا اٹک گئی تھی لیکن پھر اس نے نظر اٹھا کر آتش کی طرف دیکھا اور "قبول ہے" کہا۔۔۔!!

" کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

تینوں مرتبہ مولوی صاحب کے کیے جانے والے سوالات پر اس نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے آتش کاظمی کے ساتھ اپنے کیے جانے والے اس نکاح کو قبول کیا تھا۔۔۔"اب آتش کی باری تھی اس نکاح کو قبول کرنے کی۔۔۔!!!کنول بیگم کی دل کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر جارہی تھی۔۔۔!!!!!!

فاریہ کے بعد مولوی صاحب آتش سے متوجہ ہوئے اور یہی سارے سوالات اس سے کیے۔۔۔۔

"آتش کاظمی ولد زوہیب کاظمی آپ کا نکاح فاریہ سجاد ولد سجاد ظہیر کے ساتھ بعوض حق مہر تیس لاکھ روپے کیا جاتا ہے کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے۔۔۔۔ " !!

آتش نے ایک بھی لمحہ لگائے بغیر اس کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا!!!!

" کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

" کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟ "

" قبول ہے " !!!

اسے اس نکاح کو قبول کرنے صرف اور صرف تیس سیکنڈ لگے تھے۔۔۔!!!اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جلد سزا جلد فاریہ کو اس دنیا کے دکھوں سے بچا کر اپنے سینے میں چھپا لے!!لیکن بے صبر ہونا بھی اچھی بات نہیں ہوتی۔۔۔!!

نکاح پڑھوانے کے بعد مولوی صاحب نے پہلے فاریہ سے اس کے دستخط لیے اور اس کے بعد آتش نے نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے سے تو جیسے مسکراہٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔"ایک ایک کر کے وہ زریر اور اپنے دوسرے دوستوں کے گلے ملا تھا۔۔ !!!!

اس نے بعد دلہا اور دلہن کے درمیان حائل پھولوں سے بنے ہوئے پردے کو ہٹایا گیا۔۔۔!!!ان دونوں نے سامنے سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔"

آتش کے چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ تھی!!!اس نے فاریہ کی طرف آنکھ دبا کر دیکھا تھا۔۔۔!!!

اسے ایک مرتبہ پھر سے آتش کے وہ جملے یاد آئے تھے جنھیں وہ کبھی بھی بھول نہیں سکتی تھی!!!

") میں فاریہ جی کا ہونے والا شوہر ہوں("

اوراب وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔

") تھپڑ ہی سہی لیکن آپ نے ہمیں چھوا تو ("

اس جملے کو یاد کرتی ہوئی وہ ایک مرتبہ پھر سے مسکرا گئی تھی۔۔۔!

آتش بہت نیک دل اور محبت کا سچا شخص تھا اس نے کبھی بھی فاریہ سے کوئی جھوٹ نہیں کہا تھا!!!

اس نے کبھی بھی اس کے سامنے شوخیاں نہیں ماری تھی بلکہ ہمیشہ اس کا تحفظ کیا تھا۔۔۔فاریہ کے لیے اپنے ماں باپ جواب اس دنیا میں نہیں رہے تھے ان کے بعد آتش کا درجہ تھا۔۔۔۔

وہ بہت خوش تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آتش جیسا ہمسفر دیا تھا۔۔۔۔!! نکاح کے بعد رخصتی کی رسم ادا کی گئی تھی۔۔۔۔۔

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

زریر اور انوشا شام کے وقت گھر واپس لوٹ کر آئے تھے۔۔۔۔رخصتی کی رسم ادا کر دی گئی تھی۔۔۔۔

" ارے تم لوگ آ گئے "

وہ لوگ گھر پہنچے تو سامنے ہی انھوں نے اپنے دادا جان کو پایا تھا۔۔۔!!! وہ مسکرا کر بولے تھے۔۔۔! جس پر انوشا نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

" اچھا بتاؤ کیسا رہا سب ؟ اور انوشا بیٹا آپ بتاؤ کیسا رہا سب کچھ ؟؟ کیسی لگی آپ کو پاکستانی ویڈنگ " !!!

انھوں نے مسکراتے ہوئے انوشا سے پوچھا تھا کہ اسے پاکستان کی شادی کیسی لگی ؟؟ کیونکہ اس نے زندگی میں پہلی مرتبہ کوئی پاکستانی ویڈنگ اٹینڈ کی تھی جسے اس نے بہت انجوائے کیا تھا !!!

" دادا جان !!! مجھے بہت زیادہ مزہ آیا۔۔۔ بہت انجوائے کیا میں نے یو نو واٹ پاکستان کے لوگ بہت ہی زیادہ ملن سار ہوتے ہیں !!! بہت اچھے بھی ہوتے ہیں۔۔۔

اور مجھے بہت زیادہ مزہ آیا ویڈنگ کا۔۔۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ دلہن سے زیادہ میں نے اس شادی کو انجوائے کیا ہے۔۔۔"

انوشا نے مسکرا کر بولنا شروع کیا کہ اس نے بہت لطف اٹھایا اس شادی سے۔۔۔ مزید اپنی خوشی کا اظہار کرنے کے لیے اس نے مختلف الفاظ کا چناؤ کیا تھا۔۔۔ جب ہی دادا جان کی نظر ان کے ہاتھ پر پڑی تو انھیں معلوم ہوا کہ انوشا نے مہندی لگوائی ہوئی ہے۔۔۔

" انو شا بیٹا تم نے مہندی لگوائی ہے اپنے ہاتھوں پر؟؟ "

دادا جان نے اس کے ہاتھوں پر لگی ہوئی مہندی کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا جس پر زریر کی نگاہیں اس کے ہاتھ پر پڑی تھی۔۔۔۔

اس نے آنکھیں گھمائی تھی کہ اس کے مہندی لگوانے کا فایدہ کیا ہے؟ نا تو اس نے اس کا نام لکھوایا ہے اپنے ہاتھ پر جیسا کہ وہ پہلے ہی منع کر چکی ہے اسے کہ وہ اس کا نام اپنے ہاتھ پر نہیں لکھوائے گی۔۔۔۔ !!!

" ج۔۔جی "

انو شا نے جیسے ہی ان کا سوال سنا تو جیسے اس کے ہوش ہی اڑ گئے تھے۔۔۔۔!! اس نے جیسے پریشانی سے اپنا ہاتھ چھپانے کی کوشش کی تھی شائید وہ یہ چاہتی تھی کہ دادا جان اس کے ہاتھ کی مہندی نا دیکھے !!!

" اچھا!! دیکھاؤ تو سہی کہ کیسی لگ رہی ہے" !!!

دادا جان نے مسکرا کر انو شا سے کہا وہ دیکھائے انھیں کہ کیسی لگ رہی ہے یہ مہندی اس کے ہاتھ پر تو اس کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔۔

" وہ۔۔۔!! رہنے دیں نا کیا کریں گے ؟؟ بعد میں دیکھ لیجئے گا "

انوشا نے اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم پر موجود دوپٹے سے ڈھک دیا تھا۔۔۔!!! زریر نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔۔۔"کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے ؟؟

" ارے نہیں بھئی میں تو دیکھو گا کہ میری بیٹی نے کیسی مہندی لگوائی ہے چلو شاباش انوشا بیٹا دیکھاؤ مجھے "

وہ تو جیسے ضد پر ہی اتر آئے تھے۔۔۔ !!!!

" میں نے کہا نا کہ میں کل دیکھا دوں گی "

انوشا نے ایک مرتبہ پھر سے انھیں منع کیا تھا۔۔۔اب زریر کے بس ہو گئی تھی اس نے انوشا کا دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے دادا جان کے سامنے کر دیئے تھے۔۔۔

" یہ لیں دیکھ لیں دادا جان "

اس نے سرد مہری سے انوشا کی طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔!!! جبکہ سامنے کھڑے اس کے دادا جان انوشا کے ہاتھوں کو دیکھ کر ساکت پڑ گئے تھے۔۔۔!! انوشا کا سانس سوکھ گیا تھا۔۔۔کیونکہ انوشا نے ہاتھ پر لکھا ہوا تھا"آئی لو زریر " !!!!

" یہ کیا ہے ؟؟؟ "

داداجان نے حیرانگی سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔۔۔!! جس پر زریر کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔!اس نے انوشا کے ہاتھوں کو موڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔تو وہ بھی وہ لفظ پڑھتے ہوئے حیران رہ گیا تھا !!!

" میں نے پوچھا انوشا یہ سب کچھ کیا ہے ؟زریر؟ کیا ہے یہ سب ؟؟؟ "

انوشا نے فوراً اپنے ہاتھ زریر کے ہاتھوں سے چھڑواتے ہوئے نیچے کی طرف جھکا لیے تھے !!! داداجان نے ایک مرتبہ پھر سے اس سے سوال کیا جس پر وہ خاموش رہی اور پھر انھوں نے زریر کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا کہ یہ کچھ کیا ہے ؟؟زریر کو سمجھ نہین آئی تھی کہ وہ کہاں سے شروع کرے بات؟ کیسے سمجھائے وہ انھیں ؟؟؟؟

" انوشا بیٹا جب میں آپ کے پاس آیا تھا یہ پوچھنے کے لیے کیا آپ زریر سے شادی کرنے کے لیے تیار ہیں ؟؟

تو آپ نے کہا تھا کہ آپ کو زریر میں کوئی بھی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔!!! آپ نے صاف انکار کر دیا تھا اس شادی سے !!!

اوراب یہ سب کچھ ؟؟ کیا ہے یہ ؟ "

ان کے داداجان نے بڑے ہی اچھے رویے کا اظہار کیا تھا!!! انوشا فوراً اپنی نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔!!

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرنے لگی تھی!!

انھوں نے کہا تھا کہ جب وہ اس سے زریر کے رستے کی بات کرنے آئے تھے تو اس وقت زریر کی کافی انسلٹ کر کے انھیں منع کر دیا تھا اور اب اس نے اپنے ہاتھ پر لکھوایا تھا کہ وہ زریر سے محبت کرتی ہے۔۔۔ !!!

" کیوں انوشا؟ زریر کیا ہے یہ سب ؟ اگر تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرنے ہی لگی گئے ہو تو بتاؤ مجھے میں تم تم کی شادی کرواؤ گا۔۔۔ " !!!

داداجان نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" وہ تو پہلے ہی ہو چکی ہے " !!!

انوشا کے ہلکے سے الفاظ داداجان کو حیرانگی میں مبتلا کر گئے تھے!!

" کیا؟"

انھوں نے حیرانگی سے کہا!!

" میں بتاتا ہوں سب آپ کو " !!!!

اپنے دادا جان کی خراب ہوتی طبعیت کو دیکھ کر زریر نے ان سے کہا وہ انھیں ساری حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔۔۔۔ !!

انوشا فوراً اندر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ "

جبکہ زریر اپنے دادا جان کو لیے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا تھا!!! ڈرائنگ روم میں لے جا کر زریر نے انھیں ساری بات بتانا شروع کی تھی۔۔۔۔!

کہ اس نے انوشا سے نکاح، کب، کیسے، اور کیوں کیا؟ اس نے شروع سے لے کر آخر تک اپنے دادا جان کو ساری بات سے آگاہ کیا تھا !!!

ساری باتیں سن کر اس کے دادا جان کو بہت زیادہ جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔ انھیں دکھ اس بات کا نہیں تھا کہ زریر نے انوشا سے شادی کر لی ہے۔۔۔۔ !!!!

دکھ تو انھیں یہ تھا کہ ان دونوں نے انھیں اتنا بھی قابل نا سمجھا کہ وہ دونوں اپنے نکاح کے بارے میں انھیں بتا سکیں!!! لیکن پھر زریر نے انھیں حالات کی نزاکت سے آگاہ کیا تھا !!!

کافی دیر سمجھانے کے بعد وہ بات سمجھ گئے تھے۔۔۔!!زریر نے اپنے دادا جان سے معافی بھی مانگی تھی۔۔۔وہ انھیں کمرے میں لے گھا اور انھیں دوائی کھلائی اور انھیں سلاتے ہوئے وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔ !!!!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

" شاہینہ ادھر آؤ!!اور اسما اور حماد کے کمرے کی صفائی کرو اتنے دن گزر گئے ہیں اور تم نے صفائی تک نہیں کی۔۔۔ " !!

حماد کی والدہ اپنے گھر کی کام والی جس کا نام شاہینہ تھا اسے حماد اور اسما کے کمرے میں بلایا اور اس سے کہا کہ اس نے دو دن سے اسما اور حماد کے کمرے کی صفائی نہیں کی ہے،،،تو اب وہ ان کے کمرے کی صفائی کرے! جس پر وہ سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔۔۔!!!اور کمرے کی صفائی کرنے لگی۔۔۔حماد آفس میں تھا جبکہ اسما اپنی دوست کے ساتھ شاپنگ کرنے کے لیے گئی ہوئی تھی!!

" بی بی جی یہ دیکھیں کہیں یہ کاغذ آپ کے کام کا تو نہیں ہے؟؟ "

شاہینہ ایک کاغذ لیے ہوئے حماد کی والدہ کے پاس آئی تھی اور ان سے پوچھا تھا کہ کیا یہ کاغذ ان کے کسی کام کا تو نہیں؟ حماد کی امی جو چائے پی رہی تھی۔۔۔انھوں نے شاہینہ کی بات سنتے ہوئے وہ کاغذ کا ٹکڑا پکڑا۔۔۔

اور اسے کھول کر دیکھا تھا!!! جیسے ہی انھوں نے اس کاغذ کو کھولا تو ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی۔۔۔!!! کیونکہ اس کاغذ پر وہ شرائط لکھی ہوئی تھی جو اسما نے حماد سے شادی کرنے کے لیے رکھی تھی۔۔۔ !!!

ان کی یہ شادی کنٹریکٹ میرج تھی جان چکی تھی وہ!!! انھیں وہ سب پڑھ کر بہت زیادہ حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔دل ٹوٹ سا گیا تھا ان کا۔۔۔یعنی کہ یہ خوشیاں ان کا ایک ساتھ ہونا سب کچھ جھوٹ تھا!! یہ سب کچھ صرف اور صرف ایک دکھاوا تھا اس کے سوال کچھ بھی نہیں تھا یہ۔۔۔ "

وہ کاغذ ان کے ہاتھ سے گر پڑا تھا!! ان کو اپنا سر ہلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا!! شاہینہ نے اگر انھیں سہارا نا دیا ہوتا تو شائید وہ زمین بوس ہو چکے ہوتی۔۔۔ !!

شاہینہ کا سہارا لیتے ہوئے وہ پاس میں ہی پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔انھیں اپنے بیٹے اس قسم کی حرکت کی امید نہیں تھی !!

💖 __ Abdul Ahad Butt Writes __ 💖

ایک حسین صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔!!! جب سورج کی تیز شعائیں کایان کی آنکھوں پر پڑی تو وہ منھ بسورتا ہوا بیڈ سے اٹھا۔۔۔ !!!

وہ ازا کو اپنے آغوش میں پانا چاہتا تھا لیکن وہ پہلے ہی اٹھ چکی تھی۔۔۔اس نے جیسے ہی کمرے میں نظر دوڑائی تو اسے کھڑکی کے سامنے کھڑی نیلے رنگ کی فراک میں ازا دیکھائی دی۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا خود پر سے کنفرٹر اتارتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا!!! اس نے کالے رنگ کا ٹراؤزر اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

" کیا ہوا آپ یہاں کھڑی ہیں؟ "

وہ بہت خاموش سی چپ چاپ سی کھڑی تھی وہاں پر۔۔۔۔کایان نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

" کچھ نہیں!! پتہ نہیں کیوں کایان میرا دل بہت زیادہ گھبرا رہا ہے بہت زیادہ جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو " !!!

اس کے چہرے پر پریشانی تھی اس نے کایان کو بتایا کہ اسے لگتا ہے کہ جیسے کچھ بہت ہی برا ہونے والا ہے !!!

" کچھ نہیں ہوگا!!! آپ فکر مت کریں "

کایان نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے اپنی محبت کی مہر چھوڑی تھی۔۔۔۔ازاہلکاسا مسکرائی!!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

رخصت ہونے کے بعد وہ اپنے شوہر کے سجے ہوئے کمرے میں بیڈ پر لہنگا پھیلائے ہوئے بیٹھی تھی۔۔۔کمرے میں لگے گلاب کے پھولوں کی سے اٹھتی ہوئی اس کی نتھ کو چھو رہی تھی۔۔۔ !!

پھولوں کی دلفریب مہک اسے مہکا رہی تھی!!! سیٹ اپ اس قدر خوبصورت تھا کہ وہ پل بہ پل اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔!!!!!!

انھی لمحات کے دوران کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے آتش کمرے میں داخل ہوا تھا!! وہ دروازہ کھولتے ہوئے چار پانچ قدم اندر کی طرف آیا۔۔۔!!!

پھر وہی رکتا ہوا نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھی اس حسن پری کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔جو دلہن کے جوڑے میں بیٹھی ہوئی بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

آتش کی آنکھوں کے سامنے اس کے اور اپنے گزرے ہوئے لمحات کسی فلم کی طرح دوڑے تھے!! وہ فاریہ کے غصے، اس کے لہجے، اس کے پیار، سب کو یاد کرتا ہوا مسکرایا تھا !!!

کچھ لمحات تک وہ دونوں ایک دوسرے کو یونہی دیکھتے رہے پھر آتش نے آہستگی سے کمرے کا دروازا بند کیا اور اس کی طرف بڑھا !!!

اس کے قریب جاتا ہوا وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔اور ایک عجب سی ہی مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

" تو آج وہ دن آ ہی گیا جس کا مجھے شدت سے انتظار تھا!!! آج سے آپ میری ہیں آتش کاظمی کی۔۔۔ " !!!

آتش نے مسکراتے ہوئے فاریہ کا ہاتھ پکڑا تھا!! اور اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے جوڑ گیا۔۔۔فاریہ کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔ !!!

جب ہی اس نے اپنی شیروانی کے اندرونی حصے سے ایک خوبصورت لاکٹ کا ڈبہ نکالا۔۔۔اور اس میں سے ایک چمکتا ہوا لاکٹ آگے بڑھتے ہوئے آہستگی سے اس کے گلے میں پہنایا تھا۔۔۔ "

" بہت پیارا ہے " !!!

فاریہ نے اپنی نرم و نازک انگلیاں اس لاکٹ پر پھیرتے ہوئے مسکرا کر آتش سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا!!!

" اس کی خوبصورتی آپ کی خوبصورتی کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے فاریہ جی!!! آپ کے حسن کے سامنے یہ لاکٹ بھی کالا دیکھائی دیتا ہے۔۔۔ " !!!

وہ پر سکون سے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے آگے بڑھ کر فاریہ کے گالوں کو چوما اور آہستگی سے پیچھے ہوئے۔۔۔

" آپ نے لاکھ منع کیا تھا!!! کہ آپ مجھ سے شادی نہیں کریں گے۔۔۔۔!!! لیکن دیکھ لیں آج آپ خود میرے ساتھ رخصت ہو کر آئی ہیں۔۔۔۔!!! میری دسترس میں ہیں آپ اور آج ہمیں ایک ہونے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا " !!!

اس نے ایک مرتبہ پھر سے اطمینان کے ساتھ مسکراتے ہوئے اسے بتایا کہ اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی آج وہ خود اس کے ساتھ شادی کر کے اس گھر میں آئی۔۔۔

اپنی بات مکمل کرتا ہوا وہ آہستگی سے اس کے لبوں پر جھکا تھا!!! کچھ دیر خود کو سیراب کرنے کے بعد آتش پیچھے ہوا اور پھر اس پر مکمل طور پر قابض ہو گیا۔۔۔

باہر ڈھلتی ہوئی گہری رات میں بالآخر دو لوگ مل کر ایک ہوئے تھے۔۔۔۔ !!!!!!!

Abdul Ahad Butt Writes

" تم؟ اب تم یہاں کیوں آئے ہو؟ "

انوشا جب سے کمرے میں آئی تھی اس وقت سے اس نے وہی جوڑا پہن رکھا تھا جو وہ شادی پر پہن کر گئی تھی۔۔۔۔اسے اس قدر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ دادا جان اس کے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔۔ !!!!!

جب ہی اور دروازے پر دستک دینے کی آواز سنائی دی،،،وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ کوئی اور نہیں بلکہ زریر ہی ہو گا!!!اس نے دروازہ نا کھولا۔۔۔۔!!!

زریر جو کب سے دروازا کھٹکھٹا کر تھک چکا تھا اب اس نے انوشا کے کمرے میں جانے کے لیے ایک الگ راہ تلاش کی تھی۔۔۔۔!!!وہ گھر کی پچھلی طرف سے ہوتے ہوئے اس کی بالکونی سے اس کے کمرے میں آیا۔۔۔۔!

" تم دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی؟؟؟ "

ماتھے پر تیوری چڑھائے ہوئے اس نے انوشا سے پوچھا کہ وہ دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی۔۔۔۔

انوشا نے غصے سے اسے دیکھا !!!

" کیوں؟؟اب بھی کچھ بچا ہوا ہے؟؟اب بھی کچھ مزید برا کرنا ہے تمھیں بولو؟؟اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود بھی تمھیں سکون نہیں آیا؟ تمھاری وجہ سے دادا جان کے سامنے میری کیا عزت رہ گئی ہے!!! کیا سوچتے ہوں گے وہ میرے بارے میں "

اس کی بات سنتی وہ طیش میں آتی بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔!! زریر جو اس کی باتوں پر زرا بھی غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔!! کیونکہ وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس وقت وہ غصے میں ہے۔۔۔اور اس کا غصہ ہونا بنتا بھی تھا!!!

" وہ تمھارے بارے میں یہی سوچ رہے ہوں گے تم میری بیوی ہو۔۔۔۔ " !!!!

زریر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تو انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ مسکرا رہا تھا !!!

" تمھیں ہنسی آرہی ہے؟ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی؟؟میری ہی قسمت خراب تھی کہ تمھارے کہنے پر میں نے اپنے ہاتھ پر تمھارا نام لکھوالیا۔۔۔۔!!! غلطی تو شائید میری ہی تھی "

انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور آخری جملے ادا کرتی ہوئی وہ نظریں گھما سی گئی تھی۔۔۔ !!!!

" ارے ہاں !!! وہ تو مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ تم نے تو میرا نام بھی اپنے ہاتھ پر لکھوا کر رکھا ہے !!! بلکہ تم نے تو صرف نام ہی نہیں اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کچھ لکھوایا ہے جسے سننے کے لیے میں ترس رہا تھا۔۔۔

پر خیر کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔!!!! میں یہ پڑھ کر ہی کام چلالوں گا۔۔۔۔ "

زریر نے اس طرح بات کہی تھی کہ جیسے یہ بات اس کے ذہن سے ہی نکل گئی ہو کہ انوشا نے اپنے ہاتھ پر یہ لکھوایا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے !!!

اس نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا جبکہ انوشا نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ زریر نے اس کا وہ ہاتھ تھاما جس پر اس نے وہ سب لکھوایا تھا اور اس کا ہاتھ اپنی سامنے کیا جب ہی انوشا نے غصے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا تھا۔۔۔۔!!!

" تمھیں یہاں مزاق کرنے کی سوجھ رہی ہے؟؟ میں سریس ہوں۔۔۔۔ " !!!

انوشا نے غصے سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔ زریر ہلکا سا اس کی بات سنتا ہوا مسکرایا !!!!

" مزاق کے موڈ میں میں بھی نہیں ہوں !!! سریس ہوں میں "

زریر نے اس کے دونوں بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے خمار آلود لہجے میں کہا تو انوشا نے اسے گھور کر دیکھا !!!

" دور رہ کر بات کرو مجھ سے سمجھے "

انوشا نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔

" آ کے میڈیم !! آپ کے قریب میں ویسے بھی شادی کے بعد ہی آؤ گا۔۔۔۔ " !!!

اس کی طرف آنکھ دبا کر کہتا ہوا وہ بولا تو انوشا کا چہرہ شرم سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔ !!!

" ہمارے لیے اتنی بڑی برابلم ہو گئی ہے اور تمھیں ان فضول باتوں کی پڑی ہے۔۔۔۔" !!!

انوشا نے اسے گھورتے ہوئے کہا!

" پہلی بات !!! کہ میری یہ باتیں فضول نہیں ہیں !!! یہ میری دل کی پکار ہیں۔۔۔۔۔!!! اور دوسری بات یہ کہ تمھیں دادا جان کی طرف پریشان ہونے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ انھیں میں اپنے طور پر ہر بات سمجھا چکا ہوں۔۔۔۔ وہ بس اس بات سے ناراض ہیں کہ ہم نے یہ بات انھیں پہلے کیوں نہیں بتائی؟ کیوں چھپا کر رکھی !!!

باقی وہ اس رشتے کے خلاف کبھی بھی نہیں تھے!!!اور نا ہی کبھی وہ اس رشتے کے خلاف ہوں گے وہ تو ہمیشہ سے اس رشتے کے حق میں تھے !!!!

اور وہ یہی چاہتے تھے کہ ہم ایک ہو جائیں اور نکاح ہمارا ہو چکا ہے۔۔۔!!!!بس ہماری شادی ہونا رہ گئی ہے۔۔۔۔!!وہ بھی جلد ہی ہو جائے گی۔۔۔!

اب میری جان تم زیادہ فکر مت کرو!!!اور پر سکون ہو کر ریسٹ کرو " !!!!

زریر نے ایک لمبی گفتگو کرتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ دادا جان کو اپنے طریقے سے سمجھا چکا ہے۔۔۔!!!اب انھیں اس رشتے سے کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے !!!

وہ اپنی اور اس کی شادی کی تیاریاں کریں اور پر سکون ہو کر ریسٹ کریں۔۔۔وہ آہستگی سے اس کے گال تھپتھپاتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔!

انوشا چہرے پر مسکراہٹ لیے ہوئے کپڑے چینج کرنے کی غرض سے واش روم کی طرف بڑھی تھی!!!اس دوران اس نے ایک مرتبہ پر لکھے ہوئے الفاظ پڑے تو وہ خود ہی شرما سی گئی تھی۔۔۔!!

Abdul Ahad Butt Writes

سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس وہ واش روم سے باہر نکلا تو نظر ٹھیک جا سامنے کھڑی ہوئی ربعیہ پر ٹکی تھی!!!

وہ جو سیاہ رنگ کی فراک پہنے ہوئے اور کندھوں پر ڈوپٹہ لیے ہوئے اپنے بال سنوارنے میں مصروف تھی۔۔۔!!!! شیشے میں اپنے پیچھے کھڑے اس ہینڈسم نوجوان کو دیکھتے اس کے ہاتھوں کی حرکت رک سی گئی تھی۔۔۔ !!!

رہان کلائیوں تک آتے ہوئے قمیض کے بازو کے بٹن بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔!!! ربعیہ اسے ہی دیکھ رہی تھی !!!

وہ سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں بہت ہی ہینڈسم دیکھائی دے رہا تھا!! رہان کی نظریں بھی اپنے سامنے کھڑی ہوئی، اپنے کندھوں تک آتی ہوئی لڑکی پر جا ٹکی تھی !

کالے رنگ کی فراک اور لائٹ میک میں وہ کسی ہیرے کی مانند چمک رہی تھی۔۔۔رہان اب اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔ !!!

ربعیہ کی نظریں اس وقت سے اس کر ہی ٹکی ہوئی تھی جب ہی رہان نے ڈریسنگ ٹیبل سے برش اٹھاتے ہوئے اپنے بال سنوارے تھے۔۔۔

" آپ ریڈی ہیں؟؟ "

رہان نے آہستگی سے سوال کیا تھا !!!

" جی " !!!

ربعیہ نے سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

" واہ بھئی بڑی ہی جلدی ریڈی ہو گئی "

رہان نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔

" میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو تین تین گھنٹے لگاتی ہیں تیار ہونے میں " !!!

ربعیہ نے فخریہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

" بہت اچھی بات ہے،،،اتنے کم وقت میں تیار ہو کر بھی آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔۔" !!!

رہان نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔۔۔

" اور میں ؟ "

جب کچھ لمحوں تک ربعیہ نے کچھ بھی نا کہا تو رہان نے خود ہی اس سے سوال کیا کہ وہ کیسا لگ رہا ہے ؟؟

" بہت ہینڈسم "

وہ مسکراتے ہوئے بولی !!!

" ہم دونوں کی جوڑی بہت اچھی لگ رہی ہے ویسے "

رہان کی کہی ہوئی بات پر وہ ہلکا سا مسکرا گئی تھی!!!رہان اس کی شرمیلی مسکراہٹ پر کھلکھلا کر ہنسا تھا۔۔۔!!!

" چلیں؟؟ "

کچھ دیر کے بعد ربعیہ نے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا ربعیہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف بڑھی تھی!!!اور رہان اس کے پیچھے۔۔۔وہ دونوں ڈنر کے لیے باہر جا رہے تھے۔۔۔یہ باہر جانے کا پلین بھی رہان کا تھا۔۔۔

Abdul Ahad Butt Writes

کایان آفس سے واپس آیا تو سیدھا کمرے میں ازا کے پاس آگیا۔۔!!کمرے میں پہنچا تو اسے پریشانی سے ادھر اُدھر چکر کاٹتے ہوئے پایا۔۔۔۔!!!!

" ازا کیا ہوا؟؟؟ "

کایان اس کے چہرے کی پریشانی کو پھانپتا ہوا اس کے قریب گیا اور اس سے سوال کیا کہ وہ کیوں پریشان ہے کیا ہوا ہے اسے؟

" کایان پتہ نہیں کیوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے!!! بہت عجیب سا محسوس ہو رہا ہے مجھے!!! جیسے کہ کچھ بہت ہی زیادہ برا ہونے والا ہو۔۔۔۔ !!!

مجھے امی اور ابو کی بہت یاد آ رہی ہے کایان آپ پلیز مجھے ان کے پاس لے چلیں۔۔۔۔!! پلیز کایان !! "

ازا اس کی طرف مڑتے ہوئے بولنے لگی کہ اسے بہت ہی عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔۔۔۔!!! جیسے بہت کچھ ہی زیادہ برا ہونے والا ہو!!! اسے اپنے والدین کی بہت یاد آ رہی ہے وہ ان سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔۔

ازا نے ضد پکڑی تھی!

" اچھا ٹھیک ہے ازا!!! آپ فکر مت کریں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔!!!! آپ کپڑے چینج کر لیں ہم پھر چلتے ہیں ان سے ملنے " !!!

کایان کو وہ بہت پریشان دیکھائی دی تھی وہ صبح بھی بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی اور اب بھی تو وہ اس کی بات کیسے ٹالتا؟ اس نے ازا کو کہا کہ وہ کپڑے تبدیل کر لیں پھر وہ اسے اس کے والدین سے ملوانے

کے لیے لے چلے گا۔۔۔!!! جس پر وہ سر ہاں میں ہلاتی ہوئی کپڑے چینج کرنے کے لیے چلی گئی تھی۔۔۔۔"

Abdul Ahad Butt Writes

" ویسے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری ازا کو کایان جیسا ہمسفر ملا۔۔۔۔کایان بہت اچھا لڑکا ہے بہت خیال رکھنے والا لڑکا ہے "

عباس چوہدری جب سے ازا اور کایان سے ملے تھے تو وہ مطمئن ہو چکے تھے کہ ازا اپنے گھر میں خوش ہے کیونکہ اس کے نصیب میں اللہ تعالیٰ نے کایان کو لکھ دیا ہے۔۔۔۔

" آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں عباس میں خود بہت مطمئن ہوں ازا کی طرف سے۔۔۔۔!!! کایان اسے ہمیشہ خوش رکھے گا "

ان کی بیوی نرمین نے بھی ان کی بات میں ان کا ساتھ دیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائے!!!

" وہ تو کایان کے ساتھ خوش رہے گی اس کا پتہ نہیں لیکن تم لوگوں کے جانے کے بعد وہ دکھی ضرور ہو جائے گی "

ایک گرجتی ہوئی آواز جب ان کے کانوں میں پڑی تو وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے !!!

" تم " !!!

عباس چوہدری نے حیرانگی سے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جو ان پر بندوق تان چکا تھا !!!
اس سے پہلے کے وہ کچھ بھی کہتے اس شخص نے بندوق چلائی اور اس میں سے نکلنے والی گولی سیدھا جا کر نرمین چوہدری کے سینے میں پیوست ہوئی تھی۔۔۔۔

" نرمین " !!

اتنے سالوں میں انھوں نے پہلی مرتبہ اپنی بیوی کو ان کے نام سے پکارہ تھا جو اس وقت درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔۔!!! اس سے پہلے کہ عباس چوہدری ان کی طرف بڑھتے اس شخص کی بندوق سے نکلنے والی دوسری گولی ان کا سینہ چیر گئی تھی !!!!

" مجھے نہیں لگتا ہے کہ اس کے بعد تم دونوں زندہ بچو گے "

وہ بے رحم شخص عباس چوہدری کو زمین بوس ہوتا ہوا دیکھ کر طنزیہ بولا اور وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔
عباس چوہدری اور ان کی بیوی نرمین چوہدری درد کی شدت کو کافی دیر تک سہتے رہے مگر زیادہ دیر تک سہہ سکے اور اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے !!!
ان کا بیٹا اس وقت یونیورسٹی میں تھا۔۔۔۔!!! شائید خدا نے ان کی زندگی یہی تک لکھی تھی۔۔۔۔ !!!

ایک بیٹی کا دل اپنے ماں باپ کے لیے اسی وجہ سے گھبرا رہا تھا۔۔۔یہی تھا وہ جواز اکو لگتا تھا کہ کچھ برا ہونے والا ہے !!!

وہ دونوں وہی اسی جگہ آنکھیں موند گئے تھے !!!

وہ تقریبا گھنٹے کا سفر طے کرتے ہوئے دوسرے گاؤں عباس چوہدری کے گھر پہنچے تھے !!! وہاں ویرانی کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ !!!

ایسا لگتا تھا کہ جیسے خاموشی نے کب سے بسیرہ کرر کھا ہو یہاں پر۔۔۔!!! وہ گاڑی سے گھبراتے ہوئے اتری تھی اب اس کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئی تھی۔۔۔ !!!

وہ گھر کی بیل کی طرف بڑھی تو سانس سوکھ سی گئی۔۔۔!!! بیل پر خون کے نشانات تھے۔۔۔!اس کے چہرے پر پریشانی چھا گئی تھی۔۔۔ !!!!

کایان کو بھی یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔!!! انھیں دروازہ کھلا ہوا ملا تھا!!! ازابھاگتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی کایان اس کے پیچھے تھا۔۔۔ !!!

" ماما۔۔۔!!! بابا۔۔!!! بھائی۔۔۔ "!!

اسے گھر میں کسی کی بھی آہٹ سنائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔! جیسے گھر پر کوئی ہو ہی نا۔۔۔۔
خاموشیاں چھائی ہوئی تھی وہاں پر!!! وہ اندر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔
جب ہی ازا کی نظر ایک کمرے سے بہتے ہوئے خون کی طرف گئی۔۔۔۔۔اسے دیکھ اس کا دل پریشانی میں مبتلا ہو گیا تھا !!

" کایان " !!!

اس نے تڑپ کر اسے پکارہ تھا۔۔۔وہ جو اس کے پیچھے ہی آرہا تھا۔۔۔۔! اس کی آواز سنتا ہوا وہ اس کی طرف بھاگا تھا !!!!

" کیا ہوا ازا؟؟ "

وہ اس کے پاس آیا اور اس کی طرف دیکھا ازا میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کچھ کہے، بولے اس نے اشارتاً ہی اس کا دھیان اس خون کی طرف کروایا تو وہ بھی حیران رہ گیا!!
ازا ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اس طرف بڑھی۔۔۔۔

" بابا۔۔۔۔!!! ماما۔۔۔۔ " !!!

سامنے ماں باپ کو زمین پر لہولہان، خون سے لت پت دیکھ وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔!!!اس کی چیخ سنتا ہوا کایان فوراً وہاں آیا۔۔۔عباس چوہدری اور نرمین چوہدری کو یوں دیکھ وہ سختی سے آنکھیں میچ گیا تھا۔۔۔۔

" بابا۔۔۔۔ " !!!

وہ آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے ہوئے ایک مرتبہ پھر سے چلاتی ہوئی اپنے بابا کی طرف بڑھی جو زمین پر آنکھیں موندے لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔

" بابا!!!آنکھیں کھولیں نا پلیز بابا آنکھیں کھولیں!!! بابا مزاق مت کریں میرے ساتھ!!! آنکھیں کھولیں!! بابا۔۔۔۔ " !!!

وہ عباس چوہدری کے گال تھپتھپاتے ہوئے انھیں پکار رہی تھی کہ وہ آنکھیں کھولے،،اس کا دل یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔کہ یہ اس کے بابا ہیں۔۔۔۔

وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی اور کایان چاہ کر بھی اس کے آنسو صاف نہیں کر پا رہا تھا بلکہ اس کی آنکھوں سے خود آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

" مما " !!!

وہ اچانک سے عباس چوہدری سے نظریں ہٹاتی ہوئی نرمین چوہدری کی طرف بڑھی تھی!!!!اور انھیں پکارہ تھا !!!

" مما۔۔۔!!ماما۔۔۔آنکھیں کھولیں ماں آنکھیں کھولیں بس ایک مرتبہ بس ایک مرتبہ مجھ سے بات کریں بس ایک مرتبہ پلیز ماں "

آنسوؤں کا پھندا اس کے گلے میں اٹکا۔۔۔اس کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔!!!سانسیں پھولنے لگی تھی اس کی!!!پھر وہ روانگی سے اس سے بول رہی تھی کہ بس ایک مرتبہ صرف اور صرف ایک مرتبہ وہ اپنی آنکھیں کھولیں اسے دیکھ لیں اس سے بات کر لیں۔۔۔

لیکن وہ آنکھیں کیسے کھولتے؟؟وہ اب دنیا میں تھوڑی رہے تھے۔۔۔!!!وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔کایان نے اس کی بگڑتی ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے ہمت دی تھی !!!

جبکہ وہ خود کافی دیر تک صدمے میں رہا تھا یہ سب دیکھ کر۔۔۔ !!

" ماں!!بابا " !!!

وہ اس کے سینے سے لگی ہچکو نے لے کر رو رہی تھی۔۔۔۔!!!ازا کی سمجھ سے باہر تھی یہ بات کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ جبکہ کایان خود اس سوچ میں مبتلا تھا کہ کون کر سکتا تھا ایسا۔۔۔۔؟؟ازا کبھی ماں کے پاس جاتی تو کبھی باپ کی لاش گرد چکر کاٹتی۔۔۔۔!!!کایان کا دل اسے دیکھ کر بہت دکھی ہو رہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ جس کسی نے بھی یہ سب کچھ کیا ہے وہ صرف ایک مرتبہ اس کے سامنے آجائے وہ اس کی جان لے لے گا۔۔۔۔ !!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

❤️ ꕥ ❤️

وقاص چوہدری (ازا کا بھائی) بھی اب یونیورسٹی سے گھر لوٹ آیا تھا!!!گھر پہنچ کر اسے بہت بڑا صدمہ لگا تھا۔۔۔!!!یہ خبر اس پر بجلی کی طرح گری تھی۔۔۔۔ صبح تک وہ اپنے ماں باپ کو تندرست گھر چھوڑ کر گیا تھا اور جب واپس آیا تو یہ خبر سننے کو ملی۔۔۔۔کایان کبھی اسے دلاسہ دے رہا تھا!!!تو کبھی ازا کو دلاسہ دے رہا تھا۔۔۔اس نے یہ خبر حویلی بھی فون کر کے بتادی تھی۔۔۔۔

پولیس آفیسرز بھی وہاں پہنچ چکے تھے!!!کیونکہ یہ ایک مرڈر کیس تھا۔۔۔!!!وہ اپنی انکوائری کرنے کے لیے آئے تھے تاکہ جلد ازا جلد پتہ لگوا سکیں کہ یہ گھٹیا حرکت کس کی ہے۔۔۔۔

" آپ ہمیں یہ بتائیں کہ کیا آپ کے والد صاحب کی کسی کے ساتھ دشمنی تو نہیں تھی؟؟؟ "

پولیس آفیسر نے ازااور اس کے بھائی وقاص چوہدری کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے ان سے سوال کیا تھا۔۔۔

" نہیں!!! بابا کی کسی کے ساتھ بھی کسی بھی قسم کی کوئی بھی دشمنی نہیں تھی۔۔۔ "

وقاص جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔!!! اس نے آہستگی سے اس پولیس اہلکار کو بتایا کہ اس کے ابو کی کسی کے ساتھ کوئی کوئی دشمنی نہیں۔۔۔

" ٹھیک ہے!!! ہم اپنی انکوائری کر لی ہے۔۔! جس سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جس نے بھی یہ سب کیا ہے اس نے بہت ہی صفائی سے یہ کام کیا ہے کوئی شواہد، کوئی ثبوت نہیں چھوڑا اس نے گولی چلا ان دونوں کا ق*تل کہا ہے اور بہت ہم جلد اس کا قا*تل کو ڈھونڈ نکالیں گے۔۔۔!!! آپ لوگ حوصلہ رکھیں۔۔۔ " !!!

اس پولیس اہلکار نے انھیں حوصلہ رکھنے کے لیے کہا کایان نے افسردگی سے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

" جلد از جلد وہ قا*تل پکڑا جانا چاہیئے " !!!

کایان نے افسردہ لہجے میں سر دمہری لیے ہوئے کہا تو وہ پولیس اہلکار سر ہاں میں ہلا گیا۔۔۔۔

لیکن وہ لوگ حوصلہ کیسے رکھتے ؟ کیسے کرتے صبر یہ ان کے لیے کوئی عام بات تو نہیں تھی !!! ان کے ماں باپ کا ق *تل ہوا تھا۔۔۔ وہ دونوں بہن بھائی کیسے حوصلہ کر سکتے تھے !!!!

❤️ ﴿﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾﴾ ❤️

❤️ ﴿﴿﴿ ❤️

" ازا !!! بیٹا حوصلہ رکھو۔۔۔۔!!!! اللہ کا حکم تھا بیٹا۔۔۔ "

شہناز بیگم اپنے بیٹے ارحم کے ساتھ ازا کے گھر آئی تھی۔۔۔۔!!! وہ دونوں اندر پہنچے تو ازا کو رونے میں مصروف پایا۔۔۔ ازا انھیں دیکھتے ہی ان سے لپک گئی تھی۔۔۔۔ !!!

شہناز بیگم نے اسے ہمت و حوصلہ دیتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا !!!

" آنٹی !! مجھے تو سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یہ سب ایسے اچانک کیسے ہو گیا؟؟ میرے بابا کی تو کسی سے بھی کوئی دشمنی بھی نہیں تھی۔۔۔۔!! نا جانے کس نے کیا ہے یہ " !!!

ازا نے شہناز بیگم کے ساتھ ہی لپکے ہوئے روتے ہوئے کہا تو وہ اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔

گاؤں کے لوگ بھی یہ سن کر بہت اداس ہوئے تھے۔۔۔ انھوں نے غم کا اظہار کیا تھا۔۔۔۔!!! گاؤں کی عورتیں گھر میں جمع ہو چکی تھی۔۔۔!!

کوئی کہہ سکتا تھا کیا جس گھر میں کل رونق تھی۔۔۔۔ چہک و پکار سے عیاں تھا گھر!!! آج اسی گھر میں دو میتیں پڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ آج اسی گھر میں سوگ منایا جارہا تھا۔۔۔۔ اسی گھر میں ماتم منایا جارہا تھا۔۔۔۔!!!!

" اللہ تمھیں صبر عطا کرے " !!!!

شہناز بیگم نے ازا کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا!!! جب ہی ان کے گھر کا ایک ملازم وہاں پر آیا۔۔۔۔ !!

" صاحب!! میں جانتا ہوں کہ یہ کس نے کیا ہے؟ "

اس ملازم کے الفاظ وہاں پر موجود ہر شخص کو حیرانگی میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔۔!!! سب نے اسے حیرانگی سے دیکھا !!!

" کس نے کیا ہے یہ؟ بشارت انکل " !!

وقاص کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔!!!! وہ ملازم وہاں پر کئی سالوں سے کام کر رہا تھا جب ازا پیدا ہوئی تھی اس سے بھی پہلے کا !!!

اس لیے وقاص، ازا انھیں ادب دیتے ہوئے انکل کہہ کر پکارتے تھے!!

" صاحب!!! میں نے عباس صاحب کا نمک کھایا ہے۔۔۔اور میں نمک حرام نہیں ہوں جو یہ بات چھپالیتا۔۔۔ !!

جس وقت وہ شخص گھر میں آیا تو میں نے عباس صاحب اور نرمین بی بی کی آواز سنائی دی۔۔۔!!! میں جب تک وہاں پہنچا تو وہ بے رحم نرمین بی بی پر گولی چلا چکا تھا۔۔۔ !!!

اس سے پہلے کہ وہ عباس صاحب پر گولی چلاتا میں نے چھپ کر اس کی ویڈیو بنالی تھی۔۔۔اگر میں اس کے سامنے جاتا تو شائید وہ مجھے بھی مار دیتا !!!!

وہ جیسے ہی باہر نکلا تو میں اس کے پیچھے چلا گیا لیکن یہ سب بے سود رہا کیونکہ وہ فرار ہو چکا تھا اور جب صاحب اور بیگم صاحبہ کے پاس واپس لوٹا تو وہ دونوں اس فانی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے!!! مجھے معاف کر دیں میں انھیں بچا نہیں پایا "

بشارت نے انھیں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ ساری بات بتائی تھی جسے سنتے وہ سب مزید دکھی جوتے چلے گئے تھے!!! جبکہ ان میں سے کوئی گھبرا رہا تھا۔۔۔

" بشارت چچا کیا اس ویڈیو میں اس شخص کا چہرہ دکھ رہا ہے؟؟"

ازاکو ان کی بات سن کر کچھ امید ملی تھی کہ وہ اپنے ماں باپ کو انصاف دلوا پائے گی۔۔۔ !!!

اس نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے ان سے پوچھا تھا!!

" جی ازابیٹا۔۔۔۔!! ہے اس کا چہرہ اور وہ شخص یہی ہے "

بشارت کی بات پر سب چونک اٹھے تھے۔۔۔۔۔!!! انھیں سمجھ نا آئی کہ یہاں تو سب ان کے اپنے گھر والوں میں سے ہیں۔۔۔۔۔!!! تو پھر کون ہو سکتا ہے؟؟

بشارت نے انھیں ویڈیو دیکھائی جس میں صاف پتہ لگ رہا تھا کہ یہ دونوں ق*تل "ارحم ملک" نے کیے تھے۔۔۔۔ !!!

پہلے تو سب اس کی بے رحمی پر چونک اٹھے جس بے رحمی سے اس نے عباس چوہدری اور نرمین چوہدری پر گولیاں چلائیں تھی سب نے آنکھیں میچ لی تھی۔۔۔۔ازاتڑپ اٹھی تھی یہ سب دیکھ کر !!!

" ارحم تم نے عباس چوہدری اور ان کی بیوی کو کیوں مارا؟ "

کایان کو جیسے یقین نہیں آیا تھا کہ اس کا اپنی بھائی ایسی گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے؟

" بولو ناچپ کیوں ہو؟ کیوں مارا تم نے میرے ماں باپ کو" !!!

ارحم غصے سے مٹھیاں بھینچ گیا تھا کہ بشارت اس کی نظر سے کیسے بچ گیا؟ وقاص نے کسی کو فون ملایا !!!

جب کچھ دیر ارحم منہ میں گھنگرایاں ڈالے خاموش کھڑا رہا۔۔۔تو ازانے غصے سے اس کی طرف بڑھی،اسے پیچھے کی طرف دھکیل کر وہ اس پر غرائی تھی !!!

" ہاں کیا ہے میں نے تمھارے ماں باپ کا قتل " !!!

خود کو ایک دم دھکیلے جانے پر وہ طیش میں آتا ہوا اپنا سچ خود ہی اپنے منہ سے بول گیا تھا !!!

" جانتی ہو کیوں تمھاری وجہ سے۔۔۔!!! تمھاری خوشیاں ہیں تمھارے ماں باپ کی قا*تل۔۔۔حویلی میں تم ایک ونی میں آئی ہوئی لڑکی تھی۔۔۔ !!!!

اور تم حویلی میں بہو بن کر رہ گئی تھی!! میرے بھائی کے ق*تل کے عوض آئی تھی تم!!! مجھ سے یہ بالکل بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر یہ کہ میری امی بھی تمھارا ساتھ دے رہی تھی میں کیسے برداشت کرتا یہ اس لیے میں نے ایک ترغیب سوچی کہ میں تمھارے ماں باپ کو مار دو!!!تاکہ تم تکلیف میں آجاؤ اور دیکھو اب تم تکلیف میں ہو !!!

پر تم بہت لکی ہو کہ تم یہ راز جان گئی کہ انھیں میں نے مارا ہے۔۔۔ہاں!! میں نے ہی وہ گولیاں چلائیں تھی سنا تم نے "

چونکہ ارحم کا بھید پہلے ہی سب کے سامنے کھل چکا تھا۔۔۔!! تو وہ اب لاکھ مرتبہ بھی چھپا لیتا لیکن اب یہ بات چھپائی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔ !!!

اسی وجہ سے وہ اپنا سارا سچ خود ہی بول گیا تھا!!!

" یو نو واٹ یہ دونوں فضول میں مارے گئے!!! میرے بھائی کو تو تمھارے اس بھائی نے مارا تھا میں اسے بھی مار دیتا ہوں " !!!

ارحم غصے سے کہتا ہوا آگے بڑھا تھا!!! جب ہی ازا نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔

" چٹاخ " !!!

ارحم کے چہرے پر زوردار پڑنے والا ازا کی طرف سے تھپڑ وہاں کھڑے ہر شخص کو حیران کر گیا تھا!!!

وہ لوگ ابھی اس ٹروما میں ہی تھے کہ یہ سب کچھ ارحم نے کیا تھا۔۔۔!!

" چٹاخ "

ارحم غصے سے ازا کی طرف بڑھنے لگا تھا ہی کہ شہناز بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا تھا!!!

" مجھے شرم آرہی ہے کہ میں نے تجھ جیسے ناسور کو جنم دیا!!!ارے تمھیں تو پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہئیے !!!!

مجھے گن آرہی ہے تمھیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے!!!آج تم نے میرا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔۔۔ !!

پتہ ہے تمھیں یہ سب شے کیسے ملی ہے؟؟یہ سب کچھ میرے بے جالاڈ پیار کا ہی نتیجہ ہے۔۔۔۔!!اگر میں نے تمھیں سر پر نہیں چڑھایا ناہوتا تو کبھی بھی یہ دن نا آتا۔۔۔

ارے تمھیں زرا بھی خیال نہیں آیا؟میری تربیت تو ایسی نہیں تھی!!!میں نے تمھیں کبھی بھی کسی کے ساتھ غلط کرنا نہیں سیکھایا تھا۔۔۔!!!!!!تو پھر تم نے یہ کیوں کیا؟"

اپنی ماں کی باتیں سنتا ہوا وہ شرمسار ہو گیا تھا۔۔شہناز بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔۔

جب ہی وہاں پر پولیس آفیسرز پہنچے جنھیں وقاص نے فون کر کے بلایا تھا !!!

" انسپکٹر صاحب!! گرفتار کر لیجئے اسے!اس نے ہمارے ماں باپ کا ق*تل کیا تھا۔۔ !!

"

وقاص نے ارحم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،،بشارت نے انھیں وہ ویڈیو بطور ثبوت دیکھایا تھا!!!پولیس آفیسر کے کہنے پر ارحم کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔۔۔

لیکن ان کے ماں باپ تو اس دنیا سے چلے گئے تھے!!! پولیس انھیں کے گئی تھی۔۔۔ شہناز بیگم نے بے بسی سے اپنے اس بے حیا بیٹے کی طرف دیکھا تھا !!

اسے پولیس لے کر جا چکی تھی!!! اب اس کی سزا عمر قید یا پھانسی کی تھی۔۔۔۔!!!

ازافور آزمین پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔!! ماں باپ کو یاد کرتے ہوئے وہ زور سے روئی تھی جب ہی کایان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

شہناز بیگم نے اسے حسرت ولاچارگی سے دیکھا وہ کس منھ سے دلاسا دیتی اسے؟ لیکن عباس چوہدری اور نرمین چوہدری کو انصاف مل گیا تھا!!! اب ارحم کا انجام بہت برا ہونے والا تھا!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

❤️ ꕥ

" اسلام علیکم امی " !!!

اسما ابھی شاپنگ کر کے اپنی دوست کے ساتھ واپس لوٹی تھی جب ہی اس نے حماد کی والدہ سے سلام لیا !!!

" وعلیکم السلام!! اسما ادھر آؤ " !!!

ان کے لہجے میں سرد مہری تھی۔۔۔۔!اسما کو کچھ عجیب سا لگا۔۔۔۔!وہ ان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔!!

" یہ کیا ہے؟ "

جیسے ہی اسما ان کے پاس پہنچی!!انھوں نے ایک کاغذ اس کی طرف لہرایا۔۔۔۔"اور اس سے سوال کیا کہ یہ کیا ہے؟حماد بھی وہاں پر پہنچ چکا تھا!!!اسما نے حیرانگی سے اس کاغذ کی طرف دیکھا اور اسے پکڑا۔۔۔۔

جیسے ہی ان دونوں نے وہ کاغذ دیکھا تو ان دونوں کے ہوش اڑ گئے تھے!!!وہ وہی کنٹریکٹس کا صفحہ تھا!

" تم دونوں نے کنٹریکٹ میرج کی ہے؟؟؟ "

حماد کی والدہ کے لب وہ لہجے میں غصہ جھلک رہا تھا۔۔۔۔!!انھیں یہ بالکل بھی امید نہیں تھی ان دونوں سے۔۔۔۔!!!کہ وہ کچھ ایسا بھی کر سکتے تھے !!!

" امی " !

حماد نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

" ارے نہیں امی!!! ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔! یہ تو کل رات میں پڑھ رہی تو مائنڈ فریش کرنے کے لیے میں نے اور حماد نے کچھ شرائط لکھی تھی۔۔۔ مزاق کے طور پر کہ اگر کنٹریکٹ میرج ہو شادی کے لیے کونسی شرائط ہونی چاہئیے۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ ایسا مت سوچیں پلیز اور یہ آپ کو کہاں سے ملا؟ "

حماد کچھ کہنے ہی لگا تھا جب ہی اسما نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے اس کی امی کو دلاسہ دیا۔۔۔

" بیڈ کے نیچے سے "

انھوں نے آہستگی سے کہا۔۔۔

" تو آپ خود سوچیں کہ اگر یہ کوئی کنٹریکٹ ہوتا تو بیڈ کے نیچے نہیں بلکہ الماری کے کسی کونے میں پڑا ہوتا۔۔۔ "

اسما نے یوں بات سنبھال لی تھی تاکہ اس کی والدہ کی طبعیت خراب نا ہو!!! حماد کی والدہ کو مزید تسلی دلانے کے لیے اس نے وہ کاغذ پھاڑ کر ٹکرے ٹکرے کر دیا تھا !!!

حماد کو جیسے اس کا یہ عمل اچھا لگا تھا۔۔۔ امی ان کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے مسکرائی !!!

" اچھا تو یہ بات ہے میں فضول میں ہی گھبرا گئی تھی!!!! مجھے لگتا ہے کہ میں ہی کچھ زیادہ سوچ رہی ہوں۔۔۔۔اسما ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتی ہے وہ بہت پیاری بچی ہے۔۔۔میں بھی فضول میں ہی شک کر رہی تھی تم دونوں پر۔۔۔ "

ان کی بات پر وہ دونوں مسکرا گئے تھے!!! حماد کو بہت اچھا لگا تھا جیسے اسما نے یہ بات سنبھالی تھی!!! اور اس سے بھی بڑھ اس کا کنڑیکٹ والا صفحہ پھاڑنا اچھا لگا تھا حماد کو!!! وہ لوگ ابھی ازا کے والدین کے ساتھ ہونے والے واقع سے بے خبر تھے !!

صبح ناشتے کے وقت انوشا ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے ناشتے کی میز کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔!! وہاں پر دادا جان بھی موجود تھے۔۔۔۔ لیکن وہ ان سے ڈر رہی تھی کہ نا جانے اب وہ کیا کرے گے؟ کیا کہیں گے اس سے؟ کہیں وہ اس سے ناراض نا ہو!!!

یہ سب خیالات اس کے ذہن میں کھلبلی اور چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات کو بڑھائے جا رہے تھے۔۔۔۔!!

وہ ناشتے کی میز سے کچھ قدم فاصلے پر کھڑی دادا جان کے ساتھ بیٹھے ہوئے زریر کو دیکھ رہی تھی سکون سے تو اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کچھ بھی ہوا ہے نا ہو!! انوشا نے اسے گھور کر دیکھا!

" آؤانوشابیٹا " !!!

انوشاجوزریر کو گھورنے میں مصروف تھی ایک دم سے داداجان کی آواز سنتی ہوئی ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔۔۔!!!وہی لب ولہجہ تھااس کے داداجان کا۔۔۔کوئی سختی!!کوئی سرد مہری نہیں تھی ان کے لہجے میں۔۔۔

جبکہ اس کے یوں ڈر جانے پر زریر نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔انوشانے ایک مرتبہ پھر سے اسے گھوری سے نوازا !!!

" ج۔۔ی د۔اداجان "

اس کے الفاظ ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے تھے!!!وہ ہلکے ہلکے قدم لیے میز کی طرف بڑھی اور اپنی مقررہ نشست پر بیٹھ گئی۔۔۔۔!!!اس نے اپنی پلیٹ میں ایک سینڈوچ رکھا لیکن کافی دیر تک اسے گھورتی رہی۔۔۔!!!!

" مجھے تم دونوں سے کچھ بات کرنی ہے "

ان کی بات سنتے ہوئے انوشا کا دل ایک مرتبہ پھر سے زور سے دھڑکا اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ ان سے کیا کہیں گے؟

جبکہ زریر نے پر سکون، لاپرواہ انداز میں دیکھا۔۔۔

" اب تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے ہم کچھ بھی کر نہیں سکتے ہیں۔۔۔!!! یہ تم دونوں کا فیصلہ تھا۔۔۔

تم دونوں نے مل کر یہ فیصلہ لیا تھا۔۔۔ تم دونوں نے کچھ سوچا ہی ہو گا۔۔۔

میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تم دونوں شادی کر لو میری آخری خواہش کی طرح تھا یہ۔۔۔ پر اب جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے۔۔۔

اب تم دونوں میاں بیوی ہو۔۔۔!!! اور میرے لیے یہی خوشی کی بات ہے کہ تم دونوں ایک ساتھ ہو۔۔۔!!! ایک دوسرے کے ساتھ رہنا چاہتے ہو۔۔۔

مجھے نا اس رشتے سے پہلے کبھی بھی اعتراض تھا اور نا ہی کبھی بھی بعد میں اعتراض ہو گا۔

اب میں تم دونوں کی شادی جلد از جلد کرنا چاہتا ہوں۔۔۔!!! میری دعا کے کہ تم دونوں ہمیشہ خوش رہو " !!!

دادا جان نے پر سکون، اطمینان بھرے لہجے میں ایک ایک لفظ ادا کرتے ہوئے انھیں سمجھایا تھا کہ اب وہ نکاح کر چکے ہیں میاں، بیوی ہیں وہ دونوں !!!

اورانھیں اس رشتے سے ناہی پہلے کبھی بھی مجھے کوئی مسئلہ ہوا تھااور ناہی کبھی بھی آگے جاکرانھیں اس رشتے سے اعتراض ہوگا !!!!

آخر میں انھوں نے ان دونوں کو دعادی تھی!!!!اورانھوں نے کہا تھا کہ اب وہ جلدازاجلدان کی شادی کرناچاہتے ہیں !!

" ایک مہینے کے بعد ہم تاریخ رکھتے ہیں شادی کی " !!!!

داداجان کے کہے ہوئے الفاظ انوشانو حیرانگی میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔۔ !!!!

انوشانے زریر کی طرف دیکھاجو مسکرارہاتھا!!یقیناًیہ پٹی داداجان کواس نے ہی پڑھائی تھی۔۔۔۔انوشا کی آنکھوں میں اس کے لیے غصہ اترا۔۔۔!!

" ایک مہینہ ؟ "

انوشانے سوالیہ لہجے میں کہا !!

" ہاں بیٹا!!جب شادی کرنی ہے تومیں یہ چاہتاہوں کہ میری زندگی میں ہی ہو جائے۔۔۔!! اب کیاپتہ کہ آج میں ہوں، کل ہوں گا یانہیں؟اسی وجہ سے میں یہی چاہتاہوں کہ جلدازجلد میں تم دونوں کی شادی کردو " !!!

اپنے دادا جان کی آواز سنتے ہوئے ان دونوں کا دل اداس ہو گیا۔۔۔۔

" دادا جان ! ! پلیز ایسی باتیں مت کیا کریں آپ کو پتہ ہے مجھے بہت زیادہ برا لگتا ہے " !

انوشا نے اداسی سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرا گئے !!!!

" اچھا ٹھیک ہے پر تم بتاؤ کہ تم اس شادی کے لیے تیار ہو ؟ "

اس کے دادا جان نے مسکرا کر اس سے سوال کیا تو وہ نیم مسکراہٹ لیے ہوئے زریر کی طرف دیکھنے لگی جو تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے ہوئے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا !!!

انوشا اس کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی اور سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔!! جسے دیکھ وہ دونوں مسکرا گئے تھے !!

" تو پھر ٹھیک ہے اگلے مہینے کی کوئی مناسب سی تاریخ دیکھ کر میں تم دونوں کی شادی کر دو گا۔۔۔۔ " !!!

دادا جان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بھی مسکرا گئے !!! وہ سب خوش تھے !!! جس طرح آتش اور فاریہ خوش تھے !!!!

" نہیں ایک نہیں !! دو مہینے کے بعد " !!

انوشا نے کہا تو زریر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔!! کہ اب اسے کیا ہوا جو یوں دو مہینے کے بعد وہ شادی کا کہہ رہی تھی!!

" داداجان!! میں چاہتی ہوں کہ لندن سے میرے کچھ فرنڈز بھی آجائیں اور ویسے بھی شادی کونسا روز روز ہوتی ہے " !!!

انوشا کی چھوٹی سی فرمائش پر وہ مسکرا گئے تھے !!!

" ٹھیک ہے " !!!

وہ فوراً اس کی بات مان گئے تھے!!! جس پر انوشا مسکرائی جبکہ زریر اسے گھور کر رہ گیا تھا!!! اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کہے اسے؟

اس نے غصے سے انوشا کی طرف دیکھا تھا جو شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے کوئی جنگ جیتی ہو اس سے !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

ولیمے کا فنکشن اچھے طریقے سے گزر گیا تھا۔۔۔!!! اس نے بعد آتش اور فاریہ کی زندگی کے حسین ترین دن شروع ہو چکے تھے !!!

وہ دونوں ہنی مون پر امریکہ کے مشہور و معروف اور خوبصورت شہر نیویارک آئے تھے !! یہاں پر ان کا اسٹے (stay) ڈیڑھ ہفتے کے لیے تھا!!!!!!

یہ زندگی بہت خوبصورت ہوتی ہے یہ فاریہ نے سنا تو تھا لیکن آتش کے ساتھ زندگی سے سب سے قیمتی، حسین لمحات گزارنے کے بعد وہ خود بھی جان گئی تھی کہ زندگی بہت زیادہ حسین ہوتی ہے !!

وہ دونوں اس وقت نیویارک کی ایک خوبصورت اونچائی سے بھرپور منزل کی چھت پر کھڑے موسم کے مزے لینے میں مصروف تھے۔۔۔

نیویارک کے سرد موسم کی چلنی والی تیز ٹھنڈی ہوائیں ان کے چہروں کو معطل کر رہی تھی۔۔۔۔

وہاں کھلنے والے خوبصورت پھولوں کی مہک ان کو مہکانے میں مصروف تھی !!!

وہاں چلنے والی تیز ٹھنڈی ہواؤں سے فاریہ کو ٹھنڈ محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔!!!آتش نے جب محسوس کیا کہ اسے ٹھنڈ لگ رہی ہے تو اس نے اپنے کندھوں پر موجود جیکٹ کا اتارتے ہوئے اس کے کندھوں پر رکھ دیا جس پر فاریہ کے چہروں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی !!!

" ٹھنڈ لگ رہی ہے ؟؟ "

آتش نے اس کے سامنے آتے ہوئے مسکرا کر اس سے پوچھا جس پر وہ سر ہاں میں ہلا گئی تھی !!!

" میرے سینے سے لگ جائیں ! ! میرے سینے کی گرمی ! ! آپ کے جسم کی ٹھنڈ کو ہوا کر دے گی " ! ! !

اس کے بے باک الفاظ سنتی ہوئی وہ شرمسار ہوتی سرخ چہرے کے ساتھ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ ! !

" نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ "

فاریہ نے اس کی جیکٹ کو اپنے چاروں طرف اوڑھتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا ! ! !

" شرما کیوں رہی ہیں ؟ میں کونسا غیر ہوں آپ کے لیے ؟ "

آتش مسکراتے ہوئے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تو فاریہ نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔ ! ! !

" تھوڑی سی شرم کر لیں " ! ! !

اگرچہ فاریہ کو اس کے قریب آنے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔ لیکن اس وقت وہ جس جگہ پر تھے وہ ایک ببلک پلیس تھی ! ! ! چاہے وہاں پر ابھی صرف وہی تھے ! !

لیکن پھر بھی فاریہ کی نگاہوں میں شرم تاری ہو رہی تھی ! ! !

" ارے فاریہ جی دیکھیں!! جس نے کی شرم اس نے پھوٹے کرم" !!!

اس کی بات بات سنتا ہوا وہ پر سکون سی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے اسے بتانے لگا کہ جس نے شرم کی اس کے کرم پھوٹے گے۔۔۔ !!

اس سے پہلے کہ فاریہ اسے کچھ بھی کہتی وہ ایک گہری نظر اپنے اطراف میں گھماتا ہوا جہاں پر کوئی بھی نہیں تھا، پر سکون، لاپرواہ، سے انداز میں وہ اس کے لبوں پر جھکا۔۔۔

اس کی یہ بے باکی دیکھ فاریہ کا دل زور سے دھڑکا تھا!! اس کا چہرہ ایک دم سے سرخ پڑ گیا۔۔۔اس شخص کی بے باکیاں دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی!!! لیکن آج اس نے فاریہ کے لیے حد کر دی تھی۔۔۔

فاریہ اچانک سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔!!! اس نے سرخ چہرے پر ہلکے سے جھلکتے ہوئے غصے کے ساتھ آتش کو دیکھا جس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ !!

" بہت بے شرم ہیں آپ" !!

فاریہ نے اسی چہرے کی سرخی سمیت نیم غصے سے بھرپور لہجے میں کہا تو وہ مسکرا گیا !!!

" فاریہ جی!! اسے بے شرمی نہیں رومینس کہتے ہیں " !!!

وہ اسی لاپرواہی والے انداز میں کہتا ہوا فاریہ کا پارا ہائی ہو گیا۔۔۔ !!!

" کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا " !!!

فاریہ نے غصے سے کہا۔۔۔

" بالکل بھی نہیں۔۔۔ بھئی دیکھیں میں رومینٹیک سا بندہ ہو!!! جیسا ہوں اب آپ کا ہوں۔۔۔!!! آپ کو میرے ساتھ ایڈجسٹ کرنا ہو گا۔۔۔!! کیونکہ میں تو بالکل بھی نہیں بدلنے والا"

اس نے ڈھٹائی سے بھرپور لہجے میں کہا تو فاریہ نے سر نفی میں ہلایا اور منہ پھلائے ہوئے وہاں سے نیچے کی طرف بڑھی۔۔۔!! وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرتا تھا،، منہ پھلائے وہ مزید خوبصورت لگتی تھی !!!

" ارے فاریہ جی!! بات تو سنیں " !!!

آتش اسے جاتا دیکھ سر نفی میں ہلاتا ہوا کھلکھلا کر مسکرایا اور کہتے ہوئے اس کے پیچھے گیا تھا جو نیچے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔!!! موسم کی خوبصورتی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔!! تیز ٹھنڈی ہوائیں مزید چلنے لگی تھی۔۔۔!!! یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے بارش کے امکانات ہیں!

(_____ دو مہینے بعد _____)

دو مہینے کا وقت کیسے گزر گیا تھا!!! ازا کو پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔دو مہینے اسے اپنے ماں باپ کو کھوئے ہوئے ہو گئے تھے!!! لیکن آج بھی وہ ہر رات انھیں یاد کر کے روتی تھی !!!

اس دن ماں باپ کو دفنانے کے بعد اسے تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی۔۔۔!!! وہ بہت خاموش رہنے لگی تھی۔۔۔اگر بولتی تو بہت کم!!!

کایان تو اس کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھنے تک کو ترس گیا تھا۔۔۔ان دو مہینوں میں صرف دو سے تین مرتبہ مسکرائی تھی۔۔۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ماں باپ کا دکھ بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔۔۔

اس کے بعد اس کا بھائی وقاص چوہدری بھی اپنے ماں باپ کے ق*تل کے ٹھیک ایک مہینے کے بعد یہ ملک چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔اسے ازا اکیلی تو ہوئی تھی لیکن پھر بھی کایان ہمیشہ اس کے ساتھ تھا۔۔۔!! اس نے اسے کبھی بھی اکیلا نہیں پڑنے دیا تھا۔۔۔

ارحم جس نے عباس چوہدری اور ان کی بیوی نرمین چوہدری کو بے رحمی سے ق*تل کر دیا تھا۔۔۔!!! اسے اس کے کیے کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے دے دی تھی !!!

عدالت نے اسے "دو مرتبہ عمر قید" کی سزا سنائی تھی!!! پہلے تو شہناز بیگم کا دل بہت دکھا تھا لیکن پھر جب انھوں نے اس کے گناہوں کا سوچا تو انھیں اس کے لیے یہ سزا بھی بہت چھوٹی سی لگی تھی !!!

اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ یہ ان کے اپنے ہی بے جالاڈ پیار کی وجہ سے تھا۔۔۔ان کے ہی اس بے جالاڈ پیار، اس کی غلطیوں کو معاف کرنا، اس کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے نے اسے ایسا بنا دیا تھا!! ان سب کی وجہ سے وہ آج صلاحوں کے پیچھے تھا !!!

شہناز بیگم میں اتنی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ ازا سے نظریں بھی ملا سکیں وہ بہت شرمندہ تھی اس سے!!! ارحم کی حرکت نے حویلی والوں کو ازا کے سامنے شرمندہ کر دیا تھا!

❤️ ꧁Abdul Ahad Butt Writes꧂ ❤️

" ازا!! مجھے بات کرنی ہے آپ سے"

کایان آفس سے واپس آیا تو ازا کو شائید کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پایا!! کایان نے سنجیدگی سے کہا تو وہ بھی چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی جمائے ہوئے اس کی طرف بڑھی !!!

" ازا کب تک ایسا چلے گا؟؟ کب تک آپ یوں ہی سنجیدہ رہے گی؟ بتائیں مجھے؟ اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتی آپ کی یہ سنجیدگی،،، میں آپ کی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے ترس گیا ہوں !!!

میں جانتا ہوں کہ جو دکھ، آپ کو دو مہینے پہلے ملا تھا وہ بہت بڑا تھا!!! دس دفعہ ایک ہی محبوب سے دھوکا کھانے سے اتنا دکھ نہیں ہوتا ہے جتنا کہ ایک مرتبہ ماں باپ کو کھونے سے ہوتا ہے !!!

پر کب تک ازا؟ مجھ سے اب یہ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔!! وہ ازا کہاں گئیں جو ہر وقت ہنستی تھیں، مسکراتی تھیں، باتیں کرتی تھی، آپ وہ ازا نہیں ہیں، وہ ازا کہیں کھو سی گئی ہے "

وہ کافی دنوں سے اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن آج اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ پرانی ازا کو واپس چاہتا تھا!! اس ازا کو جو ہر وقت ہنستی تھی!! مسکراتی تھی!! ہر وقت اس سے باتیں کرتی تھی !!!

" کایان!! اس وقت اس ازا کے ماں باپ زندہ تھے " !!!

اس نے کایان کے سامنے بیٹھے ہوئے سنجیدگی سے کہا!!! تو کایان نے پریشانی سے اسے دیکھا!!! اور اسے گلے سے لگایا۔۔۔ اسے دلاسا دیا۔۔۔!!! جبکہ ازا کی آنکھوں میں آنسو پیدا ہوئے !!

" کایان!! اس وقت اس ازا کے ماں باپ زندہ تھے " !!!

اس نے کایان کے سامنے بیٹھے ہوئے سنجیدگی سے کہا!!!تو کایان نے پریشانی سے اسے دیکھا!!!اور اسے گلے سے لگایا۔۔۔اسے دلاسا دیا۔۔۔!!!جبکہ ازا کی آنکھوں میں آنسو پیدا ہوئے!!کایان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا!!

" اور اس ازا کے ساتھ اس کا کایان ہے" !!!

کایان نے اسے خود سے جدا کرتے ہوئے اسے سامنے کیا اور اپنے انگوٹھوں کے پوروں سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے بتایا کہ چاہے اس ازا کے ماں باپ نہیں رہے!!!لیکن وہ اکیلی تو نہیں تھی اس کے ساتھ کایان تھا اب۔۔۔ !!!

" اسی لیے تو زندہ ہوں!!!ورنہ شائید اب تک مر"

ازا نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ہوئے بولنا شروع کیا کہ وہ اس کی اپنے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہی آج زندہ لیکن اگر وہ نہیں ہوتا تو شائید وہ بھی نا ہوتی!!!!اس نے آخری جملہ کہنا چاہا جب ہی کایان نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خاموش کروا دیا تھا!!!!

" شش!!!خبردار جو آپ نے اپنے منھ سے اس قسم کی بات نکالنے کی کوشش بھی کی تو !!!

"

کایان نے پریشانی سے کہا!!

" میں تھک چکا ہوں ازا۔۔۔آپ کو یوں دیکھتے ہوئے آپ کی یہ حالت دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ آپ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے!!!

آپ جب ایسی باتیں کرتی ہیں تو آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مجھ پر کیا بیتی ہو گی؟؟ مرنے کا مقام ہوتا ہے میرے لیے!!!اور آپ!!آپ کتنی آسانی سے کہہ دیتی ہیں یہ سب؟آپ کو برا نہیں لگتا؟

لیکن اب بس بہت ہو چکا ہے میں اب مزید یہ سب بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتا میری بس ہو گئی ہے !!!!

مجھے نہیں پتہ مجھے میری پرانی والی ازا واپس چاہیئے!!!جو ہنستی تھی۔۔۔!!!جو مسکراتی تھی!!!جو ہر وقت باتیں کرتی تھی جس کے لبوں پر ہمیشہ مسکراہٹ کے سوا کچھ بھی دیکھائی نہیں دیتا تھا!!!مجھے وہ ازا واپس چاہیئے!!!!ازا آپ کے والدین جہاں کہیں بھی ہونگے وہ آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہوں گے!!لیکن اگر آپ یوں اداس خاموش، رہیں گی تو کیا وہ خوش ہونگے؟ "

کایان نے جب بولنا شروع کیا تو وہ ایک ایک موضوع کرتا ایک لمبی گفتگو میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔!!!اس نے ازا سے کہا کہ وہ اب مزید اس کی یہ روکھی باتیں بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے !!

وہ سنجیدہ ہونے کی وجہ سے ایسی باتیں بھی کر دیتی تھی جس سے کایان کا دل بہت زیادہ دکھ جاتا تھا لیکن وہ بہت آرام سے وہ باتیں کر رہی ہوتی تھی جیسے کہ اسے کوئی فرق ہی نا پڑتا ہو!!!

بات کرتے ہوئے اس نے مطالبے کے طور پر ازا سے کہا کہ اسے وہ پرانی ازا واپس چاہیئے!!!جو خوشیوں میں رہتی تھی، ہر وقت ہنستی تھی، مسکراتی تھی، باتیں کرتی تھی نا کہ وہ جو سنجیدگی میں رہتی تھی۔۔۔!!!خاموش رہتی تھی، مسکرانا تو جیسے اسے آتا ہی نہیں تھا۔۔۔ !!!!

اس کی بات سنتے ہوئے ازا اپنی نظریں جھکا سی گئی تھی۔۔۔

" بولیں ازا؟آپ بنے گی نا ویسے والی ازا؟ "

اس کی جھکی نظروں کو دیکھتے ہوئے کایان نے اس سے سوال کیا تھا کہ کیا وہ اس کے لیے دوبارہ وہی والی ازا بنے گی؟؟

ازا بغیر کچھ بھی کہے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلا گئی، اور کایان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلا گئی۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ادا کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کایان جیسا خوبصورت تحفہ دیا تھا !!!

جو جانتا تھا کہ عورت کی عزت کیسے کرتے ہیں؟ وہ ونی میں آئی تھی اس کی زندگی میں غصہ کرنا تو دور کی بعد کایان نے اسے کبھی بھی غصے کی نگاہ سے دیکھا بھی نہیں تھا!!! ہمیشہ اس کا خیال رکھا تھا۔۔۔ !!! ازانے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا!!! کایان اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔ "

❤️ ﴿﴾﴿﴾ Abdul Ahad Butt Writes ﴿﴾﴿﴾ ❤️

" کتنے دنوں کے لیے جانا ہے آپ کو؟ "

فاریہ نے شیشے کے سامنے کھڑے اس جینز کی پینٹ شرٹ میں ملبوس آتش جو اپنے بال بنا رہا تھا اس سے سوال کیا کہ وہ کتنے دنوں کے لیے جا رہا ہے!!!

آتش کو اچانک ایک کمپنی کی میٹینگ کی وجہ سے فیصل آباد تین دن جانا پڑ گیا تھا!! فاریہ تھوڑی سی اداس تھی۔۔۔ یہ دو مہینے اس کے ساتھ کیسے گزر گئے اسے پتہ ہی نہیں چلے گا۔۔۔

" تین دن کے لیے!!! میری جان اگر مجھے یوں اچانک نا جانا پڑتا تو میں پکا آپ کو بھی ساتھ لے جاتا " !!!

پہلے آتش نے اسے بتایا کہ وہ فیصل آباد تیں دن کے لیے جا رہا ہے!!!!لیکن پھر اس کے اداس چہرے کی طرف دیکھتا ہوا وہ بھی کچھ لمحات کے لیے اداس ہو گیا تھا!!!فاریہ سے دور رہنا بہت مشکل تھا اس کے لیے!!

اس نے فاریہ کو بتایا کہ اگر اسے یوں اچانک نا جانا پڑتا تو وہ اسے بھی اپنے ساتھ لے جاتا!!

" ٹھیک ہے!!!آپ اپنا دھیان رکھیے گا" !!!

فاریہ نے کچھ سوچا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے آتش کو تاکید کی تھی کہ وہ اپنا دھیان رکھے !!!

" میں اپنا خیال رکھوں گا لیکن آپ نے مجھے روز دن میں چار مرتبہ ویڈیو کال کرنی ہے،،، میری صحت کے لیے وہ بھی بہت اچھا ہے۔۔۔۔ " !!!!

آتش اس کی بات سن کر مسکرایا اور پھر اسے بھی تاکید کی کہ وہ اسے دن میں چار مرتبہ ویڈیو کال کرے گی !!

جس پر فاریہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا!

" کہہ تو آپ ایسے رہے ہیں جیسے آپ تین دن کے لیے نہیں بلکہ تین سال کے لیے جا رہے ہوں " !!!

فاریہ نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرا گیا!!!

" یہ تین دن بھی میرے لیے تین سال کی طرح ہیں " !!!

لہجہ میں بھرپور سنجیدگی لیے ہوئے وہ بولا تو فاریہ کی نگاہیں اس کر ٹک سی گئی۔۔۔۔۔!!! وہ کافی دیر اسے دیکھتی رہی!!!

" ایسے مت دیکھیں مجھے فاریہ جی!!!! پھر میرا ایمان ڈگمگانے لگتا ہے" !!!

وہ بے باک لہجے میں کہتا ہوا اس کے چہرے پر سرخی طاری کر گیا تھا !!!!!

" آپ کو دیر ہو رہی ہے " !!!

فاریہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نظریں گھما گیا جبکہ فاریہ کمرے سے باہر نکل چکی تھی!!! اور وہ بھی اپنا سوٹ کیس لیتا ہوا، چہرے پر مسکراہٹ لیے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔"

❤️ ~ Abdul Ahad Butt Writes ~ ❤️

" چلو چلیں " !!!

انوشا کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے زریر نے اسے کہا کہ چلیں!!! تو وہ سمجھ نا سکی کہ کہاں چلیں ؟

" کہاں جانا ہے ؟میرے پاس وقت نہیں ہے ابھی "

انوشا نے خود کو موبائل میں مصروف دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔!!!

" جانم !!آپ بھول رہی ہیں !!!کہ دو مہینے پہلے آپ نے کہا تھا کہ دو ماہ کے بعد شادی کرنی ہے آپ کو۔۔۔

اور دیکھو اب دو مہینے پورے ہو چکے ہیں۔۔۔اور بھول گئی تم کہ پرسو ہماری مہندی ہے۔۔۔۔

اسی مہندی کی وجہ سے تو یہ شادی با سیبل ہوئی ہے !اب ہم ایک ہونے والے ہیں۔۔۔!!!اور اس کے لیے وقت نہیں ہے تمھارے پاس !!!یہ کیا بات ہوئی ؟"

زریر کا ایک ایک اسے حیرانگی میں مبتلا کرتا گیا جبکہ زریر نے اپنی بات کو جاری رکھا !!!

" اور اس وقت تو تم نے بہانہ بنایا تھا کہ تم اپنی دوستوں کو بلانا چاہتی ہوں !!!اور اب تو وہ بھی آگئی ہیں۔۔۔۔!

اب تم میری دسترس میں آنے کے لیے تیار رہو۔۔۔۔ایک دفعہ شادی ہو گئی تو چن چن کر بدلے لوں گا تم سے " !!

زریر نے اسے کہا دو ماہ پہلے تو وہ یہ بہانہ بنا گئی تھی کہ وہ اپنی دوستوں کو بلانا چاہتی ہے لندن سے !!! لیکن اب تو اس کا وہ بہانہ ختم ہو چکا تھا کیونکہ اس کی ساری دوستیں پاکستان کے ہوٹل میں قیام پذیر تھی !!!

آخر میں وہ اسے لب چبا کر اسے کہہ گیا کہ اب وہ اس کی دسترس میں آنے کے لیے تیار ہو جائے !!! وہ اس سے ایک ایک کر کے سارے پرانے حساب پورے کرے گا !!!

اس کی باتیں سنتے ہوئے انوشا کا چہرہ کانوں تک سرخ پڑ گیا تھا !!! وہ فوراً اپنے بیڈ پر سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی !!

" تو اس میں کیا ہے ؟؟ میں پھر سے شادی تھوڑی ڈیلے کروا دیتی ہوں ۔۔۔ " !!!

اس کی باتیں سنتی ہوئی وہ طنزیہ مسکراتے ہوئے بولی ۔۔۔

" اوہیلو !! یہ شادی کوئی گڈے گڈی کو کھیل نہیں ہے سمجھی جب دل کیا آگے کر دی !!

اب کچھ بھی نہیں کو سکتا ہے شادی تو تمھاری مجھ سے ہی ہو گی !!! اور پرسو سے ہماری شادی کے فنکشنز شروع ہو رہے ہیں !!!

اب تم نے کوئی شاپنگ بھی نہیں کی ہے !!! چلو میرے ساتھ " !!!

زریر نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے جتایا کہ اب وہ اس کا شوہر ہے اور اس سے شادی کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی بھی آپشن نہیں ہے !!!!!

" جوتا تو پہن لینے دو "

وہ اسے ساتھ لے کر جانے ہی لگا تھا جب ہی انوشا نے نیم غصیلے لہجے میں کہا تو آنکھیں گھماتا ہوا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا۔۔۔جوتا پہنتے ہوئے وہ اس کے ساتھ باہر کی طرف بڑھی تھی وہ دونوں اپنی شادی کی شاپنگ کے لیے مال کا رخ کر گئے تھے!!!

❤️ ﴿﴾﴿﴾ Abdul Ahad Butt Writes ﴿﴾﴿﴾ ❤️

ربعیہ یونیورسٹی کے کمرے میں بیٹھی ہوئی لیکچر کے رہی تھی!!! لیکچر ختم ہوا تو فنرکس کے سر کمرے سے نکل گئے تھے!!

آج وہ کسی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔!!! رات کو رہان نے اسے کہا تھا کہ آج وہ اسے کوئی سرپرائز دے گا۔۔۔۔!!! وہ کل رات سے یہی سوچ رہی تھی کہ وہ سرپرائز کیا ہو سکتا ہے؟

ان دو ماہ میں ان کے تعلقات بہت مظبوط ہوئے تھے!!! کیونکہ ارحم جیسی بلا ان کی زندگی میں نہیں رہی تھی !

آج اسے یونیورسٹی آکر ایک اور خبر یہ ملی تھی ! ! ان کے انگلش کے سر چینج ہو گئے ہیں۔۔۔۔ کوئی نیو سر آئے ہیں ! انھیں انگلش پڑھانے کے لیے !!!!!!

لیکن اس کا اس طرف بالکل بھی دھیان نہیں تھا۔۔۔۔ ! ! وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب ہی کلاس میں انگلش کے نیو سر داخل ہوئے !

وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اندر آئے تھے ! ! ! کلاس نے جب انھیں سلام کہا تو ربعیہ کا دھیان ان کی طرف گیا۔۔۔۔

لیکن جیسے ہی نظریں ان پر پڑی تو نظریں حیرانگی سے کھل گئی !!!

اس نے آنکھیں ملی ! ! ! لیکن پھر بھی اسے سامنے کھڑا شخص "رہان ملک" ہی دیکھائی دیا۔۔۔

اس نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے کھڑے پروفیسر رہان ملک کو دیکھا۔۔۔۔ ! ! ! جو دیکھا جو انھیں پڑھانے کے غرض سے آیا تھا۔۔۔ سامنے کھڑے رہان نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ونک کی۔۔۔۔ !!!

ربعیہ نے شرم سار نگاہوں سے اسے دیکھا،،،اس کا یہ عمل ساری کلاس کی نگاہوں سے بچ گیا تھا ! ! ! اپنا انٹرو کروانے کے بعد رہان نے لیکچر دینا شروع کیا تھا ! ! !

ربعیہ کا زیادہ دھیان لیکچر سے زیادہ اس محبوب پر تھا جو مڑ مڑ کر اس کو ہی دیکھ رہا تھا!!! ربعیہ سمجھ گئی تھی رہان اسے یہی سرپرائز دینے والا تھا !!!

ربعیہ پورا لیکچر اسے کی تکتی رہی تھی!!!! جبکہ لیکچر کے اینڈ ہونے پر وہ ایک نگاہ اس پر ڈالتا ہوا کلاس سے باہر نکل گیا تھا!!! ربعیہ کی نگاہیں اسے تلاش کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔!!! لیکن اب تو اگلا لیکچر شروع ہو چکا ہے !!!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

" آج میں حماد کو سب سچ بتا دوں گی کہ میں ان سے کس قدر محبت کرتی ہوں!!! نہیں رہ سکتی ہوں میں ان کے بغیر " !!!

پچھلے دو مہینوں میں اسما نے اس بات کا اندازہ لگایا تھا کہ وہ حماد سے محبت کرتی ہے!!! بہت زیادہ محبت کرتی ہے وہ اس سے۔۔۔۔ !!!

وہ پھولوں کی دکان پر اس کے لیے بکے لینے کے لیے آئی تھی!!! اس نے دل میں ہی مسکراتے ہوئے سوچا !

وہ گلاب کے پھولوں کا بنا ہوا خوبصورت بکے لیے ہوئے اس کی پیمنٹ کرتی ہوئی دکان سے باہر نکلی۔۔۔۔!!!اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے حماد کے آفس کی راہ پر ڈال دیا!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

" تم " !!!

حماد اپنے آفس میں بیٹھا ہوا ٹیبل پر پڑے ہوئے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا!!!جب ہی اس کے آفس کا دروازا کھلا اور جینز کی پینٹ شرٹ پہنے ہوئے کھلے بالوں والی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی حماد کے ماتھے پر بل رونما ہوئے !!!

" کیسے ہو حماد؟؟؟ "

اس لڑکی نے طنزیہ کہا۔۔۔۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو آمنہ ؟؟؟اور تمھیں اندر کس نے آنے دیا؟؟؟ "

حماد نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا!!!

" شکر ہے تمھیں میرا نام تو یاد ہے۔۔۔۔!!!ورنہ میں سمجھی کہ تم مجھے بھول گئے !!!

"

آمنہ نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

" میں نے پوچھا کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟ "

حماد نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔!!! جب ہی آمنہ اس کے قریب ہوئی !!!

" بتاتی ہوں"

وہ اس کے قریب ہوتی ہوئی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔!! حماد نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا اور پیچھے کرنے کی کوشش کی جب ہی آفس کا دروازا کھلا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ حماد حیران رہ گیا تھا!!!

وہ حماد کے قریب ہوتی ہوئی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔!! حماد نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا اور پیچھے کرنے کی کوشش کی جب ہی آفس کا دروازا کھلا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھ حماد حیران رہ گیا تھا!!!!

ان دونوں کو اتنا قریب دیکھ کر سامنے کھڑی ہوئی اسما کے ہاتھ سے گلاں کے پھولوں کا گلدستہ زمین پر گر گیا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں بے یقینی سے پیدا ہوئی تھی۔۔۔

اسے جیسے ہی یقین ہی نا آیا کہ یہ اس کا ہی حماد تھا جو کسی اور لڑکی کے اتنا قریب تھا۔۔۔!! اسے دیکھ کر بھی آمنہ نے حماد کے کندھے سے ہاتھ نہیں ہٹایا تھا !!

حماد کی آنکھوں میں پریشانی اتری تھی۔۔۔اسما کی آنکھوں میں یہ منظر دیکھتے ہوئے آنسو بھر آئے !! وہ کیا سوچ کر آئی تھی یہاں اور یہاں کیا چل رہا تھا؟ لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ یہ سب اس وہم ہے اس کے سوا یہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ !!

وہ ان آنسوؤں کو صاف کرتی ہوئی وہ گلدستہ وہی چھوڑتی ہوئی کمپنی سے باہر کی طرف بھاگی تھی!! جبکہ حماد نے پریشانی سے دیکھا!!! کہ اب وہ اسے غلط سمجھے گی؟

اس کے جاتے ہی حماد کے آنکھوں میں خون اترا اس نے فوراً سے آمنہ کو پیچھے کی طرف دھکیلا تھا!!!

" تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری قریب آنے کی؟؟؟ ابھی کے ابھی دفع ہو جاؤ یہاں سے !!! ورنہ تم زندہ نہیں بچو گی " !!!

حماد کا غصے سے کوئی عالم نہیں رہا تھا!!!! اس کا دل کر رہا تھا سامنے کھڑی اس بے حیا لڑکی کا سر پھاڑ دے!!! لیکن پھر وہ اپنی غصے پر قابو پاتا ہوا اسے غصے کے عالم میں کی بولا۔۔۔

اور آفس سے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔اس کا یہ غصہ دیکھتے ہوئے وہ ٹھٹک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔!کہ اس لڑکی انھیں ایک ساتھ دیکھ لیا تو اسے اتنا غصہ کیوں آرہا ہے !!!

" کہیں حماد اس لڑکی سے محبت تو نہیں کرتا؟؟"

آمنہ نے اپنی ہی سوچوں میں گم سا کہا۔۔۔۔

" نہیں!!! نہیں ایسا بالکل بھی نہیں کو سکتا ہے ؟وہ کیسے کر سکتا ہے کسی اور سے محبت جبکہ میں بھی یہ جانتی ہوں کہ حماد صرف مجھ سے محبت کرتا ہے اور آج بھی اس کے دل میں میں ہی ہوں۔۔۔ "

وہ طنزیہ کہتے ہوئے طنزیہ مسکرائی۔۔۔۔!!ہاں وہ حماد کی پہلی محبت تھی۔۔۔جس سے حماد دیوانہ وار محبت کرتا تھا !!!

لیکن آمنہ!!!اسے حماد کی محبت کی قدر نہیں تھی اس نے کسی اور کے لیے اس کے ساتھ بیوفائی کی تھی !!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

وہ ماضی کی سب باتیں ایک مرتبہ سوچتے ہوئے نظریں گھما سی گئی اور آفس سے باہر نکلی!!

جبکہ دوسری طرف حماد جو اسما کے پیچھے گیا تھا!!! وہ اس کے قریب پہنچا تھا۔۔۔۔اسما ابھی کمپنی سے باہر ہی نکلی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اس کی گالوں پر صاف عیاں تھے! پر وہ کیا جانتی تھی کہ یہ سب کچھ صرف ایک جھوٹ ہے۔۔۔حماد نے اس کے قریب کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی۔۔۔۔

پر اسما نے جیسی ہی اس کی آہٹ محسوس کی اسی وقت اس نے حماد کا ہاتھ جھٹک دیا اور بے یقینی سے اسے دیکھا!!!

" ہاتھ مت لگانا مجھے "

وہ غصے سے بولی!!

" اسامیری بات تو سنیں " !!

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے!! ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔وہ غلط سوچ رہی ہے۔۔۔ لیکن شائید اسما اس کی ایک بھی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھی!!!

" اب سننے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا " !!!

حماد نے اسے چھونا چاہا مگر اسما نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔اور غصے سے بھرپور لہجے پر قابو پاتے ہوئے تحمل مزاجی سے کہا اور اس گاڑی کی طرف بڑھی جس میں وہ آئی تھی۔۔۔

حماد نے اسے روکنا چاہا مگر وہ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی گھر کی طرف روانہ ہوئی تھی۔۔۔

پورے راستے اسما کے سامنے وہ منظر گھوم رہا تھا۔۔۔جب وہ لڑکی اور حماد اس قدر قریب کھڑے ہوئے تھے!!! اسما کو اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو روکنا مشکل ہو رہا تھا!!!! وہ بار آنسو صاف کرتی ہوئی خود کو مظبوط دیکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔"لیکن یہ ممکن نہیں ہو پا رہا تھا!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

گاڑی گھر کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔!!! وہ یک دم گاڑی سے اترتی چہرے پر غصے کی سرخی سجائے ہوئے گاڑی سے اترتی اور تیز قدم لیے ہوئے اندر کی طرف بڑھی !!!

" اسما بیٹا!!! آ گئی تم! کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہو بیٹا؟ "

اسما جیسے ہی اندر پہنچی تو سامنے ہی اسے حماد کی والدہ دیکھائی جنھوں نے پہلے تو اس سے مسکرا کر کہا کہ وہ آ گئی!! لیکن پھر جب انھوں نے اسما کے چہرے پر سجے ہوئے غصے کو دیکھا تو اس سے سوال کیا کہ وہ اس قدر غصے میں کیوں ہے؟

" امی!!! یہ آپ اپنے اس نام نہاد بیٹے سے پوچھیے گا "

اس کے لیے اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی اس کے لب و لہجے میں ان کے لیے وہی نرمی، عزت تھی۔۔۔۔!!! جبکہ اسما کی بات سنتے ہوئے وہ بکے حیران رہ گئی تھی۔۔۔ کہ ایسا بھی کیا کر دیا ہے حماد نے؟ جبکہ اسما انھیں کہتی ہوئی فوراً اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور اپنا سامان پیک کرنے لگی تھی۔۔۔۔!! تاکہ وہ جلد از جلد یہاں سے جا سکے!

" اسما بیٹا کچھ بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے؟؟ "

حماد کی والدہ کا دل کا آپریشن آج سے ٹھیک ڈیڑھ ماہ پہلے ہو چکا تھا! اور اب وہ کافی بہتر تھیں!!! اگر ان کا آپریشن نا ہوا ہوتا تو شائید اسما انھیں یہ بات کبھی بھی نا بتاتی !!!

وہ اسما کے پیچھے کمرے کی طرف آئی تھی۔۔۔اور اس سے پوچھا تھا کہ وہ انھیں کچھ بتائے تو سہی کہ کیا بات ہوئی ہے؟؟ کیا کیا ہے حماد نے جو وہ اتنا غصے میں ہے۔۔۔اور سب سے بڑھ کر یہ اسے اپنا سامان پیک کرتا دیکھ وہ بہت دکھی ہوئی تھی!

" آفس کے کمرے میں وہ کسی غیر لڑکی کے ساتھ تھا " !!!

اسما نے مڑتے ہوئے ان سے کہا!! اس کے لہجے میں حماد کے لیے تو کوئی تمیز باقی نہیں رہی تھی۔۔۔ لیکن حماد کی والدہ کے لیے وہی تمیز، وہی لہجہ تھا!!!

اسما کی بات سنتے ہوئے وہ حیران رہ گئیں۔۔۔اس کی بات سن پر جیسے کسی قیامت کی طرح گری تھی۔۔۔۔ !!

" What ? "

ان کے چہرے پر سوالیہ نشانات ظاہر ہوئے تھے جیسے انھیں یقین ہی نا آیا ہو کہ ان کا بیٹا بھی ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔

" اسما حماد ایسا نہیں ہے " !!!

انھوں نے اسے سمجھانا چاہا تھا کہ حماد ایسی حرکت نہیں کر سکتا ہے!!!! وہ ایسا لڑکا نہیں ہے۔۔۔۔!

" امی!!! میں اپنی آنکھوں سے وہ سب دیکھ کر آئی ہوں "

اس نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر حماد کی والدہ نے اسے پریشان کن نگاہوں سے دیکھا جو اپنا بیگ پیک کرتی ہوئی بیڈ سے اتار کر زمین پر رکھتی ہوئی باہر کی طرف بڑھنے لگی!!

" اسما بیٹا رکو!! مسئلے کا حل گھر چھوڑ کر جانا نہیں ہوتا"

حماد کی والدہ نے اسے روکنا چاہا۔۔۔ اس کا بیگ پکڑا اور اس سے کہا تو اسما نے پریشانی سے انھیں دیکھا !!

" امی مجھے معاف کر دیجئے گا!! لیکن اب میرے یہاں رہنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا ہے "

اسما آہستگی سے اپنے بیگ پر سے ان کا ہاتھ ہٹاتی ہوئی بولی تو انھوں نے اسما نے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا!!!! کہ شائید وہ رک جائے لیکن وہ نا رکی وہ چلی گئی۔۔۔

یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی کی دیوار تھی جو ان کے درمیان آمنہ نے کھڑی کر دی تھی۔۔۔ وہ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی حویلی کی راہ پر چل دی تھی۔۔۔!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

جیسے کی اسما گھر سے نکل کر گئی تھی اس سے ٹھیک پانچ منٹ کے بعد حماد نے اپنی گاڑی لا کر گھر روکی تھی۔۔۔

وہ جیسے کی گاڑی سے اترا تو اسے گھر بہت خاموش سنائی دیا۔۔۔ جیسے گھر پر کوئی ہو ہی نا!

وہ فوراً اندر اپنی والدہ کی طرف بڑھا تھا!!! اندر پہنچا تو وہ ہال میں موجود صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی! ان کی آنکھوں میں دکھ تھا۔۔۔۔۔۔!!!!!!!!

" امی!!! اسما "

وہ ابھی اندر پہنچا ہی تھا کہ اور اپنی والدہ سے اس نے اسما کے متعلق پوچھا تھا ہی کہ اس کی والدہ غصے سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔

" چلی گئی وہ۔۔۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے!! تمھیں شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے اسے دھوکا دیتے ہوئے؟

اس نے کیا کیا نہیں کیا حماد ہمارے لیے! تمھارے لیے! اس گھر کے لیے! لیکن تم نے ایک مرتبہ بھی اسے دھوکا دینے سے پہلے نہیں سوچا " !

وہ غصے میں نا جانے اسے کیا بول گئی تھی ! لیکن حماد ان کے سامنے ایک بھی لفظ نہیں بولا تھا۔۔۔!!

کیونکہ وہ سمجھ سکتا تھا اس وقت ان پر کیا بیت رہی ہو گی ؟

وہ چپ کر گیا تھا۔۔۔۔اس کی امی اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔!! جبکہ وہ وہی بیٹھتا ہوا اسما کے خیالات میں کھو گیا۔۔۔

" بس ایک مرتبہ تو میری بات سنی ہوتی اسما"

اس نے دکھ بھرے لہجے میں خود سے کہا!!

جبکہ دوسری طرف اسما آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے حویلی جا رہی تھی۔۔۔۔وہ بل بہ بل اپنے آنسو صاف کرتی لیکن آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے!!

اسما حماد نو دھوکے باز سمجھ رہی تھیں۔۔۔۔جبکہ وہ ایسا تھا بھی نہیں۔۔۔! یہ سارا کیا دھرا آمنہ کا تھا!!!!

❤️ ৩৩ Abdul Ahad Butt Writes ৩৩ ❤️

" تو میرا شک بلکل صحیح نکلا!!! تم ہی محمل اسود کی اکلوتی بیٹی۔۔۔۔!! جو اس گھر میں اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے آئی ہو " !!

یہ بہت تیز ہواؤں کی رات تھی ! ! بادل اپنے زور پر گری رہا تھا۔۔۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے بارش ہونے والی ہو۔۔۔ سردیوں کی ٹھنڈی رات کہ ٹھنڈی ہوائیں اپنے عروج پر چل رہی تھی ! ! ! وہ دونوں اندھیرے میں کھڑی تھی۔۔۔

" بالکل ٹھیک کہا آپ نے کنول بیگم ! ! میں محمل اسود کی ہی بیٹی ہوں۔۔۔۔ ! ! ! اور مجھے امید ہے کہ یہ نام سنتے ہی آپ کے پسینے چھوٹ گئے ہوں گے !

ویسے یہ جھٹکا کیسے لگا آپ کو؟ اور ٹھیک کہا آپ نے کنول بیگم کہ میں اپنے ماں باپ کا بدلہ لینے کے لیے ہی یہاں پر آئی ہوں۔۔۔ " !

کنول بیگم نے ہال کی لائٹس آن کی تھی۔۔۔اس لڑکی کا چہرہ ان پر عیاں ہوا جس نے ابھی یہ سارے الفاظ ادا کیے تھے ! !

" فاریہ ! ! ! میں جانتی تھی کہ تم محمل اسود کی ہی بیٹی ہوں۔۔۔۔۔ ! ! ! کیونکہ تمھیں اللہ تعالیٰ نے جو چہرہ دیا ہے۔۔۔۔ ! وہ سارے کا سارا تمھاری ماں پر گیا ہے۔۔۔اسی وجہ سے تو میں تم سے زیادہ نفرت کرتی ہوں۔۔۔

پہلے دن سے ہی میں سمجھ گئی تھی کہ تم محمل اسود کی ہی بیٹی ہو۔۔۔۔ " ! ! !

ہاں وہ فاریہ تھی جس سے کنول بیگم بات کر رہی تھی۔۔۔!!! فاریہ کی ماں " محمل اسود " تھی۔۔۔
وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب ہی فاریہ اس کی بات کاٹتی ہوئی ہنسی تھی!!! اسے دیکھ کر کنول بیگم کو غصہ آیا۔۔۔

" ارے کنول بیگم!!!! آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں بیوقوف ہوں، پاگل ہوں، ناسمجھ ہوں ہمم !!! جو آپ میرے ہی آدمیوں سے میری انفارمیشن نکلوائے گی اور مجھے کچھ بھی علم نہیں ہو گا۔۔۔
بولیں!! کنول بیگم میرے بارے میں آپ نے جو انفارمیشنز نکلوائی تھی اس سب کا علم ہے مجھے۔۔۔
اور کیا کہا آپ نے کہ آپ کو پہلے ہی پتہ تھا کہ میں محمل اسود کی بیٹی ہوں!!! نہیں آپ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔ کہ میں کون ہو؟ آپ کو بس میری ماں محمل اسود یاد تھیں۔۔۔
اگر آپ جانتی ہی ہوتی میرے بارے میں تو آپ کبھی بھی میرے متعلق کوئی بھی انفارمیشن نا نکلواتی " !!

فاریہ نے چہرے پر وہی طنزیہ مسکراہٹ لیے ہوئے کنول بیگم کا تمسخر اڑایا تھا۔۔۔ کنول بیگم نے اسے غصے سے دیکھا۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔!!! میں سب جانتی تھی تمھارے بارے میں !!! تمھارے ارادوں کے بارے میں "

کنول نے ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔۔۔

" اچھا!!! کنول بیگم ایسی بات ہے۔۔۔ایسی ہی بات ہے تبھی تو تمھیں مجھے دیکھ کر موت نظر آرہی ہے۔۔۔ویسے کنول بیگم ماننا پڑے گا کہ تم بہت ہی زیادہ بیوقوف ہو۔۔۔ پچھلے دو مہینوں سے میں تمھارے ساتھ رہ رہی ہوں۔۔۔اور تمھیں یہی نہیں پتہ چلا کہ میں کسی اور کی نہیں بلکہ محمل اسود کی بیٹی ہوں۔۔۔۔

وہی محمل اسود جسے تم نے روڈ ایکسیڈینٹ میرے بابا اسود کے ساتھ ق*تل کروادیا تھا!!! یاد ہے نا تمھیں کنول بیگم " !!!!

پہلے تو فاریہ نے اس کا تمسخر ایک مرتبہ پھر سے اڑایا تھا۔۔۔!!!! لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے الفاظ، اس کا لہجہ زور پکڑتے چلے گئے تھے۔۔۔ !!!!!

اس کی باتیں سنتے ہوئے کنول بیگم کا سانس سوکھ رہا تھا،، جسے دیکھ فاریہ مسکرائی!

" کیاہوا کنول بیگم ؟ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہیں۔۔؟ بہت بڑا جھٹکا لگا ہے کہ یہ محمل اسود کی بیٹی کہاں سے آ گئی وہ بھی آپ کو آپ کے انجام تک پہنچانے کے لیے !!

ایک اور راز کی بات بتاؤ کنول بیگم آپ کو میں کہ میں صرف یہی نہیں جانتی کہ آپ نے میرے ماں باپ کو آپ نے ق*تل کیا ہے میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اسی دن اسی جگہ میرے ماں باپ کے ایکسیڈینٹ کے ٹھیک پانچ منٹ بعد آتش کے ماں باپ کا بھی ایکسیڈینٹ آپ نے ہی کروایا تھا۔۔۔ بیس سال پہلے آپ ہی تھی وہ جس نے ان کی گاڑی کی بریکس فیل کی تھی۔۔۔ "

کنول بیگم پر بجلی کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔۔۔!!!ہر لمحے اس پر ایک نیا پہاڑ ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ !!!

وہ حیران تھی کہ فاریہ کو آج سے بیس سال پہلے انھوں نے جو بھی کیا تھا اس کے متعلق سب معلوم تھا !!کہ کنول بیگم نے ہی فاریہ کے ماں باپ "محمل "اور "اسود "کو مروایا تھا ان کا ایکسیڈینٹ کروا کر !!!!!!اور اس کے بعد اسی جگہ،اس وقت کے ٹھیک پانچ منٹ بعد انھوں نے آتش کے ماں باپ کا ایکسیڈینٹ بھی کروایا وہ بھی فاریہ کے ماں باپ کی گاڑی کے ساتھ۔۔۔۔

کیونکہ آتش کے ماں باپ کج گاڑی کی بریکس فیل وہ پہلے ہی کر چکی تھی۔۔۔۔اور یہ سب کنول بیگم نے بہت بڑی پلینگ کے ذریعے کیا تھا۔۔۔

لیکن اس کے لیے سب سے بڑی حیرانگی کی بات یہ تھی کہ یہ وہ سچ تھا جو اس دنیا میں کوئی بھی انسان نہیں جانتا تھا۔۔۔!!! کنول بیگم نے اتنی صفائی سے کام کیا تھا کہ کسی کو بھی اس کی اس حرکت کے بارے میں کوئی بھی علم نہیں ہوا تھا !!!

لیکن فاریہ وہ ان کے بارے میں سب جانتی تھی،،، کہ کنول بیگم نے کیا کب اور کیسے کیا؟ بس وہ یہ نہیں جانتی تھی اس نے یہ سب کیوں کیا۔۔۔

کنول بیگم کے ماتھے پر سردی کی ٹھنڈی رات میں بھی پسینہ ٹپکا تھا۔۔۔!

" کیا ہوا کنول بیگم یہ سب سن کر آپ کے ماتھے پر پسینہ آگیا!!! اس وقت کیا بنے گا آپ جب یہ ساری کی ساری حقیقت آپ کے بھانجے آتش کاظمی کو پتہ چلے گی "

اس کے ماتھے پر آئے ہوئے پسینے جو دیکھ فاریہ پر سکون لہجے میں بولی کہ وہ تو اتنے میں ہی ڈر گئی اس وقت کیا ہو گا جب یہ سب کچھ وہ آتش کاظمی کو بتا دے گی۔۔۔ !!!

اس کی بات سنتے ہی کنول بیگم کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی انھوں نے یہ سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔ کہ اگر فاریہ کو یہ ساری باتیں معلوم ہیں تو وہ آتش کو بھی بتا سکتی ہے اور آتش نے اگر اس کی باتوں پر یقین کر لیا تو؟ وہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

" فاریہ کیا لگتا ہے تمھیں ؟ کہ یہ اتنا آسان ہے کہ تم آتش کو بتاؤ گی کہ میں نے تمھارے اور اس کے ماں باپ کا ق *تل کیا ہے اور وہ اتنی آسانی سے تمھاری بات مان جائے گا ؟ "

اس نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا ! ! ! تو فاریہ بھی مسکرائی ۔۔۔ جیسے اسے یقین ہو کہ آتش فاریہ کی بات پر یقین نہیں کرے گا ۔۔۔

" اس کی فکر مت کریں کنول بیگم ثبوت بہت زیادہ ہیں میرے پاس یقین تو انھیں کرنا ہی پڑے گا ۔۔۔ " ! ! !

اس نے مسکراتے ہوئے کنول بیگم کو کہا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں ۔۔۔۔ ! ! فاریہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ تیز تھی ۔۔۔ ! وہ جانتی تھی کہ اسے کیا کب اور کیسے کرنا ہے ۔۔۔

" آپ کا وقت ختم ہونے والا ہے ! جیل کی تیاری کر لیں کنول بیگم ۔۔۔ " ! ! !

فاریہ نے کہا تو وہ حیران رہ گئی ۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کریں وہ چاروں طرف سے گر چکی تھی جب ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا ۔۔۔ ! ! !

" میرا تو جو ہو گا وہ ہو کر رہے کا فاریہ ! ! لیکن تم نے سوچا ہے کہ تمھارا کیا ہو گا ؟ ؟ جب آتش کو تمھاری حقیقت پتہ چلے گی ؟ جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ اس کی بیوی نے اس سے شادی صرف اور صرف اپنا بدلہ لینے کے لیے کی ؟ وہ چھوڑ دے گا تمھیں ۔۔۔ ! ! ! پھر کیا کرو گی تم فاریہ ؟ "

کنول نے فاریہ کو آنے والے وقت سے ڈرانے کی کوشش کی تھی کہ شائید فاریہ اس سب سے ڈر کر کہ آتش کو یہ جب یہ سب پتہ چلے گا تو وہ کیا کرے گا ؟ تو شائید وہ اس کے خلاف سارے جتنے بھی ثبوت ہیں انھیں ختم کر دیے یا اس سے بدلہ نا لے ! ! !

" اور جب آتش کو یہ پتہ چلے گا ۔۔۔ کہ آپ نے ہی اس کے ماں باپ کا ایکسیڈینٹ کروایا تھا ۔۔ تو پھر آپ نے سوچا ہے کہ آپ کا کیا ہو گا ؟ ؟ کیسے بچیں گی پھر آپ سچ سے ؟ "

فاریہ نے چہرے پر غصے کی تاثرات لیے ہوئے اس پر جوابا حملہ کیا جب آتش کو اس کی حقیقت کے بارے میں پتہ چلے گا تو پھر کیا ہو گا ؟ کنول بیگم نے اسے پریشانی سے دیکھا ۔۔۔۔

" اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے آتش سے شادی صرف اور صرف اپنے ماں باپ کا بدلہ لینے کے لیے کی ! ! ! اس کے جزبات اس کے احساسات اس کی محبت کی کوئی قدر نہیں ہے تمھیں ؟ "

کنول نے کہا تو اس نے اپنا سر ایک طرف ہلایا ! ! !

" جو بھی ہو۔۔۔پر ہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آتش سے شادی میں نے اپنے ماں باپ کی موت کا آپ سے بدلہ لینے کے لیے کی۔۔۔آپ ایک قا*تل ہیں۔۔۔

لیکن اب " !!!

" لیکن اب کیا فاریہ جی؟ "

وہ بول ہی رہی تھی جب ہی ایک آواز اسے خاموش کروا گئی۔۔۔اس کی زبان پر پابندی لگا گئی تھی یہ آواز۔۔اس نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے "آتش کاظمی" کو کھڑا پایا۔۔۔

وہ سمجھ گئی کہ کنول نے یہ سب کچھ کیوں کہا۔۔۔۔

" آتش میری بات "

وہ کافی دیر تک اسے دیکھتی رہی جو آنکھوں میں اس کے لیے بے یقینی لیے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا!!

شائید یہ اثر فاریہ کی کہی ہوئی پچھلی بات کا تھا۔۔۔۔

فاریہ نے اس سے کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کروا دیا!!

" خالہ اندر چلیں "

وہ ایک سرد نگاہ فاریہ پر ڈالتا ہوا کنول بیگم کی طرف بڑھا!!اور انھیں کیے اندر کی طرف بڑھا جبکہ کنول بیگم نے شیطانی مسکراہٹ لیے ہوئے فاریہ کی طرف دیکھا۔۔

فاریہ نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔وہ جیت کر بھی ہار رہی تھی۔۔۔!!اس کا دل ٹوٹ سا گیا تھا!!

آتش کو بھی یقین نہیں آیا تھا یہ سب سن کر وہ فاریہ سے بات کرنا چاہتا تھا....!!اور اب اس کی غلط فہمی فاریہ سے بات کر کے ہی دور ہونی تھی۔۔۔!فاریہ وہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

کایان کمپنی سے حویلی لوٹ آیا۔۔۔!!حویلی میں داخل ہو کر اس نے سب سے پہلے شہناز بیگم اور شہزاد ملک سے سلام لیا۔۔۔اکثر اب وہ جب بھی کمپنی سے واپس لوٹ کر آتا تو ازا اسے کسی نا کسی مین ضرور مصروف ملتی لیکن آج جب وہ واپس آیا تو ازا کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔۔!!!!

وہ بغیر کسی سے بھی پوچھے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔جیسے ہی کمرے میں پہنچا تو اسے سامنے کھڑا پایا!

وہ نیلے رنگ کے گرم سوٹ، کھلے بالوں، اور لائٹ میک اپ کے ساتھ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا عکس اس میں دیکھ رہی تھی۔۔۔کایان کافی لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر آہستگی سے اس کی طرف بڑھا۔۔اور

اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔اس کا عکس اپنے پیچھے شیشے میں دیکھتی ہوئی ازاہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔ !!!

وہ نیلے رنگ کے گرم سوٹ، کھلے بالوں، اور لائٹ میک اپ کے ساتھ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا عکس اس میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کایان کافی لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر آہستگی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔اور اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔اس کا عکس اپنے پیچھے شیشے میں دیکھتی ہوئی ازاہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔ !!!

" کیا بات ہے؟آج بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔۔ "

کایان اس کے قریب پہنچتا شیشے میں اپنا اور اس کا عکس دیکھتا ہوا مسکرا اس سے شوخ لہجے میں کہنے لگا تو وہ ہلکا سا مسکرائی!!!

" آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ کو پرانی والی ازا واپس چاہئیے۔۔۔۔!!!ہاں!!!اگر آپ کہتے ہیں تو میں کپڑے تبدیل کر لیتی ہوں کوئی مسئلہ نہیں ہے"

اس کی بات سن کر ازا جو اس کی طرف پشت کر کے کھڑی تھی اس کی طرف مڑی اور ہیزل نگاہوں سے اس کی کالے رنگ کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔!اور آہستگی سے کہا تو کایان نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" بالکل بھی نہیں۔۔۔!!! میں نے کب کہا کہ مجھے کوئی بھی مسئلہ ہے؟ بلکہ مجھے تو اچھا لگ رہا کہ آپ یوں تیار ہیں۔۔۔ میں شروع سے ہی یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمیشہ یونہی تیار رہا کریں،، خوش رہا کریں۔۔۔ !!

اور اب سے آپ روز تیار ہوا کریں گی!!! میرے لیے "

وہ اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا اسے اپنے قریب کرتا ہوا پیار بھرے لہجے میں کہنے لگا تھا!!! کہ وہ یہی چاہتا ہے کہ ازا ہمیشہ یونہی سج سنور کر ہمیشہ کے لیے خوش رہے!!! اور وہ روز اس کے لیے یونہی تیار ہو۔۔ یہ کہتا ہوا وہ پیار سے اس کے ماتھے پر جھکتا ہوا اسے چوم گیا تھا۔۔۔ ازا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔!!

" صرف دس منٹ!! دس منٹ میں کپڑے چینج کر کے آتا ہوں اس کے بعد ہم گھومنے چلیں گے "

آپی گرفت سے اسے آزاد کرتے ہوئے کایان نے مسکرا کر کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی! آج ازا کو کایان کے چہرے پر وہ خوشی دیکھائی دی تھی جو آج دو مہینے پہلے ہمیشہ اس کے چہرے پر ہوتی تھی۔۔۔

اس کی چاہت،اس کی محبت کو دیکھ کر ازانے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا تھا کہ اسے اللہ نے کایان جیسے خوبصورت تحفے سے نوازا تھا۔۔آج اس کے ماں باپ اس کے ساتھ نہیں تھے۔لیکن پھر بھی وہ اکیلی نہیں تھی کیونکہ کایان اس کے ساتھ تھا۔۔ماں باپ ایک مرتبہ سے اس کی آنکھیں بھر لائی تھی۔۔۔

ٹھیک دس منٹ کے بعد وہ کپڑے تبدیل کرتا ہوا واش روم سے نکلا اور اسے لیے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ازا بھی نیم مسکراہٹ لیے ہوئے اس کے ساتھ چل دی۔۔۔

" ماشاءاللہ بہت پیارے لگتے ہو تم دونوں ایک ساتھ اللہ کرے تم دونوں ہمیشہ اسی طرح خوش رہو آمین "

وہ دونوں نیچے ہال میں پہنچے تو شہناز بیگم نے انھیں ایک ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تو مسکرا کر انھیں دعا دی۔۔۔

" آمین!!!اچھا تائی جان ہم ہو سکتا ہے کہ رات کو لیٹ ہو جائیں تو کھانے پر ہمارا انتظار نا کیجیے گا۔۔۔۔ "

کایان نے مسکرا کر کہا۔۔۔

" ٹھیک ہے خوب مزے کرنا "

شہناز بیگم نے مسکرا کر کہا تو وہ دونوں مسکراتے ہوئے حویلی سے باہر کی طرف بڑھے اور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حویلی سے کہیں دور زندگی کے مزے لینے کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

" یہ سب کیا ہے؟ "

ربعیہ لیکچرز سے فری ہو کر سیدھا رہان کی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔!! جہاں پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ ربعیہ نے اس سے اس کی حرکت کہ متعلق پوچھا تھا جو وہ اس کی یونیورسٹی میں پروفیسر لگ گیا تھا۔۔۔ اس کا سوال سنتا ہوا رہان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

" کیا تھا مطلب؟ میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کو ایک سرپرائز دوں گا۔۔۔اور یہ سرپرائز وہی تھا۔۔۔ "

ربعیہ کی بات سنتا ہوا رہان مسکرا کر اسے بتانے لگا تھا کہ اس نے پہلے ہی اسے بتا ہی چکا تھا کہ وہ اسے ایک سرپرائز دینے والا اور وہ سرپرائز یہی تھا۔۔۔!! کہ وہ اس کی یونیورسٹی میں پروفیسر لگے گا۔۔۔

" یہ سرپرائز نہیں ہے جھٹکا ہے۔۔۔!!! اور آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ آپ نے یہ سب کیوں کیا ہے؟ "

ربعیہ نے منھ بناتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ یہ اس کے لیے سرپرائز نہیں ہے بلکہ یہ اس کے لیے بہت بڑا جھٹکا ہے۔۔۔اس کے بعد وہ اس سے سوال کرنے لگی کہ یہ سب کچھ اس نے کیوں کیا؟

" اپنی بیوی کے قریب رہنے کے لیے " !!!

اس کے کہے ہوئے لفظ کچھ دیر کے لیے ربعیہ کو چپ کروا گئے تھے۔۔۔!!!ربعیہ نے اسے گھور کر دیکھا!!

" میں آپ کے قریب ہی ہوتی ہوں۔۔۔۔اور مجھے بالکل بھی یہ اچھا نہیں لگا کہ آپ نے یونیورسٹی میں جاب کرنی شروع کی ہے " !!!

اس نے معصوم منھ بناتے ہوئے کہا تو رہان نے نگاہیں چھوٹی کر کے،ماتھے پر بل لیے ہوئے اسے دیکھا۔۔

" کیوں؟ "

رہان نے اس سے سوال کیا!!!

" کیونکہ یونیورسٹی میں میرے علاؤہ اور بھی بہت ساری لڑکیاں ہوتی ہیں۔۔۔!!!اور آپ کو پتہ ہے آج جب آپ لیکچر کے بعد گئے تو کافی لڑکیاں آپ کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔اور مجھے وہ بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ "

ربعیہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے اسے بتایا کہ جب وہ لیکچر دے کر کلاس سے چلا گیا تو اس کے بعد لڑکیاں اس کے متعلق باتیں کرنے لگی تھی۔۔۔!!!جو اسے بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ اس کی باتیں سنتا رہان کا ایک زوردار قہقہہ لگا!!!ربعیہ نے اسے غصے سے دیکھا !!

" کیا کرے اب؟میں ہینڈسم ہی بہت ہوں۔۔اچھا بتائیں تو سہی کیا کہہ رہی تھی؟وہ لڑکیاں ؟ "

رہان نے فخر سے اسے بتایا کہ وہ ہینڈسم ہی بہت ہے۔۔جس پر ربعیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔جو اپنی تعریف کرنے میں مصروف تھا۔۔۔اس نے بعد رہان نے اس سے سوال کیا کہ کیا کہہ رہی تھی وہ لڑکیاں جو اسے اتنا برا لگ رہا ہے۔۔۔!!

" وہ لڑکیاں کہہ رہی تھی کہ آپ بہت ہینڈسم ہیں۔۔۔!بہت پیارے ہیں۔۔۔کاش آپ ان کے لائف پارٹنر ہوتے۔۔۔اور وغیرہ وغیرہ "

وہ اسے کچھ لمحات کے بعد ایک مرتبہ پھر سے معصومیت بھرے لہجے میں اسے بتانے لگی تھی کہ وہ لڑکیاں اسے ہینڈسم، خوبصورت، اور اپنا لائف پارٹنر ہونے کی حسرتیں رکھ رہی تھی! آگے اس سے بولا نا گیا تو وہ بات کو ایک جگہ ختم کر گئی۔۔۔

" اچھا بتائیں ان میں سے کوئی بات بھی انھوں نے غلط کہی تھی؟؟ "

رہان نے اسے مزید جلاتے ہوئے کہا تو ربعیہ نے غصے سے اسے دیکھا !!!!

" جو بھی ہو مجھے بالکل بھی نہیں پسند کی کوئی بھی میرے شوہر پر نظر رکھے۔۔۔ یا کوئی اور لڑکی اس کے متعلق بات بھی کرے مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے " !!!

ربعیہ نے اس کے لیے پوزیسیو ہوتے ہوئے کہا تو رہان کو جیسے سکون ملا۔۔۔ وہ یہی چاہتا تھا کہ کسی بھی طریقے سے وہ اپنے دل میں چھپے ہوئے اس کے لیے پیار کو ظاہر کرے !!!

" بیگم صاحبہ آپ بہت غصے میں ہیں۔۔۔ آپ کو کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا کھلا کر ٹھنڈا کرنا پڑے گا "

رہان گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا مسکرا کر بولا!!! ربعیہ نے ناک پر ابھی بھی غصہ جما ہوا تھا۔۔۔ جو اس کے دل میں موجود رہان کی محبت کی وجہ سے تھا۔۔۔ رہان پل بہ پل اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

" اچھا ویسے میں ایک بات بتاؤ آپ کو۔۔۔!!! جیسے آپ مجھے کلاس میں گھور گھور کر قہر برساتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی مجھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی میری جان نکال لیں گی آپ۔۔۔ " !!

اس نے گاڑی کو ایک جگہ روکی اور مسکرا کر ربعیہ کو دیکھتے ہوئے اسے شوخ لہجے میں کہا کہ جیسے وہ کلاس میں اسے دیکھ رہی تھی اسے بہت خوف آرہا تھا کہ جیسے وہ کہیں کھا ہی نہیں جائے۔۔ربعیہ نے اسے دیکھا تو رہان نے آنکھ ونک کی۔۔۔ربعیہ نظریں گھماتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی۔۔۔۔وہ بھی مسکراتے ہوئے اترا تھا!!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" کیا کھانا ہے آپ کو؟ "

وہ گاؤں سے شہر پہنچ چکے تھے۔۔۔۔!! کایان نے مسکراتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا وہ کیا کھانا چاہتی ہے؟

" آئسکریم "

ازا کی طرف سے جھٹ سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے "

کایان کی بات سنتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔کایان جانتا تھا کہ اسے آئسکریم بہت پسند تھی۔۔۔وہ اسے ڈنر کروانا چاہتا تھا اس لیے منع بھی کر سکتا تھا۔۔لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اسے منع کر دیتا تو ازا کو برا لگتا !!!

اتنے دنوں بعد وہ خوش ہوئی تھی۔۔۔اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے برا لگے۔۔۔!اس کا دل دکھے۔۔۔

وہ دونوں کچھ دیر پارک میں گھومنے کے بعد ریسٹورنٹ چکے گئے تھے۔۔۔!!اور کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں رات کو لیٹ نائٹ حویلی واپس گئے تھے۔۔۔!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

خوبصورت اسٹیج کے ارد گرد لگے ہوئے پھولوں کے درمیان وہ بیٹھی ہوئی اپنے محبوب کے نام کی مہندی لگوا رہی تھی۔۔۔وہ ستم پرست سامنے کھڑا ہوا معنی خیز مسکراہٹ لیے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔انوشا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔

وہ مہندی کے فنکشن کے لیے حاص تیار کیے گئے جوڑے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔!!!اور وہ سامنے سفید رنگ کے کرتے میں ملبوس کھڑا تھا۔۔۔

سارے مہمان سمیت انوشا کی ساری دوست بھی جمع کو چکی تھی۔۔۔خوب رونق لگ چکی تھی۔۔۔
زریر کے دوستوں نے بھی ایک بہت اچھی سی پرفارمینس دی تھی۔۔۔۔

ان کے دادا جان بھی بہت لطف اٹھا رہے تھے اس سب سے۔۔۔۔انھیں بہت خوشی ہو رہی تھی،،، کیونکہ ان کی خوائش پوری ہو رہی تھی۔۔۔۔!!!!!

مہندی پوری ہونے کے بعد انوشا بھی سامنے دی جانے والی تمام پرفارمینسز سے لطف اٹھا رہی تھی۔۔۔
جب ہی انوشا کے پاس اس کی دوست آ رکی تھی۔۔۔

" انوشا نشا تمھیں بلا رہی ہے اسے کچھ ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔!!! تم پلیز پانچ منٹ کے لیے اوپر اپنے روم میں چلی جاؤ "

انوشا کی ہی ایک دوست شیز اجو لندن سے اس کی شادی اٹینڈ کرنے کے لیے آئی تھی۔۔۔اس نے انوشا کے پاس آتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اس کی ہی دوست نشا اس سے کچھ بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔تو وہ اپنے کمرے میں جا کر اس کی بات سن لے۔۔۔"خوب میوزک کی آواز میں اس لڑکی نے بہت اونچا بولا تھا۔۔۔۔

" کیا بات کرنی ہے اسے ؟ "

انوشا نے تیز میوزک میں بامشکل ہی اس کی بات سنی اور اس سے سوال کیا کہ نشا اس سے کیا بات کرنا چاہتی ہے؟؟؟

" مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا بات کرنا چاہتی ہے تم سے!! لیکن تم پلیز اس کی بات سن لو جا کر اوپر کمرے میں " !!!

نشا نے اسے کھڑا کرتے ہوئے اس کے کانوں میں بڑی ہی اونچی آواز میں کہا۔۔۔ کیونکہ اگر وہ آواز نیچی کر کے کچھ بھی کہتی تو اسے کچھ بھی سمجھ نا آتا کیونکہ میوزک پر فارمینسز کی وجہ سے بہت رونق لگی ہوئی تھی اور اس میں عام آواز میں بات کرنا بالکل بھی ممکن نہیں تھا۔۔۔ !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" نشا"

وہ اوپر کمرے میں پہنچی تو ہر جگہ ہی اندھیرا پایا۔۔۔!!! اس نے نشا کو آواز دی کیونکہ شیزا نے اسے یہی بتایا تھا نشا اس کا انتظار اس کے کمرے میں کر رہی ہے۔۔۔ !!

اس نے دو سے تین مرتبہ نشا کو آواز دی لیکن پھر جب اسے کوئی بھی جواب نا ملا۔۔۔ تو وہ کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

لیکن اسی وقت کسی نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کی پشت کو دیوار سے لگاتے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔ !!!

اس عمل سے انوشا کی چیخ بلند ہونے والی تھی !!! لیکن اس شخص نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی یہ کوشش ناکام بنادی۔۔۔ وہ "زریر عباس" ہی تھا۔۔۔

" بس یہی تمھاری خوبصورت آنکھیں دیکھنی تھی مجھے۔۔۔۔ " !!!

زریر نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھے ہوئے لائٹ آن کی تھی !!! اور پھر اس کی ہیزل نگاہوں میں دیکھتے ہوئے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ تو انوشا کی آنکھوں میں غصہ اترا۔۔۔ اس نے زریر کو پیچھے کی طرف دھکا دیا !!!

" ارے واہ بیگم !!! تم تو بہت زیادہ طاقت ور ہو گئی ہو۔۔۔۔ کیا کھا رہی ہو آج کل ؟؟ "

انوشا کے ایک مرتبہ دھکا دینے سے ہی وہ پیچھے کی طرف دھکیلا گیا تھا۔۔۔۔ !! زریر نے اسے حیرانگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" کیا حرکت تھی یہ ؟؟؟ "

وہ تو جیسے اس پر برس ہی پڑی ہو۔۔۔

" میں تو بس تمھیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔اپنی خوبصورت بیوی کو،اس کے ہاتھوں پر لگی میرے نام کی مہندی کو "

زریر نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے اپنے اور اس کے درمیان دو قدم کا فاصلہ چھوڑتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ اسے،اس کے ہاتھوں پر لگی ہوئی اپنے نام کی مہندی کو دیکھنا چاہتا ہے!!

" داداجان نے منع کیا ہے کہ ہم شادی سے پہلے نہیں مل سکتے ہیں۔۔۔ " !!!

انوشا نے معصوم منھ بناتے ہوئے کہا!!!

" اچھا جی!!تو اب ہم سے دور رہنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔کوئی بات نہیں گن کر چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہیں!!پھر تم میری پناہوں میں ہی ہو گی۔۔۔پھر میں بھی دیکھو گا کہ کیسے دور جاتی ہوں تم مجھ سے "!!!!

زریر نے نیم مسکراہٹ سے کہتے ہوئے اس کے چہرے کا رنگ سرخ کر دیا تھا۔۔۔

" چلو بھئی دلہے راجا ملاقات کا وقت ہوا ختم "

اس سے پہلے کہ انوشا اسے کچھ بھی کہتی شیزا نے اینٹری مارتے ہوئے کہا۔۔۔

" سچ میں پیار کی دشمن کو تم " !!!

زریر منھ بنا کر کہتا ہوا کمرے سے نکل گیا جبکہ شیزا نے اسے حیرانگی سے دیکھا کہ ایک تو اس نے انوشا کے ساتھ اس کی ملاقات کرائی پھر بھی اس کے نخرے نہیں ختم ہو رہے تھے!

" تمھیں تو میں بتاتی ہوں "

انوشا غصے سے کہتی ہوئی شیزا کی طرف بڑھی جبکہ وہ کمرے سے باہر نکل چکی تھی۔۔۔یہی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ان کے چہروں پر مسکراہٹ کا باعث بنتی تھی۔۔۔اس کے بعد مہندی کی رسومات شروع کی گئی تھی۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد اسما حویلی پہنچی تھی۔۔۔حویلی میں گاڑی کھڑی کرتی ہوئی وہ اندر کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

" اسما کیسی ہو بیٹا؟؟ "

شہناز بیگم جو وہاں سے گزر رہی تھی بیٹی کو آتا دیکھ مسکرا گئیں۔۔۔!!!!اور اس کا نام لے کر اسے پکارتے ہوئے اس کا حال پوچھا کہ وہ کیسی ہے!

" کیا ہوا اسما پریشان لگ رہی ہو؟ "

اس کے ہاتھ میں اس بیگ جس میں سامان رکھا جاتا تھا اور اس کے چہرے چھائی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے شہناز بیگم کو کچھ عجیب سا لگا تو انھوں نے اس سے سوال کیا۔۔۔

" آپ کو ہی بہت شوق تھا میری شادی کا "

وہ ان سے گلہ کرتے ہوئے اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ شہناز بیگم اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی کہ یہ اس نے کہا کیا تھا ان سے؟ وہ پریشان تھی یقیناً کوئی مسئلہ ہوا ہو گا۔۔۔!!! اسی وجہ سے یہ بھی پریشان ہے۔۔۔ شہناز بیگم سوچتے ہوئے اس نے پیچھے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

" کیا ہوا اسما؟؟ کوئی بات ہوئی ہے کیا؟؟ کیا تمھارا اور حماد کا کوئی جھگڑا ہوا ہے۔۔۔ "

شہناز بیگم کمرے میں داخل ہوئی تو اسے سامنے ہی بیڈ پر بیٹھے ہوئے سر ہاتھوں میں دے کر پایا۔۔۔!!! شہناز بیگم کو وہ بہت پریشان لگ رہی تھی۔۔۔۔

انھوں نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے سوال کیا!!! انھوں نے خود سے ہی قیاس کیا تھا کہ کہیں اس کا حماد کے ساتھ کوئی جھگڑا وغیرہ تو نہیں ہوا؟؟

" جی امی!!! جھگڑا ہو گیا ہے حماد سے میرا "

اس نے منھ بنائے ہوئے کہا۔۔۔

" کیا کوئی سخت جھگڑا ہوا ہے؟؟؟ "

شہناز بیگم نے آہستگی سے کہا !!!!

" نہیں امی!!! چھوٹی سی بحث ہوئی ہے بس۔۔۔۔!!! اور میرا دل کر رہا تھا کہ کچھ دن میں آپ لوگوں کے ساتھ رہو تو میں آگئی۔۔۔۔ "

وہ چھپا گئی تھی وہ بات جو اس کے دل میں تھی!!! جو اس کا ایک وہم تھا!!! جو اسے لگتا تھا کہ حماد اسے دھوکا دے رہا ہے جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

" بیٹا۔۔۔۔ جو بھی ہو یوں لڑائی ہونے کے تمھیں یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔۔۔ اپنے شوہر کے پاس رہنا چاہیئے تھا۔۔۔ اس کی خدمت کرنی چاہیے تھی تاکہ یہ مسائل ختم ہو جائیں تم دونوں کے درمیان!!! اور بیٹا شوہر "___

" امی پلیز میں فریش ہونا چاہتی ہوں "

i(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

شہناز اسے سمجھا ہی رہی تھی جب ہی وہ چہرے پر بیزاریت لاتے ہوئے ان کی بات سننے سے منع کر گئی تھی!! جبکہ اس کے رویے کو دیکھتے ہوئے شہناز بیگم کو بہت عجیب سا لگ رہا تھا انھیں لگ رہا تھا کہ بات صرف بحث تک نہیں ہے بلکہ اس سے اوپر کی ہے۔۔۔وہ خاموشی سے وہی پریشان ہوتی ہوئی بیٹھ گئی۔۔

❤️ ﹏﹏ **Abdul Ahad Butt Writes** ﹏﹏ ❤️

بارات کے فنکشن کے لیے مزید مہمان آ چکے تھے۔ان میں سے تو کچھ ایسے بھی تھے جنھوں نے مہندی کا فنکشن انجوائے نہیں کیا تھا۔۔۔وہ صرف بارات اور ولیمے کا فنکشن اٹینڈ کرنے کے لیے آئے تھے۔۔۔

وسیع میرج ہال میں سارے مہمان خوبصورت نمائشی چمکتے دمکتے جوڑوں میں بیٹھے ہوئے خوشیاں منا رہے تھے۔۔۔کچھ دیر بعد دلہن کی انٹری کروانے کا مرحلہ آیا تھا۔۔سب کرسیاں دونوں طرف کرتے ہوئے درمیان سے جگہ چھوڑی گئی تھی۔۔۔

اس جگہ کے ارد گرد انار لگائے گئے اسی وجہ سے بچوں کو وہاں سے دور کر دیا گیا۔۔۔کچھ مہمان کھڑے تھے۔۔۔!!!تو کچھ بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔ساری لائٹس آف کر دی گئی تھی۔۔۔ایک ہی مین لائٹ چل رہی تھی جس کا فوکس اس راہ کی شروعات پر کھڑی چمکتی ہوئی انوشا پر تھا۔۔۔

خوبصورت چمکتے دمکتے، موتیوں سے بھرے، جو چمک رہے تھے بھرے ہوئے لہنگے مین درمیان میں دلہن (انوشا) کھڑی تھی۔۔۔جس نے اس راستے سے چل کر سامنے اسٹیج کر بیٹھے ہوئے اپنے شوہر کے پاس جانا تھا۔۔۔

چہرے پر مسکراہٹ لیے ہوئے وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔جیسے جیسے وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔ویسے ویسے انار بلائے جا رہے تھے۔۔۔اس پر پھولوں کی برسات کی جا رہی تھی۔۔۔

وہ سامنے بیٹھے ہوئے زریر کو دیکھتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔۔۔؟جو اس کی طرف دیکھتا ہوا مسکرانے میں مصروف تھا،اور اس کو آتا ہوا دیکھ اپنی نشست سے کھڑا ہو چکا تھا تاکہ وہ اس کا ہاتھ تھام سکے۔۔۔۔ !!!

کچھ قدم مزید چلتے ہوئے وہ اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔۔!! وہ جیسے ہی اس نے قریب پہنچی تو زریر نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھامتے نے کے لیے اپنا آگے کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔

اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے انوشا نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔۔۔۔ جس پر وہاں پر موجود شخص نے زبردست ہوٹنگ کی تھی۔۔۔۔ان دونوں کو اپنے اوپر گلاب کی پتیاں گرتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

اب لائٹ کا فوکس ان کی مسکراہٹ، صرف وہی دونوں تھے۔۔۔۔!!! جیسے ہی انوشا اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اوپر کی طرف بڑھی تو ہال کی ساری لائٹس آن کی تھی۔۔۔۔ !!!!

" ماشاءاللہ اللہ میرے بچوں کو کسی کی بھی نظر نا لگائے اللہ کرے یہ دونوں ہمیشہ اسی طرح خوش و آباد رہیں۔۔۔۔!!!! آمین۔۔۔ "

سامنے کھڑے ہوئے سفید رنگ کے کرتے میں ملبوس دادا جان نے انھیں مسکراتے ہوئے دل سے دعا دی تو وہ دونوں بھی ان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے۔۔۔!!!

" ویسے بہت خوبصورت لگ رہی ہو دلہن۔۔۔!! دیکھ لو میرے ساتھ رہ رہ کر خوبصورت اور عقل مند بھی ہو گئی ہو تم۔۔۔ " !!!

زریر نے سب پر نظریں گھماتے ہوئے آہستگی سے انوشا کے کانوں میں سرگوشی کی تھی۔۔۔اس نے اسے جتایا کہ وہ عقل مند اور خوبصورت صرف اس کے ساتھ رہ رہ کر لگنے لگی ہے۔۔۔!! انوشا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" ایسا ویسی کوئی بھی بات نہیں ہے۔۔۔۔!!! میں ہمیشہ سے ہی عقل مند بھی ہوں اور خوبصورت بھی ہوں۔۔۔ سمجھے مسٹر "

اس نے اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ طور پر مسکراتے ہوئے فخریہ لہجے میں بتایا کہ ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہ کر عقل مند اور خوبصورت نہیں ہوئی بلکہ وہ پیدا ہی ایسی ہوئی تھی۔۔۔ جس پر کایان نے اپنے سر کو مسکراتے ہوئے اثبات میں ہلایا۔۔۔

" لیکن فلحال تو خوبصورت لگنے سے زیادہ میں اس جوڑے کی گرمی میں جل رہی ہوں۔۔۔ آف اس قدر گرم جوڑا ہے میں نے آج تک اپنی زندگی میں کبھی بھی نہیں پہنا اور اوپر سے چودہ کے جی (کلو) کا تو صرف زیور ہی پہنا دیا ہے "

انوشا لندن سے رہ کر آئی اور اسے ایسے ڈریسز پہننے کی بالکل بھی عادت نہیں تھی۔۔۔پر جب اس کی شادی پاکستان میں ہو رہی تھی تو اسے سجنا بھی اسی طریقے سے تھا۔۔۔

پہلے تو وہ مان گئی تھی اس جوڑے کو پہننے کے لیے لیکن اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے منع ہی کیوں نہیں کیا۔۔۔؟ لیکن اب تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا!

" تم اب ہی اتنا ڈر رہی ہو تو بعد میں کیا ہو گا تمھارا؟؟ "

وہ ذو معنی مسکراہٹ لیے ہوئے ہلکا سا اس کا چہرہ سرخ کر گیا تھا۔۔۔اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے انوشا سر سے پیر تک شرم سے نڈھال ہوئی تھی۔۔۔اس نے غصے سے زریر کی طرف دیکھا۔۔۔جب ہی ان کے دادا جان ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے اور وہ دونوں ان سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

مختلف رسمیں ادا کرنے کے بعد وہ رخصت ہو کر اپنے شوہر کمرے میں پہنچی تھی۔۔۔۔!! کچھ لڑکیاں اسے کمرے میں چھوڑتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

انوشا نے کمرے میں پھیلے ہوئے خوبصورت پھولوں کو دیکھا۔۔۔۔!!!! جن کی خوبصورت مہک اسے مہکا رہی تھی۔۔۔۔!!!! لیکن اس وقت سے گرمی سے نڈھال ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ باقی دلہنوں کی طرح بیڈ پر لہنگا پھیلا کر بیٹھ کر اپنے شوہر کا انتظار نہیں کر رہی تھی۔۔۔!! بلکہ شیشے کے سامنے جاتے ہوئے اپنا زیور اتارنے لگی تھی۔۔۔۔۔ !!!

کچھ دیر بعد زریر کمرے میں داخل ہوا تو وہ اپنا زیور مکمل طور پر اتار چکی تھی۔۔۔۔۔!!! زریر نے حیرانگی سے دیکھا وہ ایکسپیکٹ کر رہا تھا کہ وہ گھونگھٹ نکال کر بیڈ پر بیٹھ پر اس کا انتظار کرے گی لیکن یہاں پر تو معاملہ ہی الٹا پر گیا تھا۔۔۔ !!!

" ارے بیوی۔۔۔!! تم نے تو اپنے زیور اتار دیے مجھے لگا تھا کہ تم بیڈ پر بیٹھ کر میرا انتظار کرو گی۔۔۔! میں تمھیں منھ دیکھائی کا گفٹ دوں گا۔۔۔ لیکن تم نے تو میرے ارمانوں پر پانی ہی پھیر دیا۔۔۔۔

خیر کوئی بات نہیں میں یوں ہی منھ دیکھائی کا گفٹ دے دوں گا تمھیں نو پرو بلم "

وہ کالے رنگ کے کرتے میں ملبوس منہ بنا کر بولا تو انوشا نے اسے غصے سے دیکھا!!! جس پر اس نے معصومیت بھرے لہجے میں کہا اور سائیڈ کے دراڑ میں سے خوبصورت ڈائمنڈ کا نکلس نکالا تھا۔۔۔!! اور اسے آگے بڑھتے ہوئے انوشا کے گلے میں پہنا دیا۔۔۔ !

" تھینک یو سو مچ میں چینج کرنے جا رہی ہوں "

وہ مسکرا کر کہتی اٹھی۔۔۔

" ارے ابھی کہاں منہ دکھائی والا گفٹ کہاں پورا ہوا بیگم۔۔۔!! ابھی تو میں نے ایک اور گفت دینا ہے تمھیں۔۔۔ " !!!

وہ جیسے ہی اٹھی تھی تو اسی وقت زریر نے اس کا بازو تھامتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا، اور مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنا منہ چھپایا۔۔۔ اور اس کی گردن پر اپنی شدتوں کے نشانات چھوڑنے لگا!! یہ عمل اس قدر جلد بازی میں ہوا تھا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔! کچھ لمحات کے بعد وہ ہلکا سا پیچھے ہوتا ہوا مسکرایا۔۔۔

" مجھے نہیں لگتا ہے کہ یہ میرے لیے کافی ہو گا "

زریر نے خمار آلود لہجے میں کہتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔وہ اس کی شدتوں میں گھلتی ہوئی اپنا آپ اسے سونپ گئی۔۔۔۔!!! باہر ڈھلتی ہوئی گہری رات دو لوگوں کا ملاپ کروا گئی تھی۔۔۔ !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" آتش میری بات سنیں " !!

رات سے دن ہونے کو آیا تھا۔۔۔وہ ستم گر کمرے میں واپس نہیں آیا۔۔۔فاریہ نا جانے کب سے اس کا انتظار کرتی رہی۔۔۔رات کو ٹھنڈ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔کیونکہ فروری کی رات اور طوفانی بارش وہ بستر میں لیٹی ہی کہ اس کی آنکھ لگ گئی صبح جب آتش کمرے میں آیا تو وہ جاگ چکی تھی۔۔۔وہ فوراً آتش کی طرف بڑھی۔۔۔لیکن آتش نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔

" فاریہ جی مجھے کمپنی جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔بعد میں بات کریں گے " !!!

اس نے ایک نظر اسے دیکھا تک نہیں۔۔۔۔اگر آتش کی طرف سے سوچا جائے تو دھوکا ملنے پر اس کا ضبط تھا جو یوں سکون سے بیٹھا تھا ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو فاریہ کو گھر سے نکال چکا ہوتا!!!!!!

اس کے لہجے میں ابھی بھی فاریہ کے لیے عزت تھی۔۔۔احترام تھا لیکن اب کی مرتبہ سرد مہری اس کا سارے دے رہی تھی۔۔۔۔اس کے لہجے میں کوئی انتہا درجے کی سرد مہری تھی۔۔۔۔اس محبوب نے تو ایک نظر اٹھا کر دیکھنا تک گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

فاریہ تو صرف اس کے انداز کو ہی دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔اسے غصہ آرہا تھا کنول بیگم پر جن کی وجہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔۔۔۔

" چ چ چ ! ! ! بہت افسوس ہوا یہ دیکھ کر بہورانی کہ دلہے راجا نے تو تمھیں منھ بھی نہیں لگایا۔۔۔تم نے جو باتیں کی ہیں نا بہت جلد چھوڑ دے گا وہ تمھیں کچھ دنوں کی مہمان ہوں تم یہاں ! ! یاد رکھنا۔۔۔۔! ! بڑی چلی تھی تم کنول بیگم سے پنگا لینے ہمم "

جیسے ہی آتش باہر کی طرف بڑھا تو اس کے رویے کو دیکھتے فاریہ کی آنکھوں میں آنسو بہے تھے۔۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔لیکن اگلے ہی اس کے کانوں میں کنول بیگم کی طنزیہ آواز سنائی دی۔۔۔ اس نے فوراً آنکھیں کھولیں اور غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔کنول بیگم نے ایک ایک لفظ، ایک ایک حرف چبا چبا کر کہا تھا اسے ! ! ! فاریہ کی آنکھوں میں غصہ اترا۔۔

" اس کی فکر مت کریں آپ بہت جلد آتش کے سامنے ساری حقیقت خود باخود کھل جائے گی۔۔۔۔ "

فاریہ نے پر امید لہجے میں کہا تو انھوں نے طنزیاتی قہقہہ لگایا!!!

" اب کیسے بتاؤ گی؟ کیسے یقین دلاؤ گی اپنے پیا کو؟ کہ اس کی خالہ نے ہی اس کی سگے ماں باپ کو مروایا تھا۔۔۔ بلکہ نہیں۔۔۔۔۔اب تم اتنا کچھ جان ہی گئی ہو تو یہ بھی جان لو کہ میں آتش کی سگی نہیں سوتیلی خالہ ہوں۔۔۔۔اس کی ماں کی سوتیلی بہن جس نے اپنی سوتیلی بہین اور اس کے شوہر کا قتل کروادیا اور ساتھ ہی ساتھ تمھارے ماں باپ کا بھی۔۔۔۔ "

وہ اپنی ہی دھن میں بولی جارہی تھی اس بات سے بے خبر کو کر کہ آتش جو فایل لینے کے واپس کمرے کی طرف آیا تھا ان کی بات سنتا ہوا وہی رکا اور اب وہ کنول بیگم کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔فاریہ کی بے گناہی ثابت ہو گئی تھی!!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

وہ اپنی ہی دھن میں بولی جا رہی تھی اس بات سے بے خبر کو کر کہ آتش جو فایل لینے کے واپس کمرے کی طرف آیا تھا ان کی بات سنتا ہوا وہی رکا اور اب وہ کنول بیگم کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔فاریہ کی بے گناہی ثابت ہو گئی تھی!!!آتش نے ان کی بات سنتے ہوئے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی تھی۔۔۔

اس کے علاوہ بھی کنول بیگم نے انھیں ایک اور حقیقت بتائی تھی۔۔۔کہ وہ آتش کی سگی خالہ نہیں ہیں۔۔۔

" کیا مطلب ہے؟کہ تم آتش کی سگی خالہ نہیں ہو؟؟ "

فاریہ نے اس کی باتیں سنتے ہوئے اس سے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔۔۔جس پر شہناز بیگم نے شیطانی قہقہہ لگایا۔۔۔۔!!!آتش جو دروازے کے باہر کھڑا تھا وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

" نہیں!!! میں آتش کی ناہی سگی خالہ ہوں،، ناہی اس کی ماں کی بہن ہوں۔۔۔اس کی ماں سبیکا میری سوتیلی بہن تھی۔۔۔ کر دفعہ اسے مجھ سے زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔۔۔ہر دفعہ جو بھی بات وہ کہتی وہ مان لی جاتی مجھے نیچا دکھایا جاتا تھا۔۔۔ بچپن سے ہی لیکن پھر مجھے ایک لڑکا پسند آیا۔۔۔۔آتش کی ماں نے اسے بھی مجھ سے چھین لیا!!!اور اب کی مرتبہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا تھا کیونکہ اب حد ہو گئی تھی آتش کی پیدائش کے چھ ماں بعد ہی میں نے انھیں مار دیا تھا۔۔۔!!!اور جو تمھاری ماں محمل تھی وہ آتش کی پھوپھو تھی۔۔۔اسی کی وجہ سے تو آتش کے ماں باپ کی شادی ہوئی تھی تو اسے بھی تو اس کا انعام ملنا چاہئیے تھا۔۔۔ خیر اب اتنا کچھ جان گئی ہو تو یہ بھی جان لو کہ تم آتش کاظمی کی کزن ہوں جو اب اس کے نکاح میں ہونے کے بعد فاریہ آتش کاظمی بن چکی ہے۔۔۔ لیکن کچھ دنوں کے لیے ہی رہا ہے یہ نام تمھارے پاس فاریہ "

ایک ایک لفظ چبا کر چبا کر بتایا تھا کنول نے فاریہ کو پر یہ سب کچھ آتش بھی سن چکا تھا۔۔۔ اس نے فاریہ کو بتایا تھا کہ وہ آتش کی سگی خالہ نہیں لگتی ہے!!وہ اس کی ماں کی سوتیلی بہن تھی جس سے وہ ہمیشہ ہی نفرت کرتی تھی!!!اور آتش کے باپ کو ناپانے کی وجہ سے اس نے غصے میں ان دونوں کا ق*تل کروایا تھا۔۔۔

ساتھ ہی ساتھ اس نے فاریہ پر ایک اور بڑی گہری اور بہت بڑی بات عیاں کی تھی اس کی ماں محمل آتش کی سگی پھپھو لگتی ہے۔۔۔!!اور اس کا ق*تل اس نے اس وجہ سے کروایا تھا کیونکہ وہ اور اس کا شوہر آتش کے ماں باپ کی شادی میں ملوث تھے۔۔۔ان کا یہ ساتھ دینا کنول بیگم کو پسند نہیں آیا تھا اسی وجہ اس نے فاریہ کے ماں باپ محمل،اسود کا بھی ق*تل کروایا۔۔۔!!!آتش اور فاریہ دونوں سگے کزن تھے۔۔یہ بات خود فاریہ بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

کنول بیگم کی باتیں سنتی ہوئی وہ وہی ڈھ سی گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ یہ سب اس کے لیے کسی جھٹکے سے کم نا تھا۔۔۔

" بہورانی تم زرا صدمہ میں رہو میں آرام کرلوں "

وہ طنزیہ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔انھیں کمرے سے باہر کی طرف آتا ہوا دیکھ کر آتش وہاں سے کہیں اور چھپا تھا۔۔۔یہ سب سن کر وہ بھی بہت بڑے صدمے میں تھا۔۔۔کیسے کر سکتی تھی وہ ایسا؟اس کی آنکھیں بھر آئی تھی وہ اندر فاریہ کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

تمام لیکچرز لینے کے بعد وہ کلاس سے باہر نکلی تو سامنے ہی اسے لڑکیوں سے گرا ہوا پایا۔۔!!!
ربعیہ نے اسے غصے سے دیکھا جو اسے ایک مرتبہ دیکھ کر مسلسل اگنور کر رہا تھا۔۔ !!

ربعیہ کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔

" ربعیہ!!! مجھے کچھ ٹاپکس سمجھ نہیں آرہے کیا آپ میری مدد کر دیں گی؟؟ "

اس کی کلاس کا ہی ایک اسٹوڈینٹ عرش اس کے پاس آتے ہوئے اس سے سوال کر گیا تھا۔۔۔ربعیہ نے ایک نظر رہان کو دیکھا تو اب وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اب اسے اگنور کرنے کی باری ربعیہ کی تھی۔۔۔

" جی بالکل " !!

ربعیہ نے کافی مسکرا کر کہا تھا جبکہ دور کھڑے رہان کے چہرے پر انھیں دیکھتے ہوئے غصے کے تاثرات پھیل گئے تھے۔۔۔!! وہ ان غصے سے ان لڑکیوں کے جھرمٹ سے باہر نکلتا ہوا ان کی طرف بڑھا تھا۔۔اس دوران ربعیہ نے اسے ایک مرتبہ بھی نہیں دیکھا تھا جو رہان ملک کو مزید غصہ چڑھا رہا تھا۔۔۔۔

" ٹھیک ہے تو آپ مجھے سمجھا دیجئے "

" آپ کو جو بھی سمجھنا ہے مجھ سے سمجھ لیجئے گا "

عرش مسکرا کر کہنے ہی لگا تھا کہ وہاں آتے ہوئے رہان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے ان دونوں کی چہرے کی مسکراہٹ چھین لی تھی۔۔۔۔ عرش بنا بات کیے ہوئے سر اثبات میں ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔ جبکہ رہان اپنی نظریں ربعیہ پر گاڑھی تھی۔۔۔۔

" اب تو ایسے گھور گھور کر دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔!!! پہلے دیکھتے ہوئے انھیں کیا ہو رہا تھا؟؟ "

ربعیہ نے اپنے دل میں ہی سوچتے اپنے سر کو ایک طرف ہلایا جبکہ وہ جو اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔ اسے یہ بات غصہ دلا رہی تھی کہ وہ اسے اگنور کر رہی ہے۔۔ !!

" کیا کہہ رہا تھا وہ لڑکا آپ سے ؟ "

کچھ لمحات گزرنے کے بعد رہان نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

" کیا میں نے آپ سے پوچھا کہ وہ لڑکیاں کیا کہہ رہی تھی آپ سے ؟؟؟ "

اس کے پوچھے ہوئے سوال پر وہ طیش میں آتی ہوئی بولی کہ کیا اس نے اس سے سوال کیا کہ ان لڑکیوں نے اس سے کیا کہا تھا؟ اس کی اصل بات یہی تھی وہ یہی کہنا چاہتی تھی اس سے!!! جیسے رہان نے کیا ویسے ہی ربعیہ نے بھی کیا!! اس کی بات پر وہ ہلکا سا سر نفی میں ہلاتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ باہر کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ رہان بھی چہرے پر نیم مسکراہٹ کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

جیلیوں والے کپڑے پہنے ہوئے وہ سر اور کمر دونوں دیوار سے لگائے ہوئے اندھیرے میں بیٹھا تھا۔۔۔ یہ وہی شخص تھا جسے دو مرتبہ عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔۔۔۔

کیسے عیش و آرام میں پلا بڑھا تھا یہ!! کتنے لاڈ پیار سے پالا تھا شہناز بیگم نے ارحم ملک کو!! لیکن اس نے کیا کیا؟ اس نے اپنے پیڑ پر خود ہی کلہاڑی مار لی تھی۔۔۔

لیکن اب!! اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔

" کاش میں نے اس رات ربعیہ نے ساتھ وہ حرکت نا کی ہوتی؟ کاش میں دو دن صبر کر لیتا تو آج وہ میرے پاس ہوتی۔۔۔

کاش مجھ پر شیطان حاوی نا ہوا ہوتا،، کاش اس دن مجھ پر وہ جنون نا سوار ہوا ہوتا۔۔۔!! کاش!! میں نے ربعیہ کے ماں باپ کو نا مارا جاتا کاش میں اپنے غصے پر قابو پا لیتا "

اب اس کے پاس لفظ "کاش" کے سوا کوئی بھی لفظ نہیں تھا۔۔!!! جب ہی اس نے ذہن میں وہ لڑکی "حوریں "

") یہ تم نے اچھا نہیں کیا ارحم ملک۔۔۔!! تمھارے قریب میں نہیں آئی تھی تم میرے قریب آئے تھے اور تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ سے شادی کرو گے۔۔۔!!

لیکن تم نے میری زندگی برباد کر دی۔۔۔ جاؤ میں تمھیں بد دعا دیتی ہوں۔۔۔!! یاد رکھنا خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔۔۔ میں تمھیں بد دعا دیتی ہوں ارحم ملک کہ تمھیں کبھی بھی محبت نصیب نا ہو۔۔۔

تمھیں کہیں بھی چین نا ملے۔۔۔!! تم روتڑپو پر تمھارے پاس کوئی بھی نا ہو۔۔۔ تم خدا سے موت کی بھیگ مانگو پر تمھیں موت بھی نا آئے۔۔۔!!! یہ بد دعا ہے تمھیں میری ارحم ملک اب دیکھ خدا کیا کرتا ہے (" !!!

اس نے اسے بد دعا دی تھی کہ تمھیں کبھی چین نہیں ملے گا۔۔۔اسے چین نہیں مل پاتا تھا۔۔۔اس نے ارحم کو بد دعا دی تھی کہ تمھیں کبھی محبت نصیب نا ہو اسے کبھی بھی محبت نصیب نہیں ہوئی تھی۔۔!!!اس نے کہا تھا اس سے کہ تم اکیلے رہ جاؤ گے اور وہ اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔!اکیلا رہ گیا تھا ارحم ملک اس کے پاس لفظ "کاش" اور پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

" پلیز حوریں ایک مرتبہ واپس آجاؤ میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں تم سے اپنے ہر ایک گناہ کی جو میں نے تمھارے ساتھ کیا ہے۔۔۔!!!تم تو بے قصور جو حوریں قصوروار تو میں ہوں۔۔۔دیکھو آج تمھاری بد دعا لگ گئی مجھے میں اسی حال میں ہوں "

آنکھوں میں آنسو پیدا ہوئے تھے۔۔۔!!!اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔ !

" ارحم " !!!

وہ یونہی آنکھیں موند کر بیٹھا تھا جب ہی اس نے کانوں میں کسی کی آواز سنائی دی جسے سنتے ہی اس نے فوراً اپنی آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔ !!!!!

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہی اس کی امی کھڑی تھی۔۔۔ماں تھی وہ اس کی!! جنم دیا تھا شہناز بیگم نے اسے!! کیسے رہ سکتی تھی اس کی پرواہ کے بغیر۔۔۔اولاد جیسی مرضی ہوں ماں کے لیے تو اولاد ہی ہوتی ہے نا !!!

وہ فوراً اس جگہ سے اٹھتا ہوا اصلاحوں کے پاس آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

" امی کیسی ہیں آپ؟ "

اس نے سوال کیا۔۔۔

" میں ٹھیک ہوں اور تم؟ "

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے!!!

" میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔!!! کھانا لائی ہوں تمھارے لیے میں اپنے ہاتھوں سے بنا کر"

شہناز بیگم نے اسے بتایا کہ وہ اس کے لیے کھانا اپنے ہاتھوں سے بنا کر لائی ہیں۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا!!

" ا۔۔بو نہیں آئے آپ کے ساتھ؟ "

ارحم نے لہجے میں ہچکچاہٹ لیے ہوئے پوچھا!

" نہیں!!!ابھی تو میں خود ان سے چھپ کر تم سے ملنے آئی ہوں۔۔۔پر کب تک نہیں ملیں گے تم۔سے وہ ایک نا ایک دن ضرور ملنے آئیں گے وہ تم سے۔۔۔ "!!

وہ حویلی میں کسی کو بھی بتا کر نہیں آئی تھی کہ وہ ارحم سے ملنے جا رہی ہیں۔۔۔!!!اس کے بعد انھوں نے اس سے کچھ باتیں کی اور اسے کھانا کھلا کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔آج شہناز بیگم کو اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے بھی وقت درکار تھا۔۔۔

لیکن اتنے میں ہی ان کے دل کو سکون مل گیا تھا۔۔۔کیونکہ وہ ماں تھی۔۔۔ان نے لیے یہی کافی تھا کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے مل لیا۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" کیا کہہ رہا تھا وہ لڑکا آپ سے؟ "

حویلی میں پہنچتے ہوئے وہ کمرے میں آ گئے تھے۔۔۔!!رہان نے شرارتی لہجے میں اس سے ایک مرتبہ پھر سے پوچھا۔۔۔

" آپ سے لڑکیاں کیا کہہ رہی تھی؟"

ربعیہ نے اسی ٹون میں پوچھا تھا۔۔۔

" وہ تو لیکچر سمجھنا چاہتی تھیں۔۔۔ " !

رہان نے آہستگی سے کہا!

" یوں ارد گرد جمع ہو کر "

ربعیہ نے منھ کے زاویے بناتے ہوئے اس کی بات سنی اور پھر طنزیہ مسکراتے ہوئے اسی کے لہجے میں کہا گیا۔۔۔

" آپ کو جلن ہو رہی ہے ؟؟؟ "

رہان نے اس کی طرف آنکھ ونک کر کے دیکھا۔۔۔!!! ربعیہ نے نظریں گھما کر اس کی طرف دیکھا۔۔

" جل رہی ہوں میں ایسی آگ میں جو کبھی بھی بجھ نہیں سکتی ہے "

ربعیہ نے آہستگی سے کہا تو رہان نے آہستہ سے اپنے ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈالے اور اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیے۔۔۔!!! ربعیہ آنکھیں بند کر گئی تھی!!

" میں آپ کا تھا، ہوں اور ہمیشہ آپ کا ہی رہوں گا "

رہان کے کہے الفاظ اس کے دل میں سکون اتارتے جا رہے تھے۔۔۔آج ان کے درمیان کی رنجشیں ختم ہو گئی تھی۔۔۔ !!

" بالکل آپ میرے تھے، ہیں اور میرے ہی رہیں گے "

وہ بھی اسی کے لہجے میں ہی کہتی ہوئی مسکرا کر اس کے گلے سے لگی تھی۔۔۔۔!! رہان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔۔

وہ دو قدم بڑھتا ہوا اسے اپنے گلے سے لگا گیا تھا۔۔۔

" ویسے میں کیا کہہ رہا تھا کہ ہمیں ناہنی مون پر دوبارہ جانا چاہئیے۔۔۔پچھلی مرتبہ کوئی خاص مزہ نہیں آیا۔۔۔ "

وہ ذو معنی لہجے میں کہتا ہوا اس کے چہرہ سرخ کر گیا تھا۔۔۔کچھ لمحات گزرنے کے بعد ربعیہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔وہ اس کی مسکراہٹ اپنے لبوں میں چن گیا تھا۔۔۔

حویلی میں خوشیاں ایک مرتبہ پھر سے واپس آگئی تھی۔۔۔سب خوش تھے ازا، کایان ربعیہ، رہام سوائے اسما اور حماد کے !!!

عروسی رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ایک دلفریب مہک نے اس کا استقبال کیا۔۔ !!

کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہی ربعیہ کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔وہ آہستگی سے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔!!

اندر رہان جس نے اندر کمرے کو اس کے لیے سجا کر رکھا تھا۔۔۔!! گلاب کے پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھی۔۔۔لال پتیوں کے درمیان خوبصورت سا کر کے مختصر طور پر لکھا ہوا تھا کہ "آر پھر دل آر" جس کا اگر مطلب نکالا جائے تو رہان لو ربعیہ !!

اسے دیکھتے ہوئے ربعیہ مسکرائی تھی۔۔۔اور اس کی طرف بڑھی۔۔۔

" یہ سب کس لیے؟ "

ربعیہ نے آنکھوں میں سوال لیے ہوئے اس سے سوال کیا کہ یہ سب تیاریاں اس نے کیوں کی ہیں۔۔۔؟؟

جب ہی رہان جو بالکل سامنے کھڑا تھا اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس کی کمر کے گرد حائل کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔

" آپ ہی کہہ رہی تھی کہ آپ کو جلن ہو رہی تھی کہ لڑکیاں مجھ سے بات کر رہی تھی۔۔۔ !!!

تو میں نے سوچا کہ میں آپ کی جلن کو ختم کر دو۔۔۔ "

اس کی کمر کے گرد بازو حائل رہان نے لبوں پر مسکراہٹ لیے ہوئے پیار بھرے لہجے میں اس سے کہا۔۔ربعیہ نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

" جلن تو آپ کو بھی ہو رہی تھی۔۔۔!!! جب اس لڑکے نے مجھ سے بات کی تھی۔۔۔ "

ربعیہ نے اس انداز میں ہی اس سے کہا تھا جس انداز میں رہان نے اس سے بات کی تھی۔۔۔اس کی بات پر رہان نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔۔۔

" اسی وجہ سے تو میں نے یہ سارا کمرہ تیار کیا ہے کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا تعلق ہی نا بچے جس سے ہمیں ایک دوسرے سے جلن ہو۔۔۔ !!

بلکہ ہم ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں۔۔ایک دوسرے کے قریب آجائے اور اتنا قریب آجائیں کہ ہمیں کوئی بھی الگ نا کر سکے !!! ہم ایک ہو جائیں۔۔ " !!!

اس کے بے باک الفاظ سنتے ہوئے ربعیہ کا چہرہ کانوں تک سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔! وہ جو رہان پر نظریں گاڑھے ہوئے کھڑی تھی اس کی باتیں سن کر ربعیہ نے اپنی نظریں گھمائی۔۔۔ !!!

اس سے پہلے کہ ربعیہ اسے مزید کچھ بھی کہتی ہوئی وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔اور اس کے لبوں کو اپنی سخت گرفت میں لیتے ہوئے اس کے سانس کو پھولنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر کے بعد آہستگی سے وہ پیچھے ہٹتا ہوا اس کے ماتھے پر پھیلے ہوئے بالوں کو ان پر سے ہٹا گیا تھا۔۔! ! جیسے ہی ربعیہ کو اس کی گرفت ڈھیلی پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو ربعیہ فوراً پیچھے ہوئی !!!

" اتنی بھی جلدی کیا ہے بیگم ؟آج رات آپ کو مجھ سے کوئی بھی بچا نہیں سکتا " !!

ربعیہ نے پیچھے ہونے کی کوشش کی لیکن رہان نے ایک مرتبہ پھر سے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ذو معنی لہجے میں کہا تو ربعیہ کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

اس کے چہرے پر شرم کے تاثرات ظاہر ہو رہے تھے۔۔۔ جبکہ رہان ملک کی بے باکیاں عروج اختیار کر چکی تھی۔۔۔ گہری رات ڈھلتی جا رہی تھی۔۔۔۔ جو دو جانوں کا ملاپ کروا گئی تھی!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" کیا ہوا بہت خوش نظر آ رہے ہیں؟ "

ازا شہناز بیگم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔!! لیکن جب وہ کمرے میں پہنچی تو کایان کو فون پر کسی سے باتوں میں مصروف پایا۔۔۔ تقریباً دس منٹ کے بعد کایان نے فون بند کیا۔۔۔ !!

ازا نے اس سے دریافت کیا کہ وہ بہت خوش نظر آ رہا ہے؟؟ کایان مسکراتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوا!!

" جی وہ میرے دوست کا بیٹا ہوا ہے۔۔۔ " !!!

ازا کی بات سنتے ہوئے اس نے مسکرا کر ازا کی طرف دیکھا اور اسے بتایا کہ اس کے دوست کا بیٹا ہوا ہے!!!

" ماشاءاللہ یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔۔ " !!

اس کی بات سنتے ہوئے ازا کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔کایان اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔۔۔

" آپ کو پتہ ہے کایان!! مجھے بچے بہت زیادہ پسند ہیں۔۔ "

ازا نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

" ہاں بھئی مجھے بھی بچے بہت پسند ہیں!!! اللہ کرے کہ ہمارے بچے بھی جلدی سے ہو۔۔۔ میری خواہش ہے کہ میری ایک کیوٹ سی بیٹی ہو۔۔۔ " !!

اس کی باتیں سن کر ایک لمحے کے لیے تو ازا مسکرائی لیکن پھر وہ اس بات کا دوسرا حصہ سنتے ہوئے شرما سی گئی۔۔۔

" کایان م۔۔جھے ک۔۔چھ کام ہے میں پہلے وہ کر کو پھر آتی ہوں "

ازانے ہلکے سے ہچکچاہٹ بھرے لہجے میں اسے بتایا کہ وہ مصروف ہے کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے آئے گی۔۔۔!! یہ کہتے ہوئے وہ کمرے سے نکلنے ہی لگی تھی۔۔۔۔!! جب ہی کایان نے تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا۔۔۔

" کوئی بھی کام نہیں ہے!!! آپ کو پتہ نہیں ہے شوہر کے ہوتے ہوئے سارے کاموں کو خدا حافظ کہہ دینا چاہئیے۔۔۔!! اور صرف اپنے شوہر کو وقت دینا چاہئیے۔۔۔ !!

لیکن ایک آپ ہیں جو مجھے دیکھتے ہی ایسے بھاگنے کی کوشش کرتی ہیں جیسے میں کوئی جلاد ہوں اور کھا جاؤ گا آپ کو "

وہ بیڈ پر اسے اپنے سامنے بیٹھاتے ہوئے اسے سمجھانے والے لہجے میں بتانے لگا کہ جب بھی شوہر ہو بیوی کے پاس تو بیوی کو ہر کام کو خدا حافظ کہہ دینا چاہئیے اور صرف اور صرف اپنے شوہر کو وقت دینے کی کوشش کرنی چاہئیے!! لیکن وہ تو اسے دیکھتے ہی بس اس سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے! ازا کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی اس کے شکوے پر وہ اسکے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

" مجھے یہ بتائیں کہ جب ہمارے بچے جونگے تو ہم ان کا نام کیا رکھیں گے؟؟؟ "

وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔۔۔!! جب ہی کایان جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا اسے سامنے دیکھ کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھتا ہوا اس سے سوال کرنے لگا !!!

ازا اس کی باتوں پر ہلکا سا مسکرائی تھی!!

" امم!!! اگر ہمارا پیارا سا بیٹا ہوا تو ہم اس کا نام "سادان" رکھیں گے اور اگر ایک کیوٹ سی بیٹی ہوئی تو اس کا نام۔۔۔۔ "

" بیٹی ہوئی تو اس کا نام میں رکھوں گا "

ازا سوچ کر بولنے میں مصروف تھی ہی کہ کایان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اسے کہا کہ اگر ان کی بیٹی ہوئی تو اس کا نام وہ رکھے گا۔۔۔!! جس پر ازا مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگا لگی۔۔۔!!

" اگر ہماری بیٹی ہوئی تو اس کا نام ہم "ماہم" رکھیں گے۔۔۔۔ " !!

کایان نے اسے مسکراتے ہوئے کہا کہ اگر ان کے گھر اللہ کی رحمت ہوئی تو وہ اس کا نام "ماہم" رکھیں گے۔۔۔ازا مسکرائی۔۔۔

" بیٹا!!! ہو یا بیٹی!! اللہ کسی نے کسی سے نوازے گا تو سہی۔۔۔بس میری یہی خواہش ہے کہ اللہ ہمیں جلد اس نعمت سے نواز دے۔۔۔!!! آمین۔۔ "!

کایان نے مسکراتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اللہ انھیں جس سے بھی نوازے۔۔۔!!! اس کی خواہش ہے کہ اللہ انھیں جلد از جلد اس نعمت سے نواز دے سہی۔۔۔۔!! جس پر ازانے "آمین" کہا تھا۔۔۔اس کے آنے سے ازا کی زندگی بہت حسین ہو گئی تھی۔۔۔

اب اس کی خوشیوں کی وجہ صرف "کایان ملک" ہی تھا۔۔۔وہ یونہی کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے !

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

کنول بیگم فاریہ کے کمرے سے نکل گئی تھی!!! جبکہ فاریہ وہی بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔وہ بہت بڑے شاک میں تھی۔۔۔جب ہی اسے کسی کے بھاری قدموں کی آہٹ سنائی دی۔۔۔

فاریہ نے فوراً نظریں اٹھا کر اس شخص کی طرف دیکھا۔۔۔سامنے ہی آتش کاظمی کھڑا تھا!!

جو افسردہ دیکھائی دے رہا تھا۔۔جس کے چہرے پر دکھ کے سوا کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

فاریہ نے لاچارگی سے اسے دیکھا اور فوراً اس کی طرف لپکی۔۔۔!!! وہ جو سامنے چپ چاپ، خاموش سا کھڑا تھا۔۔۔ سامنے سے آتی فاریہ کو دیکھ کر بھی وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔۔۔ اس کے قریب پہنچتے ہوئے وہ اس کے گلے سے جا لگی تھی۔۔۔ کچھ لمحات گزرنے کے بعد آتش نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے مزید اپنے قریب کر لیا تھا۔۔۔

" آیم سوری آتش!!! مجھے آپ سے یہ بات نہیں چھپانی چاہئیے۔۔۔ آتش پلیز مجھے معاف "

" شش!!! فاریہ جی معافی تو مجھے مانگنی چاہئیے آپ سے!!! جو آپ کے بارے میں سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی میں نے آپ کا یقین نہیں کیا۔۔۔ مجھے لگا کہ میری خالہ ہیں وہ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟ لیکن وہ تو میری کچھ بھی لگتی تھی ہی نہیں!!! اگر انھوں نے کبھی مجھے پیار دیا تھا بھی تو صرف اور صرف اپنا مقصد نکلوانے کے لیے۔۔۔ !!!!

مجھے معاف کر دیں فاریہ مجھے آپ کی بات سننی چاہئیے تھی "

فاریہ کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔۔ اسے لگا کہ آتش اب بھی اس سے ناراض ہے وہ نہیں جانتی تھی کہ آتش ساری حقیقت جان چکا ہے۔۔۔ وہ معافی مانگنے لگی اس سے لیکن آتش نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے اپنی الفاظ ادا کیے۔۔۔ !!

اس کی باتوں سے فاریہ ہر یہ واضح ہوا تھا کہ وہ ساری حقیقت، کنول بیگم کے متعلق سارے سچ جو جان گیا تھا۔۔۔!آتش نے اس سے معافی مانگی تھی کہ اس نے کیوں اس کا یقین نہیں کیا۔۔؟یہ تو سب سے بڑی غلطی تھی اس کی،،اس نے فاریہ کا یقین نہیں کیا۔۔۔!!!فاریہ کا یقین کرنا تو دور کی بات اس نے تو فاریہ کی بات ایک مرتبہ بھی سننے کی کوشش نہیں تھی۔۔۔!!!لیکن اب کنول کی ہی باتوں سے اسے سارا سچ معلوم ہو گیا تھا۔۔۔!!کہ کنول نے ہی اس کے ماں باپ،اور اس کی پھوپھو پھوپھا یعنی فاریہ کے ماں باپ کا *قتل کروایا تھا۔۔وہ اس کی سگی خالہ نہیں ہے بلکہ اس کا تو کوئی رشتہ ہی نہیں ہے آتش سے !!!

" نہیں۔۔۔۔!!!آپ کیوں معافی مانگ رہیں ہیں مجھ سے؟غلطی تو میری تھی نا مجھے آپ کو پہلے ہی بتا دینا چاہئیے تھا۔۔۔۔خیر یہ سب باتیں چھوڑیں جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب ہم آگے کیا کریں گے؟ "

فاریہ جو اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی وہ تھوڑا سا پیچھے کی طرف ہوئی اور اس کی گالوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔اور پھر آخر میں اس سے سوال کیا کہ اب جب وہ سارا سچ جان چکا ہے تو اب وہ کیا کریں گے؟

" کرنا کیا ہے؟ ہم ان کے خلاف ثبوت ڈھونڈیں گے۔۔۔!! اور انھیں سزا دلوائے گیں۔۔۔ چارق *تل کیے ہیں انھوں نے۔۔۔۔ معافی تو نہیں ملے گی " !!!

آتش نے اس کی بات سنتے ہوئے چہرے پر سنجیدگی لیے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

" ثبوت اکٹھا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔!! کیوں کہ کنول بیگم کے خلاف سارے ثبوت میں پہلے ہی اکٹھا کر چکی ہوں۔۔! اب بس انھیں پولیس کے حوالے کرنا باقی رہ گیا ہے۔۔ "!!

اس کی بات سن کر آتش نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو بہت تیز ثابت ہوئی تھی اس معاملے میں۔۔۔ لیکن اسی وقت انھیں پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ دونوں جیسے ہی مڑے تو پیچھے کوئی شخص ان کر بندوق تان کر کھڑا تھا۔۔۔ اسے دیکھتا آتش فوراً فاریہ کے سامنے آکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

رات کی گہرائی دن کے اجالے میں تبدیل ہو چکا تھا۔۔۔

مہندی اور بارات کا فنکشن ہو جانے کے بعد ولیمے کے فنکشن کی تیاریاں دھوم دھام سے جاری تھی۔۔۔

انوشا کو بیوٹیشنز کچھ دیر پہلے ہی تیار کر کے گئی تھی۔۔۔!!! وہ لائٹ پنک کلر کے موتیوں سے بھرے لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

زریر بھی بلیک کلر کے تھری پیس پینٹ سوٹ میں ملبوس بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ وہ کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔۔۔ اور سیدھا انوشا کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگاتا ہوا اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکا گیا تھا۔۔۔ !!!

" بہت خوبصورت لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔" !!!!

اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائے ہوئے اس نے مسکرا کر خمار آلود لہجے میں کہا۔۔۔ تو انوشا ہلکا سا مسکرائی !!!

جب ہی زریر نے اسے اس کے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اپنے طرف موڑا۔۔۔!!!!!!

" تو پھر کیسا لگ رہا ہے انوشا؟"

اس نے سوال کیا تھا۔۔۔

" انوشا؟؟؟؟مسسز زریر عباس "

انوشا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی حیرانگی بھری مسکراہٹ بھر گیا۔۔۔!انوشا نے فخریہ لہجے میں کہا تھا۔۔

" چلیں؟لوگ انتظار کر رہے ہیں "

زریر نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تھا کیونکہ ولیمے کا فنکشن شروع ہونے والا تھا وہ دونوں چہرے پر خوشی، مسکراہٹ، لیے ہوئے کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔!!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

وہ ٹھیک اس جگہ پر پہنچ گئی تھی جہاں اس کی امی نے اسے بھیجا تھا کچھ سامان دے کر تا کہ وہ سامان اپنی ماں کی دوست تک پہنچا سکے۔۔۔ !!

شہناز بیگم نے اسما کو ایک ہوٹل میں اپنی دوست سے ملنے کا کہہ کر اسے بھیجا تھا اور اسے کچھ سامان دیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ یہ سامان اس کی دوست کو دے آئے !

وہ ہوٹل کے ٹھیک اس کمرے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔!! جس کے متعلق اسے شہناز بیگم نے بتایا تھا۔۔۔ !!!

اسما نے دروازہ کھڑکایا تو ایک چھوٹے قد کی خاتون نے دروازہ کھولا۔۔۔!!!!! اسما سلام لیتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ اندر پہنچی اور وہ سامان بیڈ پر رکھا تو وہ عورت کمرے سے نکل گئی اور ایک شخص کمرے میں داخل ہوا۔۔۔!! جسے دیکھ کر اسما حیران رہ گئی تھی۔۔۔ان دونوں کے علاوہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔"

اسما نے دروازہ کھڑکایا تو ایک چھوٹے قد کی خاتون نے دروازہ کھولا۔۔۔!!!!! اسما سلام لیتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔ لیکن جیسے ہی وہ اندر پہنچی اور وہ سامان بیڈ پر رکھا تو وہ عورت کمرے سے نکل گئی اور ایک شخص کمرے میں داخل ہوا۔۔۔!! جسے دیکھ کر اسما حیران رہ گئی تھی۔۔۔ان دونوں کے علاوہ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔۔۔"

" تم؟؟ "

اسما نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی اور نہیں بلکہ اس کا وہ ستم گر محبوب "حماد" کھڑا تھا۔۔۔ !

اسے دیکھتے ہی اسما کے لب و لہجہ میں غصہ خود بخود طاری ہو گیا تھا۔۔۔

" جی میں اور مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟؟ "

حماد نے اس کے لب و لہجے کو مکمل طور پر اگنور کرتے ہوئے اس کے سوال پر دھیان دیا تھا وہ شائید یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟؟

اسی وجہ سے حماد نے خود ہی اسے بتایا۔۔۔

" اب بات کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا یے۔۔۔!!! اب ہماری اگلی ملاقات وکیل کے پاس ہی ہو گی۔۔۔۔"

اسما ابھی تک وہ منظر بھولی نہیں تھی۔۔۔ کہنے کو تو ایک ہفتہ گزر چکا تھا لیکن اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اب تک۔۔۔

وہ آہستگی سے کہتی ہوئی ہوٹل کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔ !!!!

" کیوں نہیں بچا بات کرنے کو؟؟ مجھے آپ سے بات کرنی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے اور میری بات سنے بغیر آپ یہاں سے ایک قدم بھی نہیں باہر نکال سکتی ہیں اسما "

اسما جیسے ہی باہر کی طرف بڑھی تو حماد نے اس نے راستے میں آتے ہوئے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔اور ایک ایک لفظ جنون بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

حماد نے لہجے میں جنون تھا، شدت تھی، اسما نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

" زبردستی کریں گے آپ مجھ سے "

اسما نے آنکھیں موندے تو وہی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے ایک مرتبہ پھر سر جھلک اٹھا۔۔۔اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے آہستگی سے کہا۔۔۔ !!

" ہاں کروں گا میں زبردستی۔۔۔!!! نہیں جانے دوں گا میں آپ کو یہاں سے !!! میں بھی دیکھتا ہوں کیسے جائیں گی آپ یہاں سے ؟؟ یہ کوئی طریقہ ہے کہ اگلے کی بات سنے بغیر ہی آپ فیصلہ سنا

دیں؟کون کرتا ہے اس طرح؟بتائیں مجھے جب بھی کوئی فیصلہ کرنا ہوتا ہے تو دونوں اطراف کی بات سنی جاتی ہے۔۔

لیکن آپ نے میری ایک بات بھی نہیں سنی یہ کیا بات ہوئی؟؟اور کیا کہا آپ نے کہ آپ وکیل کے پاس جائے گی؟کیا کرنے؟؟یاد رکھیے گا آپ صرف میری ہیں صرف میری!!!تو یہ خیال تو آپ اپنے ذہن سے نکال ہی دیں کہ میں کبھی آپ کو چھوڑوں گا۔۔۔ "

حماد نے اس کے بازو جو چھوڑتے ہوئے شدت بھرے لہجے میں اس سے سوال کیے تھے کہ وہ کیسے خود ہی فیصلہ سنا سکتی ہے؟اس نے ایک مرتبہ بھی اس کی بات سننا تک گوارہ نہیں کیا۔۔۔!اس کے بعد حماد نے اسما کی اس بات کا جواب دیا تھا جب اس نے کہا کہ وہ دونوں اب وکیل کے پاس ہی ملیں گے۔۔۔!!!یہ کہتے ہوئے کہ وہ مر کر بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔!یہ اس کی محبت ہی تو تھی جو اس کے ایک ایک حرف سے ٹپک رہی تھی اسما کے لیے۔۔۔اس کا جنونی انداز اس کی شدت سے بھرا لہجہ ہی اسما کے لیے محبت کی ضمانت تھی !!!

تم لاکھ کوشش کرو مجھ سے دور جانے کی

یہ میری بھی ضد ہے کہ میں تمھیں ہر دعا میں مانگوں گا

" کس بنا پر کہہ رہے ہیں آپ یہ سب ؟؟ آپ بھول رہیں ہیں کہ ہمارے درمیان کوئی بھی تعلق نہیں تھا بلکہ ہماری شادی تو کنٹریکٹ میرج تھی لیکن پھر مجھے آپ سے محـ " !!!_____

اسما کچھ لمحات کے لیے خاموش ہوئی تھی لیکن پھر اس نے حماد سے سوال مانگے تھے کہ وہ کس طرح کہہ سکتا ہے یہ ؟ کیسے زبردستی کر سکتا ہے وہ ؟ کس حق سے ؟ کیونکہ ان کی شادی تو صرف ایک کنٹریکٹ میرج تھی۔۔۔! لیکن پھر بھی وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔!!! پر محبت کے لفظ پر آتی وہ اٹک گئی تھی !!! جبکہ حماد اس کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔۔

" پھر بھی آپ کو مجھ سے محبت ہو گئی !!! اسما جس سے محبت کرتے ہیں اس پر یقین کرتے ہیں پر آپ کم از کم میری بات تو سنتی !!! میں آپ کو سب سچ بتاتا۔۔ "

حماد نے اس کے باقی بچے ہوئے لفظ نرمی سے ادا کرتے ہوئے کہا۔۔ تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔

" کیا یقین کرتی میں ؟ کس سچائی کی بات کر رہیں آپ ؟ کیا سنتی میں آپ کی بات جب میں نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کیا تھا۔۔۔۔۔ " !!!

اسما جب بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔ اس نے حماد سے سوال پوچھے۔۔۔ !!!

" سچ سنتی!!! حقیقت سنتی کہ جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔! کوئی دھوکا نہیں دیا میں نے آپ کو "

حماد نے ایک مرتبہ پھر سے شدت سے پھر پور جنونی لہجہ اپنایا تھا۔۔!!! اسے بتایا تھا اس نے اس دن جو بھی اس نے دیکھا وہ سب صرف اور صرف ایک جھوٹ تھا۔۔

" وہ لڑکی میری کچھ بھی نہیں لگتی " !!!

حماد نے مزید وضاحت دی۔۔

" میں نے آپ سے کوئی بھی صفائی مانگی ہے کیا؟؟ کیا میں نے کہا کہ حماد مجھے بتائیں کہ وہ لڑکی کون ہے؟ کیا لگتی ہے آپ کی؟؟ نہیں نا تو آپ مجھے مت بتائیں۔۔

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ امی نے مجھے یہاں بھیجا تھا اپنی دوست کا کہہ کر وہ کہاں ہے؟؟ "

اسمانے نے جان بوجھ کر برا لہجہ اپنایا تھا!!!!

" اگر صفائی نہیں چاہئیے۔۔۔!! تو پھر آپ نے کیوں غصہ کیا اس بات کا؟ ہمم!! کیوں آپ گھر چھوڑ کر چلی گئی؟ خیر جو بھی ہو رہی بات آپ کی امی کی دوست کی تو یہاں ان کی کوئی بھی دوست نہیں رہتی۔۔۔!!

انھیں میں نے ہی کہا تھا کہ وہ آپ کو یہاں بھیجے تاکہ میں آپ سے بات کر سکوں۔۔۔!!! تاکہ میں آپ کو سمجھا سکوں کہ جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ "

حماد نے جب اسے یہ سب بتایا تو وہ حیران رہ گئی۔۔۔اسے یقین ہی نہیں آیا کہ شہناز بیگم نے اس سے جھوٹ کہہ کر اسے یہاں بھیجا تھا اسے یہاں بھیجنا اپنی دوست کا کہہ کر کہ شہناز بیگم اور حماد کی ملی بھگت تھی۔۔۔!!! حماد نے ہی اسے یہاں پر بلایا تھا اور وہ اسی سے ملنے کے لیے آئی تھی۔۔۔!!!

اسما نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔جو نیم مسکراہٹ لیے ہوئے اس کے سامنے کھڑا تھا!!

" کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟؟؟ "

وہ جانتی تھی کہ وہ اسے یہاں سے اتنی آسانی سے تو جانے نہیں دے گا۔۔۔کیونکہ اس کا جنونی انداز،اس کے لہجے کی شدت وہ پہلے ہی دیکھ چکی تھی اس لیے اس نے سیدھا سوال کرنا ہی اس سے مناسب سمجھا تھا!!

" میں آپ کو پہلے بھی کئی مرتبہ بتا چکا ہوں کہ میں نے آپ کو یہاں ساری حقیقت کے بارے میں بتانے کے لیے بلایا ہے۔۔۔اور سچ، حقیقت یہی ہے کہ میں اس لڑکی کو نہیں جانتا۔۔۔

وہ مجھے ہماری شادی سے دو سال پہلے تک پسند کرتی تھی لیکن میں نہیں۔۔۔!!! پھر وہ غائب ہو گئی تھی۔۔لیکن پھر اچانک وہ یوں اس دن آفس آ گئی۔۔اور وہ سب ___

میں نے اس لڑکی کے بارے میں کبھی بھی یوں نہیں سوچا۔۔۔!!!اور نا ہی کبھی بھی ایسا ہو گا۔۔۔

وہ دو سال پہلے تک مجھے پسند کرتی تھی۔۔۔پاگل تھی وہ میرے پیچھے۔۔۔!لیکن مجھے وہ بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔اور نا ہی وہ کبھی مجھے پسند آئے گی اور اب تو بالکل بھی نہیں

کیونکہ اب تو میری زندگی میں آپ آ گئی ہیں۔۔۔۔!!!میرے دل میں تو آپ بستی ہیں۔۔۔تو کوئی اور اس میں کیسے اپنی جگہ بنا سکتا ہے؟؟ "

ایک لمبی گفتگو کرتے ہوئے اس نے اسما کو بتایا تھا کہ آمنہ اسے پسند کرتی تھی لیکن دو سال پہلے وہ کہیں چلی گئی تھی اور پھر اچانک وہ یوں واپس آ گئی۔۔۔

لیکن حماد کے دل میں اس سے کے لیے کوئی بھی جذبات کوئی بھی فیلنگز نہیں ہیں کیونکہ وہ تو اسے (اسما) کو پسند کرتا ہے!!!اس کے دل میں اسما بستی ہے۔۔

اس کی باتیں سنتے ہوئے اسما کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔وہ بہت دنوں سے ان آنسوؤں پر قابو کیے ہوئے بیٹھے پر اب نہیں اب وہ مزید ان آنسوؤں کو بہنے سے نہیں روک سکتی تھی۔۔۔

" تو پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے یہ سب!!!پہلے کہاں تھا آج سات دن بعد یاد آیا تھا مجھ سے بات کرنا؟؟اتنے دن تک سوئے ہوئے تھا کیا؟

ایک دفعہ بتایا تو ہوتا مجھے۔۔۔!!!!تو میں بھی آپ کو بتاتی کہ ہاں میں کرتی ہوں آپ سے محبت آئی لو یو حماد!!پاگل ہوں میں آپ کے پیچھے۔۔۔!!!اسیر ہوں میں آپ کی،آپ کی محبت کی "

وہ اس کے سینے پر مکے برساتی ہوئی اس کے سینے سے لگ گئی تھی جبکہ وہ اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔!!اسے خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔ !

حماد نے آہستگی سے اس نے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔اس نے اسما کو ہلکا سا پیچھے کرتے ہوئے دیکھا تو اب تک اس کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔!!! حماد آہستگی اس کے اس کی آنکھوں پر لب رکھتا ہوا اس کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن گیا تھا!!! اس کے قریب ہونے سے اسما گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

" ہاں تو میں بھی محبت کرتا ہوں آپ سے " !!!

اس کے آنسوؤں کو چنتا ہوا وہ پیچھے ہوا تو مسکرا کر کہہ گیا۔۔۔

" ایک بات تو بتائے کہ جب آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں تو پھر وہ کنڑیکٹ ختم " !!

حماد نے مسکراتے ہوئے سوال کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ آہستگی سے سر اثبات میں ہلا گئی تھی۔۔۔

" آپ بھول رہیں ہیں کہ وہ کنڑیکٹ میں پہلے ہی پھاڑ چکی ہوں"

اسما نے اسے وضاحت دیتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ بھول رہا ہے کہ وہ کنڑیکٹ کا صفحہ پہلے ہی پھاڑ چکی ہے۔۔۔!!!

" دیکھ لیجئے گا بعد میں مجھے مت کہیے گا کہ آپ کنڑیکٹ میرج ہی رکھنا چاہتی ہیں۔۔۔ " !!!

ذو معنی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے حماد نے کہا۔۔۔ جیسے ہی اسما کو اس کا مطلب سمجھ آیا تو شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا پر اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر حماد اسما کے لبوں پر جھک چکا تھا۔۔۔ انھیں اپنی قید میں لیتا وہ اس پر مزید جھکتا ہوا اپنی شدتیں اس پر نچھاور کرنے لگا تھا۔۔۔!! آج رات ان کی ہر رنجش ختم ہو گئی تھی!!!!

❤️ ﹏﹏ Abdul Ahad Butt Writes ﹏﹏ ❤️

فاریہ کی بات سن کر کہ وہ کنول بیگم کے خلاف ثبوت اکھٹا کر چکی ہے۔۔۔۔ !!!

آتش نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو بہت تیز ثابت ہوئی تھی اس معاملے میں۔۔۔ لیکن اسی وقت انھیں پیچھے سے کسی کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ دونوں جیسے ہی مڑے تو پیچھے کوئی شخص ان کر بندوق تان کر کھڑا تھا۔۔۔ اسے دیکھتا آتش فوراً فاریہ کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔!

" آپ " !!!

آتش نے حیرانگی سے سامنے کھڑی ہوئی شہناز بیگم کو دیکھا۔۔۔!!! جو ان پر بندوق تان کر کھڑی تھی۔۔۔

" ہاں میں۔۔۔!! تمھیں کیا لگا کہ میں بیوقوف ہوں؟؟ یا تم لوگ مجھے بیوقوف بنالو گے۔۔۔؟؟ میں نے دیکھ لیا تھا تجھے جب تو کمرے کے دروازے سے دور ہٹتا ہوا چھپا تھا اور میں یہ بھی جان گئی تھی تم نے ہماری ساری باتیں سن لی ہیں تب ہی تو تم یوں دروازے کے پیچھے چھپ رہے تھے۔۔۔!! اسی لیے تو میں یہ بندوق لینے کے لیے گئی تھی!!! اور اب تو میں یہ بھی جان چکی ہوں کہ تم دونوں کے پاس میرے خلاف ثبوت ہیں۔۔۔" !!!

کنول بیگم نے اسے بتایا تھا کہ جب وہ کمرے کے دروازے سے پیچھے ہٹتا ہوا چھپا تھا تو انھوں نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔ وہ جان گئی تھی کہ آتش نے اس کی اور فاریہ کی باتیں سن لی تھی۔۔۔ انھیں نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے کہا۔۔!! آتش ابھی بھی فاریہ کے سامنے کھڑا تھا !!!

" خالہ!!! آ۔۔ آپ ایسی نہیں ہیں۔۔ پلیز یہ بندوق نیچے رکھ دیں۔۔۔!!! آپ نے مجھے ہمیشہ سنبھالا ہے پالا ہے اسے نیچے رکھ دیں"

آتش کنول بیگم کو کوئی ایموشنل بلیک میل نہیں کر رہا تھا۔۔۔ وہ تو دل سے کہہ رہا تھا اسے!! کیسے ایک لمحے میں وہ سب کچھ ختم کر کے اس سے نفرت کر سکتا تھا؟

" ہاہاہا۔۔۔ " !!

کنول بیگم نے شیطانی قہقہہ لگایا !!!

" خالہ ؟؟ کون خالہ ؟؟ تم نے ہماری بات نہیں سنی تھی کیا؟؟ میں نے صاف لفظوں میں بتادیا تھا کہ میرا تم سے کوئی بھی رشتہ نہیں ہے۔۔۔!! اور ناہی میں تم سے کوئی رشتہ جوڑ رہی یوں۔۔۔ کچھ نہیں لگتے تم دونوں میرے۔۔و

اب میری بات غور سے سنو وہ جو ثبوت ہیں نا تمھارے پاس وہ چپ چاپ مجھے دے دو!!! ورنہ یاد رکھنا چار لوگوں کی قا*تل تو میں پہلے ہی ہوں۔۔۔ دو ق*تل میں مزید اپنے سر لے لوں گی کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔!! اگر تم دونوں چاہتے ہو کہ زندہ رکو تو وہ ثبوت مجھے لا کر دے دو۔۔۔!!!!!!!! اور اب تو میرے پاس تم دونوں کو ختم کرنے کی بہت بڑی وجہ بھی ہے کیونکہ تم دونوں کی وجہ سے میرا بیٹا جیل میں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔ "

کنول بیگم کے لہجے میں اس قدر سفاکیت کو دیکھ کر آتش حیران رہ گیا تھا۔۔۔!!! کہ بچپن سے وہ ان کے ساتھ رہ رہا تھا۔۔۔ اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ اسے یہ دن بھی دیکھنا پڑے گا۔۔۔ "

" خالہ "

وہ کچھ کہنے کے لیے بڑھا تھا ہی کہ کنول بیگم نے گولی چلائی تھی۔۔۔!!!!!

" آتش "

فاریہ زور سے چلائی تھی مگر وہ گولی آتش کو نہیں بلکہ اس کے پیچھے جو بانس پڑا تھا اسے جا لگی تھی۔۔۔۔۔
آتش نے آنکھوں سے ہی فاریہ کو اشارہ کرتے ہوئے بتایا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔ !!!

" یاد رکھنا آتش اگلی مرتبہ اس بندوق کی ساری گولیاں تمھارے سینے میں پیوست ہو جائیں گی !!!

فاریہ اگر تم چاہتی ہو کہ تمھارے اس شوہر کی جان بچ جائے تو وہ ثبوت لا کر مجھے دے دو "

پہلے وہ آتش سے متوجہ ہوئی اور پھر وہ فاریہ سے متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ !!!

" فاریہ جی نہیں۔۔۔۔آپ انھیں وہ ثبوت نہیں دے گی "

آتش نے اسے منع کیا۔۔۔

" لگتا ہے آتش تمھیں اپنی جان عزیز نہیں ہے !!! فاریہ مین دس تک گنوں گی پھر ساری گولیاں اس کے سینے میں ہو نگی اب فیصلہ تمھارا ہے کہ تمھیں کیا کرنا ہے ؟؟ "

فاریہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اب کیا کرے ؟؟ کیونکہ ایک طرف اس کے ماں باپ کا قاتل تھا اور دوسری طرف اس کا پیار تھا کسی بچاتی وہ ؟؟؟ وہ ایک کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی !!!

کنول بیگم کی دھمکی سن فاریہ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اب کیا کرے ؟؟ کیونکہ ایک طرف اس کے ماں باپ کا قاتل تھا اور دوسری طرف اس کا پیار تھا کسی بچاتی وہ ؟؟؟ وہ ایک کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی !!!

" ایک دو تین "____

کنول بیگم نے اپنے کہے کے مطابق دس تک گنتی گننا شروع کر دی تھی۔۔۔!!! جبکہ فاریہ مزید کشمکش میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔!! اب اسے ایک ہی راہ دیکھائی دی تھی۔۔۔ !!

" پانچ چھ سات "____

کنول بیگم کی گنتی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

" ٹھیک ہے میں ثبوت دینے کے لیے تیار ہوں "

کنول بیگم کے حالات کو سریس دیکھتے ہوئے فاریہ نے اسے سارے ثبوت دینے کے لیے خامی بھری تھی !!!!

آتش نے اسے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔

" نہیں فاریہ جی۔۔۔!!!!آپ انھیں کوئی بھی ثبوت نہیں دیں گی۔۔۔!!!اگر آپ کو وہ ثبوت کسی کو دینے بھی ہیں تو آپ پولیس آفیسرز کو دیں گے۔۔۔۔میری جان کی پرواہ مت کریں آپ "

آتش نے فاریہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کروایا تھا۔۔۔۔۔!!!اور اسے سمجھایا تھا کہ وہ اس کی جان کی پرواہ مت کرے۔۔۔!!وہ انھیں ثبوت نہیں دے گی بلکہ وہ ثبوت صرف پولیس آفیسرز کو ہی دے گی۔۔۔۔!

" نہیں آتش۔۔۔!!!میں کیسے آپ کی جان خطرے میں ڈال دوں؟؟؟میں ایسا کبھی بھی نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔ !!!

میرے ماں باپ اب میرے پاس نہیں رہے ہیں۔۔۔میں آپ کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی ہوں۔۔۔ " !!

فاریہ نے اسے سمجھایا تھا کہ وہ اس کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتی ہے۔۔۔۔!! وہ اپنے ماں باپ کو پہلے ہی کھو چکی ہے۔۔! لیکن اب اسے نہیں کھو سکتی ہے وہ !!

" ارے بس کرو یار یہ اپنا بورنگ ڈرامہ فاریہ میں مزید ایک منٹ رکو گی۔۔۔!!! پھر یہ ساری گولیاں اس کے سینے میں اور اگر تم چاہتی ہو کہ ایسا کچھ بھی نا ہو،، تو جاؤ اور جا کر وہ ثبوت لا کر دو مجھے " !!!

ان دونوں کو دیکھ کر کنول بیگم نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا تو فاریہ نے قہر برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا!!!

" رکو لاتی ہوں۔۔۔" !!!

فاریہ نے انھی قہر برساتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور ہر لفظ کو چبا کر کہتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھی۔۔۔!! آتش نے لاچارگی سے اسے دیکھا تھا جو اگلے ہی لمحے ایک چپ (کارڈ) لے کر آئی تھی

جس میں کچھ ویڈیوز تھی اور ان میں کنول بیگم نے اپنے جرم کا اعتراف کیا تھا۔۔۔!!! جو فاریہ نے بہت محنت کر کے اکٹھا کیا تھا۔۔۔!! لیکن اب آتش کی جان بچانے کے لیے اسے یہ سب کنول بیگم کو دینا ہو گا۔۔۔!!

کچھ لمحات کے لیے وہ ایک جگہ رک سی گئی تھی جیسے وہ یہ ثبوت کنول کو نا دینا چاہتی ہو۔۔۔ لیکن اب اسے دینا ہو گا!!! آتش نے افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

فاریہ نے اگلے ہی لمحے وہ چپ کنول بیگم کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔۔۔ کنول بیگم نے اس چپ کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا جیسے انھیں بہت خوشی ملی ہو۔۔۔

فاریہ کی آنکھوں میں غصہ کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ جبکہ کنول بیگم کی گرفت بندوق پر ڈھیلی پڑھتی جا رہی تھی کیونکہ وہ اس بات کی خوشی منا رہی تھی کہ انھیں سارے ثبوت مل چکے ہیں جو ان کے خلاف اکٹھے کیے گئے تھے۔۔۔

" آتش "

پر اگلے ہی لمحے ساری کایا پلٹ گئی تھی جب آتش نے کنول بیگم کے ہاتھ سے وہ بندوق چھینی تھی اور ان پر ہی تان لی تھی۔۔۔اب کنول بیگم کو سمجھ آیا تھا کہ غرور کا سر نیچا ہوتا ہے۔۔۔وہ خود ہی پھنس گئی تھی۔۔۔فاریہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ کنول بیگم کے چہرے پر خوف ظاہر ہونے لگا تھا۔۔۔

" اب میں آپ کو دھمکی دیتا ہوں کہ چپ چاپ یہ چپ میرے حوالے کر دیں ورنہ اب کی مرتبہ گولی میں چلاؤں گا۔۔۔ "

اس کے لیے آسان نہیں تھا یہ سب کہنا اپنی سوتیلی ہی سہی مگر خالہ سے۔۔۔لیکن پھر بھی اس نے کہا کیونکہ کسی بھی بے قصور کے ساتھ ناانصافی نہین ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

" آتش!!!!میرے بچے میں تو صرف مزاق کر رہی تھی۔۔۔بیٹا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔تم تو جانتے ہو مجھے میں ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتی ہوں "

جب کنول بیگم کو محسوس ہوا کہ اب وہ ان کی بات نہیں سنے گا نا کی سمجھے گا۔۔۔کیونکہ اب تو وہ حقیقت سے آشنا ہو چکا ہے تو انھوں نے اسے ایموشنل بلیک میل کرنا ہی مناسب سمجھا۔۔۔!!!لیکن آتش اس کی باتوں میں نہیں آیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس کا فریب ہے یہ جو پچھلے بیس سال سے وہ اس کے ساتھ کر رہی ہے۔۔۔!!

" آپ مزاق کر رہی ہوں گی لیکن یاد رکھیے گا میں بالکل بھی مزاق نہیں کر رہا ہوں چپ چاپ یہ کارڈ فاریہ جی کو پکڑا دیجئے "

آتش کچھ لمحات کے لیے تو جیسے اس کی باتوں میں آنے لگا ہی تھا لیکن پھر اس نے اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے مظبوط لہجے میں اسے بتایا کہ چاہے وہ مزاق کر رہی ہو لیکن وہ مزاق نہیں کر رہا ہے اس کے ساتھ!!! وہ سنجیدہ ہے۔۔۔!

" لاؤ یہ چپ مجھے دے دو"

فاریہ کنول بیگم کی طرف بڑھتے ہوئے رعب دار لہجے میں بولی تھی۔۔۔!!!!

اس کی بات سنتے ہوئے کنول بیگم نے ایک نظر اس بندوق کو دیکھا جو آتش کے ہاتھوں میں تھی اور پھر ایک نظر انھوں نے فاریہ اور اس چپ کی طرف دوڑائی۔۔۔

)" ایک دفعہ میری جان بچ گئی تو یہ چپ میں کبھی بھی حاصل کر سکتی ہوں" (

اس سارے منظر کو دیکھتے ہوئے کنول بیگم کو صرف اور صرف یہی سمجھ آئی تھی۔۔۔!! انھوں نے وہ چپ (کارڈ) فاریہ کی طرف بڑھایا۔۔۔!!!! فاریہ نے جیسے ہی وہ کارڈ پکڑا تو کنول بیگم نے اسے آتش کی طرف دھکیلا جس سے فاریہ پیچھے کی طرف ہوتی ہوئی آتش کے سینے سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔!!!

آتش دو قدم پیچھے ہوا مگر وہ خود کو اور فاریہ کو سنبھال گیا تھا جبکہ کنول بیگم باہر کی طرف بھاگ گئی تھی !!!

" آتش کنول بیگم " !!!

فاریہ نے پریشانی سے آتش کی طرف دیکھا۔۔۔!!! تو آتش نے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔۔۔

اور اس کے بعد آتش نے اسے بتایا تھا کہ کنول بیگم یہاں سے بھاگ نہیں سکتی ہیں۔۔۔!! کیونکہ وہ گھر کے ملازمین اور گارڈز سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ وہ کنول بیگم کو کسی بھی صورت باہر نہیں جانے دیں گے۔۔۔ جس پر فاریہ نے سکھ کا سانس لیا!! اور ٹھیک ایسا ہی ہوا تھا جیسے ہی کنول بیگم نے بھاگنے کی کوشش کی تو گھر کے سارے ملازمین نے ان کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا تھا اور انھیں ان کے ہی کمرے میں بند کر دیا تھا۔۔۔!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

" گڈ مارننگ سویٹ وائف " !!!!

رات کا گہرا سایہ صبح کے سویرے میں ڈھل چکا تھا۔۔!! صبح زریر کی آنکھ کھلی تو اس نے انوشا کو اپنی آغوش میں اپنی باہوں میں پایا تھا۔۔ !!

وہ بھی ہلکا سا کسمسائی تھی جیسے اٹھنے والی ہو۔۔اس کی طرف دیکھتے ہوئے زریر ہلکا سا مسکرایا۔۔!!!

وہ اس کے گال پر جھکتا ہوا نرمی سے بوسہ دیتے ہوئے بولا۔۔ !!!

انوشا نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں تو وہ مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ !!!

" گڈ مارننگ "

وہ بھی نرم و نازک لہجے میں کہتی ہوئی اٹھی اور کپڑے لیے ہوئے واش روم کی طرف فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔۔!!! جبکہ زریر وہی بیٹھا اسے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔ !!!

وہ فریش ہوتی ہوئی واپس آئی تو دیکھا کہ وہ بھی فریش ہو کر چینج کر چکا تھا۔۔۔ !!

" انوشا یہ لو " !!!!

زریر نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف ایک بند لفافہ کیا اور کہا تو انوشا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ کیا ہے اس میں جو وہ اسے دیکھانا چاہتا ہے ؟؟

" یہ کیا ہے ؟؟ "

انوشا نے سامنے کھڑے بلیک ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا اس سے سوال کیا !!!

" کھول کر دیکھ لو "

اس کی بات سنتے ہوئے زریر نے کہا تو وہ لفافے کو کھولنے لگی۔۔۔!! اس نے جیسے ہی لفافہ کھولا تو اس میں انوشا کو کچھ ٹکٹس ملی تھی !!!!

" یہ۔۔۔ " !!

اس نے سرپرائز ہوتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔۔ !!

" یہ لندن کی ٹکٹس ہیں تم نے مجھ سے کہا تھا نا کہ تم لندن جانا چاہتی ہو۔۔۔!!! تو میں نے ہنی مون کی ٹکٹس وہی پر کروالی تھی !!! لیکن اس سے پہلے ہم اللہ کے گھر کی زیارت کریں گے۔۔۔! عمرے پر جائیں گے "

ان ٹکٹس کو دیکھ کر انوشا کو بہت خوشی ہوئی تھی جو اس کے سنبھالے بھی سنبھل نہیں رہی تھی۔۔۔ !

" تھینک یو سو مچ زریر "

وہ بے ساختہ سی آگے بڑھتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔زریر نے بھی مسکراتے ہوئے اسے خود میں بھیج لیا تھا۔۔۔

اس نے صرف ایک مرتبہ اس سے خوائش کی تھی کہ وہ عمرہ کر کے لندن جانا چاہتی ہے کچھ دنوں کے لیے۔۔۔!!!اور اس نے اس کی خواہش اتنی جلدی پوری کر دی تھی انوشا کو خود یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔یہ ان دونوں کے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ وہ دونوں اللہ کے گھر جا رہے تھے،دادا جان بھی ان کے ساتھ جا رہے تھے۔۔۔۔یہ ان کے لیے ان کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

حویلی میں خوشیوں کا سماع تھا۔۔۔!!وہ تمام تعلق جو درست ہونے تھے وہ درست ہو چکے تھے۔۔۔!! آج حویلی میں اسما اور حماد کی دعوت کی گئی تھی۔۔۔کیونکہ پچھلے ایک ہفتے سے ان کی لڑائی چل رہی تھی۔۔۔!!!لیکن اب ان کے درمیان بھی ان کچھ ٹھیک ہو چکا تھا۔۔۔

وہ سب خوش تھے۔۔۔ شہزاد ملک، شہناز بیگم، کایان ملک، ازا ملک، رہان ملک، ربعیہ ملک، اسما، حماد، اور حماد کی والدہ، صائمہ ملک سب ایک میز پر بیٹھے ہوئے رات کا کھانا انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

کایان کو آفس سے ایک اہم فون کال آئی تھی جسے سننے کے لیے وہ کھانے کی میز سے اٹھتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا تھا !!!

اسما ازا کو لیے ہوئے ایک طرف آگئی تھی۔۔۔ وہ اس سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔!!! جبکہ باقی سب وہی بیٹھے ہوئے باتوں اور کھانے میں مصروف تھے۔۔۔ آج کئی دنوں کے بعد حویلی میں چہل پہل پیدا ہوئی تھی۔۔۔

" بھابھی آپ کا بہت شکریہ " !!!

اسما نے ازا کو ان سب سے تھوڑا سا دور لاتے ہوئے اس سے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

" آپ نے کسی کو بھی نہیں بتایا۔۔۔! کہ میں نے حماد سے کنٹریکٹ میرج کی تھی۔۔۔ آپ چاہتی تو آپ یہ بات سب کو بتا سکتی تھی لیکن آپ نے نہیں بتائی " !!!

وہ دونوں اپنی ہی دھن میں باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ دوسری طرف دروازے کے پیچھے کھڑا کایان ان کی باتیں سنتا ہوا طیش میں آیا تھا۔۔۔اس نے غصے سے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا کہ اتنی بڑی بات کہ اسمانے حماد کے ساتھ شرائط کی بناپر شادی کی تھی وہ ازانے جانتے ہوئے بھی انھیں نہیں بتائی تھی۔۔۔!اس نے اتنا ہی سنا تھا اور غصے سے وہاں سے قدم آگے کی طرف بڑھائے۔۔

" آپ چاہتی تو کسی بھی شخص کو بتا سکتی تھی۔۔۔کایان بھائی کو،امی کو،ابو کو، لیکن آپ نے نہیں بتائی مجھ سے کیا ہوا وعدہ نبھایا آپ نے۔۔۔ !!

اور آج شائید اسی وجہ سے میں حماد کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔ " !!

اسمانے مسکراتے ہوئے کہا تو ازا بھی مسکرائی۔۔۔!!

" اس میں شکریہ والی کوئی بھی بات نہیں ہے!!!آپ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں یہ بات کسی کو بھی نا بتاؤ تو میں کسی کو بھی کیسے بتا دیتی یہ سب؟؟وعدہ خلافی تو نہیں کر سکتی تھی میں۔۔۔!!!!!!
اور میں خوش ہوں کہ آپ اپنے گھر میں خوش ہیں۔۔۔ "

ازانے اس کے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے اسے مظبوطی سے تھامتے ہوئے آہستگی سے کہا تو اسما کے چہرے پر مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔جب ہی وہاں پر صائمہ آئی تھی۔۔۔

" گرلز چلو سب کے ساتھ بیٹھو۔۔۔!!اور اسما تمھیں پتہ ہے کہ تمھاری ساس کیا کہہ رہی ہیں ؟وہ کہہ رہی ہیں کہ انھیں ہوتا پوتی کی بہت خوائش ہے۔۔۔ " !!

صائمہ شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے بل بھر میں اسے غصہ چڑھا گئی تھی!!!!جبکہ ازاہلکا سا مسکرا گئی تھی۔۔۔۔ !

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

انوشا آفس کے کمرے میں بیٹھی ہوئی اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔۔۔!!!جب ہی اس کے کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے زریر اس کے پاس آیا تھا۔۔۔!!اور اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسے دیکھنے لگا !!!

" کیا؟؟ "

اس کی حرکتوں کو دیکھتے ہوئے انوشا نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

" تمھارے بغیر میرا دل نہیں لگتا ہے کیا کرو؟؟ بہت کوشش کی کم از کم دس منٹ ہی نکل جائے تمھیں دیکھے بغیر لیکن ایک لمحہ بھی تم سے دوری برداشت نہیں ہو رہی "

زریر خمار آلود لہجے میں کہتا ہوا اس کے نازک ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگا گیا تھا!!! انوشا کے چہرے پر شرماہٹ پیدا ہوئی۔۔۔

ان کی کہانی لڑائیوں، رنجشوں سے شروع ہوئی تھی مگر آج!!! ماضی اور حال کا مقابلہ کیا جائے تو کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا تھا کہ کل تک وہ ایک دوسرے کی جان لینے کو تیار تھے مگر آج ایک دوسرے سے نہ مٹنے والا پیار کرتے تھے۔۔۔

انوشا کے آفس کی بنی کھڑکی میں سے سامنے کھڑے واسط نے حسرت و غصے سے انھیں دیکھا۔۔۔ جو مسکرا کر ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔۔۔!!

سب لوگ کھانا کھانے کے بعد ایک خوبصورت گفتگو میں مصروف ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔!! جبکہ کایان وہاں پر موجود نہیں تھا۔۔۔!! ازا کچھ دیر تک تو ان میں ہی بیٹھی رہی لیکن پھر اسے تجسس ہوا کہ کایان کہاں رہ گیا ہے؟؟ اسے اب تک آجانا چاہیئے تھا!!! اور اسی وجہ سے وہ ڈرائنگ روم سے اٹھتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اس نے حویلی میں تین سے چار جگہوں پر دیکھا لیکن کایان وہاں پر موجود نہیں تھا۔۔۔!!!اب اس کا ارادہ اپنے کمرے میں جا کر دیکھنے کا تھا۔۔۔!!!وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔!کمرے کے دروازے پر پہنچتے ہوئے اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا تو کمرے کو اندھیرے میں ڈوبا ہوا پایا۔۔۔

اس اندھیرے میں بھی ازا سامنے چمکتے ہوئے سفید کرتے پاجامے میں ملبوس کایان کی پشت دیکھ پا رہی تھی۔۔۔!!!وہ ہلکا سا مسکرائی اور اس کی طرف بڑھی۔۔۔

" دروازہ بند کر دیں " !!!

وہ ابھی اندر کی طرف بڑھی تھی ہی کہ کایان کی طرف سے سرد مہری میں حکم جاری ہوا تو اس نے فوراً دروازہ بند کیا۔۔۔

" کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟؟ "

دروازہ بند کرتے ہوئے ازا نے ابھی لائٹ آن کی ہی تھی کہ اس کی طرف سے ایک اور سرد مہری کا جملہ ادا کیا گیا جس پر ازا ٹھٹک کر رہ گئی تھی کہ اس نے کیا کر دیا ہے؟؟

" کیوں چھپائی مجھ سے اتنی بڑی بات؟؟؟ "

وہ ابھی دو قدم ہی آگے کی طرف بڑھی تھی لیکن اسی وقت وہ چہرے پر بے یقینی، سرد مہری سجائے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔!!!اس کے چہرے کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے ازاکا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ !!!

" ک۔۔کیا؟؟؟ "

ازا نے آج پہلی مرتبہ اس کا غصہ دیکھا تھا وہ بہت ڈر سی گئی تھی سہم سی گئی تھی۔۔۔اس نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کیے۔۔!!

" یہی کہ اسما نے حماد سے کچھ شرائط کے عوض شادی کی!!!اور یہ بات آپ جانتی بھی تھی پھر بھی آپ نے یہ بات ہم سب سے چھپائی۔۔۔ !

ہم سب کو چھوڑیں بلکہ یہ بات آپ نے یہ بات مجھے تک نہیں بتائی۔۔۔!!اتنی بڑی بات تھی یہ ازا حویلی کے بیٹی کے حوالے سے!!!اور آپ!!!آپ نے مجھ سے یہ بات چھپائی کیوں؟؟

میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا ازا کہ آپ مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائیں گی۔۔۔!!!مجھے بہت ناامید کیا ہے آپ نے ازا !!!

میں تو یقین کرتا تھا آپ پر ! ! لیکن آپ نے میرا یقین توڑ دیا۔ "

وہ اس نے بازوؤں کو اپنی گرفت میں لیتا ہوا لب و لہجہ میں غصہ لیے ہوئے بولا تو ازانے حیران، پریشان نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ جس بات کا اسے ڈر تھا وہی ہوئی تھی ! ! ! وہ ڈر کے مارے آنکھیں سختی سے بند کر گئی تھی۔۔۔ ! !

" اب بولیں بھی بتائیں بھی مجھے کہ کیوں چھپائی آپ نے یہ بات ہم سب سے ؟؟؟ "

کایان نے اس سے سوال کیا تو اس نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں جبکہ ابھی بھی کایان کے چہرے پر غصے کے تاثرات دیکھ وہ ڈر رہی تھی کہ نا جانے کیا ہو گا اب ؟؟

" وہ ک۔۔۔ یان "

اس کے غصے کو دیکھ کر ازا کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ ! وہ ایک مرتبہ پھر سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کر رہی تھی۔۔۔ ! ! وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔ ! آنکھیں بھر آئی تھی اب لگ رہا تھا کہ اس نے کیوں کایان سے یہ بات چھپائی تھی۔۔۔ ؟ اس کی حالت خراب ہونے والی ہو گئی تھی جب ہی کایان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ اس کے قہقہ سنتے ہوئے ازا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ

پھیلی ہوئی تھی۔۔۔!ازانے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔کہ ابھی تواس کی آنکھوں میں،اس کے چہرے پر غصہ تھالیکن اب وہ ہنس رہا تھا۔۔۔!!!ازا کے چہرے پر حیرانگی کے تاثرات دیکھتا ہوا وہ خاموش ہوتا اپنی لبوں پر ہاتھ رکھتا ہوا ہنسی کو کنڑول کرتا آنکھیں چھوٹی چھوٹی کرتا ہوا اسے دیکھنے لگا۔۔۔

" کیا؟؟آپ کو واقع لگا کہ میں آپ پر غصہ کر رہا ہوں؟؟ہمم ایسا کبھی ہو سکتا ہے؟ نہیں۔۔۔ !!!

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جب میں نے آپ کی اور اسما کی باتیں سنی تو میں کچھ لمحوں کے لیے آپ سے ناراض ضرور ہوا تھا!!!لیکن اسی وقت میں نے اسما کی اگلی بات سن لی تھی اسی وقت مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ اسما نے آپ سے وعدہ لیا ہے کہ آپ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتائیں گی۔۔۔اور آپ نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا۔۔۔خیر اب ان پرانی باتوں کو کریدنے کا کیا فائدہ؟؟اب تو وہ دونوں ایک ساتھ ہیں خوش ہیں۔۔!!ان باتوں کو کرنے کا کوئی بھی فایدہ نہیں ہے "

ازا حیران رہ گئی تھی کایان کی باتیں سن کر۔۔۔!!!ایک لمحے پہلے تک وہ ڈر رہی تھی کہ اس سے کیا کہے گی؟؟کیا بتائے گی اسے؟؟کیوں چھپائی اس نے اس سے یہ بات!!!اس کا دل خوف میں ڈوبا جا رہا تھا۔۔۔۔ !

پر اب اسے معلوم ہوا تھا ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔!! وہ سب پہلے ہی جان گیا تھا۔۔۔جب کایان ان کی بات سنتا وہاں سے جانے لگا تو وہ اسما کی بات سننے کے لیے رک گیا اور اس سے اسے معلوم ہوا تھا کہ اس میں ازا کا بھلا کیا قصور اس نے تو صرف اپنا وعدہ نبھایا تھا !!!!

ازا کو ساری بات اب سمجھ آئی تھی کہ اس کے الفاظ، اس کا غصہ، اس کی تلخیاں سب ایک جھوٹ تھا!!! وہ صرف مزاق کر رہا تھا اڈے تنگ کر رہا تھا اسے۔۔۔ !!

وہ جیسے ہی چپ ہوا تو ازا نے پل پل چہرے پر پھیلتی ہوئی غصے کی سرخی کو لیے ہوئے اسے گھورنے لگی تھی جبکہ کایان کو امید تھی اس پر مکے برسنے والے ہیں اور ایسا ہی ہوا ازا نے اس کے سینے پر مکے برسانے شروع کر دیے تھے۔۔۔

" میں نے یقین توڑا ہے آپ کا!!!! مین بیت بری ہوں "

وہ ایک ایک لفظ چبا کر کہتی ہوئی اس کے سینے پر مکے برسا رہی تھی جبکہ وہ اس کی ایک ایک ادا پر مسکرا رہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنے سینے سے جوڑ گیا تھا۔۔۔ !!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

" آپ کو پتہ ہے۔۔۔!! آپ غصے میں بھی بہت خوبصورت لگتی ہیں ازا۔۔۔!! اسی خوبصورتی کو دیکھنے کے لیے تو میں نے اتنا سب ناٹک کیا۔۔۔!! ویسے ایک بات سچی سچی بتایئے گا کہ میں ایکٹنگ کیسی کرتا ہوں؟ اچھی نا "

ازا کو سینے سے لگائے ہوئے پہلے کایان نے پیار بھرے لہجے میں اس کی تعریف کی لیکن اس کے بعد وہ شرارتی لہجے میں اسے چھیڑنے لگا۔۔۔ !

" بہت بری ایکٹنگ کرتے ہیں آپ " !!!

ازانے غصے سے بھرپور لہجے میں منہ بنائے ہوئے کہا تو کایان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی گئی۔۔۔!!! وہ جان بن گئی تھی اس کی، اس کی زندگی کی وجہ بن گئی وہ، وہ ہزار مرتبہ اس سے ناراض ہوتی تو وہ ہر مرتبہ اسے منانے کے لیے تیار تھا۔۔۔

" ویسے ازا!!! مجھے نا ہمارے بچے بالکل آپ پر چاہئیے۔۔۔!!! معصوم، کیوٹ، ننھے سے۔۔۔ " !!!

وہ اسے سینے سے لگائے ہوئے خوبصورت انداز میں بولا تو ازا کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔!! ان کی زندگی مکمل ہو گئی تھی۔۔۔ وہ دونوں خوش تھے۔۔ اب انھیں کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ ازا اس کی اسیر ہو گئی تھی۔۔۔ لیکن ایک سچ یہ بھی تھا کہ وہ ماں باپ کا دکھ کبھی بھی بھول نہیں سکتی تھی!!! وہ جب بھی انھیں یاد کرتی تو آنکھیں بھر آتی۔۔۔ کیونکہ یہ غم ہی ایسا تھا وہ جب اسے یاد آتا تو اس کے زخم تازہ ہو جاتے!!! اس کے زخم، غم کو دور کرنے کے لیے کایان تھا۔۔۔ لیکن ماں باپ کا غم کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

ڈرائنگ روم کے دروازے پر کھڑی ربعیہ سب لوگوں کی طرف دیکھ رہی تھی جن میں سے بہت لوگوں کی پشت تھی اس کی طرف۔۔۔!! سوائے صائمہ کے۔۔۔۔!!!! وہ خاموش سی کھڑی ہوئی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

اس کے پیچھے سے آتے ہوئے بلیک پینٹ شرٹ میں آتے ہوئے رہان نے جیسے ہی اس کی کمر کی طرف ہاتھ نکالتے ہوئے اسے دوسری طرف کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا تو ربعیہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھی۔۔۔

" ک۔۔کیا کر۔۔رہے ہ۔۔یں آپ "

اس کی حرکت پر وہ شرم سے چور ہو گئی تھی۔۔۔وہاں پر سب لوگ بیٹھے ہوئے لیکن رہان کو تھوڑی سی بھی شرم محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔ !!

" ارے!! مجھے لگا کہ مجھے دیکھ کر آپ خوش ہو نگی۔۔۔پر آپ تو ڈر رہی ہیں کہ آپ کا شوہر آپ کو اپنے قریب کر رہا ہے "

رہان نے آہستگی سے اس کے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے نیم مسکراہٹ لیے ہوئے کہا۔۔۔جیسے اسے تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔اور کسی کی تو نظر نہیں پڑی تھی ان پر سوائے سامنے بیٹھی صائمہ کے جو دھیرے سے مسکرا بھی رہی تھی انھیں دیکھ کر لیکن اس سے پہلے رہان، ربعیہ میں سے کوئی بھی اسے دیکھتا وہ فوراً نظریں جھکا گئی تھی یہ دیکھاتے ہوئے اس کا دھیان بالکل بھی ان کی طرف نہیں ہے۔۔۔

" کیا اچھا لگے گا؟؟ یہاں پر سب بیٹھے ہوئے ہیں!! دور ہٹیں آپ۔۔۔۔ " !!!

ربعیہ نے اسے کہتے ہوئے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اسے انچ بھی ہلا نہیں پائی تھی۔۔۔

" میرے آپ کے ساتھ دو رشتے ہیں۔۔۔ایک تو میں آپ کا استاد ہوں اور دوسرا آپ کا مجازی خدا!! اور یہ دونوں رشتے ہی آپ کے لیے بہت قابلِ احترام ہونے چاہئیے۔۔آپ کو چاہئیے کہ آپ اپنے شوہر کی بات مانیں بجائے اس کے کہ وہ آپ کے قریب آئے تو آپ اسے خود سے دور رہنے کا کہیں یہ بات بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔۔۔بیڈ مینرز "

وہ مسکراتے ہوئے اسے تنگ کرنے والے لہجے میں بھی نہایت معصومیت سے، آہستگی سے بولا تو ربعیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" ویسے ایک بات تو بتائیں آج آپ خاص میرے لیے تیار ہوئی ہیں؟؟؟ "

اس نے سوال کیا۔۔۔

" مطلب؟؟ "

جواباً پھر سے سوال کیا گیا تھا۔۔۔

" مطلب یہ کہ پہلے آپ کبھی اتنا اچھے سے تیار نہیں ہوئی نا۔۔۔!!! لیکن آج تو آپ قیامت لگ رہی ہیں۔۔۔! یقیناً میرے لیے ہی تیار ہوئی ہیں۔۔۔!! ویسے ایک بات بتاؤ بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی ہیں آپ۔۔۔!!! آج یہ بندہ بشر بے ایمان ہو رہا ہے " !!!

وہ ایک ایک حرف آہستگی سے بولا تھا تاکہ کوئی بھی اس کی بات سن نا لے۔۔۔!!! جبکہ اس کے الفاظ ربعیہ کا چہرہ سرخ کر گئے تھے وہ کچھ کہنے ہی لگی تھی لیکن اس کے لبوں نے بولنے سے انکار کر دیا۔۔۔ رہان مسکراتا ہوا اس سے دور ہوا اور معصومیت سجائے آگے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ربعیہ نے غصے سے اسے دیکھا۔۔۔

کچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد حماد، اسما، حماد کی والدہ اٹھے تھے۔۔۔ کیونکہ انھیں شہر جانے میں بھی وقت درکار تھا۔۔۔ اور اب تو رات بھی کافی جو گئی تھی۔۔۔ شہزاد ملک نے تو ان سے کہا تھا کہ وہ رک جائیں لیکن بضد تھے کہ گھر جائیں گے۔۔۔

اسما ایک مرتبہ پھر سے رخصت ہوئی تھی۔۔۔۔ حماد کی والدہ بہت خوش تھی کیونکہ ان کے لیے یہی اہم تھا کہ اسما واپس آ جائے۔۔۔!!! کایان اور ازا بھی وہاں پر پہنچ گئے تھے۔۔۔ سب لوگ خوش تھے۔۔۔ کسی میں بھی کوئی ناچاقی، کوئی لاتعلقی تعلقی نہیں تھی!!!

حماد، اس کی امی اور اسما گاڑی میں بیٹھتے ہوئے وہاں سے شہر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔۔۔۔!!! جبکہ حویلی والے اپنے کمروں میں آرام کی غرض سے چل دیے تھے۔۔۔۔!!! آج کا دن بہت خوبصورت، خوشیوں سے بھرا اور تھکا دینے والا تھا ان کے لیے۔۔۔!!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

" تمام ثبوتوں اور گواہوں کی بنیاد پر کنول بیگم کو عمر قید کی سزا سنائی جاتی ہے " !!!

اس رات جب ملازمین نے کنول بیگم کو کمرے میں بند کیا تو انھوں نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ وہ کسی بھی طرح بس وہاں سے بچ کر نکل جائیں لیکن فاریہ اور آتش نے مل کر ان کے اس مقصد کو ناکام بنا دیا تھا۔۔۔ !!!

وہ بچ نہیں پائی تھی وہاں سے۔۔اور اس اگلے دن ہی انھیں پولیس کے حوالے کرتے ہوئے عدالت میں کیس چلایا گیا تھا البتہ یہ آتش نے لیے بہت مشکل تھا کہ وہ انھیں سزا دلوائے لیکن ایک حقیقت تو یہ بھی تھی کہ ان کی ہی وجہ سے وہ ہمیشہ اپنے ماں باپ کے لیے تڑپا تھا۔۔

عدالت میں ان کے خلاف سارے ثبوت درست ثابت ہو چکے تھے۔۔۔وہ اس *تل ثابت کو چکی تھی۔۔۔۔!! کنول بیگم نے کئی مرتبہ ان سے کہا کہ یہ سارے ثبوت جھوٹے لیکن ان کی باتیں یقین کے قابل نہیں تھی کیونکہ عدالت کے پاس ثبوت کے طور پر ویڈیو تھی۔۔۔!!! جس میں کنول بیگم خود اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہی تھی۔۔۔۔ !!!

آج آتش، فاریہ ان دونوں کے والدین کو انصاف مل گیا تھا!!! چاہے بیس سال بعد ہی سہی!!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

زریر،انوشااوران کے داداجان کی ٹکٹس کنفرم ہوچکی تھی!!!پہلے انھوں نے عمرے کی فضیلت حاصل کرنی تھی اوراس کے بعد داداجان نے واپس پاکستان آجانا تھا۔۔۔

لیکن زریراورانوشانے عمرہ کرنے کے بعد لندن ایک ہفتے کے لیے جاناتھا !!!

ان کے جانے میں صرف تین دن ہی باقی تھے۔۔۔!!!انھوں نے اپنی پیکینگ کرنی شروع کردی تھی۔۔۔۔!!!کچھ ضروری اشیاء کی شاپنگ وغیرہ بھی شروع کردی تھی انھوں نے !!!

اس وقت وہ دونوں آفس سے واپسی پر شاپنگ کرکے گھر کی طرف ایک سنسان راستے سے جارہے تھے۔۔۔۔یہاں پرانھیں کوئی بھی زی روح دیکھائی نہیں دے رہی تھی !!!

لیکن اچانک ہی سامنے سے ایک تیز رفتار گاڑی آکران کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔اگرزریر وقت پر بریک نالگاتاتوان کاایکسیڈینٹ پکاتھا۔۔۔اچانک بریک لگنے کی وجہ سے وہ دونوں ایک جھٹکے سے آگے ہوئےاور پھر پیچھے سیٹ سے ان کی پشت ٹکرائی۔۔۔ !!

اس سے پہلے زریر گاڑی وہاں سے نکالتاان کے چاروں اطراف گاڑیاں آرکی تھی۔۔۔۔!!زریر کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔جبکہ انوشاکادل گھبراگیاتھا!!!

زریر اور انوشا دونوں نے اس گاڑی کو حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

اس سے پہلے زریر گاڑی وہاں سے نکالتا ان کے چاروں اطراف گاڑیاں آرکی تھی۔۔۔!! زریر کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔ جبکہ انوشا کا دل گھبرا گیا تھا!!! ان گاڑیوں نے ان دونوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔۔۔! وہ دونوں انھیں دیکھ رہے تھے۔۔۔

" زریر دھیان سے "

زریر گاڑی سے اترنے لگا تھا۔۔۔ جب ہی انوشا نے گھبرائے نے ہوئے لہجے میں اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے تاکید کی۔۔۔۔ !!

" گاڑی سے مت اترنا انوشا "

وہ آنکھوں میں سرخی لیے ہوئے اسے تاکید کرتا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے سرد مہری سے بولا۔۔۔ اس کا غصہ دیکھتے ہوئے انوشا کا دل گھبرا سا گیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی گاڑی اترا تو اسی وقت گاڑی کے چاروں اطراف سے مختلف جسامت کے آدمی بھی نکل آئے تھے !!

" کون ہو تم لوگ ؟اور کیوں روکا ہے تم لوگوں نے ہمارا راستہ ؟؟؟؟ "

وہ ان سب کے سامنے آرکا تھا۔۔۔وہ تقریباً آٹھ سے دس آدمی تھے پھر بھی اس کے دل میں خوف کی ایک لہر بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔!!!زریر نے اسی غصے سے بھرپور لہجے میں اس سے سوال کیا وہ سارے آدمی اس کے گرد دائرہ بنا کر کھڑے تھے۔۔۔ !!!

" ہمیں تم سے کوئی بھی مطلب نہیں ہے ؟؟اور نا ہی ہم نے تمھارا راستہ تمھاری وجہ سے روکا ہے۔۔۔!!ہمیں صرف اس لڑکی سے مطلب ہے۔۔۔!!!ہم اسے اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہیں۔۔۔اور اگر تم نے اسے ہمارے حوالے نہیں کیا تو گن لینا ہمیں !!بس تم ہمیں وہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی لڑکی دے دو قسم سے پھر دیکھنا ہم تمھیں ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔۔۔ " !!!!

ان میں سے ایک آدمی جس کی اچھی خاصی جسامت تھی وہ اس کے سامنے آرکا تھا۔۔۔!!!لیکن اس کے منھ سے ایسی واحیات بکواس سنتے ہوئے زریر اپنا آپا کھو بیٹھا تھا اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے پر ایک زوردار پنچ اس کے منھ پر مارا تھا۔۔۔!وہ شخص درد سے کراہتا ہوا ایک طرف لڑکھڑایا تھا۔۔۔ !!!!

" تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بات بھی منھ سے نکالنے کی ؟؟ جانتے نہیں ہو تم کہ وہ کون ہے ؟؟بیوی ہے وہ میری " !!!!

زریر کا دل نہیں بھرا ایک پنچ سے۔۔۔؟؟اس نے اس شخص کا کالر پکڑتے ہوئے ایک مرتبہ پھر سے دو چار سے پانچ اس شخص کے چہرے پر مارے تھے۔۔۔ جس کی وجہ سے اس شخص کا لبوں کے کنارے سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

اپنے دوست کی یہ حالت دیکھ وہاں پر موجود باقی اشخاص اپنی جگہ پر کھڑے نہیں رہے تھے۔۔۔۔ بلکہ وہ بھاگتے ہوئے زریر کی طرف بڑھے تھے۔۔۔ !

کیونکہ وہ اتنا تو سمجھ گئے تھے کہ اگر وہ علیحدہ علیحدہ اس پر حملہ کریں گے تو اسے کبھی بھی نہیں شکست نہیں دے سکیں گے۔۔۔ اگر وہ مل کر حملہ کریں گے تو شائید وہ اس پر قابض ہو سکیں گے !!!

ان سب کو اس کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر انوشا بھی ڈر سی گئی تھی اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کرے۔۔۔؟اسے خوف آرہا تھا یہ سب دیکھ کر!!! سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ لوگ ہیں کون ؟؟ کیوں انھوں نے ان کا راستہ روکا تھا اور اب یہ سب ؟؟

وہ مزید یہ سب کچھ دیکھ نہیں پائی تھی اسی وجہ سے وہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے گاڑی سے اتری تھی۔۔۔ !!!

ان میں سے دو آدمی جس میں نے سے ایک کافی موٹا تھا اور دوسرا نارمل جسامت کا موقع ملتے ہی انوشا کی طرف بڑھے تھے۔۔۔! جبکہ زریر باقیوں سے نمٹنے میں مصروف تھا۔۔۔! وہ ایک ایک کر کے ان کی دھلائی کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

ان کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر انوشا کے ذہن میں وہ ٹریننگ گھومی تھی جو اس کے بابا نے اسے کئی مرتبہ سیکھائی اور بتائی تھی۔۔۔۔!!! اس کی طرف وہ موٹا آدمی بڑھ رہا تھا۔۔۔

جیسے ہی وہ انوشا کے قریب پہنچا تو انوشا نے بغیر دیر لگائے ہوئے اس کے پیٹ میں ٹانگ ماری جس کی وجہ سے وہ موٹو شخص زمین بوس ہوا تھا۔۔۔ سانس اسے پہلے ہی بہت چڑھا ہوا تھا۔۔۔ اب اس حملے سے اس کا اٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ !!!

وہ دوسرا شخص جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا اپنے اس ساتھی کا یہ حال دیکھتے ہوئے ٹھٹک کر وہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔!!! کیونکہ اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال آیا تھا "اس کا یہ حال ہے تو میرا کیا ہو گا؟؟؟"

لیکن وہ ان باتوں کو اگنور کرتا ہوا انوشا کی طرف بڑھا تھا انوشا اپنے پرس کی چین نکالتے ہوئے آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنی پوری قوت لگا کر وہ بین اس کے جسم پر پھیری تھی۔۔۔چین اس قدر زور سے لگی تھی اس آدمی کے شرٹ پر خون کے چھینٹے نمایاں ہوئے جو اس کے جسم سے بہے تھے۔۔۔ !!!

" آہ "

س

اس شخص نے ایک زوردار چیخ ماری تھی۔۔۔۔جس سے وہاں کھڑا ہر شخص اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔انوشا کو خود امید نہیں تھی کہ اسے اس قدر چوٹ لگ جائے گی۔۔۔!!!زریر نے اپنے سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر طرف پنچ مارتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تو حیران رہ گیا۔۔۔ !

ان دونوں شخص کی یہ حالت ان کی بیوی "انوشا زریر" نے کی تھی۔۔۔!!!اسے لگتا تھا کہ وہ تو بس اس کے سامنے بہادر بننے کی ایکٹنگ کرتی ہے لیکن آج اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ واقع ہی بہت بہادر ہے۔۔۔!!!زریر نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

" واہ بیوی مجھے تو آج پتہ لگ رہا ہے کہ تم واقع ہی بہت بہادر ہو۔۔۔ " !!!

زریر نے آنکھ ونک کرتے ہوئے اس کو اپنی طرف متوجہ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔!!! تو انوشا فخریہ انداز میں مسکرائی۔۔۔!!! ان دونوں نے وہاں پر موجود ہر شخص کی اچھی خاصی دھلائی کر دی تھی۔۔۔!! وہ لوگ اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کے قابل بھی نہیں بچے تھے۔۔۔انوشا کی چین کافی کام آئی تھی ان کے۔۔۔!

" میرے ساتھ رہ رہ کر کافی بہادر کو گئی ہو "

زریر اس کی طرف آتا ہوا مسکرا کر بولا۔۔۔ !!

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں پہلے سے ہی بہت بہادر ہوں "

وہ طنزیہ کہتی ہوئی فخریہ مسکرائی تو وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے۔۔۔!!! زریر گاڑی وہاں سے نکالتا ہوا گھر کی طرف بڑھا اسے تین سے چار چوٹیں بھی آئی تھی لیکن زیادہ مسئلے کی بات نہیں تھی۔۔۔اسے بس یہ پتہ لگوانا تھا کہ کس کی اتنی ہمت تھی کہ اس نے زریر عباس سے پنگا لینے کی کوشش کی تھی !!!!

ان کی جاتے وہی اس سنسان راستے پر موجود ہی درخت کے پیچھے سے ایک آدمی ان تمام آدمیوں کی طرف آیا۔۔۔اس شخص نے ان کی طرف غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

" کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔۔۔نالائقوں تم لوگوں سے ایک کام بھی ڈھنگ سے نہیں ہوا؟؟وہ دو لوگ تم لوگوں سے سنبھالے نہیں گئے۔۔۔۔؟؟؟جاہلوں "

وہ غصے سے ان پر چلایا تھا۔۔۔!!!وہ ان کا باس تھا۔۔۔جو اتنا بوڑھا بھی نہیں تھا۔۔۔!!!!جوان ہی تھا ابھی۔۔۔!!اس کی آواز سنتے ہی وہ سارے آدمی چاہے جس بھی حالت میں تھے درد میں تھے، کراہ رہے تھے، خون سے لت پت تھے, کھڑے ہوئے تھے اپنی جگہوں پر۔۔۔ !!

چاہے لڑکھڑا ہی رہے تھے۔۔۔

" اس لیے کھلا کھلا کر تم لوگوں کو موٹا کیا ہے؟؟اس لیے تم لوگوں کو پیسے دیتا ہوں؟؟کہ تم لوگوں سے اگر کوئی بھی کام کہو تو وہ پورا بھی نا کر سکو تم!!!دفع ہو کو جاؤ یہاں سے اور جاؤ جا کر اپنی مرہم پٹی کرواؤ " !!!

وہ غصے ایک مرتبہ پھر سے ان سب آدمیوں پر غرایا تھا۔۔۔!!!اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے ہوئے وہ سب وہاں سے نکلے تھے۔۔۔اور ان کا باس بھی اپنی گاڑی میں نکل چکا تھا۔۔۔اس نے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پایا تھا!!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

رات کے تقریباً گیارہ بجے کے قریب وہ لوگ حویلی سے شہر اپنے گھر پہنچے تھے۔۔۔۔
حماد کی والدہ اور وہ اسما کو درمیان میں لیے ہوئے چل رہے تھے۔۔۔۔ !!!!!

جیسے ہی اس بڑے گھر کا صدر دروازا کھلا تو ان تینوں پر گلاب کے پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئی۔۔۔۔!!!!اور دروازے سے ہی ایک راہ نکالی گئی تھی جو خاص ان دونوں کے لیے ان کی والدہ نے بنوائی تھی۔۔۔۔ !!!

اس سب خوبصورت منظر کو دیکھ کر اسما کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔!! وہ بہت خوش ہو گئی تھی یہ سب دیکھ کر۔۔۔اور یہ ساری تیاریاں حماد کی امی کے کہنے پر گھر کے ملازمین نے کی تھی۔۔۔۔۔ "

" آج ایک مرتبہ پھر سے سارے رکھوں، تکلیفوں، ماضی کی تلخیوں کو بھلاتے ہوئے گھر میں داخل ہو تم دونوں!!!!اس عزم کے ساتھ کبھی ایک دوسرے سے دور نہیں ہو گے تم دونوں۔۔۔۔ " !!!

حماد کی والدہ نے مسکراتے ہوئے ان دونوں سے کہا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے سر ہاں میں ہلا گئے تھے۔۔۔! حماد نے اسما کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تھا تاکہ وہ اس کا ہاتھ تھام سکے۔۔۔! اسما نے مسکراتے

ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔!!! جس پر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ !!!

پھولوں کی بھرمار میں وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔!!! اور کچھ دیر سارے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے رہے لیکن پھر رات کافی ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔ !!!

ان کی زندگیوں میں خوشحالی پھر سے لوٹ آئی تھی۔۔۔! ان کی زندگی میں خوشیاں چھا گئی تھی۔۔۔

جب ہی گھر کے کھلے گیٹ سے کوئی قدم بڑھاتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔۔۔ !!!!

" کبھی نہیں!!! کبھی بھی یہ آمنہ تم دونوں کو ایک نہیں ہونے دے گی!!! کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گے تم۔۔۔ !!!!

حماد صرف آمنہ کا کے۔۔۔!!! آمنہ کا اور اگر وہ آمنہ کا نہیں ہو سکتا تو آمنہ اسے کسی اور کا نہیں ہونے دے گی "

رات کی تیز ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔۔!! جن کی وجہ سے اس کے جسم کی کالے رنگ کی چادر اس کے چہرے کو عیاں کر رہی تھی!!! وہ کوئی اور نہیں بلکہ آمنہ ہی تھی۔۔۔! جو ایسا کہہ رہی تھی۔۔۔!!! وہ اپنے کل کے کام کو سرانجام دینے کے لیے گھر کی پچھلی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ !!!

❤️ ﴿﴾ Abdul Ahad Butt Writes ﴿﴾ ❤️

کایان کپڑے بدلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو ازا کو سونے کے لیے بستر کی طرف جاتا ہوا پایا۔۔۔!!!! ازا ابھی تک اس کی وہ حرکت بھولی نہیں تھی۔۔۔!! وہ اب بھی اس پر غصہ تھی۔۔۔!! کہ اسے زرا بھی احساس نہیں ہے اس کا جو اس طرح کا مزاق کیا تھا کایان نے ازا کے ساتھ!!!

" ازا " !!

کایان نے اسے پکارہ۔۔۔!! مگر ازا کی طرف سے کوئی بھی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔۔۔!!! وہ اسے فل اگنور کرتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتی ہوئی ایک طرف لیٹ گئی تھی۔۔۔

کایان نے اسے گھور کر دیکھا جو ناراض بیٹھی ہوئی تھی اور مسکراتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھتا ہوا اس کی طرف لپکا۔۔۔

" کب تک ناراض رہیں گی؟؟ "

کایان نے شرارتی لہجے میں سوال کیا۔۔۔

" جب تک میرا دل کرے گا "

اس نے منھ بنائے ہوئے کہا۔۔۔

" آپ کا دل تو میرے لیے دھڑکتا ہے!! تو پھر یہ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔!!! تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کا جب تک دل کرے گا مجھ سے ناراض رہیں گی؟؟ "

وہ پیار بھرے لہجے میں کہتا ہوا اسے اپنی طرف دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

" میں نے کب کہا؟؟ "

ازانے سوال کیا !!!

" ارے۔۔۔!!! اس میں بتانے کی کیا ضرورت ہے؟ میں جانتا ہوں کہ آپ کا دل صرف میرے لیے ہی دھڑکتا ہے جب بھی میں آپ کے قریب آتا ہوں۔۔! آپ کے دل کی دھڑکنیں ہی مجھے بتا دیتی ہیں آپ سے پوچھنے کی کیا ضرورت؟ "

وہ اس کے قریب ہوتا ہوا اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتا ہوا اس کی پشت کو بیڈ سے لگاتا ہوا خود اس پر جھکا تھا۔۔۔!! ازانے اسے سنجیدگی سے دیکھا۔۔۔

" ایسا کچھ بھی نہیں ہے "

وہ رخ پھیرتی ہوئی بولی اور اس کی قید سے نکلنے کے لیے مچلنے لگی لیکن ایسا ممکن نا ہو سکا۔۔۔!!! اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

" دیکھ لیجئے گا۔۔۔!! اس بات کا جواب تو ابھی بھی آپ کی دل کی تیز ہوئی دھڑکنیں باخوبی دے رہی ہیں۔۔۔"

وہ مسکرا کر کہتا ہوا پیچھے ہوا تو ازا فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی تھی جیسے نا جانے کونسی قید سے اس کی جان بچی ہو۔۔۔ وہ اپنی سانس بحال کر رہی تھی۔۔۔!! جب ہی کایان نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ !!!

" کایان مجھے تنگ مت کریں ورنہ "

وہ چڑ کر بولتی ہوئی کچھ کہتی کہتی رک گئی۔۔۔ !!

" ورنہ کیا؟؟ "

کایان نے آنکھیں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔!!

" یہ توانصافی ہے ازاایک تومیں آپ کو منانے کی کوشش کررہاہوں۔۔۔!!اور آپ مان ہی نہیں رہی۔۔۔!اب مجھے لگتاہے کہ آپ کو مجھے اپنے طریقے سے ہی مناناپڑے گا۔۔۔ "

وہ معصوم منھ بناتے ہوئے کہتاہوااس کا پاراہائی کرواگیا تھا۔۔۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتی کایان اس پر قابض ہو گیا تھا۔۔۔!!!!

" تم لوگوں کو سمجھ آگئی ہے نا؟؟؟ کہ کرنا ہے کیا؟ "

وہ لوگ ایک بند کمرے میں بیٹھے میں میز کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔کمرے میں ہر روشنی والی چیز بند تھی۔۔۔سوائے اس بلب کے جو میز کے اوپر لگا ہوا،اپنے بالکل نیچے پڑی ہوئی اس لڑکی کی تصویر کو ان سب پر عیاں کررہاتھا۔۔۔!!

وہ تقریباً تین سے چار آدمی،اور ایک عورت تھے۔۔۔!!جو آپس میں باتیں کررہے تھے۔۔۔ !!!

" جی باس ہم سب سمجھ گئے ہیں "

ان سب کی ہیڈ (باس) ایک عورت تھی جو بالکل ٹیبل کی شروعات میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ !!

" کیا سمجھے ہو؟ "

ان کی باس نے ان سے تصدیق چاہی تھی کہ وہ اس کی بات سن کر کیا سمجھ پائے ہیں؟

" ہمیں سمجھ لگ گئی ہے باس کہ اس لڑکی جس کا نام ازاکایان ملک ہے اسے ہمیں اٹھا کر جنگل کی طرف لے کر جانا ہے۔۔۔۔! کیونکہ یہ کایان ملک کی بیوی ہے۔۔۔اور ازاملک کے عوض ہمیں کایان ملک سے اس کی کمپنی کے کاغذات مانگنے ہو گیں۔۔۔۔ !!!

اور اسے کہنا ہو گا کہ اگر وہ ازاملک کو بچانا چاہتا ہے تو اسے اپنی کمپنی آپ کے نام کرنی ہو گی۔۔۔ لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہمیں اسے پورے طریقے سے توڑنا بھی ہو گا۔۔۔

اور اس کے لیے ازاملک کو ڈرانا ہو گا۔۔۔۔!!! کیونکہ تبھی کایان ہماری باتوں میں آئے گا۔۔۔جب وہ ہمت ہار جائے گا تو اس وقت ہمیں اس سے ساری کمپنی آپ کے نام لکھوانی ہو گی۔۔۔۔ " !

ان آدمیوں میں سے ایک آدمی نے اپنی بات کرتے ہوئے اپنا سارا کھیل اپنی باس کو سمجھایا تھا جس پر وہ مسکراتی ہوئی سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔!!!!!

" کمپنی کے کاغذات تو اپنے نام کروانا صرف ایک بہانہ ہے ہمیں تو اس کو اندر سے توڑ کر رکھ دینا ہے۔۔۔!!! تڑپانا ہے اور اس کی سب سے بڑی کمزوری ازاملک ہے اس کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔۔۔۔ "

وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے مسکراتے ہوئے کہہ گئی۔۔۔ !

وہ لوگ ملک کمپنیز کے حریف تھے۔۔۔! اور وہ اس وقت اپنی دشمنی نبھا رہے تھے ملک فیملی سے کیونکہ کچھ دن پہلے پانچویں مرتبہ انھیں ملک کمپنیز کی وجہ سے بڑے بڑے آرڈرز مل نہیں پائے تھے۔۔۔ !

انھوں نے ہی شہزاد ملک اور ان کے بھائیوں کی بنائی ہوئی فیکٹری میں شارٹ سرکٹ کروایا تھا۔۔۔!! لیکن وہ تو اللہ کی مہربانی تھی کہ کچھ بھی زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا !!

لیکن اب وہ ایک نئی چال چلنے کا سوچ رہے تھے۔۔۔ !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

صبح کے تقریباً نو بجے اٹھتا ہوا وہ اس کے قریب آیا۔۔۔ جو کچھ دیر پہلے ہی اٹھ کر اب فریش ہو کر واپس نکل آئی تھی۔۔۔

" ازا" !!!

کایان نے آہستگی سے اسے پکارہ۔۔۔۔

" جی"

وہ بھی آہستگی سے اس کی طرف بڑھتی ہوئی بولی!!!

" میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔۔ " !!!

وہ سوچ میں پڑنے والے لہجے میں بولا۔۔۔۔!!

" کیا؟؟ "

ازا نے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

" آپ کو پتہ ہو گا کہ ہماری زندگی میں کبھی نا کبھی ایسے حالات ضرور آتے ہیں جب ہم پریشان ہوتے ہیں اور ہم کسی کو بتا بھی نہیں سکتے ہیں کہ ہم پریشان ہیں۔۔۔۔

جبکہ سامنے والے شخص چاہے آپ کے جتنا بھی قریب ہی کیوں نا ہو لیکن پھر بھی ہماری زندگی میں ایسی مشکلات ضرور ہوتی ہیں جنھیں ہم اگلے کو نہیں بتا سکتے ہیں۔۔

تو ایسے حالات میں مجھے کیسے پتہ چلے گا؟؟؟ کہ آپ پریشان ہیں کہ نہیں؟ میں کیسے جان پاؤں گا یہ؟ "

وہ پر سوچ لہجے میں بولا۔۔۔ازا ابھی اس کی باتوں میں کھو سی گئی تھی۔۔۔!! کایان نے بات ختم کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تو وہ بھی ایک گہری سوچ میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

" ہمم!!! اس کے متعلق میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔۔" !!!

کچھ لمحات تک ازا گہری سوچ میں ڈوبی رہی۔۔۔اور اس کے بعد اچانک حال میں لوٹتی ہوئی کہہ گئی تھی۔۔۔ !

" کیا؟ "

کایان نے مسکرا کر سوال پوچھا۔۔۔

" دیکھیں کایان ہم اسے دکھ سے ریلیٹ کرتے ہیں!!! اور سوال بناتے ہیں ایک "

اس کی باتیں کایان کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی۔۔۔۔ !

" کیا؟؟ "

اس نے پھر سے سوال کیا۔۔۔

" اگر کبھی بھی آپ کو لگے کہ میں پریشان ہوں۔۔۔!!اور میں آپ کے ساتھ اپنی اس پریشانی کو شئیر نہیں کر رہی ہوں۔۔۔۔!!!تو آپ مجھ سے پوچھ لیجئے گا کہ کیا میں دکھی ہوں؟؟ "

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اسے سننے میں مصروف تھا۔۔۔

" تو آپ کہیں گی کہ آپ دکھی ہیں " !!!

کایان نے خود سے ہی ایک اندازہ لگاتے ہوئے کہا تو وہ سر نفی میں ہلا گئی۔۔۔!!

" نہیں!!!میں آپ سے کہوں گی کہ میں دکھی نہیں ہوں۔۔۔جس سے آپ سمجھ جایئے گا کہ میں کسی ایسی پریشانی میں مبتلا ہوں۔۔۔!!جس کو میں آپ کے ساتھ شئیر نہیں کر پا رہی ہوں "

وہ ایک مرتبہ پھر سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔ !

" اچھا تو میں آپ سے پوچھتا ہوں ازا کیا آپ دکھی ہیں؟؟ "

اس نے ٹیسٹ کے طور پر ازا سے سوال کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" میں دکھی نہیں ہوں "

ازانے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

" کیوں پریشان ہیں آپ؟؟ "

ویسے تو وہ اس پر ٹیسٹ ہی کر رہا تھا لیکن پھر اس کی بات سنتا ہوا اسے آنکھیں چھوٹی چھوٹی کر کے دیکھتا ہوا اس سے پوچھنے لگا کہ وہ کیوں پریشان ہے جس پر ازا ہلکا سا مسکرائی!!

" آپ کے قریب آنے سے پریشان ہوں میں "

وہ اسے تنگ کرنے والے لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے اٹھتے ہوئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔!!! کایان نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اسے دیکھا!!! اور خود اٹھتا ہوا فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ !!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

ایک حسین ترین صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔!!! حماد اسما اور ان کی امی ناشتہ کر چکی تھی۔۔۔! آج حماد نے آفس نہیں جانا تھا۔۔۔ اور نا ہی اسما نے یونیورسٹی جانا تھا۔۔۔ وہ دونوں آج ایک ساتھ وقت

گزارنا چاہتے تھے۔۔۔!!ان کی والدہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔!اور وہ دونوں تازہ ہوا کا لطف اٹھانے کے لیے گارڈن کی طرف بڑھ آئے تھے۔۔۔۔ !!!

گارڈن میں ہلکی سی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔۔۔ !

" میں آپ کو ایک بات بتاؤں اسما "

حماد کی بات سنتے ہوئے وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔حماد نے اسے اس کے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے اپنی طرف موڑا۔۔

" جب آپ چلی گئی تھی تو مجھے لگا تھا کہ جیسے میں نے آپ کو کھو دیا ہے۔۔۔!!شائید اب آپ کبھی واپس نہیں آئی گی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہیں آپ۔۔

لیکن پھر مجھے شہناز امی نے ہمت حوصلہ دیا۔۔۔آپ نے انھیں اس سب کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔۔!!!تو انھوں نے مجھے آپ کو منانے کے لیے ایک طریقہ بتایا۔۔جس پر میں نے عمل کیا تو مجھے امید کی کرن دیکھائی دی کہ میں آپ کو منا سکتا ہوں !!!

ورنہ میں امید کھو چکا تھا کہ شائید میں آپ کو کبھی ملوں گا بھی!!!اور مجھے تو لگ " ___

وہ بول ہی رہا تھا جب ہی اسما نے اس کے لبوں پر اپنی انگلیاں رکھتے ہوئے ان کے ہلنا بند کروایا۔۔۔

" شش ! ! ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ کہ میں آپ کے پاس واپس نا آتی کنڑیکٹ ہی سہی لیکن کرتی تو میں بھی آپ سے محبت تھی۔۔۔

اس دن نہیں تو کچھ دن ٹھہر کر سہی۔۔۔ کیونکہ اس وقت میں غصے میں تھی۔۔۔ ! ! ! ! ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آپ کو چھوڑ دیتی " ! ! !

وہ اسے چپ کرواتے ہوئے بولنے لگی تو بولتی ہی چلی گئی۔۔۔ اسما نے اپنی بات کا ایک ایک حرف نہایت ہی عقیدت سے ادا کیا تھا۔۔۔ ! ! اس کی بات سنتے ہوئے حماد مسکرا گیا تھا۔۔۔

جب ہی وہی درخت کے پیچھے چھپی ہوئی آمنہ نے انھیں غصے کی نگاہ سے دیکھا تھا وہ رات سے ہی ان کے گھر میں گھس گئی تھی اور ابھی تک وہی تھی۔۔۔ ! !

اس نے ہاتھ میں چاقو پکڑ رکھا تھا۔۔۔

" تم نہیں چھوڑو گی تو میں خود چھڑوالوں گی " (

ان دونوں مسکراتے ہوئے دیکھ کر آمنہ نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے اپنے دل میں ہی سوچا تھا۔۔۔
وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔۔۔آمنہ آہستگی سے ان کی طرف بڑھی۔۔۔ !

اسما کی اس کی طرف پشت تھی جبکہ اسے اپنی طرف تیز روانی سے پڑھتا ہوا دیکھ دیکھ کر حماد کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی وہ ایک لمحہ لگائے بغیر اسما کو دوسری طرف کرتا ہوا اسما کی جگہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔جبکہ آمنہ جو اسما کی طرف چاقو لیے ہوئے تیز رفتار سے بڑھ رہی تھی۔۔۔!!!

اچانک سے حماد کے سامنے آنے پر خود کو روک نہیں پائی تھی اور وہ چاقو حماد کی پشت کو چھلنی کر گیا تھا۔۔۔

" حماااااد " !!!

اسما ایک لمحے میں سارے منظر کو سمجھتے ہوئے زور سے چلائی تھی۔۔۔۔!حماد کا ہاتھ اب بھی اس کے بازو پر تھا۔۔۔"اسما نے اترتے چہرے کے ساتھ ایک نظر آمنہ کو دیکھا اور پھر ایک نظر حماد کی طرف دوڑائی جو اس وقت درد میں مبتلا تھا۔۔۔

اسمانے فوراً اسے گارڈن میں پڑی ہوئی کرسی پر بٹھایا۔۔۔ جبکہ اس سب سے آمنہ خود سکتے میں آگئی تھی۔۔

اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا؟ وہ تو اسما کو مارنے چلی تھی لیکن یہاں تو یہ وار حماد پر ہی ہو گیا تھا۔۔۔

" چٹاخ " !!!

اسمانے آگے بڑھتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا تھا۔۔۔ !

" تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔؟؟ "

اسما اس پر غرائی تھی۔۔۔

حماد کو کرسی کا سہارا مل جانے کی وجہ سے کافی حد تک آرام ملا تھا۔۔۔ !

اللہ تعالیٰ کا شکر تھا کہ اسے زیادہ گہری چوٹ نہیں لگی تھی۔۔۔!! آمنہ اسما کو پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے وہاں سے بھاگنے کی تیاریوں میں تھی۔۔۔

لیکن اسما نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے گھما کر اس کی پشت سے لگایا تو آمنہ درد سے کراہ اٹھی۔۔۔ !!!

" بالکل نہیں آمنہ تم یہاں سے صرف اور صرف پولیس کے ساتھ ہی جاؤ گی۔۔ "

اسما نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔!!! اور اندر سے نوکرانی کو آواز لگاتے ہوئے آمنہ کو گھر سے نا نکلنے دینے کا کہا۔۔۔ اور خود حماد کی طرف بڑھی اس کی والدہ دوائی لے کر گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔۔!!!!!!

" حماد!!! کچھ بھی نہیں ہو گا "

وہ اس کے قریب آتی ہوئی اسے ہمت دیتی ہوئی ڈاکٹر کو فون کرنے لگی۔۔۔!!! اسے درد میں دیکھ کر وہ خود درد میں تھی کیونکہ یہ چوٹ اسما کو لگنے والی تھی اگر حماد درمیان میں نا آتا۔۔۔ !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

فاریہ کمرے میں داخل ہوئی تو پھولوں کی خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔۔۔اس نے نظر کمرے پر دوڑائی تو کمرہ اسی طریقے سے سجا ہوا تھا جیسے کہ شادی کی رات کو سجایا گیا تھا۔۔۔آتش کمرے میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔وہ دیوار سے پشت لگائے ہوئے اسے کو تکنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

" یہ سب ؟ "

فاریہ نے دو قدم آگے کی طرف بڑھتے ہوئے حیرانگی سے سوال کیا !!!

" کیا ہے یہ سب ؟؟ "

ایک مرتبہ پھر سے فاریہ نے اس سے سوال کیا تو وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔۔۔فاریہ کے قریب پہنچتے ہوئے آتش نے اس کی کمر کے گرد سے بازو حائل کرتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا !!!

" کیا ہے مطلب ؟آپ کو نہیں پتہ ہے کہ کمرہ کیوں سجایا جاتا ہے فاریہ جی ؟؟؟ "

وہ اس کے چہرے کو قریب کرتا ہوا آہستگی سے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔۔تو فاریہ کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئیں۔۔۔۔ !

وہ اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔ !!!

" کتنی دیر ہو گئی ہے!!! ہم نے بالکل بھی ایک ساتھ وقت نہیں گزارا ہے۔۔۔!!! ہنی مون سے جب کہ واپس آئے ایک لمحہ بھی ہم نے سکون کا نہیں گزارا !

پہلے میں میٹینگ کے لیے چلا گیا۔۔۔اس کے بعد وہ سب کچھ لیکن اب جا کر ہماری زندگیوں میں کچھ بہتر ہوا ہے۔۔۔!! اور دیکھیں نا ہمیں اس سب سے ایک اور بات کا بھی علم ہو گیا کہ آپ میری کزن ہیں میری پھوپھو کی بیٹی !!!

اسی لیے تو نہیں کہتے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے "

آتش پہلے منھ بنائے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔۔۔!!! لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا موڈ رومینٹیک ہوتا گیا۔۔۔فاریہ اس کے سینے سے لگی ہوئی اب بھی اس کی ساری باتیں سننے میں مصروف تھی۔۔۔ !!!!

" آج اتنے بعد جا کر ہمیں ایک ساتھ وقت گزارنے کا موقع ملا ہے تو اسے ضائع کیوں کرے فاریہ جی؟؟ "

وہ ذو معنی مسکراہٹ چہرے پر لیے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔!!! فاریہ کے چہرے کا رنگ تو اس وقت اڑا جب وہ اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔ !!!!!!

یوں ہی آہستہ آہستہ وہ اپنے اور اس کے درمیان ہر پردے کو ہٹاتا ہوا اسے اپنا بناتا چلا گیا تھا۔۔۔۔ !!!!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

" سو ہم جلد از جلد ان کا پتہ کرواؤ یہ آدمی کہاں سے آئے تھے ؟؟ کیا مقصد تھا ان کا اور یہ لڑکے کس وجہ سے انوشا کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے ؟

اور پتہ لگواؤ کہ یہ کس کے لیے کام کرتے ہیں ؟؟؟ "

زریر انوشا کو ریسٹ کرتا ہوا چھوڑا اپنے دوست سوہم کے پاس آیا تھا۔۔۔!!! اور اسے آج ان کے ساتھ جو بھی معاملہ پیش آیا تھا اسے سب بتایا تھا۔۔۔

اور اس کے ساتھ زریر نے ایک یہ کام بھی کیا تھا کہ وہ آتے ہوئے ان میں چند ایک کی تصویریں بھی لے کر آیا تھا۔۔اور ساتھ ان گاڑیوں کی نمبر بھی نوٹ کر لیے تھے اس نے !!

" ٹھیک ہے۔۔۔!! تم فکر نہیں کرو رات تک تمھیں ساری ڈیٹیلز مل جائیں گی۔۔۔ "

سو ہم نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔!! زریر اس کی بات سنتا ہوا اس سے مل کر گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔۔ !

ان دونوں نے دادا جان کو اس بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا البتہ وہ گھر پر تھے ہی نہیں وہ آفس میں تھے!!! زریر گھر پہنچتا ہوا سیدھا کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

" کیا ہوا زریر کچھ پتہ لگا؟؟؟ "

وہ جیسے ہی کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا تو انوشا کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں گیا تو انوشا اس طرف بڑھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔۔

" نہیں!! بہت جلد لگ جائے گا۔۔۔ تم ریسٹ کرو میری جان"

وہ پیار سے اس کے گالوں کو تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔۔ اور کہیں جانے ہی لگا کہ اسی وقت انوشا نے اس کا ہاتھ پکڑ اسے روکا۔۔۔

" یہاں بیٹھیں "

وہ اسے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی!!!

" کیا ہوا؟ "

زریر نے سوال کیا۔۔۔

جب ہی وہ مرہم پٹی کرنے کے لیے فرسٹ باکس لاتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان "

اس نے آہستگی سے معصوم منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

" کیا خاک ٹھیک ہیں؟ دیکھیں سارے زخم عیاں ہو رہے ہیں آپ کے۔۔۔۔ " !!!

چاہے وہ بے رخی سے بولی تھی لیکن پھر بھی اس کے ہر حرف میں زریر کے لیے پریشانی صاف عیاں ہو رہی تھی۔۔۔ جسے دیکھ زریر ہلکا سا مسکرایا اور اسے اپنے زخموں پر مرہم کروانے لگا !!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

" رکیں گاڑی میں ہی آپ میں آئسکریم لے کر آتا ہوں۔۔۔۔ " !!!

ازا کا دل گھبرا رہا تھا تو کایان اسے گھمانے کے لیے باہر لے آیا تھا تا کہ اس کا دل بہل جائے۔۔۔ !

وہ جانتا تھا کہ ازا کا دل صرف آئسکریم سے ہی بہل سکتا ہے تو وہ ایک جگہ گاڑی روکتا ہوا آئسکریم لینے کے لیے چلا گیا۔۔۔

ازا کو بہت گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی گاڑی میں اسی وجہ سے وہ گاڑی سے اتر کر باہر نکلی۔۔۔

اور جیسے ہی وہ گاڑی سے اترتے ہوئے باہر نکلی تو پیچھے سے کسی نے اس کے چہرے پر ماسک رکھ دیا جس پر بیہوشی کا کیمیکل لگا ہوا تھا۔۔۔

ازا نے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود رہی وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈالتے ہوئے لے گئے تھے۔۔۔!!! جبکہ کایان جو دکان پر تھا اس کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔۔۔

ازا جیسے ہی گاڑی میں گھٹن محسوس کرتی ہوئی گاڑی سے اترتے ہوئے باہر نکلی تو پیچھے سے کسی نے اس کے چہرے پر ماسک رکھ دیا جس پر بیہوشی کا کیمیکل لگا ہوا تھا۔۔۔

ازانے خود کو چھڑانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود رہی وہ لوگ اسے گاڑی میں ڈالتے ہوئے لے گئے تھے۔۔۔!!! جبکہ کایان جو دکان پر تھا اس کا دھیان اس طرف نہیں گیا تھا۔۔۔

وہ کچھ دیر کے بعد آئسکریم لیتا ہوا ان کی طرف بڑھا تھا۔۔۔!!! لیکن جیسے ہی وہ گاڑی کے قریب پہنچا تو آئسکریم اس کے ہاتھوں سے گر گئی تھی۔۔۔

وہاں پر ازا تھی ہی نہیں لیکن وہاں پر کچھ لوگ ضرور تھے جو کچھ دیر پہلے ہوا واقع جانتے تھے!!! ان میں سے کچھ لوگوں نے کایان کو بتایا تھا کہ کس طرح وہ غنڈے ازا کو اغواہ کر کے لے گئے تھے۔۔۔۔ !!

لیکن ساتھ ہی ساتھ انھوں نے کایان کو اس گاڑی کا نمبر دے دیا تھا۔۔۔!!! کیونکہ وہ اس وقت تو ازا کو نہیں بچا پائے تھے لیکن انھوں نے اس گاڑی کا نمبر ضرور کر دیا تھا۔۔۔

کایان کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔۔۔! جیسے کہیں اس کے ساتھ کچھ برا نا ہو جائے وہ یہ سب سنتا ہوا ہر بڑا سا گیا تھا!!!

اس نے فوراً پولیس میں فون کرتے ہوئے انھیں سارے معاملے کے بارے میں بتایا تھا اور انھیں کہا تھا کہ وہ فوراً ڈھونڈے ازا کو !!!

وہ خود بھی لوگوں کے بتائے ہوئے راستے پر، جس راستے پر ازا کو لے جایا گیا تھا اس راستے کی طرف گاڑی لیے ہوئے بڑھ گیا تھا۔۔۔!! پولیس بھی اس گاڑی کو ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

" ربعیہ ٹیسٹ تیار کریں "

رہان جو لیپ ٹاپ پر یونیورسٹی کا کچھ کام کرنے میں مصروف تھا اسے اچانک سے یاد آیا کہ کل ربعیہ کا یونیورسٹی میں انگلش کا ٹیسٹ ہے۔۔۔اور وہ محترمہ انھوں نے بالکل بھی تیاری نہیں کی تھی۔۔۔ !!!!

تو رہان نے اسے پکارتے ہوئے کہا۔۔۔ حویلی میں کسی کو بھی ازا کے کڈنیپ ہونے کے بارے میں پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔

" مجھے کیا ضرورت ہے؟ جب میرا شوہر ہی انگلش کا پروفیسر ہے " !!!!

ربعیہ نے اس کے پاس آتے ہوئے فخریہ لہجے میں کہا تو رہان نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

" اور جب یہی شوہر آپ کو فیل کرے گا تو آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہو گا پھر؟؟؟ "

وہ طنزیہ لہجے میں کہتا ہوا آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی کر کے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔ !!

" کیا ہو گا؟ اگر مجھے فیل کریں گے آپ تو میں یہ کمرہ چھوڑ کر پورے ایک ہفتے کے لیے ناراض ہو کر اپنے کمرے میں چلی جاؤ گی "

ربعیہ نے اس کی دکھتی رگ کو پکڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔! کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ اسے یہ دھمکی دے گی تو وہ غصے میں آتا ہوا فوراً اس کی بات مان جائے گا۔۔۔! اس کی بات سن کر رہان نے اسے غصے سے دیکھا تھا۔۔۔۔

" آپ اس کمرے سے نکلنے کے بارے میں سوچیں تو سہی۔۔۔۔!!! اس کمرے کو میں نے حویلی کا کباڑ خانہ نا بنا دیا تو میرا نام بھی رہان ملک نہیں"

رہان کو اس کی یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی چاہے ربعیہ نے جس مقصد کے لیے بھی کی ہو!!! وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہوتا ہوا اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتا ہوا شدت بھرے لہجے میں بولا تو ربعیہ نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

" حوصلہ رکھیں شوہر!!! میں کونسا جا رہی ہوں۔۔۔؟؟؟ میں تو صرف آپ کو بتا رہی ہوں کہ اگر آپ نے مجھے پاس نا کیا تو اس کے سائیڈ ایفیکٹس کیا ہو سکتے ہیں" !!!

ربعیہ مسکرا کر کہتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔!!! اور ایک ایک لفظ مسکرا کر کہتے ہوئے ہی اسے بتانے لگی کہ وہ کونسا کمرے سے جا رہی ہے؟؟ وہ تو صرف اور صرف اسے دھمکا رہی ہے کہ اگر اس نے اس کا کام نہیں کیا تو وہ کمرے سے چلی جائے گی اس کی بات پر رہان نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

" آپ کی عادت ہو گی دھمکانے کی۔۔۔!! پر مجھے دھمکانا نہیں آتا اور جو میں کہتا ہوں اسے کر کے دیکھتا ہوں۔۔۔

اور اگر آپ نے پڑھنا شروع نہیں کیا تو میں آپ کو سچ میں بتا رہا ہوں کہ پھر آپ کے عقل میں خود ٹھکانے لگاؤ گا "

وہ غصے میں بھی کہتا ہوا اس کے چہرے پر سرخی طاری کر گیا تھا!!! ربعیہ نے اسے منہ بناتے ہوئے دیکھا اور کتاب پکڑنے کے لیے اپنے کبڑد کی طرف بڑھی تھی!! جب ہی رہان کا فون بجا تھا۔۔۔ اس نے فون اپنی جیب سے نکال کر دیکھا تو "کایان" اسے فون کر رہا تھا!!! رہان نے فون اٹھاتے ہوئے اسے کان سے لگایا۔۔۔!!!

" واٹ؟؟؟ "

اس نے فون پر کایان سے ازا کے اغواہ ہونے کے متعلق خبر سنی تو وہ حیران رہ گیا۔۔۔ !

" کیاہوا رہان؟؟ "

ربعیہ اس کی حیرانگی و پریشانی سے بھرپور آواز سنتے ہوئے اس کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔!!! جبکہ رہان فون بند کر چکا تھا۔۔۔ ربعیہ نے اس کے پاس آتے ہوئے اس سے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔!!

" وہ ازابھا بھی کو اغواہ کیا گیا ہے!!! میں کایان بھائی کے پاس جارہا ہوں تم پریشان مت ہونا "

وہ آہستگی سے اسے بتاتے ہوئے بولا۔۔۔! یہ سن کر کہ ازا کو اغواہ کیا گیا ہے ربعیہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔!! رہان نے اپنی ساری بات آہستگی سے کی اور پھر ربعیہ کو تاکید کرتے ہوئے وہ کمرے سے نکلتا ہوا حویلی سے گاڑی لے کر نکل گیا تھا مگر ربعیہ پریشانی سے وہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ بھی ہو جائے گا۔۔۔!!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

زریر نے تیز رفتار گاڑی اچانک سے اس شخص کی گاڑی کے سامنے روکی تھی۔۔۔!!!ان دونوں نے غصے سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔زریر غصے سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے گاڑی سے اترا تھا جبکہ مقابل شخص بھی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا گاڑی سے اترا تھا۔۔۔راستہ کافی سنسان محسوس ہوتا تھا۔۔۔ !

" یہ کیا حرکت ہے؟؟زریر! کیوں یوں سڑک۔۔۔۔آہ "

واسط غصے سے اترتا ہوا اس کی طرف بڑھا تھا وہ ابھی اپنی بات کر ہی رہا تھا جب ہی زریر نے اس کے مکمل طور پر مقابل آتے ہوئے ایک زوردار پنچ اس کے چہرے پر مارا تھا۔۔۔!! جس سے واسط ایک طرف لڑکھڑایا تھا۔۔۔وہ درد سے کراہا تھا۔۔۔

" سڑک!!!! سڑک گئی بھاڑ میں۔۔۔۔ تمھاری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا حرکت کرنے کی ؟؟ہمم!!! تمھیں میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں کہ انوشا سے دور رہو۔۔۔! پھر بھی تم نے اس دن اپنے آدمی بھیج کر مجھ پر اور انوشا پر حملہ کروایا؟؟؟ "

وہ واسط ہی تھا جس نے زریر اور انوشا پر اس دن ان آدمیوں سے حملہ کروایا تھا۔۔۔وہی تھا جس نے اس دن لڑکوں کو انوشا کو لینے کے لیے بھیجا تھا۔۔۔

وہی تھا جو اس دن درخت کے پیچھے چھپ کر سارا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ ہی تھا جو ان کے جانے بعد اپنے آدمیوں کی اچھی خاصی بے عزتی کر چکا تھا۔۔۔

واسط کو اس کی بات سن کر سب سے زیادہ حیرانگی ہوئی تھی کیونکہ وہ سمجھ ہی نہیں پایا تھا کہ اسے واسط کے متعلق کیسے پتہ چلا؟

زریر نے کل جب اپنے دوست سوہم کو ان کا پتہ لگانے کے لیے کہا تو اس کی دوست سوہم کل رات ٹھیک نو بج کر چھتیس منٹ پر اسے واسط کے متعلق بتا تھا جس کی وجہ سے زریر کل سے ہی واسط پر بہت غصہ تھا یوں مانو کہ اس کے خون کا پیاسا بنا گھوم رہا تھا!!!

" تمھیں پتہ ہے انوشا زریر کی ہے۔۔۔!!! بیوی ہے وہ میری اور پھر بھی تم نے یہ جرات کیسے ہوئی کہ تم زریر عباس کی عزت پر نگاہ ڈالو ہمم " !!!

واسط جب نیچے لڑکھڑایا تھا تو اسی وقت زریر نے اس کا کالر پکڑ کر غصے سے کہا۔۔۔! جبکہ واسط کو اب تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ اسے یہ سب کیسے پتہ چلا؟

لیکن فلحال اگر وہ ان کے بارے میں سوچتا تو زریر اس کا کچومر بنا دیتا۔۔

" ہاں میں نے ہی بھیجا تھا ان لڑکوں کو!!! کیا کر کو گے تم ہاں کیا کر کیا لو گے تم؟

میں نے ہی بھیجا تھا ان لڑکوں کو تا کہ وہ انوشا کو پکڑ کر لائے کیونکہ وہ میری ہے۔۔۔! کیا کر لو گے تم؟

"

واسط اپنا کار لر چھڑواتا ہوا اسے پیچھے کی طرف دھکیلتا ہوا ڈھٹائی سے بولا تو زریر غصے سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

" میں تمھاری جان لے لوں گا۔۔۔ " !!

وہ اس کی باتیں برداشت نہیں کر پایا تھا اس نے آگے بڑھتے ہوئے واسط کے چہرے پر پنچ مارا۔۔۔ !!

" اور خبر دار جو انوشا کا نام بھی اپنی زبان سے لیا!!! وہ میری بیوی ہے۔۔۔ " !!

زریر نے غصے سے کہا تھا جبکہ اس مرتبہ واسط نے برداشت نہیں کیا تھا۔۔۔!! وہ بھی زریر کو پنچ مارنے کے لیے آگے کی طرف بڑھا،، اس نے ہوا میں ہاتھ لہرایا۔۔۔ !!!

جب ہی زریر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔! جس سے وہ اپنے گاڑی کے اگلے حصے سے جا ٹکرایا۔۔۔ واسطہ اس کے مزید دو سے تین پنچ ہی سہہ سکا اس سے زیادہ سہنے کی واسطہ کی ہمت نہیں تھی وہ ڈھیر ہوتا ہوا زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔!!

(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

https://ezreaderschoice.com

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

/https://ezreaderschoice.com آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

" خبردار جو آج کے بعد میرے اور میری بیوی کے راستے میں بھی آنے کی کوشش کی !!!

اور ہمارا کمپنی میں جو بھی پروجیکٹ چل رہا تھا مجھے امید ہے کہ تم آج کے بعد ہماری کمپنی میں آنے کی کوشش نہیں کروگے "

زریر اسے کمپنی سے بے دخل کرتا ہوا وہاں سے جانے کے لیے اپنی گاڑی کی طرف مڑا۔۔!! لیکن پیچھے سے واسط ہمت کرتا ہوا اٹھا اور غصے سے اس کی طرف بڑھا !!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

" کچھ پتہ چلا؟ "

کایان کو فون کر کے پولیس آفیسر زنے اسے ایک جگہ بلوایا تھا۔۔۔!! وہ فوراً اس جگہ پر پہنچا تھا رہان بھی اس کے سارے پہنچا تھا۔۔!اس کا پریشانی سے برا حال ہوا جا رہا تھا۔۔۔اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اس کے ہونے کے باوجود بھی کیسے ازا کو کڈنیپ کر لیا گیا؟

کیسے وہ اتنا غیر زمہ دار ہو سکتا ہے۔۔؟؟؟ کیسے وہ اس کی حفاظت نہیں کر سکا تھا۔۔اس نے آتے ہوئے بس ایک ہی سوال کیا تھا آتے ہوئے۔۔۔!!!

" نہیں لیکن ہمیں ایک بات ضرور پتہ چلی ہے کہ وہ گاڑی اس جنگل میں گئی ہے۔۔۔۔ !!!

"

وہ ایک جنگل کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔! پولیس آفیسر نے اسے بتایا کہ اس گاڑی کا نمبر انھوں نے ٹریس کروایا ہے جس سے انھیں یہ معلوم ہوا کہ وہ گاڑی جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی ہے۔۔۔۔ !!!

" تو پھر ہم لوگ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟؟ "

کایان کو ازا کی فکر کھائی جا رہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی نا کسی طریقے سے اپنی ازا کو ڈھونڈ نکالے تا کہ اسے معلوم ہو کہ وہ ٹھیک ہے بھی کہ نہیں؟؟

" وہ لوگ نا جانے کیسے گاڑی لے گئے ہیں اندر ہمیں سمجھ نہیں آئی لیکن ہم اتنا یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں وہ گاڑی کو زیادہ دور تک لے کر نہیں گئے ہوں گے۔۔۔۔ !!

اور ہمارے گاڑیاں بھی جنگل کے اندر نہیں جا سکتی ہیں!!! تو ہمیں چل کر ہی جانا ہو گا وہاں پر "

سپہر کا وقت تھا۔۔۔پولیس آفیسر نے انھیں بتایا تو وہ لوگ بغیر کچھ بھی کہے ہوئے اس جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھے تھے۔۔۔۔

وہ لوگ سارے مل کر چل رہے تھے لیکن پھر بھی وہ لوگ ہر جگہ پھیلے ہوئے تھے تقریباً وہ چھ آدمی تھے۔۔۔

" یہ گاڑی کے ٹائروں کے نشانات ہیں ان کو فالو کرتے ہیں "

وہ لوگ چلتے جا رہے تھے چلتے جا رہے تھے۔۔۔۔!!! جب ہی کایان کو گاڑی کے ٹائروں کے نشانات دیکھائی دیے تھے۔۔۔۔جو بالکل سیدھے جا رہے تھے۔۔۔۔ !!!

کایان کی بات پر وہ لوگ ان نشانات کو فالو کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔۔۔۔ !!!

جب ہی وہ ایک جگہ جا کے جہاں پر وہ گاڑی کھڑی تھی۔۔۔۔پولیس آفیسر کی بات درست ثابت ہوئی تھی وہ جنگل میں اتنا آگے نہیں آئے تھے!!! اور گاڑی یہی پر رکی ہوئی تھی!! گاڑی آگے جا ہی نہیں سکتی تھی کیوں کہ جنگل کا راستہ بہت تنگ تھا جہاں سے دو سے تین انسان بھی اکٹھے نہیں گزر سکتے

تھے۔۔۔۔!انھوں نے گاڑی چیک کی تو اس میں کچھ بھی نہیں تھا، کوئی بھی شخص نہیں تھا جس سے وہ بہت مایوس ہوئے تھے۔۔۔۔۔!!

" سر یہ دیکھیں "

ایک کانسٹیبل نے دوسری طرف سے انھیں آواز دیتے ہوئے کہا تو وہ سب اس کی طرف بڑھے۔۔۔

" کیا؟ "

رہان نے سوال کیا۔۔۔

" سر یہ جوتا پڑا ہے یہاں "

اس نے وہاں سے ایک جوتا اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

" یہ۔۔۔یہ تو ازاکا جوتا ہے "

کایان کو وہ جوتا دیکھتے ہوئے جیسے امید کی کوئی کرن دیکھائی دی تھی۔۔۔۔ !!

" اور یہ بھی دیکھیں کایان بھائی یہ نشانات جو کسی کے چل کر جانے کے ہیں اور کسی کے گھسیٹے جانے کے ہیں "

رہان نے وہاں سے کچھ آگے جاتے ہوئے انھیں اشارہ کرتے ہوئے اپنی طرف متوجہ کروایا۔۔۔

تو وہ سب لوگ اس کی طرف بڑھے تھے!!اور وہ پانچوں ان نشانات کو فالو کرتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے لگے تھے۔۔۔ !!!

لیکن ایک مقام ایسا بھی آیا تھا جہاں جب وہ لوگ پہنچے تو وہ نشانات ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔ !!!

"

" No...No..No "

کایان غصے سے چلایا تھا۔۔۔وہ سمجھ نہین پا رہا تھا کہ اب کیسے بچائے گا وہ ازا کو؟؟

" توان کڈنیپرز نے ہمارے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔!!!!انھوں نے پہلے گاڑی کو وہاں کھڑا کیا اور پھر یہ نشانات بنائے تاکہ وہ ہمیں دسٹریکٹ کر سکیں!!!اب ہمیں علیحدہ علیحدہ جانا ہو گا مسسز ملک کو ڈھونڈنے "

پولیس آفیسر کو ایک منٹ لگا تھا ان ہیکرز کی گیم کو سمجھنے میں۔۔۔۔!!!آخر میں اس نے ایک ہی حل بتایا تھا انھیں کہ اب وہ الگ الگ راستوں پر جا کر ہی ڈھونڈ سکتے ہیں ازا کو!!!

" ٹھیک ہے "

کایان نے کہا۔۔۔

" سب لوگ دھیان سے جانا اور سب ایک دوسرے سے رابطے میں رہنا اگر کسی کو کوئی بھی خبر ملے تو ہمیں ضرور اطلاع کر دے "

پولیس افسران کہتے ہوئے مختلف راستوں پر چل دیے۔۔۔

" میں اس راستے پر جا کر دیکھتا ہوں۔۔۔! آپ ادھر چلیں جائے ازابھا بھی ہمیں بہت جلد مل جائیں گی " !!!!

رہان بھی اسے دلاسہ دیتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

کایان اکیلا تیزی تیزی سے ان راستوں پر چلنے لگا تھا۔۔۔

" ازا۔۔۔!!!!! ازا۔۔۔۔ " !!

کایان پل بہ پل وہاں چلتا ہوا ازا کو آواز لگا رہا تھا کہ شائید کہیں سے اسے ازا کی آواز سنائی دے دے،، کہیں سے اس کی آہٹ ہی محسوس ہو جائے لیکن اب تک ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

" ازا " !!!!

اس نے ایک مرتبہ پھر سے ایک زوردار آواز لگائی تھی۔۔۔اس کی آواز میں تڑپ تھی، شدت تھی وہ آواز کئی لمحات بعد بھی اس ویران جگہ ہر گھونج رہی تھی۔۔۔ جبکہ ہی اسے پیچھے سے پتوں کی سرسراہٹ محسوس ہوئی وہ فوراً پیچھے مڑا کہ کہیں کوئی جنگلی جانور تو نہیں؟

اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو وہ ایک پیارا سا خرگوش تھا۔۔۔۔اسے دیکھتا ہوا کایان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ جبکہ اسی وقت وہاں پر اسے کچھ دیکھائی دیا وہ اس کے قریب پہنچا تو اسے ازا کے ڈوپٹے کا پھٹا ہوا حصہ ایک جھاڑی میں اٹکا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔

یہ اس کے لیے کسی معجزے سے کم نہیں تھا۔۔ کیونکہ اب اسے پتہ چل گیا تھا کہ ازا جو کس راستے سے لے جایا گیا ہے۔۔۔۔ !!!

وہ اسی سمت میں بھاگا تھا۔۔۔اور آخر کار وہ ازا تک پہنچ ہی گیا تھا۔۔۔۔!!!!اسے دیکھ کر کایان کی روح تک کو سکون پہنچا تھا مگر ابھی مکمل طور پر سکون نہیں آیا تھا۔۔۔

اس نے دیکھا کہ ازا کو درخت کے ساتھ باندھا گیا تھا وہ درد میں تھی لیکن ایک بات کایان کو سمجھ نہیں آئی کہ وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا خیر اس سے کیا فرق پڑتا ہے ؟؟ وہ اس کی طرف بھاگا۔۔۔

" کایان "

ازا نے اسے دیکھتے ہوئے تڑپتے لہجے میں اسے پکارہ۔۔۔۔

" ازا!!! آپ فکر مت کریں۔۔۔۔! میں آگیا ہوں نا اب " !!

وہ اس کی رسیاں کھولتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔! اسے اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھتے ہوئے کایان کو بہت سکون محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ اس کی بے چینی کافی حد تک دور ہو گئی تھی۔۔۔۔

" چلیں " !!!

کایان اسے مکمل طور پر رسیوں سے آزاد کرتا ہوا بولا اور اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔

" میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی "

ازا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کچھ الفاظ کرتے ہوئے کایان کو حیرانگی میں مبتلا کیا۔۔۔۔!!!

"چلیں!!!"

کایان اسے مکمل طور پر رسیوں سے آزاد کرتا ہوا بولا اور اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔

"میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی"

ازا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور کچھ الفاظ کرتے ہوئے کایان کو حیرانگی میں مبتلا کیا۔۔۔!!!

"مطلب؟"

کایان نے حیرانگی سے اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

"کوئی اتنی مشکل بات نہیں کی ہے میں نے کہ آپ کو سمجھ نا آئے۔۔۔!!! میں نے کہا ہے کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤ گی"

ازا نے اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہا تو کایان مزید حیرانگی میں مبتلا ہوتا ہوا اسے گھورنے لگا۔۔۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے ازا؟؟"

پہلے تو کایان نے خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا لیکن اب اسے ازاپر جیسے غصہ آیا تھا۔۔۔وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

اس جنگل میں اس وقت وہ دو یہاں پر کھڑے تھے۔۔۔شام ڈھل گئی تھی۔۔۔بامشکل ہی وہ ان دونوں کو دیکھ پا رہے تھے۔۔۔!!!

"میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن شائید آپ ٹھیک نہیں ہیں مسٹر کایان ملک۔۔۔۔!!!آپ کو شائید سمجھ نہیں آئی میری بات آپ جایئے یہاں سے میں خود چلی جاؤ گی یہاں سے"

ازا تلخ لہجے میں اس سے کہہ گئی تھی جو کایان کو غصہ دلا گیا تھا۔۔۔!!!!لیکن کایان کو ایک بات سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ یہ سب کیوں کہہ رہی ہے؟؟؟

صبح تک تو وہ بالکل ٹھیک تھی اب اسے اچانک سے کیا ہو گیا تھا۔۔۔!!!جو یوں بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی وہ۔۔۔!

"آپ ہوش میں تو ہیں نا؟؟کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔؟میں کایان ہوں آپ کا شوہر اور آپ کہہ رہی کہ آپ کو میرے ساتھ نہیں جانا تو کہاں جائیں گی؟؟؟چلیں میرے ساتھ"

اس نے چڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جیسے اب اسے سچ میں غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔!! کایان نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں میں ہوش میں ہی ہوں!!! اور مجھے معلوم ہے مسٹر کایان ملک ہے کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔۔!!! جو بھی کہہ رہی ہوں میں وہ سب کچھ سچ ہے حقیقت ہے۔۔۔!!! آپ پلیز جائے یہاں سے میں نہیں جاؤ گی آپ کے ساتھ!!"

کایان نے اس کا ہاتھ پکڑا تو ازانے فوراً اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔!! اور غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں اسے مزید حیرانگی میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔۔!

"میں نہیں ہوں خود کو آپ کی بیوی!!! نا ہی میں آپ کو اپنا شوہر مانتی ہوں اور نا ہی آپ سے یہ کہو گی کہ آپ مجھے اپنی بیوی مانے۔۔۔۔! ہمارے درمیان کوئی بھی پیار کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔! میں نے اگر کبھی بھی آپ سے یہ کہا ہے بھی کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں! تو وہ جھوٹ تھا۔۔۔۔!!! جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ میں آپ سے محبت نہیں کرتی ہوں۔۔۔۔ دھوکہ دے رہی تھی میں آپ کو۔۔۔۔! کوئی محبت نہیں کرتی ہوں میں آپ سے"

یہ سب کہتے ہوئے ازا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر بہہ گئے تھے!!!!وہ نہیں کہنا چاہتی تھی اس سے ایسا کچھ بھی لیکن اس کی مجبوری تھی یہ سب اس سے کہنا۔۔۔!!!

اس کی بات سنتا ہوا وہ حیرانگی میں مبتلا ہوتا ہوا پیچھے کی طرف ہوا تھا۔۔۔اسے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے اس کی پیروں تلے زمین کھینچ لی گئی ہو اور سر سے آسمان ہٹ گیا ہو۔۔۔!!!

اس کے لیے ازا کی باتوں پر یقین کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

"(مجھے معاف کر دینا کایان لیکن آپ کی جان بچانے کے لیے مجھے یہ کرنا پڑا۔۔۔یہ میری مجبوری تھی اگر میں آپ سے یہ باتیں کہہ کر آپ کا دل ناد کھاتی تو ان جھاڑیوں کے پیچھے بیٹھے وہ دو آدمی آپ کے سینے کو چیر دیتے اور میں بالکل بھی آپ کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی ہوں)"

کایان کی حالت کو دیکھتے ہوئے ازا کبھی کچھ لمحوں کے لیے ہل سی گئی تھی۔۔۔۔جیسے اس کا سینا ہی کسی نے چیر لیا ہو۔۔۔آنکھوں میں آنسوؤں کی روانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔لیکن وہ اسے حقیقت نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ان جھاڑیوں کے پیچھے دو آدمی تھے۔۔۔!ان لوگوں نے ازا کو کس نیپ کر کے دھمکایا تھا کہ اگر اس نے کایان سے یہ سب باتیں نا کہی تو وہ کایان کی جان لے لیں گے!!!!

جس سے محبت کی جائے اس کی جان کو داؤ پر تو نہیں لگایا جا سکتا تھا۔۔۔ازا کیسے لگا دیتی؟؟؟وہ ان کی دھمکیوں میں آ گئی تھی اور اس نے ان کی بات مانتے ہوئے کایان سے وہ سب کہہ دیا تھا جو انھوں نے اسے کہنے کے لیے کہا تھا۔۔۔۔

"آپ نے جو بھی کہا مجھے اس سے کوئی بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔! مجھے بس یہ جاننا ہے کہ کیا آپ دکھی ہیں؟؟؟"

اگر اس وقت کایان کی جگہ کوئی بھی اور ہوتا تو یقیناً اسے آپ سے تم پر آنے میں وقت نہیں لگتا۔۔۔۔۔ لیکن وہ ازا کی عزت اپنے دل سے کرتا تھا۔۔۔۔! اپنا فرض سمجھ کر۔۔۔۔

اس کے کیے ہوئے سوال پر ازا کے ذہن میں ان دونوں کی آج صبح کی ساری بات گھومی تھی۔۔۔۔!!!

("اگر کبھی بھی آپ کو لگے کہ میں پریشان ہوں۔۔۔!! اور میں آپ کے ساتھ اپنی اس پریشانی کو شئیر نہیں کر رہی ہوں۔۔۔۔!!! تو آپ مجھ سے پوچھ لیجئے گا کہ کیا میں دکھی ہوں؟؟" میں آپ سے کہوں گی کہ میں دکھی نہیں ہوں۔۔۔ جس سے آپ سمجھ جایئے گا کہ میں کسی ایسی پریشانی میں مبتلا ہوں۔۔۔!!")

ازا ایک دم ان باتوں کو یاد کرتے ہوئے حال میں واپس آئی تھی۔۔۔۔اسے ایک یہی راہ نظر آئی تھی کایان کو یہ بتانے کے لیے کہ اس نے نے جو کچھ بھی ابھی کہا ہے وہ سب صرف اور صرف ایک جھوٹ ہے۔۔۔!!!اس کا ایسا کہنے کا کوئی بھی مقصد نہیں ہے۔۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔!جنگل میں رات کا سایہ مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا ہوائیں اپنے معمول کے مطابق چلنا شروع ہو گئی تھی!!!

"میں دکھی نہیں ہوں"

اس کا جواب کایان ملک کی ساری بے یقینی ہوا کر گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ ازا نے یہ سب کچھ صرف اور صرف کسی نا کسی مجبوری کے تحت کیا ہے۔۔۔!جو وہ اسے بتا نہیں سکی تھی!

اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے ازا کی طرف دیکھا۔۔۔جو اسے جھاڑیوں کے پیچھے کی طرف اشارہ کر رہی ہو کہ جیسے وہی پر کوئی شخص ہے۔۔۔!!!کایان آہستگی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

جیسے ہی ان دونوں آدمیوں نے اسے ازا کی طرف بڑھتا ہوا دیکھا تو انھوں نے کایان پر بندوق تان کر، نشانہ لیتے ہوئے گولی چلا دی۔۔۔۔

"کایان!!!!!"

گولی کی آواز سنتے ہوئے ازا ایک دم اس کی طرف بڑھتی ہوئی اسے لیے ہوئے نیچے کی طرف جھکی تھی۔۔۔ازا کے یوں اپنی طرف بڑھنے سے کایان اپنا توازن برقرار نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

وہ ازا کو لیے ہوئے نیچے ان پتوں پر گرا جس سے کئی پتے تو ہوا میں اڑے۔۔۔اور ایک زوردار آواز بھی پیدا ہوئی۔۔۔!اس کا فایدہ یہ ہوا تھا کہ وہ گولی ان دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں لگی تھی۔۔۔وہ گولی درخت سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"oh No"

ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی غصے سے بولا تھا!!!

"یو آر انڈر ار یسٹیڈ!!!!"

ان دونوں آدمیوں کے سر پر بندوق رکھتے ہوئے پیچھے سے آتی ہوئی پولیس نے کہا۔۔تو ان دونوں کے ہاتھوں سے بندق نیچے گری تھی۔۔۔۔۔۔!!!!!!

جنھیں پولیس آفیسرز نے اٹھالیا تھا۔۔۔!!!ازا اور کایان بھی زمین سے اٹھتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔پولیس اور رہان ان آدمیوں کو لیے ہوئے آگے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔

جبکہ کایان ازا سے متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"کیوں کیا آپ نے یہ سب ؟"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے اس کا ہاتھ سختی سے تھامے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیوں ازا؟ مجھ پر رحم نہیں آیا آپ کو؟ ہمم!!! زرا بھی ترس نا آیا آپ کو میری جان اگر یہ سب سن کر میں یہی مر جاتا تو؟ تو کیا کرتی؟ میں یہ باتیں کبھی خواب میں بھی سوچ سکتا تھا!!!"

وہ اس سے گلہ کر رہا تھا۔۔۔ازا کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔۔! وہ اس کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتی مجبور ہو گئی تھی۔۔۔!!

"مجھے معاف کر دیں کایان۔۔۔!! میں مجبور تھی___"

ازا نے یہ کہہ کر اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے اسے بتایا کہ پہلے س

اسے کڈنیپ کر کے اس جنگل میں لایا گیا۔۔۔

پھر جب اسے ہوش آئی تو ایک خاتون نے اسے دھمکایا کہ کایان اسے ڈھونڈتا ہوا یہاں ہر ضرور آئے گا اور اگر اس نے ان کی بات مان کر کایان نے وہ سب نا کہا تو وہ لوگ کایان کی جان لے لیں گے اور باقی سب کچھ۔۔۔!

"عورت؟کونسی عورت؟"

کایان اس کی بات سمجھ گیا تھا۔۔۔بلکہ اس کا دل تو پہلے سے ہی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھا کہ ازا اسے کچھ بھی ایسا کبھی بھی کہہ سکتی ہے۔۔۔!!

لیکن اس عورت کا سن کر کایان نے ازا سے حیرانگی سے سوال کیا تھا۔۔۔!

"ہاں کایان وہ عورت۔۔۔!آپ کو پتہ ہے جب آپ آئے تھے تو وہ یہی تھی۔۔۔!لیکن اب کہاں چلی ہے مجھے نہیں معلوم۔۔۔!!کایان پتہ نہیں وہ کیا کہہ رہی تھی اس نے کوئی پرانا بدلہ لینا ہے آپ سے اس وجہ سے اس نے یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟مجھے اس کی بات کی کچھ زیادہ سمجھ تو نہیں آئی تھی لیکن جتنا میں سمجھ سکی تو وہ یہی تھا کہ اس نے یہ سب کچھ کسی بدلے کے تحت کیا ہے۔۔۔؟؟؟؟"

کایان اس کی بات سن کر مزید حیران ہوا تھا کہ کون ہو سکتا ہے ایسا جو ان سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔

"بدلہ۔۔۔۔؟"

کایان نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

"خیر آپ یہ سب چھوڑیں چلیں چلتے ہیں۔۔۔۔سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔!میں اس سب کے بارے میں پتہ لگوالوں گا۔۔۔۔

اور ویسے بھی ابھی آپ کو سزا بھی ملنی کیونکہ ان سب لفظوں کی معافی نہیں دینے والا ہوں میں۔۔۔"

کایان پہلے سریس لہجے میں لیکن پھر شرارت سے بھرے ہوئے لہجے میں اس سے کہتا ہوا اس کا ہاتھ تھام کر آگے کی طرف بڑھا۔۔۔جب ہی ایک عورت ان کے سامنے آ رکی تھی۔۔۔!! وہ دونوں حیران ہوئے جبکہ ازا اس عورت کو پہنچان گئی تھی۔۔۔

"کایان یہ وہی عورت ہے!!!"

ازا نے کایان کا بازو پکڑتے ہوئے اسے بتایا تو کایان نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے دلاسا دیا۔۔۔!!

"کون ہو تم؟ اور کیا چاہتی ہو؟؟؟"

کایان نے بلند آواز میں سامنے کھڑی اس عورت سے سوال کیا تھا۔۔۔!!!

"میں کون ہو تم یہ چھوڑو؟؟ بس اتنا جان لو کہ میں تمھارے لیے بہت خطرناک ہوں"

اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

"خطروں سے کھیلنا شوق ہے کایان ملک کا"

کایان نے فخریہ لہجہ اپناتے ہوئے کہاازااس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔!!!اس کی بات سنتے ہوئے سامنے کھڑی عورت مسکرائی تھی۔۔۔!

"مجھ جیسے خطرے کا مقابلہ نہیں کر پاؤ گے تم!!! میں وہ ہوں جس کے ہاتھوں اس کا شوہر نہیں زندہ بچ پایا تھا۔۔ تمھاری بیوی کو مین یہاں پر کس نیپ کر کے لائی تھی۔۔۔تو تم دونوں کیا ہو میرے سامنے ؟؟"

اس نے کایان کو خوف دلاتے ہوئے کہا جبکہ وہ خود پولیس سے رنگے ہاتھوں پکڑی جا چکی تھی۔۔۔۔ کیونکہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف خود بخود ہی کر لیا تھا۔۔۔!

"ہم یہی تو چاہتے تھے کہ تم اعتراف کرو اور پھر تم پکڑی جاو۔۔۔!!اور دیکھو تم پھنس گئی"

پیچھے سے آتے ہوئے پولیس آفیسر کی آواز سنتے ہوئے وہ دنگ رہ گئی تھی۔۔۔!

"بالکل ٹھیک کہا۔۔۔! کیا لگتا ہے آپ کو؟؟ ہمم کہ ہم بیوقوف ہیں میں اتنا لاپرواہ ہوں کہ میری بیوی کو اغواہ کیا گیا ہے اور مجھے ہی نہیں ہوش ہو گی کہ میں یہ پتہ کرواؤ کہ یہ حرکت کی کس نے ہے؟؟؟ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ نے ہی بزنس کے انتقام کی آڑ میں آ کر یہ گھٹیا حرکت کی ہے۔۔۔

پر میں نے یہ بات خود پر ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔جب میں یہاں پہنچا تو میں نے آپ کو جھاڑیوں کے پیچھے چھپا ہوا پا لیا تھا۔۔۔! لیکن اس وقت مجھے صرف اور صرف ازا کی فکر تھی۔۔۔!!

لیکن پھر بھی دیکھو کہ آپ نے سچ خود ہی بول دیا۔۔۔اور اب آپ ہمیشہ کے لیے جیل میں رہیں گی۔۔۔۔!!!"

کایان کی باتیں سنتے ہوئے ازا نے حیرانگی سے اسے دیکھا کہ وہ سب کچھ سچ جانتا تھا۔۔۔!! ازا اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔

اس عورت کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔۔ برائی کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہو سکتا ہے!! چاہے برائی کے پاس سو ہی راستے کیوں نا ہوں۔۔۔چاہے برائی جتنی ہی طاقت ور کیوں نا ہو لیکن وہ اچھائی سے کبھی بھی جیت نہیں سکتی ہے۔۔۔! جیت ہمیشہ اچھائی اور ہار ہمیشہ برائی کی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

وہ اس کے سرہانے کے ساتھ لگی ہوئی بیٹھی تھی۔۔۔ڈاکٹرز اس کی مرہم پٹی کر گئے تھے۔۔۔ لیکن ابھی تک حماد بستر پر آنکھیں موندے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔!

لیکن اسما کے دل کو چین تو اس وقت آنا تھا جب اس نے آنکھیں کھولنی تھی۔۔۔۔!!

حماد کی والدہ نے اسے آرام کرنے کا کہا تھا لیکن وہ بضد ہو کر اس کے قریب بیٹھی ہوئی تھی!

جب ہی کچھ دیر بعد حماد جو آنکھیں موندے ہوئے لیٹا تھا اس نے ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں!!

"حماد!!!"

اس کی کھلتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر اسمانے اسے آہستگی سے پکارہ۔۔۔!!

"جی حماد کی جان"

وہ بھی پیار بھرے لہجے میں بولا!!!

"درد تو نہیں ہو رہا ہے کہیں؟؟"

اسمانے آہستگی سے سوال کیا۔۔۔

"نہیں!! آپ روئی کیوں۔۔۔؟ بس چوٹ ہی لگی ہے مجھے۔۔۔۔!!! آپ ادھر آئے میرے پاس لیٹے تاکہ جو تھوڑا درد ہے وہ ٹھیک ہو جائے"

وہ اسما کے لیے جگہ چھوڑتا ہوا بولا۔۔۔۔

"درد ہو گا"

اسمانے آہستگی سے اسے کہا۔۔۔

"نہیں ہو گا درد!!! بلکہ سکون ہی ملے گا مجھے"

حماد نے اسے اپنے قریب لیٹاتے ہوئے اپنا سر اس کے سر سے جوڑتے ہوئے آہستگی سے سکون محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔وہ روح تھی اس کی۔۔۔!!!!! جس کے بغیر حماد کا زندہ رہنا اب ناممکن تھا۔۔۔

کمرے میں آتے ہوئے وہ لائٹ آن کرتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔!!! وہ ابھی سارے حویلی والوں سے مل کر آئی تھی۔۔۔!! سب اس کے لیے بہت پریشان تھے۔۔۔!! لیکن اسے صحیح سلامت دیکھ کر سب بہت خوش بھی ہوئے تھے۔۔۔!!!

وہ دونوں کافی دیر تک حویلی والوں کے ساتھ بیٹھے رہے تھے۔۔۔! لیکن اب زیادہ رات ہو جانے کی وجہ سے، اور تھکن ہو جانے کی وجہ سے وہ اپنے کمرے میں آ گئے تھے۔۔۔

کمرے میں قدم رکھتے ہوئے ازا کو کچھ دیر کے لیے تو اپنے اور کایان کے ایک ساتھ گزرے ہوئے خوبصورت لمحات یاد آئے تھے۔۔۔!! وہ تمام لمحات اس کی آنکھوں کے سامنے کسی خوبصورت فلم کے منظر طرح چلنے لگے تھے۔۔۔!!!!

وہ انھیں یاد کرتی ہوئی مسکرائی۔۔۔!!!!

"ویسے مجھے آپ پر غصہ تو بہت آیا تھا"

کایان ایک شرارتی آواز میں اس سے مخاطب ہوتا ہوا، اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا تو ازاجو اپنے ہی خیالات میں کھوئی ہوئی تھی اس کی آواز سنتے ہوئے یک دم چہرے سے مسکراہٹ ختم کرتے ہوئے اس کی طرف مڑی!!!

"کیوں؟؟؟"

ازااس کی طرف مڑی تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ جب اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔!!تو پھر اس نے یہ بات کیوں کی؟

"کیوں؟؟؟ یہ کوئی سوال کرنے والا ہے؟"

وہ سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔!کایان نے اپنی بات جاری رکھی تھی۔۔۔!!

"آپ کا دل نہیں دہلا تھا۔۔۔؟ یہ کہتے ہوئے کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتی ہیں!!!"

کایان کی آنکھوں میں جزبات کا دریا امڈ آیا تھا۔۔۔!

"یہ کہتے ہوئے کہ آپ نے مجھے دھوکا دیا تھا۔۔۔؟؟ یہ کہتے ہوئے آپ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہیں؟؟ میرے لیے تو یہ مرنے کا مقام تھا۔۔۔۔!!!!"

ازا کی آنکھوں میں ہلکے ہلکے آنسو جھلک رہے تھے۔۔۔اس نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھی۔۔۔۔جب کہ کایان اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولتا رہا اس سے گلہ کرتا رہا۔۔۔

کایان کے لیے یہ سننا بھی بہت مشکل تھا۔۔۔کہ ازا اس سے دور جا رہی ہے وہ اس سے محبت نہیں کرتی ہے۔۔۔۔

"کایان!!! تو کیا میرے لیے جینے کا مقام تھا نہیں؟ میرے لیے بھی مرنے کا مقام ہی تھا۔۔۔!! لیکن میری مجبوری تھی! اگر میں وہ سب کچھ نا کہتی تو آپ کی جان کو خطرہ ہو سکتا تھا۔۔۔میں پہلے ہی اپنے ماں باپ کو کھو چکی ہوں۔۔۔!!!

لیکن آپ!! آپ کو نہیں کھو سکتی ہوں اب میں کایان۔۔۔! آئم سوری کایان۔۔۔۔!"

وہ روتے روتے ہی بولی تھی۔۔۔۔! جبکہ کایان اس کی باتیں سنتا ہوا افسردگی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"آپ مجھے ایک بات بتائیں کہ کیا آپ کا شوہر کمزور ہے!!!!"

کایان نے اس سے سوالیہ لہجے میں سوال کیا تھا جس پر ازا نے صاف طور پر اپنا سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔۔!!

"تو پھر؟ کیوں ڈر گئی آپ ان سے؟ جب آپ کا شوہر مظبوط ہے تو آپ کو کسی بھی شخص سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے"

کایان نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے آہستگی سے کہا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی تھی۔۔۔!

اس سے پہلے کہ کایان مزید کچھ بھی کہتا وہ فوراً اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔!!

"آج کے بعد اگر آپ نے اس قسم کی بات چاہے کسی بھی وجہ سے کی ہو آپ نے میں بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا اس دفعہ تو میں نے کچھ بھی نہیں کہا لیکن یاد رکھیے گا اگلی دفعہ میں ناراض ہو جاؤ گا ازا!!!"

کایان ملک ازاملک کو سب کچھ باور اکرواتا ہوا اسے مزید خود میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔ازا اس کے سینے سے لگی ہوئی اس کے دل کی دھڑکنیں محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔!!! جو بہت تیز رفتار سے چل رہی تھی۔۔۔۔

کایان ملک کی دھڑکنیں، اس کی باتیں یہ سب کچھ اس کا ازاملک کے لیے پیار دیکھا رہا تھا!! ازا اس کے انداز فکر پر ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔۔۔!!! کایان اس کے لیے اللہ کی طرف سے ایک تحفہ ہی تھی تھا جسے

اللہ نے اس کے لیے ہی بنایا تھا۔۔۔وہ خوش تھی کہ اس سب سے اعلیٰ و برتر ذات نے اسے کایان جیسے انمول تحفے سے نوازا تھا۔۔۔کایان ملک جیسا شوہر ملنا بہت نصیب کی بات ہے۔۔۔!!

❤️ ﹏﹏ Abdul Ahad Butt Writes ﹏﹏ ❤️

ربعیہ بیٹھ کر ٹیسٹ تیار کر رہی تھی کیونکہ صبح اس کا ٹیسٹ تھا۔۔۔!!!!!اور اس کی تیاری صفر تھی۔۔۔!!پہلے اسے رہان نے تنگ کر کے رکھا تھا۔۔۔اور بعد میں ازاکا کڈنیپ ہونا اس سب کے دوران اس سے بالکل بھی پڑھا نہیں گیا تھا۔۔۔

لیکن اب رات کے اس پہر وہ بیٹھ کر کتاب کے رٹے لگا رہی تھی۔۔۔جبکہ رہان ساتھ ہی لیٹا ہوا موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

"رہان!!اگر ازابھا بھی کہ جگہ میں ہوتی تو؟"

ناجانے اسے کیا سوجھا جو وہ اس سے سوال کر بیٹھی تھی۔۔۔رہان جو موبائل یوز کر رہا تھا اس کی بات سنتا ہوا اسے ترچھی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"کیوں ہوتی آپ؟؟"

رہان کو اس کی یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی!!اس نے سرد مہری کا لہجہ اپناتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

"میں بس ایک جنرل بات کر رہی ہوں"

اس کے لہجے میں آتی ہوئی سرد مہری کو دیکھتے ہوئے ربعیہ نے اس آہستگی سے اسے جواب دیا۔۔۔۔

"جنرل ہی سہی لیکن آپ بات وہ کریں جو قابل قبول ہو!!! یہ کیا بات ہوئی کہ اگر آپ کو کڈنیپ کیا جاتا؟ کڈنیپ کرنا تو دور کی بات ہے آپ کو کوئی بھی ہاتھ بھی لگا کر دیکھائے اس کے ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا میں۔۔۔۔!!! میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی غیر آپ کو آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہیں سکتا ہے کیونکہ آپ کو دیکھنے کا اور چھونے کا حق صرف رہان ملک کے پاس ہے"

وہ اس کے دو بدو آتے ہوئے اس سے کہنے لگا تو ربعیہ نے حیرانگی سے اسے جو اس بات کو کافی سریس کے گیا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے رہان!!! میں نے تو یوں ہی پوچھ لیا تھا"

وہ اس کے قریب ہوا تو ربعیہ تھوڑا سا دور ہوتے ہوئے اسے وضاحت دینے لگی۔۔!

"آج تو پوچھ لیا!!! لیکن آج کے بعد کبھی بھی ایسا سوال مت کیجئے گا۔۔۔!!! جس میں آپ کے لیے کوئی بھی مسئلہ ہو۔۔۔!! کیونکہ مسسز رہان ملک آپ مسٹر رہان ملک کی واحد محبت ہیں۔۔۔!! آپ کے بغیر رہان ملک ایک لمحہ بھی گزارنے کا نہیں سوچ سکتا ہے۔۔۔!"

اس کی کمر کے گرد سے بازو حائل کرتا ہوا اسے اپنے قریب کرتا ہوا ایک ایک لفظ کو محبت اور عقیدت سے کہہ گیا تھا۔۔۔۔!!!

اگلے لمحے وہ اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

"رہان ٹیسٹ"

ربعیہ آہستگی سے پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ وقت ٹیسٹ کا نہیں میرا ہے"

وہ کہتا ہوا مکمل طور پر اس پر قابض ہو گیا تھا۔۔۔!!!

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

حماد کی کنڈیشن اب پہلے سے کافی بہتر ہو گئی تھی۔۔۔ چونکہ اسے اتنی گہری چوٹ لگی تھی ہی نہیں تو وہ دو سے تین میں ہی ریکوری کر گیا تھا۔۔۔!!!

لیکن وہ ابھی بھی مکمل طور پر صحیح نہیں ہوا تھا۔۔۔اب بھی اس کا رخم کبھی کبھار رسنے لگ جاتا تھا۔۔
پھر بھی پہلے دن سے حالت کافی بہتر ہو گئی تھی۔۔۔!!اور جس نے اسے اس حالت میں پہنچایا تھا وہ
آمنہ وہ اس جرم میں جیل میں سڑ رہی تھی۔۔۔!!

"آپ بیٹھیں میں چائے لے کر آتی ہوں"

اسما کافی دنوں سے گھر ہی تھی۔۔۔۔!وہ حماد کی دیکھ بھال کرنے میں اپنا وقت گزارتی تھی۔۔۔اور ساتھ
ہی کچھ وقت اس کی والدہ کے ساتھ بھی گزارتی تھی۔۔۔۔!!!

"رکیں تو سہی"

وہ دونوں شام کے وقت گارڈن میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔شام کا یہ پہر کافی خوبصورت منظر پیش کر
رہا تھا۔۔۔جب ہی اسما کا چائے پینے کا دل کیا تو وہ کہتی ہوئی اٹھی۔۔۔!وہ ابھی اسے کہہ کر اٹھی تھی ہی
کہ حماد نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے میں چائے بنا کر کا رہی ہوں"

اسما نے مڑ کر اس کی طرف پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔!!

"نہیں!!! مجھے چائے نہیں پینی ہے آپ میرے پاس بیٹھے ورنہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ مجھے درد ہونا شروع ہو جائے گا اور پھر میں شکایت کروں گا۔۔۔

لیکن اگر آپ میرے پاس بیٹھی رہیں گی تو ہاں پھر مجھے درد نہیں ہو گا۔۔۔ کیونکہ جب تک میری نگاہیں آپ کا دیدار کرتی رہیں گی میرے دل کو سکون ملتا رہے گا اندر اسٹینڈ"

وہ تھوڑا سا رومینٹیک موڈ میں آتے ہوئے اسے پیار سے بتانے لگا کہ اگر وہ اس کے پاس بیٹھی رہے گی تو اسے سکون ملے گا۔۔۔ لیکن اگر وہ یہاں سے اٹھتی ہوئی اس کے پاس سے اٹھ کر چلی گئی تو پھر اسے سکون نہیں بلکہ درد ہو گا۔۔۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے اسمانے اسے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

"افف!! کس مٹی کے بنے ہیں آپ؟ چوٹ لگی ہے پھر بھی صاحبزادے کو رومینس کی پڑی ہوئی ہے!!!!"

اسمانے ایک لمحے کے لیے تو اس کی باتیں سنتے ہوئے حیران رہ گئی تھی لیکن پھر وہ ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑواتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ حماد کے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ رونما ہوئی تھی یہی تو تھی ان کے پیار کی خوبصورتی!!!! وہ بھی آہستگی سے اٹھتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

صبح سے ہی فاریہ کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔!!! بلکہ کل رات سے ہی اسے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔اور صبح تو وہ وامٹ بھی کرنے لگی تھی۔۔۔اس کی بگڑتی حالت کو دیکھ آتش بہت پریشان ہوا تھا۔۔۔!!!!!

اس نے تو فاریہ سے رات کو ہی کہا تھا کہ وہ اسے ہسپتال لے چلتا ہے لیکن وہی تھی جس نے کہا کہ نہیں وہ ٹھیک ہو جائے گی صبح تک!! لیکن صبح اس کی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔۔۔!! تو اب آتش نے اس کی ایک بھی نہیں سنی تھی اور اسے ڈاکٹر کے پاس لایا تھا۔۔۔

"شی از ایکسپیکٹنگ!!! آپ بابا بننے والے ہیں"

لیڈی ڈاکٹر نازیہ فاریہ کا چیک اپ کر چکی تھی۔۔۔ایکس رے سے انھیں پتہ لگا تھا کہ فاریہ ماں بننے والی ہے۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سنتے ہوئے آتش نے ایک نظر فاریہ کی طرف جس کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ ضرور تھی لیکن یہ بات بھی صاف ظاہر تھی کہ وہ بہت تھکی تھکی سی لگ رہی ہے۔۔۔! جیسے اس کی طبعیت بہت زیادہ خراب ہو۔۔۔!

"ڈاکٹر نازیہ لیکن فاریہ جی حالت خراب ہے"

اس نے ڈاکٹر کا دھیان فاریہ کی طبعیت کی طرف کرواتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔!!!

"مسٹر آتش اس میں گھبرانے کی کوئی بھی بات نہیں ہے پریگنینسی کے شروعاتی دنوں میں ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔۔!!!آپ فکر مت کریں۔۔۔

یہ کچھ میڈیسنز میں نے لکھ دی ہیں آپ وہ انھیں باقاعدگی سے کھلائیں۔۔۔۔!اور ان کی صحت بھی بہت ویک ہے۔۔۔۔!کافی کمزور ہیں یہ انھیں اپنی صحت کا بہت خیال رکھنا ہو گا۔۔۔کافی ویک ہیں یہ جوان کے لیے اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے آتش کی بات کو سنتے ہوئے اسے بتایا کہ ایسی کنڈیشن میں یہ ایک نارمل سی بات ہے۔۔۔۔!!!

لیکن ایک بات ہے جو فاریہ کے لیے بالکل بھی اچھی نہیں ہے اور وہ ہے اس کی ویکنس۔۔۔

ڈاکٹر نے اسے دوائیاں لکھ کر دی تھی جنھیں لیے ہوئے وہ فاریہ کو ساتھ لے کر وہاں سے باہر نکلا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر بظاہر صرف خوشی تھی لیکن باپ بننے کا سن کر اس کے دل میں جشن منایا جا رہا تھا جشن،،،اس کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے لڈو!!

"ویسے فاریہ میرا تو دل کر رہا ہے کہ آپ کو اپنی باہوں میں بھر کر لے کہ جاؤں لیکن کیا کروں؟ مجھے یہاں کھڑے لوگوں سے ڈر نہیں لگتا لیکن آپ سے لگتا ہے کیوں کہ آپ بہت غصے والی ہیں۔۔۔!!!
"

آتش شرارتی لہجے میں بولا تو فاریہ نے ایک زوردار قہقہ لگایا تھا۔۔۔
"اگر ہم کل رات کو ہی آجاتے تو ہمیں پتہ چل جاتا کہ ہم والدین بننے والے ہیں خیر کوئی بات نہیں"
وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔ یہ ان دونوں کے لیے بہت بڑی خوشخبری تھی کہ وہ دونوں اس اعلیٰ عہدے پر فائز ہونے والے تھے۔۔۔!! وہ اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کرتے کم تھا کیونکہ یہ نعمت ہی ایسی تھی۔۔۔!

زریر اور انوشا ان کے دادا جان پاکستان سے فلائٹ پر کچھ گھنٹوں کی مسافت طے کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کے گھر خانہ کعبہ پہنچ چکے تھے۔۔۔!!!
یہ اس عظیم ذات کی مہربانی تھی کہ اس نے ان تینوں کو اپنے گھر بلایا تھا۔۔۔!

اگران سے کوئی جانے ان جانے میں گناہ ہوا ہے تو وہ اس کی اللہ تعالیٰ سے ان کی معافی مانگ کیونکہ وہ ذات رحیم ہے۔۔۔!!!

احرام باندھ کران تینوں نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کی تھی۔۔۔!! یہ شرف حاصل کیا تھا انھوں نے!!!

"زریر بہت شکریہ آپ کا!!! میری ہمیشہ سے خوائش تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کروں۔۔۔!!! اور آج میری خوائش پوری ہوگئی ہے۔۔۔!!!"

وہ مکمل طور پر حجاب اور برکے میں تھی۔۔۔انوشا نے زریر سے کہا۔۔۔!!!!

"میری جان!!! میرا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرو۔۔۔! جنھوں نے ہماری قسمت میں ان کے گھر کی زیارت لکھی ہے۔۔۔۔!!!! یہ تو ان کا کرم ہے کہ ہم جیسے گنہگار بندوں کو اپنے گھر بلایا!!!! "

زریر نے کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔!!!

یہاں پر ان کا اسٹے ایک ہفتے کا تھا وہ سارے دنوں کو اللہ کے گھر کی زیارت سے مزین کرتے ہوئے مختلف تاریخی مقامات پر جا کر لطف اٹھاتے ہوئے لندن کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔یہ سات دن ان تینوں کی زندگی کی سب سے خوبصورت دن تھے۔۔۔۔!!!

❤️ ﹏﹏ Abdul Ahad Butt Writes ﹏﹏ ❤️

"صائمہ کل تمھارے سسرال والے آرہے ہیں ہم اب تمھارے فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔۔۔!کل تمھاری تاریخ بھی طے کر دے گے ہم"

شہناز بیگم نے صائمہ کو پاس بلاتے ہوئے اسے بتایا تو صائمہ نے حیرانگی و غصے سے ان کی طرف دیکھا۔۔۔رشتہ اس کا ایک سال پہلے ہی طہ ہو چکا تھا اب اس کی شادی کی باری تھی۔۔۔۔!!!

"امی!!!مجھے ابھی کوئی بھی شادی نہیں کرنی ہے"

صائمہ نے منھ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں نہیں کرنی ہے؟؟؟کیا ساری عمر ماں باپ کے گھر ہی رہنا ہے؟؟اور ویسے بھی پہلے تو سجاد(صائمہ کا منگیتر) یہاں نہیں تھا اب تو وہ بھی آگیا ہے۔۔۔۔!!!اب مزید تمھارا کوئی بہانہ نہیں سنو گی میں ویسے بھی تمھاری شادی تو ہمیں اسما کی شادی کے ساتھ ہی کر دینی چاہیئے تھی۔۔۔۔!!!"

شہناز بیگم نے تھوڑا سا تلخ رویہ اپناتے ہوئے کہا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر وہ جانتی تھی کہ ان کا تلخ رویہ ہی صائمہ کی ناکوہاں میں بدلے گا۔۔۔

اپنی امی کی بات سنتے ہوئے صائمہ کے چہرے پر غصہ جھلکا لیکن وہ ماں تھی انھیں وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔وہ چپ چاپ اٹھتی ہوئی چلی گئی تھی۔۔۔۔!

جب کہ اسما، ربعیہ اور ازا اس کے پیچھے گئی تھی!!اسما بھی کچھ دن حویلی رہنے کے لیے آئی تھی۔۔۔۔

صائمہ کمرے میں آکر بیٹھی ہی تھی جب ہی وہ تینوں اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔!!!

"صائمہ آپی یہ کیا بات ہوئی؟شادی کیوں نہیں کرنی ہے آپ کو؟؟؟؟"

ان تینوں نے اسے اپنے سامنے بیٹھایا تو اسما نے اس سے سوال کیا۔۔۔

"بس بھئی مجھے نہیں کرنی ہے شادی تو کیا ہوا؟؟مجھے ڈر لگتا ہے شادی کرنے سے!!!نا جانے کیا ہو گا؟ کیسے ہوں گے وہ لوگ؟"

صائمہ چڑتے ہوئے بولی تو وہ تینوں ہلکا سا مسکرائی!اور ازا نے بولنا شروع کیا۔۔۔

"تو تم اس ڈر سے شادی نہیں کرو گی صائمہ؟ہمم!!اس ڈر سے گھر ہی بیٹھی رہو گی!!تم نے وہ کہاوت تو سنی ہو گی نا کہ جو ڈر گیا وہ مر گیا۔۔۔۔!!!!

اور ویسے بھی شادی تو خوشیوں کی وجہ بنتی ہے۔۔۔!! ضروری تو نہیں کہ ہر کوئی برا ہی ہو!!! اب دیکھو میرا شادی کرنے کا دور دور تک کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

لیکن پھر کیا ہوا؟؟ ایک اچانک ہی کرنا پڑا نا نکاح اس دن کی صبح تک بھی مجھے نہیں پتہ تھا کہ میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔!!! کیا مجھے پتہ تھا؟ کہ کایان اچھے ہیں یا برے!!! ہاں ڈر ضرور تھا میرے اندر لیکن دیکھو کہ آج میں خوش ہوں کایان کے ساتھ۔۔۔۔۔ جس طرح انھوں نے میرا خیال رکھا جو سلوک میرے ساتھ کیا میں کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتی ہوں کہ وہ برے ہیں۔۔۔۔ اللہ نے تحفے کے طور پر دیا ہے انھیں مجھے۔۔"

ازانے ایک لمبی گفتگو کر کے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ شادی ہونے سے ڈر پیدا نہیں کرنا چاہئیے خود میں اور نا ہی اس کی وجہ سے شادی سے انکار کرنا چاہئیے۔۔۔

"بالکل۔۔۔۔!!! اب تم مجھے ہی دیکھ لو کیا جانتی تھی میں رہان کے بارے میں؟ نکاح سے ایک دن قبل مجھے یہ پتہ چل رہا تھا کہ میری شادی رہان سے کی جا رہی ہے!!!

کیا کسی کو بھی پتہ تھا کہ میری زندگی میں اتنا بڑا واقع پیش آجائے گا؟ کہ یوں اچانک ہی میری شادی رہان کے ساتھ ہو جائے گی!! نہیں کسی کو بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔

کیا میں جانتی تھی کہ رہان کیسے ہیں؟ نہیں کیوں کہ میں نے کبھی انھیں اپنے شوہر کے روپ میں دیکھا تھا ہی نہیں!!!"

ازانے بعد ربعیہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی جب ربعیہ خاموش کوئی تو اسما نے اپنی کہانی اس پر عیاں کی تھی۔۔۔۔

"اور میری تو کہانی ہی سب سے الگ ہے۔۔۔۔!!! جس نے شادی کے بندھن سے بچنے کے لیے ایک سال کا کنٹریکٹ کیا تھا۔۔۔ لیکن کسی کو کیا پتہ تھا کہ مجھے محبت ہو جائے گی حماد سے!!

ایک دن میں خود ہی اس کنٹریکٹ کو پھاڑ کر پھینک دوں گی۔۔۔! مجھے وہ لوگ اس قدر پسند آئے گے کہ میں چاہے کنٹریکٹ ہی سہی لیکن پھر بھی ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔!

وہ کنٹریکٹ بنانے والی بھی میں اور اسے چار ماہ کے اندر پھاڑ کر پھینکنے والی بھی میں خود ہوں۔۔۔۔!!!!"

اسما کی بات سنتے ہوئے صائمہ نے ان تینوں کی بات پر غور کی تھی۔۔۔۔!!!!

"صائمہ ہم سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ ہماری شادی کس سے ہو گی پھر بھی آج الحمدللہ ہم تینوں خوش ہیں تم تو پھر سجاد بھائی کو جانتی ہو بلکہ ان سے کئی مرتبہ تم بات بھی کر چکی ہو!! تو تمھیں تو یوں نہیں کرنا چاہئیے"

ازانے شرارتی، سمجھانے والے انداز کو ملاتے ہوئے اسے سمجھا کر کہا۔۔۔۔۔!!! تو صائمہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔!

ان تینوں کی بات سے اسے صرف ایک ہی بات سمجھ آئی تھی کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر کسی کی شادی کا ایکسپیرئنس (Experience) برا ہو۔۔۔

اس شخص کے ساتھ آپ کا رشتہ مختلف وجوہات کی بنا پر جڑ سکتا ہے لیکن اصل کامیابی تو اس وقت ہے جب آپ اس رشتے جو اچھے طریقے سے نبھائیں اس پر عمل کریں۔۔۔!"

وہ مان گئی تھی شادی کے لیے۔۔۔۔! شادی کے لیے تو اسے ماننا تھا ہی کہ کیونکہ سجاد کے ساتھ تو وہ پہلے ہی رشتے میں جڑ چکی تھی بس اب اس رشتے کو پایا تکمیل تک پہنچانا تھا۔۔۔!!

اگلے دن اس کے سسرال والے حویلی آئے تھے اور اس کی شادی کی تاریخ طہ کر کے گئے تھے۔۔۔۔۔!! صائمہ کی شادی اگلے ماہ طہ پائی تھی۔۔۔ لیکن اب اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا اب اس نے دل کا فیصلہ دماغ سے نہیں لیا تھا۔۔۔۔!!!

کیونکہ دل کے فیصلے کبھی بھی دماغ سے نہیں لیے جاتے ہیں۔۔۔۔!!!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟؟؟"

فاریہ صبح نو بجے کے قریب اٹھی تو وہ فریش ہوتی ہوئی نیچے آ گئی۔۔۔!!

آتش کمرے میں نہیں تھا۔۔۔اسے تعجب ہوا کیونکہ آج سے پہلے جب تک فاریہ آٹھ نا جاتی تو وہ نہیں جاتا تھا۔۔۔پھر اسے لگا کہ شائید اس کی کوئی اہم میٹینگ ہو گی اس وجہ سے وہ جلدی چلا گیا ہو گا۔۔۔!!!!

وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے پہنچی تو نیچے کچھ آدمی کچھ سیٹ اپ لگا رہے تھے۔۔۔!!!

فاریہ نے تجسس بھری نگاہوں سے انھیں دیکھتے ہوئے ان سے سوال کیا تھا۔۔۔!!! جیسے کسی فنکشن کا سیٹ اپ لگایا جا رہا ہو!!!

"میم وہ آتش سر نے ہمیں یہ سب کرنے کا کہا ہے"

ان میں سے ایک شخص اس سے نہایت عزت سے نظریں جھکا کر مخاطب ہوتا ہوا سوال پوچھنے لگا۔۔۔

"پر وہ ہیں کہاں؟؟؟"

ان کی بات سنتے ہوئے فاریہ نے چہرے پر سوالیہ تاثرات لیے ہوئے آتش نے متعلق ان سے سوال کیا تھا۔۔۔!!!

"میں یہاں ہوں"

پیچھے سے آتی ہوئی آواز پر وہ آتش کی طرف مڑی تھی۔۔۔!!!جو بالکل ہی اس کے پیچھے کھڑا ہوا اسے گھور کر دیکھ رہا۔۔۔

جیسے ہی وہ اس کی طرف مڑی تو آتش اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے چل دیا۔۔۔!!!

"میں نے منع کیا تھا نا آپ کو۔۔۔۔!!!کہ آپ کمرے سے باہر نہیں نکلیں گی تو پھر آپ نے میری بات کیوں نہیں سنی؟آپ کو یاد ہے نا فاریہ جی کہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ آپ بہت ویک ہیں اور آپ کو مکمل طور پر بیڈ ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔!!اور آپ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئیں!!!!!میں آپ پر اور اپنے ہونے والے بچے پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا ہوں"

آتش نے اس کے لیے اپنی فکر مندی کو ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

"ارے آتش کچھ نہیں ہوتا"

فاریہ نے لاپرواہی سے کہاتو وہ فوراً اسے اپنی باہوں میں بھر گیا تھا۔۔۔۔!! فاریہ نے اسے حیرانگی سے دیکھااور پھر اس ملازمہ کو جو وہاں سے گزرتے ہوئے انھیں دیکھ نظریں چراتی شرمیلی مسکراہٹ لیے ہوئے، قدم تیز کرتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔!

"آتش مجھے نیچے اتاریں"

فاریہ نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"بالکل بھی نہیں!! اب سے جو میرا دل کرے گا وہ میں کروں گا اور میں اپنے بچے کی صحت پر کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا ہوں ڈیٹس اٹ!!

اور ویسے بھی آپ ریسٹ کریں اوپر نیچے آدمی فنکشن کی تیاری کر رہے ہیں"

وہ اس کی بات کو اگنور کرتا ہوا اپنی باہوں میں بھرتا ہوا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔!!! اور اسے آہستگی سے بتانے لگا!!

"فنکشن؟؟ کونسا فنکشن؟؟"

اس کی بات سنتے ہوئے فاریہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔۔

"جی ہمارے والدین بننے کی خوشی میں میں نے ایک پارٹی رکھی ہے آج شام کو۔۔۔!! خاص کر بچوں کے لیے۔۔۔۔!!

کافی مزہ آنے والا ہے رات کو!!!!"

پیار بھرے لہجے میں کہتا ہوا وہ ارے مزید تفصیلات بتانے لگا تھا۔۔۔ جبکہ وہ اس کی باہوں میں ساری باتیں سنتی جا رہی تھی۔۔۔۔!! اس کے قریب آنے سے اسے سکون ملتا تھا کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے اسیر ہو چکے تھے۔۔۔۔!!!!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

وقت پر لگا کر اڑ گیا۔۔۔ صائمہ کی شادی قریب سے قریب تر آ گئی تھی۔۔۔۔!!! آج رات کو صائمہ کی مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔! مہندی کا فنکشن دونوں فیملیز نے الگ الگ رکھا۔۔۔ لڑکا اور لڑکی کی مہندی ایک ساتھ نہیں کی جا رہی تھی۔۔۔!!!

خوبصورت وسیع و عریض حویلی کے لان کو خوبصورت مختلف اقسام کے پھولوں سے مزین کیا گیا تھا۔۔۔!!

لان کو دیکھ کر صاف پتہ چل رہا تھا کہ اسے مہندی کے فنکشن کے لیے تیار کرنے والے کی خوب محنت لگی ہے اس پر!!

لوہے کے اسٹیج کو مختلف قالین سے ڈھک کر اس پر مختلف لوگوں کی نشتیں بنائی گئی تھی۔۔۔!! جن میں سے ایک محصوص نشست دلہن کے لیے رکھی گئی تھی۔۔۔!!

خوبصورت پہلے رنگ کے لہنگے میں ملبوس وہ اسٹیج پر رکھے ہوئے جھولے جسے دلہن کے لیے ہی رکھا گیا تھا، پر بیٹھ کر سامنے بیٹھی ہوئی لڑکیوں کے گانے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔!

اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک طرف شہناز بیگم بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔!! اور ایک طرف شہزاد صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ باقی سب لوگ مہمانوں کی میز بانی کرنے میں اور مہندی کی رسومات شروع کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

ازا مہندی کی رسم ادا کرنے کے لیے سامان لیے ہوئے لان کی طرف بڑھ ہی رہی تھی۔۔۔۔!!!

جب ہی کسی نے پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ کر اسے دیوار سے اس کی پشت لگاتے ہوئے اس کے دونوں اعتراف ہاتھ رکھے تھے۔۔۔

ازا کے ہاتھ سے سامان بامشکل گرتے ہوئے بچا تھا!!!!

"کایان یہ کیا حرکت ہے؟؟"

ازا نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پیچھے ہٹنا تو دور اس کے مزید قریب ہو گیا تھا۔۔۔!!

"ارے آپ تو ایسے ڈر رہی ہیں کہ جیسے مجھے جانتی ہی نا ہوں!!! یا میں پہلے کبھی بھی آپ کے قریب نا آیا ہوں!!!!"

وہ اس اپنا اور اس کا فاصلہ دو قدم میں طے کرتا ہوا بولا تو ازا نے اسے فوراً پیچھے کی طرف دھکیلا۔۔۔!! وہ ہنوز اس کی نظروں میں ہی اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میرے پاس آپ کے اس فضول رومینس کے لیے وقت نہیں ہے۔۔۔۔۔!!!!"

وہ کایان کو پیچھے کرتی ہوئی باہر کی طرف بڑھنے لگی جبکہ کایان نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔!! لیکن اسی وقت ازا کا سر چکرا سا گیا۔۔۔!! اگر کایان آگے بڑھتے ہوئے اسے نا پکڑتا تو شائید وہ زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔۔۔!

"ازا آپ ٹھیک ہیں؟؟"

کایان نے فکر مندی سے سوال کیا۔۔۔

"ج۔۔ی ٹھیک ہوں مجھے لگتا ہے صبح سے کچھ کھایا نہیں ہے اس وجہ سے شائید چکر آ گئے!!! آپ پریشان مت ہوں"

ازانے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"دھیان رکھا کریں اپنا اور یہ سامان رکھ کر چلیں میرے ساتھ اور کھانا کھائیں اس کے بعد آپ کسی بھی کام کو ہاتھ نہیں لگائیں گی"

کایان اس کے ہمراہ چلتے ہوئے بولا تو وہ سر ہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔!!

کچھ دیر بعد مہندی کی رسومات کا باقاعدہ آغاز کیا گیا تھا۔۔۔

"ازا کایان!!! تم دونوں بھی رسم کرو"

شہناز بیگم نے خود مہندی کی رسم ادا کرنے کے بعد ازا اور کایان کو آواز دیتے ہوئے کہا تو وہ دونوں سر ہاں میں ہلاتے ہوئے مسکراتے ہوئے اسٹیج کی طرف بڑھے۔۔۔!

لیکن جیسے ہی ازا نے اسٹیج پر چڑھنے کے لیے قدم اٹھایا تو اسے ایک دم سے چکر آ گئے۔۔۔اسے سب کچھ گھومتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔!!

وہ اوپر کی طرف بڑھانے کی بجائے چکر کھاتی ہوئی پیچھے کھڑے کایان کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔!
کایان نے اسے پریشانی سے دیکھا جو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔!!

جیسے ہی ازا نے اسٹیج پر چڑھنے کے لیے قدم اٹھایا تو اسے ایک دم سے چکر آ گئے۔۔۔اسے سب کچھ گھومتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔۔!!
وہ اوپر کی طرف بڑھانے کی بجائے چکر کھاتی ہوئی پیچھے کھڑے کایان کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔!
کایان نے اسے پریشانی سے دیکھا جو بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔!!!!
"ازا!!!"
کایان نے آہستگی سے ازا کے گال تھپھاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن بے سود رہی۔۔۔!سب لوگ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔!!!!شہناز بیگم حیرانگی و پریشانی سے ان کی طرف بڑھی!!!
"کایان جلدی سے ازا کو اندر لے چلو۔۔۔!!!اور رہان تم ڈاکٹر کو فون کرو!!!"

شہناز بیگم نے کایان سے کہا تو وہ فوراً ازا کو باہوں میں بھرتا ہوا اسے اوپر اپنے کمرے کی طرف لیے ہوئے بڑھ گیا۔۔۔اور اس کے جاتے ہی شہناز بیگم نے رہان کو حکم دیا تھا جس پر وہ سر ہاں میں ہلاتا ہوا ڈاکٹر کو فون کرنے لگا۔۔۔

سب کے چہروں پر پریشانی چھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔!!!

کمرے میں لاتے ہوئے کایان نے آہستگی سے ازا کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا کہ نا جانے اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔وہ بالکل اس کے سامنے،اس کا جاتے تھامے ہوئے بیٹھا تھا۔۔۔جب ہی دروازے پر دستک ہوئی تو اس نے مڑ کر دیکھا تو ڈاکٹر کھڑی تھی وہ فوراً انھیں اندر کی طرف آنے کا اشارہ دیتے ہوئے وہاں سے اٹھتا ہوا انھیں جگہ دے گیا تھا۔۔۔!!!

سارے حویلی والے بھی وہاں پر پریشانی سے جمع ہوئے تھے!!ڈاکٹر نے ازا کا چیک اپ کیا!!!

"ڈاکٹر گھبرانے کی کوئی بات تو نہیں ہے نا؟"

کایان نے ازا کے لیے لہجے میں پریشانی لیے ہوئے ڈاکٹر صاحبہ سے سوال کیا۔۔۔!!

"نہیں!!پریشانی کی کوئی بھی بات نہیں ہے بلکہ آپ سب کے لیے گڈ نیوز ہے شی از پریگننٹ!!!"

ڈاکٹر صاحبہ اس کی بات سنتے ہوئے ہلکا سا مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔!! یہ سن کر کہ وہ باپ بننے والا ہے کایان کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی تھی۔۔۔

اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔!!!

"بس یہ تھوڑی سی ویک ہیں۔۔۔! زیادہ چلنا، یا کام کرنا ان کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں ہے۔۔۔!! آپ کوشش کریں کہ یہ پوری طرح سے بیڈ ریسٹ لیں اور ان کی ڈائٹ کا بھی پورا خیال رکھیں یہ کچھ میڈیسنز میں نے لکھ دی ہیں بروقت انھیں کھلائیں!

تھکن کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہیں میں نے انھیں انجیکشن دے دیا ہے ایک سے دو گھنٹے تک ہوش میں آجائیں گی"

ایک ایک کر کے ڈاکٹر صاحبہ نے ساری تفصیلی بات بتائی انھیں۔۔۔!! سب کے چہرے پر خوشیاں ہی خوشیاں چھائی ہوئی تھی۔۔۔!!

"آپ فکر مت کریں ڈاکٹر ہم ان کا پورا خیال رکھیں گے!!!"

کایان نے میڈیسنز کی لسٹ پکڑتے ہوئے ڈاکٹر کو تسلی دیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا گئی۔۔۔!!! اور اٹھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی انھیں باہر تک چھوڑنے کے لیے ربعیہ اور رہان ان کے ساتھ گئے تھے۔۔۔

"آج اس خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اور خوشی کی خبر سنادی۔۔۔!!! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے"

شہناز بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو کایان، صائمہ سمیت سب مسکرا گئے تھے۔۔۔! یہ خوشخبری ان کے لیے کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔

حویلی میں اتنی دیر بعد بچے کی آوازیں گونجنے والی تھی۔۔۔!!! سب بہت خوش تھے کیونکہ ایک ننھا سا مہمان آنے والا تھا۔۔۔ شہزاد ملک بھی یہ سن کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔

کچھ دیر تک سب حویلی والے وہی رہے باتیں کرتے رہے ہنستے رہے مسکراتے رہے۔۔۔ کچھ دیر بعد مہندی کی رسم کو پورا کرنے کے لیے وہ لوگ گارڈن کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ ازاا اور کایان ابھی بھی کمرے میں ہی تھے۔۔۔۔!! کافی دیر بعد ازانے ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھولیں !!!

"ک۔۔یان"

اس نے آہستگی سے پکارہ جس پر کایان جو بالکل اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

"جی کایان کی جان"

ازانے ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھولیں تو وہ بالکل اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔اس کے چہرے پر اپنے لیے پریشانی دیکھ اسے اب یاد کہ کیسے وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔!

وہ ہمت کرتی ہوئی سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔۔!!!کایان نے اسے سہارا دیا۔۔

"کیا ہوا تھا؟ مجھے ؟"

اس کے چہرے کی پریشانی کو نوٹ کرتے ہوئے ازانے آنکھیں کھولتے ہوئے اس سے دریافت کیا۔۔۔!!!

کایان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔!!!

"ہوا تو نہیں!! ہونے والا ضرور ہے"

وہ ذو معنی مسکراہٹ چہرے پر لیے ہوئے بولا۔۔۔!کایان کی بات سنتے ہوئے ازانے حیرانگی سے اسے دیکھا اسے سمجھ ہی نہیں آئی تھی کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے؟؟

"مطلب؟؟"

ماتھے پر بل پڑتے ہوئے اس نے تجسس سے بھرپور لہجے میں اس سے کہا۔۔!!!

"مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سن لی!!!"

کایان نے ایک مرتبہ پھر سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تو وہ مزید سوچوں میں پڑ گئی۔۔۔وہ بے ہوش تھی ابھی ہوش میں آئی تھی دماغ میں کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا ابھی۔۔۔۔۔!!!

"کایان کیوں پہلیاں بجھوا رہے ہیں آپ؟؟سیدھے سیدھے بتائیں کہ کیا بات ہے؟؟"

ازا اس کی بات سنتے ہوئے چڑ سی گئی تھی اسے غصہ چڑھ رہا تھا اب!!اس نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔۔!

"اچھا ٹھیک ہے بتاتا ہوں!ہم!!والدین بننے والے ہیں"

وہ ہنوز اس پر نظریں ٹکائے ہوئے خوشی، شوخ سے بھرپور لہجے میں اسے بتانے لگا۔۔۔

We are going to be parents!!! A little one to come in "

"our Life to make our Life more Beautiful

کایان نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تو ازا کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی۔۔۔!!!!

"Really? Are you serious"

ایک لمحے کے لیے تو جیسے ازا کو یقین ہی نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"??yes !! I am Serious!!! Why I'll joke"

کایان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ازا فوراً آگے بڑھتے ہوئے اس کے گلے سے لگ گئی تھی۔۔۔!!! کایان نے بھی اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس نعمت سے نوازہے۔۔۔۔!!!"

ازا نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا گیا۔۔۔ کایان نے آہستگی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا!!

"تھینک یو سو مچ ازا!! مجھے دنیا کی سب سے حسین نعمت سے نوازنے کے لیے!!! مجھے بابا بنانے کے لیے!!!"

کایان نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آج اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان کی زندگی مکمل ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ چاہے ازا کی زندگی میں ہر خوشی تھی لیکن ماں باپ کو کھونے کا غم ان سب پر بھاری تھا۔۔۔ اس موقع پر اسے اپنے ماں باپ کی بہت یاد آئی تھی۔۔۔!!!

لیکن اس کے ہر دکھ، پر غم کو سمیٹنے کے لیے کایان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی میں بھیج دیا تھا۔۔۔

❤️ ꕥ Abdul Ahad Butt Writes ꕥ ❤️

وہ کمرے میں آتی ہوئی جیولری اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتی ہوئی میک اپ صاف کرنے لگی۔۔۔۔!جب ہی کمرے کا دروازا کھولتے ہوئے رہان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ آہستگی سے قدم اس کی طرف بڑھانے لگا۔۔۔۔!!!

"آپ کو بہت بہت مبارک ہو چاچو بننے والے ہیں!!"

رہان آہستگی سے شیشے کے سامنے کھڑی ہوئی ربعیہ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا۔۔۔۔!!!جب ہی ربعیہ کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔

"خیر مبارک!!!آپ کو بھی مبارک ہو چچی بننے والی ہیں!!ہم تو بابا بننے کی تیاریوں میں ہیں!!!"

رہان نے پہلے خوشی اور پھر آس لگاتے ہوئے کہا تو ربعیہ کا چہرہ جھٹ سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔

"جی؟؟؟"

ربعیہ نے سرخ پڑتے ہوئے چہرے کو لیے ہوئے رہان کی طرف مڑ کر دیکھا۔۔۔اور جیسے سوالیہ لہجے میں اس سے کہا۔۔۔

"کیا ہوا؟آپ نہیں چاہتی ہیں کہ ہمارے بچے ہوں؟؟؟؟"

رہان نے ایک منٹ سے پہلے ساری کی ساری بات اس پر ڈال دی تھی ابھی ربعیہ کی پچھلی سرخی نہیں اتری تھی وہ مزید سرخ ہو گئی۔۔۔۔جب کہ رہاں نے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔!

"نہیں!!م۔۔میرا مطلب ہے ہاں! میں کیوں نہیں چاہوں گی کہ ہمارے بچے ہوں۔۔۔۔مجھے بھی بچے بہت زیادہ پسند ہیں!!!"

ربعیہ نے شیشے میں ہی سے اس کا عکس دیکھتے تھوڑے سے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

رہان اسے بازوؤں سے پکڑتا ہوا بیڈ کے قریب لایا۔۔۔ربعیہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"کیا_____؟"

اس نے ابھی کہا تھا ہی کہ جب ہی رہان اسے نیچے جھکاتا ہوا بیڈ سے اس کی پشت لگاتا ہوا خود اس پر جھکا تھا۔۔۔

"مسسز رہان ملک!! آپ تو جانتی ہی ہو گی نا بچے ہونے کے لیے کچھ کرنا پڑتا ہے!!"

وہ شوخ لہجے میں کہتا ہوا اس کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات پھیلاتا ہوا اس پر جھکنے ہی لگا تھا کہ اسی وقت ربعیہ نے اپنی پوری قوت لگاتے ہوئے اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے بیڈ سے اپنا وجود اٹھایا۔۔۔۔

"ربعیہ!!!"

رہان بیڈ پر سیدھا ہو کر لیٹتا ہوا مسکرا کر اس کی پشت کی طرف دیکھتا ہوا حسرت بھرے لہجے میں بولا جبکہ ربعیہ کپڑے چینج کرنے کے لیے واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی!!!

❤️ ﴿﴿ Abdul Ahad Butt Writes ﴾﴾ ❤️

سب مہمان دیے گئے وقت کے مطابق کاظمی ہاؤس پہنچ چکے تھے۔۔۔!!زریر اور انوشا بھی کچھ حسین دن لندن میں گزارنے کے بعد اب پاکستان واپس آ چکے تھے۔۔۔

یہ پارٹی آتش نے اسپیشل بچوں کے لیے رکھی تھی۔۔۔!!!کیونکہ فاریہ کو بچے بہت پسند تھے۔۔۔!! اس نے صرف یہ اس لیے رکھا تھا تاکہ فاریہ خوش ہو جائے!!!

سب لوگ وسیع ہال میں کھڑے ہوئے "فاریہ" کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔!!!بچوں کے لیے ایک جگہ رکھی گئی تھی جہاں صرف وہ تھے۔۔۔!!اور وہ کھیل رہے تھے!!ان کے کھیلنے کے لیے مختلف گیمز بھی رکھی گئی تھی۔۔۔!!!اس پارٹی میں زریر اور انوشا نے بھی شرکت کی تھی۔۔۔!!!

سب لوگ اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب ہی وسیع ہال کی لائٹس آف کر دی گئی اب لائٹ کا مرکز صرف سیڑھیوں سے اترتی ہوئی فاریہ پر تھا۔۔۔

آتش آخری سیڑھی کے سامنے کھڑا ہوا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔! جب ہی وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے نیچے کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔پنک لانگ فراک اور وائٹ کلر کی سیش جس پر لکھا ہوا تھا

"!!Mother To be"

اس میں وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔یہ جوڑا اس کے لیے آتش خود پسند کر کے لایا تھا۔۔۔ اور اس کی چوائس بہت اچھی تھی۔۔۔۔!!!!

آتش کی نظروں کا مرکز بھی صرف فاریہ ہی بنی ہوئی تھی۔۔۔وہ ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے نیچے پہنچی تو آتش نے اس کا ہاتھ تھامنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے کی طرف بڑھایا!!!

"ویسے تو میں آپ کو اپنی باہوں میں بھر لیتا لیکن پھر آپ شرما جاتی چلیں کوئی بات نہیں ہم ہاتھ تھامنے سے ہی کام چلا لیں گے!!!"

آتش نے شرارتی لہجے میں کہا تو فاریہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ تھما گئی تھی۔۔۔۔!

"ایک دن اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خوشی سے نوازے گا"

زریر نے اپنے ساتھ کھڑی ہوئی انوشا سے کہا۔۔۔۔عمرہ کرنے کے بعد انوشا نے اپنا سٹائل بالکل چینج کر لیا تھا۔۔۔!!اس نے دوپٹے سے اپنے پورے سر کو ڈھک ہوا تھا۔۔۔اور نیلے رنگ کی پیروں تک چھوتی ہوئی فراک بھی پہنی تھی۔۔۔

"آمین"

انوشا نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیلا دی۔۔۔۔!

کیک کٹ کرنے کے بعد فاریہ اور انوشا بچوں سے کھیلنے میں مصروف ہو گئی تھی!!!انھیں بچوں کے ساتھ کھیل کر بہت مزہ آرہا تھا۔۔۔۔!!

"اللہ تمھیں نیک اور صالح اولاد عطا فرمائے آمین!!!"

زریر نے مسکرا سامنے کھڑے ہوئے آتش کو دعا دی۔۔۔

"آمین"

وہ مسکرا کر بولا

"چلو بھئی گروپ فوٹو بنوانے ہیں اور اس دن کو یادگار بناتے ہیں!!!!!"

آتش نے بلند آواز سے کہا تو سب ایک جگہ اکٹھے ہوئے گروپ فوٹو بنوانے کے لیے۔۔۔سب کی زندگیوں میں سکون پھیلا ہوا تھا۔۔۔محبت کی برسات ہو رہی تھی۔۔۔۔!!!

سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔اور ان کی زندگی کو مزید خوبصورت بنانے کے لیے ایک ننھا سا مہمان آ رہا تھا۔۔۔جوان کی زندگی جو چار چاند لگانے والا تھا۔۔۔زریر اور انوشا بھی بہت جلد اس مقام پر فائز ہونے والے تھے۔۔۔۔

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

مہندی کے فنکشن کے بعد بارات کے فنکشن کی باری تھی!! بارات کے فنکشن کے لیے اسما تیار ہوئی شیشے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔

جب ہی حماد جو نیلے رنگ کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا کمرے میں داخل ہوا تو سامنے نظر اس حسن پری پر پڑی جو نیلے رنگ کے لہنگے میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔!!

حماد ہلکے ہلکے قدم لیے ہوئے اس کی طرف بڑھا اور شیشے میں اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔!!

اس کا عکس اسما شیشے میں دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی!!

"کیا بات ہے بیگم ؟؟آج تو بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ ! ! مجھے لگتا ہے کہ آج تو دلہن کی جگہ سب لوگ آپ کو ہی دیکھیں گے۔۔۔۔!!!!!"

حماد نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہلکا سا مسکرائی !

"حماد آپ بھی نا"

وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی جب ہی اس کی دروازے پر لگی ہوئی کسی چیز پر پڑی جسے دیکھ وہ بہت ڈر گئی اور ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔

اس تیز ہونے والی افتاد پر حماد کا بیلنس قائم نہیں رہا تھا۔۔۔۔وہ دونوں بیڈ پر گرے تھے۔۔۔۔

حماد نیچے اور اسما اس کے سینے پر گری تھی۔۔۔۔!!!!!وہ چیز چھپکلی تھی جس سے اسما ڈری تھی۔۔۔

"ویسے کیا کہتی ہیں بیگم آپ کو اس خوبصورتی کا گفٹ دے ہی نا دو ؟؟"

حماد نے پہلے تو ایک زوردار قہقہہ لگایا لیکن پھر رومینٹیک موڈ میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں ! ! ویسے بھی ہم لیٹ ہو رہے ہیں ! !"

وہ غصے سے کہتی ہوئی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔!!! جبکہ حماد نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔!ان کی زندگی بھی خوشیوں سے بھرپور ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

❤️ Abdul Ahad Butt Writes ❤️

بارات کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔سب مہمان میرج ہال پہنچ چکے تھے۔۔۔!!دلہن بھی تیار ہو چکی تھی وہ برائیڈل روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔!

جب ہی کچھ دیر بعد یہ شور مچ گیا تھا کہ برات آگئی برات آگئی !دلہن والوں نے گلاب کے پھولوں سے دلہے والوں کا پرزور استقبال کیا تھا۔۔۔۔

بارات آنے کے کچھ دیر بعد ہی نکاح ورد کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔۔۔۔!!! نکاح نامے پر دستخط کرتے ہوئے دولوگوں ساتھ ساتھ دو خاندان بھی جڑ گئے تھے!!!

کچھ دیر بعد دلہن کو اسٹیج تک لایا گیا۔۔۔۔۔۔!!! سجاد اور صائمہ کی جوڑی بھی بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔!سارے حویلی والے اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔سب نے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک خوبصورت گروپ فوٹو بنوانی تھی۔۔۔!

سب لوگ خوش تھے سب کے چہروں پر خوشی کی لہر تھی۔۔۔!!!سب لوگ خوش تھے !لیکن کیا یہ خوشیاں صدا بہار رہنے والی تھی؟نہیں کوئی خوشی ایسی نہیں جو ہمیشہ رہے!!!

دکھ بھی انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو جو ہر انسان کی زندگی کا مقدر رہے۔۔۔!خوشی بھی انسانی زندگی کا ہی ایک اہم پہلو ہے۔۔۔!!

انسانی کہانیاں کبھی ختم نہیں ہوتی ہمیشہ چلتی ہی رہتی ہیں۔۔۔۔!!لیکن ایسا موڑ بھی آتا ہے جب انسان خوش ہوتا ہے۔۔۔

ازاکایان، رہان ربعیہ، اسما حماد خوش تھے وہی دوسری طرف آتش فاریہ، زریر اور انوشا بھی اپنی زندگیوں میں خوش تھے۔۔۔۔!یہ اللہ کا کرم تھا کہ ان کی زندگیوں میں خوشیاں چھا گئی تھیں!!!

اللہ یوں ہی ہمیشہ انھیں خوش رکھیں (آمین)

_____(ختم شد)_____